

گناہیڈ اور سینیٹ و لیٹس۔ یہ جزیرہ گرجی گناہیڈ میں فرانسیسیوں
سے چھینے گئے۔

گرجیڈ و ز۔ یہ جزیرہ گناہیڈ میں فرانسیسیوں کو سرکاری طور پر آباد کئے۔
سینیٹ نوٹشیا۔ یہ جزیرہ گناہیڈ میں فرانسیسیوں کو چھین لیا۔
و مینیکا۔ یہ جزیرہ گناہیڈ میں انگریزوں کے ہاتھ آ گیا۔
مونت سیراٹ۔ اٹلی گوا۔ سینیٹ کلس۔ یہ تین جزیرہ
گناہیڈ اور گناہیڈ میں بسائے گئے۔

نویس گناہیڈ میں انگریزوں نے ۱۷۵۵ء میں اور جزائر گرجی گناہیڈ میں ۱۷۶۶ء میں
جزائر بھیرا گناہیڈ میں اور جزائر جیٹیوڈ گناہیڈ میں ۱۷۱۱ء میں انگریزوں
کے قبضہ میں آئے۔ سب سے پیشتر امریکا کی زمین جو کالیڈس نے
دیکھی وہ جزیرہ سینیٹ و لیٹس کی زمین ہے۔ یہ جزیرہ جزائر بھیرا
میں سے ہے۔ جزائر بھیرا گناہیڈ کے جزائر نوٹشیا میں واقع ہیں اور
یہاں کی آب و ہوا اچھی ہے اور یہ بہت خوبصورت جزیرے ہیں
اور یہاں آواروٹ خوب پیدا ہوتا ہے۔



غلاموں نے بلوے کیا۔ ۱۸۳۱ء میں یہاں تین دریاؤں پر انگریزوں نے تین بستیاں بسائیں۔ گرم ملکوں کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ جزائر فاکلینڈ۔ یہ سنگ لاخ جزیرے پٹگوئیہ کے مشرق کے سمت واقع ہیں۔ ۱۸۹۲ء میں ہاکنس جازران نے انہیں ظاہر کیا تھا۔ ۱۸۶۵ء میں یہاں انگریزی عملداری ہوئی۔ ان جزیروں میں بندرگاہیں عمدہ عمدہ ہیں۔

جزائر غرب لیمینڈ

جمنیکا۔ یہ جزیرہ ۱۸۹۲ء میں کلیمبس نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۸۵۵ء میں انگریزوں نے اسپانیہ والوں سے چھین لیا۔ یہاں شکر اور رقم شراب عمدہ ہوتی ہے اور گرم ملکوں کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ ٹرنڈاڈ۔ اس لفظ کے معنی تشکیث مقدس ہیں۔ یہ جزیرہ دریائے اوسرائو کوؤ کے دہانہ پر واقع ہے۔ ۱۸۹۱ء میں اسے کلیمبس نے ظاہر کیا۔ ۱۸۱۱ء میں اسے اہل اسپانیہ نے آباد کیا۔ ۱۸۹۵ء میں اسپر انگریزوں نے حملہ کیا اور ۱۸۹۶ء میں لے لیا۔ اس جزیرہ میں ایسے آتش بار پہاڑ ہیں جنہیں سے غلیظ چیزیں آتی ہیں اور ایک رال کی جمیل ہے اور یہاں گرم ملکوں کی چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ ۱۸۹۳ء میں انگریزوں نے فرانسیسیوں سے

مین یہاں کیبٹل آیا۔ یہاں مچھلی باغ فراط پکڑی جاتی ہے۔ اور ایک لفٹنٹ گورنر اسکا حاکم ہے۔

ہنڈ یوسٹس۔ یہ صوبہ جزیرہ نامے یوکٹن کے مشرق کی سمت ساحل دریا پر واقع ہے۔ اسکا پای تخت بلن ہے۔ ۱۸۵۶ء میں اسے کلیمکس نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۸۵۳ء میں اسپانیہ والوں نے انگریزوں کو دیدیا۔ یہاں ایک قسم کی لکڑی جسکے صندوقے وغیرہ بتر ہیں خوب ہوتی ہے۔

خلیج ہڈ سن۔ اس خلیج پر کچھ سودا گروں کو ایک بستی بسائی تھی۔ یہ سودا گریاں پوستین کی تجارت کرتے ہیں۔

جزیرہ وانکوور و کولمبیا نے برطانی۔ یہ ملک بحر الکاہل کے ساحل غربی پر واقع ہے۔ ۱۷۹۱ء میں کپتان کوک نے اسکا سراغ لگایا۔ بعد اوسکے ۱۷۹۲ء اور ۱۷۹۳ء میں اور دو جہاز رانوں نے اس ملک کا خوب تفحص کیا۔ ۱۸۵۱ء میں اس ملک میں دریاے فریئر میں سے سونا نکلا اس سبب سے یہ فوراً مشہور ہو گیا۔

امریکا و جنوبی مین

گلیانا نامے برطانی۔ یہ ضلع امریکا کے جنوبی کے شمال مشرق میں واقع ہے۔ ۱۷۱۳ء میں اسے ڈچ نے بسایا۔ ۱۷۱۳ء میں انیسیمین نے چھین لیا۔ ۱۸۱۳ء میں ڈچ سے انگریزوں نے لیا۔ ۱۸۲۳ء میں

یہاں فرانسیسیوں نے مجرموں کی بستی بسائی۔ اور اسکا نام اکیڈیا رکھا۔ پھر ۱۶۲۳ء میں سٹر ولیم الکنز نے یہاں ایک بستی بسائی۔ اور اسکا نام ٹووا اسکوشیا رکھا۔ مصاحفہ یوٹوکٹ کے بموجب یہ جزیرہ انگریزوں کو ملا۔

(۳) نیو فورٹ۔ یہ ضلع سینٹ لارنس کے جنوب میں واقع ہے۔ اسے بھی کیڈٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۶۳۷ء میں فرانسیسیوں نے انگریزوں کو ویدیا۔ کینپ برٹن۔ یہ جزیرہ ٹووا اسکوشیا کے متصل واقع ہے۔ اسے بھی کیڈٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۶۴۵ء میں لوئی برگ کو نیوا انگلنڈ کے انگریزوں نے لے لیا اور ۱۶۴۹ء میں اس کا مبادلہ مندراس سے کر لیا۔ ۱۶۵۷ء میں یہ جزیرہ انگریزوں نے فرانسیسیوں سے چھین لیا اور لوئی برگ کے دیوارین وغیرہ منہدم کر دیں۔

(۴) شاہزادہ اڈورڈ کے جزیرے۔ یہ جزیرہ نیو فورٹ کے قریب واقع ہیں اور انکا رقبہ ۱۴۰ × ۳۴ میل ہے۔ انہیں بھی کیڈٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۶۵۱ء میں انگریزوں نے لے لے۔ یہاں مچھلی بہت پکڑی جاتی ہے اور تجارت خوب ہوتی ہے۔

(۵) نیو فونڈ لینڈ۔ یہ جزیرہ دریاے سینٹ لارنس کے دہانہ پر واقع ہے اور اسکا رقبہ ۲۰ × ۳۰۰ میل ہے۔ ۱۶۵۷ء میں شاید اسے ایس لینڈ کے ایک ملّح نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۶۵۹ء

ن دفن رہا۔ اب یہاں ہندوستان کے جہاز ٹکرتے ہیں۔
 یہ میڈاگانسکا کے شمال میں دو چھوٹے چھوٹے جزیرے
 ہیں۔ ایک کا نام سیٹیلیٹس ہے اور دوسرے کا آھی مائیٹ
 ۱۸۹۷ء میں فرانسیسیوں نے چھین لیتے گئے۔ یہاں کی
 جزیرے ۱۸۹۷ء میں فرانسیسیوں نے چھین لیتے گئے۔ یہاں کی
 بڑا ہوا اچھی ہے اور بندر گاہیں استحکم و محفوظ ہیں اور گرم مصالح
 خوب پیدا ہوتا ہے۔

سراوڈ ساپکن اور چیکس یہ دو چھوٹے جزیرے کو بھی انگریزین کو قبضہ میں ہیں

امریکائی شمالی میں

صوبہ امریکا کی شمالی

۱۔ کینڈا۔ اس صوبہ میں دریائے سینٹ لارنس اور اس کی

جھیلیں واقع ہیں ۱۸۹۷ء میں اسے کیپٹ جہازان نے ظاہر کیا تھا۔

۱۸۵۹ء میں فرانسیسیوں نے بستی بسائی۔ ۱۸۵۹ء میں انگریزوں

نے لے لیا اور اس لڑائی میں ولف سپہ سالار مارا گیا۔ ۱۸۳۷ء میں

میں یہاں دودھ بولے ہوئے کینڈا کی مغربی و کینڈا کی

مشرقی یہ دونوں صوبے ملائے گئے۔ اب انکا پاسے تخت آٹاوا

ہے اور کٹیج، غلہ، مچھلی اور پوشین یہاں اچھی ہوتی ہے۔

(۲) نووا اسکوشیا۔ یہ جزیرہ نما دریاے سینٹ لارنس کے

جنوب میں واقع ہے اسے بھی کیپٹ نے ظاہر کیا تھا۔ ۱۸۵۹ء میں

دل آویز پیدا ہوتے ہیں۔

گیجیڈیا اور ساحل طلا۔ یہ دو بستیوں کو پلوئین صدی عیسوی میں بسائی گئیں۔
گیجیڈیا اور یاسے گیجیڈیا کے دہانہ پر واقع ہے اور ساحل طلا گنی
مین یہاں کی مٹی سے بنائی گئی ہے اور چاول اچھا ہوتا ہے۔

ہاگس پشس۔ یہ جزیرہ جزیرہ میداگا اسکے کے مشرق کو سمت میں
فاصلہ پر واقع ہے۔ اس کا پائے تخت پورٹ کوئی ہے۔

سٹیمین اسے پر تکریزون نے دریافت کیا اور چند روز اپنے
قبضہ میں رکھ کر چھوڑ دیا۔ ۱۸۹۱ء میں یہ ڈچ کے ہاتھ آیا اور انھوں
نے بھی اسے چھوڑ دیا۔ پھر ۱۸۹۲ء میں یہاں فرانسیسیوں نے

بستی بسائی ۱۸۹۲ء میں انگریزی فوج بحری ڈو فرانسیسیوں کے جزیرہ چھین لیا۔ اب یہ
بندر گاہ ہے اور یہاں شکر روٹی چوبیسٹم اور نیل اور ملکون میں جاتا ہے۔

سائیرالیون۔ اس کے مغرب کے مغرب جبال الاسد میں ۱۸۹۱ء
میں یہاں انگریزوں نے بستی بسائی مگر یہاں کی آب و ہوا ایسی خراب
ہے کہ اسے مقبرہ سفید پلوستان کہتے ہیں۔

سینٹ ہیلینا۔ یہ سنگ لائخ جزیرہ بحر اوقیانوس کے جنوب
میں واقع ہے اور اس کا رقبہ ۱۰ x ۷ میل ہے ۱۸۹۱ء میں پر تکریزون
نے اسے دریافت کیا۔ ۱۸۹۱ء میں ڈچ نے لے لیا۔ بعد اوس
انگریزوں کے قبضہ میں آیا۔ یہ جزیرہ اس واسطے مشہور ہے کہ یہاں
۱۸۹۱ء سے ۱۸۹۲ء تک پلوئین بونا یا شرافت قید رہا اور ۱۸۹۳ء

افریقہ میں

ایسین شین۔ یہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے اور یہاں ایک کوہ آتشین ہے اور یہ بوئیل اور گنی کے چھین آدھی دور پر واقع ہے۔ یہاں ایک قسم کا جانور جس کا نام ٹوٹل ہے بافراط ہوتا ہے۔

ایک گھنٹہ پہلے
 راس گلڈنہوپ۔ یہ افریقہ کے جنوب میں واقع ہے اور دریائے انجی
 اسکی حد شمالی ہے۔ ۱۷۹۷ء میں یورپینوں نے یہاں پہلی بار زور یافتگی کی
 اسکی حد شمالی ہے۔ ۱۷۹۷ء میں یورپینوں نے یہاں پہلی بار زور یافتگی کی
 مگر یہاں اتر نہ سکا۔ جان ویم پادشاہ پر بحال فراسکا نام کی پہلی گولڈنہوپ
 یعنی راس امپڈ اسٹورکھا تھا کہ اسو امید تھی کہ ابھی جو میری جہاز ان سفر دریائے
 کو تو اسکی بھی بہتر ملک دریافت کریں گے۔ ۱۷۹۷ء میں واسکو ڈی گاما فراس اس کو
 دورہ کیا۔ ۱۷۹۷ء میں چچ فریڈرک لیبانی آؤہ ابرس اسپر قابض رہے۔ ۱۷۹۵ء
 میں انگریزوں نے اسو ڈیچ سے لے لیا۔ پھر بروقت مصالحتیں ہوئیں
 مسترد کر دیا۔ بعد اوسکے سٹوڈیوڈ بیٹو اور سٹوڈیوڈ پوٹو نے
 سٹوڈیوڈ سے چھین لیا۔

جنوری ۱۸۷۲ء میں اسے پھر ڈیپ سے چھین لیا۔
پورٹ نیٹل یعنی وہ زمین جو یوم الولادة حضرت مسیح کو دریا
ہوتی تھی۔ یہی راس کو لونی کے حدود سے باہر واقع ہے
اور ۱۸۷۲ء میں اسکی بنا ہوئی تھی۔ اس امپید ہندوستان
دو دیگر ممالک مشرقیہ کی کلید سمجھی ہے اور یہاں گندم و شراب نکلتے

جس نے اسے دریافت کیا تھا اوسے نام سے اسکا نام یسٹرن
 مشور ہے۔ ۱۹۸۰ء میں ایک اور ملاح باس نامی کو معلوم ہوا کہ
 جزیرہ ہے اور جس خلیج پر یہ واقع ہے اسکا نام ملاح مذکور کے نام پر خلیج پاکسٹان
 ہو گیا۔ ۱۹۸۰ء میں انگریزوں نے اس جزیرہ پر قبضہ کر کے یہاں
 کی بستی بسائی اور ۱۹۸۳ء میں اس جزیرہ کی حکومت نیو سوٹھ ویسٹ
 کی حکومت سے علیحدہ کر لی گئی اور اسکا انتظام ایک لفٹنٹ
 گورنر اور ایک کونسل کے سپرد ہوا۔ اسکا پاسے تخت ہووٹ ٹون
 دریا سے ڈسٹریکٹ واقع ہے۔ اور یہاں بھی ویسی ہی چیزیں
 پیدا ہوتی ہیں جیسے اسٹریلیا میں ہوتی ہیں۔
 نوٹ: فاک ایلینڈ۔ یہ جزیرہ اسٹریلیا کے مشرق میں واقع ہے اور یسٹرن
 کے حاکم کے زیر حکومت ہے اور سابق میں یہ فقط مجرموں کی بستی تھی۔
 نیوزیلینڈ۔ یہ جزیرہ تین جزیروں سے مرکب ہے ان میں سے دو جزیرے بڑے ہیں اور
 نام نیو اسٹرا اور نیو منسٹر ہے اور چھوٹے جزیرہ کا نام
 لپسٹرا ہے۔ نیوزیلینڈ اسٹریلیا کے جنوب مشرق
 میں واقع ہے اور اسکا پاسے تخت اکلینڈ جزیرہ نیو اسٹرا
 میں واقع ہے۔ جزیرہ مذکورہ اسی صدی میں نیوزیلینڈ کمپنی نے
 بسایا تھا اور ۱۹۸۰ء میں یہ سلطنت برطانیہ میں داخل ہوا۔
 یہاں کی آب و ہوا بہت معتدل ہے۔

جزیرہ ہمین نے دریافت کیا۔ اس جزیرہ کے ساحل کا سرخ انگریزی
 جہاز رانوں نے لگایا۔ ^{۱۸۱۷ء} اس عرصہ میں کوک جہاز ران نے خلیج بوٹینی
 کو دریافت کیا۔ چونکہ اس خلیج کے گرد و نواح میں پھول بہت خوبصورت
 ہوتے ہیں اس سبب سے اسکا نام بوٹینی یعنی خلیج نباتات رکھا
 گیا۔ ^{۱۸۱۸ء} میں انگریزوں نے اس کے ساحل پر مچھرون کی بستی بسائی
 اور اسکا نام نیو سوتہ ویلس رکھا اور اسکا پاسے تخت شہر
 سڈنی بندر جیکسن میں بنا کیا۔ ^{۱۸۲۹ء} میں اسٹریلیا کے
 مغربی آباد کیا گیا۔ اس ملک کا پاسے تخت پرتگیزی ^{۱۸۳۲ء} میں
 اسٹریلیائی جنوبی بسایا گیا۔ اسکا دار الحکومت ادیلیڈ ہے
^{۱۸۳۸ء} میں اسٹریلیا کے شمالی آباد کیا گیا۔ اسکا پاسے تخت
 وکٹوریہ ہے۔ اسٹریلیا کے گوشہ جنوب و مشرق میں ایک
 بستی ہے جسکا نام وکٹوریہ ہے اور پاسے تخت ملبورن ہے۔
 یہ بستی ^{۱۸۳۷ء} میں بسائی گئی تھی۔ ^{۱۸۵۱ء} میں اس جزیرہ میں معاون طلا
 دریافت ہوئے اسکی طمع میں ہزاروں آدمی انگلستان سے وہاں چلو گئے۔
 یہاں اون۔ سونا۔ چربی۔ اور تیل خوب پیدا ہوتا ہے۔
 وان ڈیمنس لینڈ۔ یہ جزیرہ اسٹریلیا کے جنوب میں واقع
 ہے اور وسعت میں ایئرلینڈ کے قریب قریب ہے۔ ^{۱۸۴۲ء} میں ایک
 ڈچ ملچ ٹیکسین نامی نے یہ جزیرہ دریافت کیا۔ اور ہٹیویا
 کے حاکم کے خاطر سے اسکا نام وان ڈیمنس لینڈ رکھا۔ مگر اب

یہ جزیرہ سلطان جوٹھو سے خریدا۔ یہاں شکر۔ روئی۔ بٹن۔ جوز۔ اور سیاہ مرج پیدا ہوتی ہے۔ اور یہ تجارت کا بڑا مخزن ہے۔ اور جو مجرم ہندوستان میں محکوم بہ عیور دریا کے شور ہوتے ہیں وہ یہاں بھیجے جاتے ہیں۔ یہ جزیرہ اور پلنگ اور ملاکا مشرقی بستیان کہلاتی ہیں۔

سکاواک ضلع ساحل دریا تو سواک پر جزیرہ بوٹرنیو کے شمال و مغرب میں واقع ہے۔ ۱۸۴۶ء میں سلطان بوٹرنیو نے یہ ملک جو جیمز بوٹک کو عطا کیا تھا۔ پھر ۱۸۴۶ء میں یہ عطیہ پھیر لیا۔ مگر انگریزوں نے پھر تو پین مارکر چھین لیا۔ اب کچھ سرکار انگریزی کو اس ملک پر توجہ نہیں ہے مگر تاہم یہ ملک عزیز القدر ہے کہ حجراکحل۔ ہیرا۔ طلا۔ آہن۔ اور تمام نباتات جو گرم ملکوں میں پیدا ہوتی ہیں وہ یہاں پیدا ہوتی ہیں۔ اور دریا سے چھین کی تجارت کا مرکز ہے۔ لیبون۔ یہ جزیرہ دریا سے بوٹرنیو کے دہانہ پر واقع ہے اور اسکا رقبہ ۶۸۱۲ میل ہے۔ ۱۸۴۶ء میں انگریزوں کے قبضہ میں آیا۔ یہاں کو بلا بہت عمدہ اور بافراط پیدا ہوتا ہے۔

اسٹریلیا میں

اسٹریلیا۔ یہ جزیرہ تمام جزائر سے بڑا ہے۔ فرانسیس اور انگلستان اور ہالینڈ اور اسپانیہ یہ چار ملک اس بات کے مدعی ہیں کہ یہ

ملہ۔ آخر ۱۷۲۵ء میں پادشاہ برطانیہ نے اون سے خرید لیا۔

ایشیامین

علکن۔ یہ شہر عرب کے جنوب مغرب میں واقع ہے ۱۷۳۱ء میں انگریزوں کے ہاتھ آیا۔ جو دخانی جہاز بمبئی سے سویز جاتو، میں وہ یہاں کویلے لینے کے واسطے ٹھہرتے ہیں۔ یہاں کابٹن بہت عمدہ ہوتا ہے۔

برہما کی نوآبادستان۔ اراکان۔ یہ ضلع خلیج بنگالہ کے شمال و مشرق اور چٹگانگ کے جنوب میں واقع ہے۔ ۱۷۲۶ء میں اسے انگریزوں نے فتح کیا۔ اور اسی زمانہ میں تناسریم بھی فتح کیا جو جزیرہ نمائے ملایا کے قریب اور دریائے اراو دی کے جنوب میں واقع ہے۔ اس دریا کے دہانہ پر پیگیو واقع ہے۔ ۱۷۳۷ء میں انگریزوں نے فتح کیا۔ یہاں چاول اور لکڑی اچھی ہوتی ہے۔

جزیرہ سکوئڈیٹ۔ اس جزیرہ کی شکل بیضوی ہو اور اس کا رقبہ ۲۷ × ۱۷۵ میل ہو اور ہندستان کے جنوب مشرق میں واقع ہو۔ یہ جزیرہ ہمیشہ پادشاہ کو نامزد ہو۔ سو اہمیں صدی عیسوی میں اسپریتیکینوں نے داخل پایا۔ بعد اوسکے ڈچم نے لے لیا۔ اوسکے بعد ۱۷۹۶ء میں انگریزوں نے ڈچم سے چھین لیا اور ۱۷۹۸ء میں اس جزیرہ کی اصلی ریاست برباد ہو گئی۔ یہاں کابٹن

۱۳۷۴ء میں شاہ چارلس پنجم نے یہ جزیرہ غازیان سینٹ جان
 کیویدیا تھا۔ پھر ترکوں نے کئی مرتبہ اس پر حملہ کیا۔ بعد اوسکے ۱۷۹۶ء
 میں نپولین بونا پارٹ نے اسے فتح کیا۔ ۱۸۰۱ء میں انگریزوں
 نے اس جزیرہ کے اصلی باشندوں کی مدد سے فرانسیسیوں سے اسے
 چھین لیا۔ پھر یہاں کے باشندوں نے خود اسے انگریزوں کے
 حوالہ کر دیا۔ جو انگریزی جنگی جہاز بحیرہ روم میں رہتے ہیں وہ اسی
 جزیرہ میں مقیم رہتے ہیں۔ اس جزیرہ سے شمال و مغرب کی جانب
 ۵۵ میل کے فاصلہ پر ایک اور جزیرہ گوزونا موجود ہے۔ یہ جزیرہ بہت
 سبز و شاداب ہے مگر آبادی بہت کم ہے۔

جزائر نوٹس من۔ یہ چند چھوٹے چھوٹے جزیرے خلیج میکاٹیل
 میں صوبہ نوٹس منڈی کے قریب واقع ہیں۔ انہیں سب سے
 بڑے جزیرہ کا نام جیڑی سٹی ہے۔ یہ جزیرہ اوس زمانہ سے انگریزوں
 کے قبضہ میں ہے جبکہ ولیجوریس نوٹس منڈی نے انگلستان کو
 فتح کیا تھا۔ کئی مرتبہ اس پر فرانسیسیوں نے حملہ کیا مگر نہ لے سکے۔
 ان جزیروں میں بڑا وصف یہ ہے کہ ماکولات ارزان ہیں اور آب و ہوا اچھا
 جزیرہ صین۔ یہ جزیرہ خلیج آئرلینڈ میں واقع ہے۔ ۱۷۹۶ء میں
 الیزبیت دوم شاہ اسکات لینڈ نے یہ جزیرہ اہل نوٹس ویج
 سے چھین لیا تھا۔ ۱۷۹۹ء میں شاہ اڈورڈ اول کے
 حوالہ کر دیا۔ ۱۸۳۵ء میں امرائے آئرن ہول کو یہ جزیرہ ترکہ میں

انگریزی کو بڑا نفع یہ ہے کہ یہاں انگریزی فوج اور جہاز ٹکٹے ہیں اور یہ گویا بحیرہ روم کی گنجی ہے۔

ہلی گولینڈ۔ یہ جزیرہ (جب کا طول ایک میل اور عرض ثلث میل ہے) دریائے الپ کے دہانے سے شمال و مغرب کی جانب ایک میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اس جزیرہ کے نام کے معنی ارض مقدس ہیں اور اسکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ یہاں قوم سینیکن کا معبد تھا۔ یہ جزیرہ اکثر امرائے سلسلہ کے قبضہ میں رہا مگر ۱۲۸۷ء میں ڈینمارک والوں نے اسے چھین لیا۔ پھر ۱۶۵۷ء میں انگریزوں نے اسے لے لیا اور جب ۱۷۷۱ء میں اہل ڈینمارک سے مصالحت ہوئی تو انھوں نے خود یہ جزیرہ انگریزوں کو دیدیا۔ لڑائی کے زمانہ میں انگریزوں کو اس جزیرہ سے بڑا نفع یہ تھا کہ اسکے سبب سے بحر منی کے دریاؤں کے قبضہ میں تھے اور اب یہ فائدہ ہے کہ یہاں ایک روشنی گھر بنا ہوا ہے جسے شب کو جہاز والوں کو سمندر کا راستہ سمجھانی دیتا ہے اور یہاں کے ملاح اچھو ہوتے ہیں اور لنگر گاہ بہت محفوظ و مامون ہے۔

مائلٹا۔ یہ وہ قدیم جزیرہ ہے جہاں پولوئس کا جہاز طوفان سے تباہ ہوا تھا۔ پولوئس اتباع حواریین رضی اللہ عنہم میں سے تھے اور انہوں نے ترویج دین عیسوی میں بڑی سعی کی اور بہت آدمی اٹھائیں۔ یہ جزیرہ جزیرہ صقلیہ کے جنوب میں قریب ۷۰ میل کے فاصلہ پر واقع ہے۔ اسکے پاسے تخت کا نام لاوالٹا ہے۔

نوابا دبستان اور مضافات و متعلقہ سلطنت برطانیہ

یو سٹ مین

جبل الطارق یہ ایک شاخ زمین سنگ لائخ کی اسپانیہ کے جنوب میں
دور تک چلی گئی ہے۔ اسکو منتہی کا نام داس یوس ویا ہو۔ اس میں ایک
بڑی پتھر کی چٹان ہے اسکا طول ۳ میل اور بلندی ۵۰۰ فٹ ہے۔
اس زمین سنگ لائخ کا نام دو عربی لفظوں سے مرکب ہے یعنی جبل
یعنی پہاڑ اور طارق یہ ایک مسلمان سردار کا نام ہے جو سال ۱۵۷۸ء میں
بقصد تسخیر مملکت اسپانیہ یہاں وارد ہوا تھا۔ کئی مرتبہ اس زمین کو
مسلمانوں نے لے لیا پھر اہل اسپانیہ نے اسے چھین لیا۔
۱۶۰۴ء جولائی تک اس میں انگریزوں نے سرداری سر جارج روٹ
و باعانت شاہزادہ ہسپانیا کے اسٹائٹ یہ زمین اسپانیہ والوں
سے چھین لی۔ پھر جب مصالحو یوٹل کٹ ہوا تو انھوں نے
خود یہ زمین انگریزوں کو دیدی۔ بعد اسکے جون ۱۶۰۴ء کو فروری ۱۶۰۵ء
تک فرانسیسی و اہل اسپانیہ اسکا محاصرہ کئے رہے مگر کامیاب
نہوئے اور اگرچہ اثنائے محاصرہ میں انھیں کم بھی بچنے لیکر
لاٹروڈ ہٹاؤ سپہ سالار انگریزی نے اسکا قبضہ اس زمین پر نہوئی
زمین انگریزوں کے قبضہ میں ہے۔ اس میں سو سو گراں

واقعه	عمد وقوع	سنه وقوع
جنگ ناوارینو	جارج پنجم	۱۸۰۵
جنگ علی وال	ملکه وکتوریا	۱۸۴۹
جنگ سندراون	ایضا	۱۸۴۹
جنگ چلیان واله	ایضا	۱۸۴۹
جنگ گجرات	ایضا	۱۸۴۹
آغاز محاربه سروس	ایضا	۱۸۵۴
جنگ ایمل	ایضا	۱۸۵۴
جنگ بالاک لیوا	ایضا	۱۸۵۴
جنگ انکس من	ایضا	۱۸۵۴
تسخیر سیناستپول	ایضا	۱۸۵۵
انتهای محاربه میان پادشاه روس و پادشاهان روم وفرانس و برطانیه در شهر پیرس	ایضا	۱۸۵۶
بغاوت هند	ایضا	۱۸۵۶
جنگ چین	ایضا	۱۸۶۰

۶۱۶۴۶	جارج دوم	جنگ کلودن
۶۱۶۴۸	ایضاً	مصلحه امی لاشپیل
۶۱۶۵۶	ایضاً	آغاز جنگ هفت ساله
۶۱۶۶۳	جارج ششم	پیرس کا پهلای مصلحه
۶۱۶۶۵	ایضاً	آغاز محاربه امریکا
۶۱۶۶۵	ایضاً	جنگ کوه بنکس در امریکا
۶۱۶۶۶	ایضاً	جنگ دریای یویندنی و این
۶۱۶۶۹-۱۶۸۳	ایضاً	محاصره جبل الطارق
۶۱۶۶۹-۱۶۹۵	ایضاً	انقلاب سلطنت فرانس
۶۱۶۹۸	ایضاً	جنگ یای نیل
۶۱۶۹۸	ایضاً	بنارت ایرلند
۶۱۸۰۲	ایضاً	مصلحه آیمینس
۶۱۸۰۵	ایضاً	جنگ ٹرافلگار
۶۱۸۰۸	ایضاً	آغاز جنگ جزیره نما
۱۸۱۲-۱۸۱۳	ایضاً	جنگ به ملاک مشرقی امریکا
۶۱۸۱۳	ایضاً	جنگ وٹوریا
۶۱۸۱۵	ایضاً	جنگ واترلو
۶۱۸۱۵	ایضاً	پیرس کا دوسرا مصلحه
۶۱۸۱۶	ایضاً	محاصره الجسر بوج

ممالک مستعصمہ و منقسمہ

عدد وقوع

سنہ وقوع

واقعہ

فتح بنگالہ چارج دوم ۱۷۵۷ء

فتح گینڈا و امریکا ایضاً ۱۷۵۵ء

خود سری ممالک متحدہ امریکا چارج سوم ۱۷۸۳ء

استحصاٰل جزیرہ ٹیونگ کوئنگ ۱۷۸۴ء

شمل ریاست سیدہ ۱۷۴۳ء

در سلطنت برطانیہ ایضاً ۱۷۴۳ء

فتح پنجاب ایضاً ۱۷۴۹ء

شمل صوبہ اوڑہ ایضاً ۱۷۵۴ء

در سلطنت برطانیہ ۱۷۵۴ء

محاربات و مصالحتات

خروج جیمس کلاب چارج اول ۱۷۵۷ء

در اسکات لینڈ ۱۷۵۷ء

جنگ ڈیپن چارج دوم ۱۷۵۷ء

جنگ قومی نوئی ایضاً ۱۷۵۵ء

در و و چارلس ڈور ایضاً ۱۷۵۷ء

در اسکات لینڈ ۱۷۵۷ء

تغییرات در آئین مملکت

واقعه

عدد وقوع

سنة وقوع

قانون السداد	جاءه اول	سنة ۱۸۵۷ع
هنگامه پرواز می کلان قوتها	ایضا	سنة ۱۸۵۷ع
نفاذ قانون هفت ساله	جاءه سوم	سنة ۱۸۴۵ع
امریکا کی نوآبادیستون	ایضا	سنة ۱۸۵۰ع
پیر قانون استقامت	جاءه چهارم	سنة ۱۸۲۹ع
جاری یهونا	ایضا	سنة ۱۸۳۳ع
اتحاد و سلطنت برطون	ایضا	سنة ۱۸۳۴ع
اعظم و ایولند	ایضا	سنة ۱۸۳۴ع
نفاذ قانون مشعر آزادی برات	ایضا	سنة ۱۸۵۸ع
فرقه کیستی جویک از شدات	ایضا	سنة ۱۸۵۸ع
نفاذ قانون اصلاح محکمه عوم	ایضا	سنة ۱۸۵۸ع
منسوخ قانون در باب غلّه	ایضا	سنة ۱۸۵۸ع
منسوخ قانون اصلاح	ایضا	سنة ۱۸۵۸ع
منسوخیت نهند	ایضا	سنة ۱۸۵۸ع

سنہ وقوع

حد وقوع

واقعہ

وارن ہیسٹنگس

گورنر جنرل ہند کی

رو بکاری کا شروع ہونا

ریل کا پہلی مرتبہ انگلستان

میں جاری ہونا۔

انگریزی نوآبادیستوں میں

بروزہ فروشی کا موقوف ہونا

اوگوئل کی رو بکاری

ریل کو کارخانوں کو نقصان

سے انگلستان میں تھکے چرانا

لندن میں نمائش گاہ

عظیم کا ہونا

امیر ولنگٹن کی وفات

ملکہ مغظمہ کے شوہر شاہزادہ

البرٹ کی وفات

ملکہ مغظمہ کو ولیعہد کی شادی

نواب پاشا سائمن وزیر اعظم کی وفات

بحر اوقیانوس کا اندر تر پانی کا جاری ہونا

۱۷۸۸ء جارج سوم

۱۸۲۵ء ولیم چارم

۱۸۳۳ء ایضاً

۱۸۴۴ء ملکہ وکٹوریہ

۱۸۴۶ء ایضاً

۱۸۵۱ء ایضاً

۱۸۵۲ء ایضاً

۱۸۶۱ء ایضاً

۱۸۶۳ء ایضاً

۱۸۹۵ء ایضاً

۱۸۹۸ء ایضاً

تفصیل خرج

سود قرصه قومی

۲۴۳۹۳۹۸۰ / روپيه

سولہ لکھ لیسے مصارف پادشاہ و حکام ملکی وغیرہ
پنشن عداالتہ و دیوانی و فوجداری وغیرہ

۱۹۰۲۴۱۲۰ / روپيه

۱۴۳۸۲۶۷۲۰ / روپيه

۱۰۸۹۸۲۵۳۰ / روپيه

۱۲۹۰۹۴۷۰۰ / روپيه

فوج بری

فوج بحری

خدمات ملکی سرشتہ مال
وغیرہ

تاریخات سوانح عظیمہ زمانہ پادشاہان ہندوستان
وقائع عامہ

سنہ وقوع

عہد وقوع

واقعه

تجارت بحر جنوبی
کی تباہی جان اول سنہ ۱۸۵۷ع

والیول وزیر اعظم
کا استعفادینا جارچ دوم سنہ ۱۸۵۷ع

تقویم سال ماہ کا
نیا طریقہ جاری ہونا ایضاً سنہ ۱۸۵۲ع

جان ولکس ممبر پارلیمنٹ
کا قید ہونا جارچ سوم سنہ ۱۸۵۳ع

یا مہتمم خزانہ عامرہ کہتے ہیں۔ اسکاٹ لینڈ میں دو محکمہ ہیں۔ (۱) گورنرٹ آف سیشن (۲) ہائی گورنرٹ آف جسٹسیری ویہات میں یہ دستور ہے کہ اکثر سال بھر میں دو مرتبہ عدالت کا اجلاس ہوتا ہے اور چونچ دورہ کرتے ہیں وہی اس عدالت میں مقدمات فیصلہ کرتے ہیں۔

۳۱ مارچ ۱۸۶۵ء میں انگلستان کی آمدنی اور خرچ حسب تفصیل ذیل تھا

آمدنی ۴۰۳۴۳۱۳۰ روپیہ

خرچ ۴۰۴۴۲۲۲۰ روپیہ

تفصیل آمدنی

۲۲۵۷۲۰۰۰۰ روپیہ

محصول اور ملکون کی چیزوں پر

۱۹۵۵۸۰۰۰۰ روپیہ

محصول انگلستان کی چیزوں پر

۹۵۳۰۰۰۰۰ روپیہ

کاغذ اسٹامپٹ

۳۲۹۲۰۰۰۰ روپیہ

محصول زمین پر

۷۹۵۸۰۰۰۰ روپیہ

محصول مال پر

۴۱۰۰۰۰۰۰ روپیہ

محصول ڈاک

۳۰۰۰۰۰۰۰ روپیہ

اراضی خالصہ

۴۰۳۴۳۱۳۰ روپیہ

متفرقات

وہ قوانین ہیں جو پارلیمنٹ کے دونوں محکموں نے منظور کی پاوشاہ جاری
 کئے ہوں۔ (۲) کو مَن لا وہ قانون ہے جو برسوم قدیم پر مبنی ہو اور
 سابق کے مقدمات کے فیصلوں کے بموجب اسکی عمل درآمد کی جائے۔
 (۳) لا آف اِکویٹی اوس قانون کو کہتے ہیں جو ایسے مقدمات
 میں جاری کیا جائے جنہیں صدر الصددور کے واسطہ سے بادشاہ
 دخل دے تاکہ کو مَن لا سے کی طرح کا ظلم و نا انصافی نہ ہونے پائے۔
 انگلنڈ اور ایرلنڈ میں بڑی عدالتیں یہ ہیں۔ (۱) چینسلری
 یعنی عدالتہ العالیہ یا محکمہ صدر۔ اس عدالت سے جملہ احکام و قوانین
 شاہی جاری ہوتے ہیں اور ہر قسم کی دستاویزوں اور سناؤ کی تصدیق
 اور رجسٹری ہوتی ہے اور پارلیمنٹ اور اور کونسلوں کے منقذ
 ہونیکا حکم جاری ہوتا ہے۔ اس محکمہ کے حاکم اعلیٰ کو لارڈ چینسلر
 یعنی صدر الصددور کہتے ہیں اور یہ حاکم دیوان و وزراء میں داخل ہے
 جسکا ذکر تفصیلاً سابق میں کیا گیا۔ (۲) کو پنس پنچ یعنی عدالت
 ملکہ معظمہ۔ (۳) کو مَن پلین۔ یہ وہ عدالت ہے جس میں ہر قسم
 کے مستغیث استغاثہ کرتے ہیں اور اسکا مرفوعہ عدالت ملکہ معظمہ
 میں ہوتا ہے۔ (۴) اکیچیکس یعنی عدالتہ العالیہ مال۔ اس محکمہ
 میں وہ مقدمات منفصل ہوتے ہیں جو خراج ملک اور حقوق پادشاهی
 سے متعلق ہوتے ہیں اور اسی میں محاصل ملکی کاروبار داخل ہوتا ہے
 اور اسکے حاکم اعلیٰ کو چینسلر آف دی اکیچیکس یعنی وزیر مال

دیدیتے ہیں اور جب یہ استغوا دیدیتے ہیں تو پادشاہ ان کے فریق مقابل کے سربراہ کار کو طلب کر کے حکم دیتا ہے کہ اب تم اور کونسل وزیر ارا مقرر کرو۔ تو یہ کونسل گویا ایک خاص قسم کی کمیٹی ہوتی ہے کہ اوس کمیٹی رازداران پادشاہ کہتے ہیں اور جو مشیران خاص اس میں شہید ہوتے ہیں وہ اون لوگوں میں سے منتخب کیے جاتے ہیں جو سہراہ روزگار ہوتے ہیں۔

پارلیمنٹ کے دو محکمہ ہیں سے ہر ایک محکمہ میں قانون تجویز ہو سکتا ہے اور جب تک قانون نافذ نہیں ہوتا اور زیر تجویز رہتا ہے جب تک اسے بل کہتے ہیں۔ ہر بل کو لازم ہے کہ پارلیمنٹ کو دونوں محکمہ میں تین مرتبہ پڑا جائے اور تینوں مرتبہ اکثر ارا باب محکمہ میں اسے مقبول کر لیں تب وہ پادشاہ کی حضور میں دستخط کے واسطے بھیجا جاتا ہے۔ غرض جب بل یہ ساٹھ مرحلے طے کر چکتا ہے یعنی تین مرتبہ محکمہ عوام میں اور تین مرتبہ محکمہ امرا میں منظور ہو چکتا ہے اور ایک مرتبہ پادشاہ اسے ملاحظہ کر کے دستخط کر لیتا ہے تب وہ ایکٹ پارلیمنٹ سمجھا جاتا ہے اور آئین انگلستان میں داخل ہو جاتا ہے۔ جو قوانین روپیہ کے باب میں تجویز ہوتے ہیں اون کی ابتدا محکمہ عوام سے ہوتی ہے پھر چاہے محکمہ امرا اون میں منسوخ کر دے مگر اون میں کسی شے کا تغیر و تبدل نہیں کر سکتا

- ۵- وزیر مختص انگلستان - اس وزیر سے خاص انگلستان کے معاملات متعلق رہتے ہیں
- ۶- وزیر ممالکِ غیر - اس وزیر سے غیر ملکوں کے مقدمات متعلق رہتے ہیں
- ۷- وزیر ممالکِ نوآبادیہ - یہ وزیر امریکا اور افریقہ وغیرہ میں جو انگریزی بستیوں میں اونکا انتظام کرتا ہے
- ۸- وزیر ہند - یہ وزیر نواب گورنر جنرل ہند پر حاکم ہے اور ہندوستان کے امور اس سے متعلق ہیں
- ۹- وزیر جنگ - اس سے کل جنگی مقدمات متعلق ہیں
- ۱۰- وزیر مال - اس سے کل مقدمات مال متعلق رہتے ہیں اور کل محاصلِ ملکی کا انتظام یہی کرتا ہے لہذا اسی مہتمم خزانہ عامرہ اور بخشی ملکوں بھی کہہ سکتے ہیں۔
- ۱۱- حاکمِ اعلیٰ عدالت بحری اس سے کل مقدماتِ دیوانی و فوجداری جو بحری واقع ہوں متعلق ہیں
- ۱۲- صدرِ کونسل تجارت
- ۱۳- صدرِ کونسل برائے پرورشِ غراب و مساکین
- ۱۴- افسرِ اعلیٰ محلہ ڈاک
- ۱۵- وزیر ریاست لینکسٹر
- ۱۶- وزیر ایرلینڈ

جب کوئی بڑا قانون پارلیمنٹ میں تجویز ہوتا ہے اور وزیروں کی رائے اس کے باب میں نہیں مقبول ہوتی تو اکثر یہ اتفاق

ایولنڈ کی طرف سے۔ تمام اضلاع و بلا دوقرے و قصبات اور بعض مدارس عالیہ کی طرف سے وکیل اس محکمہ میں شریک رہتے ہیں اور اس محکمہ کے اختیارات مخصوصہ بکرات و قرات اس کتاب میں لکھے گئے۔ روپیہ دینا اور محصول مقرر کرنا اسی محکمہ کے اختیار میں ہے اس سبب سے پادشاہ اسکے قابو میں رہتا ہے۔ یہ قاعدہ ہو کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہیں رہ سکتی اور یہ بھی ضرور ہے کہ پادشاہ کی تخت نشینی کے بعد چھ مہینے کے اندر ہی نئی پارلیمنٹ مقرر ہو جائے

پادشاہ وزراء کے واسطے سے حکمرانی کرتا ہے اور ان میں سے جو بڑے بڑے وزیر ہیں ان کی ایک کونسل علیحدہ ہے اور اس کا نام کونسل وزراء ہے اور ان میں بالفعل وزراء مفصلہ ذیل داخل ہیں۔

۱۔ خزانہ عامہ کا افسر اعلیٰ۔ یہی اکثر وزیر اعظم بھی ہوتا ہے۔
۲۔ صدر الصدور۔ اس وزیر پاس مہر سلطانی رہتی ہے اور قاضی اور مفتی بھی مقرر کرتا ہے اور اسے بہت بڑے اختیارات حاصل ہیں اور جو ری کو بھی اس کی رائے میں دخل نہیں ہے اور اس کو حکم کا مرافعہ محکمہ امرا میں ہوتا ہے۔

۳۔ داروغہ دیوان خانہ۔ یہ وزیر کاغذات پر مہر سلطانی ثبت کرتا ہے
صدر کو وزراء۔

ہیں۔ (۱) ڈیوٹک یعنی امیر الامراء (۲) مہار کو مٹی سے بنے امیر
درجہ دوم۔ (۳) ائمرل یعنی امیر درجہ سوم۔ (۴) قلامی کوٹ
یعنی امیر درجہ چہارم۔ (۵) بلیکن یعنی امیر درجہ پنجم۔ (۶) امیر آؤٹ
کے اور ۱۲ امیر اسکات لینڈ کو محکمہ امیر امین شریک تھے جن میں اور انہیں ان میں کچھ عہدہ
امیر اس محکمہ میں مقرر کرتے ہیں۔ ان امراء کا منصب عتبار مشارکت
محکمہ امراء موروثی ہوتا ہے یعنی جساب مثلاً ڈیوٹک یعنی امیر الامراء
کا منصب اس محکمہ میں رکھتا تھا او کے بعد اس کا بیٹا اس منصب پر
مقرر ہو گا۔ یہ محکمہ سلطنت برطانیہ میں سب عدالتوں کو اعلیٰ ہے۔

محکمہ امراء کی کیفیت تو مجھ لاگھی گئی اب محکمہ عوام کا
کچھ حال سنئے کہ ۱۸۶۴ء کے اجلاس میں اس محکمہ میں ۶۵۸ ممبر ہندو کلاسی
رہایا تھے۔ ان میں سے ۵۰۰ آدمی اہل انگلینڈ اور ویکس کیٹرف
سے وکیل تھے اور ۵۳ اہل اسکات لینڈ کی جانب سے اور ۱۰۵ مردم

اس کتاب میں جان جان ان پانچ درجوں کے امیروں میں سے کسی امیر کا خطاب آیا ہے اور اس کا ترجمہ
لفظ تو اب یا امیر سے کیا گیا ہے کیونکہ ہماری زبان میں ان پانچوں درجوں کو ملے
علحدہ علیحدہ لفظ نہیں ہیں اور نہ ہو سکتے ہیں نہ ان مدارج امارت کے حشرق
و امتیاز پر نفس مطلب موقوف تھا لہذا فقط لواب یا امیر کی لفظ پر اکتفا
کی گئی کہ اسے اتنا تو مفہوم ہوتا ہے کہ صاحب اسم منصب امارت پر فائز ہے گو
وہ منصب بالتحقیق نہ مفہوم ہو ۱۲۔

بلکہ ان تینوں کا مجموعہ ہی اور اسی ترکیب خاص سے اس سلطنت کو قیام و استحکام
ہو۔ پادشاہ کا منصب معروثی ہو اور اب وہ بیہودہ قانون نہیں باقی رہے جو
پادشاہ نہ ہو سکتی تھی۔ پادشاہ کے اختیارات کے جزرِ اعظم یہ ہیں۔
(۱) فقط پادشاہ ہی صلح و جنگ کر سکتا ہے (۲) وہی اون مجسموں کا
جرم عفو کر سکتا ہے جو خلاف قانون کوئی حرکت کریں۔ (۳) وہی
پارلیمنٹ کو مہطل اور برخاست اور منعقد کر سکتا ہے۔ (۴) انفا
قوانین اور اسکے دستخط پر موقوف ہے۔ مگر ایسا بہت کم بلکہ کبھی نہیں
ہوا ہے کہ جس قانون کو پارلیمنٹ کے دونوں محکمہ منظور کر لیں اور پھر
پادشاہ دستخط کرے۔ (۵) پادشاہ کے حکم کے بغیر روپیہ پر سکہ نہیں
پڑ سکتا۔ (۶) تمام عہدہ و مناصب امارت کے عطا کرنے کا اوسیکو
اختیار ہے۔ مگر باوصف ان تمام اختیارات کے پادشاہ کو جو حقائیر
کی پابندی اوسیکو لازم ہے جس قدر کہ رعایا میں سے کسی شخص کو۔
پارلیمنٹ کے محکمہ اعلیٰ یعنی محکمہ امرا میں دو قسم کے
امیر اجلاس کرتے ہیں امراء اور علماء دین۔ علماء دین میں سے ۳۰ شخص
اس محکمہ میں شریک شوراے ہوتے ہیں یہ ۲۶ اسقف کلیسا کے
انگلستان کے اور ایک اسقف اعظم اور تین اسقف آئرلینڈ کے۔
مگر آئرلینڈ کے اسقف ہر سال بدلے جاتے ہیں۔ امراء کی تعداد کچھ
مقرر نہیں ہے۔ بلکہ پادشاہ کے اختیار میں ہے کہ
اونکی تعداد جتنی چاہے بڑھا دے۔ ان امراء کے پانچ درجہ

پیدا ہوا تھا۔ ریل کا بڑا انجنیئر تھا۔ دھانی انجنیئر سی نو اختر اے کیا تھا۔
 برس کے سن میں انتقال کیا۔ اوسکا بیٹا اس وقت اس واسطے
 مشہور ہے کہ اوسنو آب نامی منائو پر دو منزلیں کل کچن بنا یا جسکا ذکر سابق میں ہے
 ۱۹۵۰ء تک رہا۔ کسی نہ کسی میں
 میر کا باغبان تھا۔ اس کا نام میں

ایک لٹن میں وہ عظیم الشان نائش گاہ
 ہوئی تھی جسکا ذکر سابق میں کیا گیا اوسکو
 شیش محل کا نقشہ اسی نو بنایا تھا۔

باب ہشتم

آئین سلطنت و عنوان حکومت انگلستان

سلطنت برطانیہ تین آرکان پر مبنی ہے۔ یعنی پادشاہ یا
 ملکہ امرا۔ عوام۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ انگلستان کی سلطنت نہ
 صرف سلطنت شخصی ہے کہ فقط ایک شخص یعنی پادشاہ کو کل سیاہ
 وسفید اور رطب یا بس کا اختیار ہو۔ نہ محض سلطنت نوعی ہو کہ صرف
 امراء اور اہل قدرت و صاحبان مکنت کے دست قدرت میں
 عنان حکومت و زمام سیاست ہو۔ نہ فقط سلطنت جمہوری ہے کہ
 جمہور عوام و کافہ اناام پر نظم و مہم حکومت موقوف و متحمل ہو۔

سٹر فرانسس چیمٹری ۱۸۲۷ء سے ۱۸۳۸ء تک ہا۔ پتھر کی

تصویریں بنانے میں بڑا نام پیدا کیا
ایک بہت عمدہ حجری تصویر اسکی بنائی
ہوتی لچ فیلڈ کے گرجے میں اب تک
موجود ہے۔

جوزف ٹوٹ ۱۸۵۵ء سے ۱۸۵۶ء تک ہا۔ پڑا نامی

مصنوع تھا۔ کوہ و صحرا و دریا وغیرہ کی عمدہ
تصویریں کھینچیں۔ اور وقایع تاریخی کو
بھی خوب خوب نقشے کھینچے۔

مختصر عین صنایع

سٹر اسامباکر بروئل ۱۸۶۹ء سے ۱۸۷۹ء تک ہا۔ پڑا نامی انجینیر تھا۔

اسی نے دریائے ٹیمس کو اندر سوراخ
بنایا۔ یہ صنعت اسکی بہت بڑی صنعت ہے
اور واقع میں عجائب و غرائب روزگار سے
ہر کو پانی کے نیچے راستہ چلو۔ یہ تحت آب است
۱۸۲۶ء میں بننا شروع ہوا اور ۱۸۴۳ء
میں بن چکا۔

جیمز اسٹین لائن ۱۸۷۱ء سے ۱۸۷۹ء تک ہا۔ صنایع نوکریوں کا

تاریخ انقلاب سلطنت فرہادی لایف کی اور اور گئی کہنا بہ تصنیف کین
چارلس ڈکنس کیا کیا دجسٹاپ لطیف قصہ لکھے ہیں کہ
صل علی۔ اسکے کلام کا فرا کوئی اہل
زبان کے دل سے پوچھو۔

شہیدان نوٹس ۱۸۴۷ء سے ۱۸۴۲ء تک ہا۔ جیسی

تماشہ گاہوں میں شبیہ بنانے کی تعلیم سن
لکھی ہیں ویسی سن مانہ کو شاعر نے نہیں لکھی
الکٹ لکھتا تھا۔ تھوڑے دن ہو تو کہ انتقال
کیا۔ بہت سی شہنویان اسکی مشہور ہیں۔

ولیم تھیکری ۱۸۴۳ء سے ۱۸۴۲ء تک ہا۔ بڑا نامی

قصہ نوٹس اور لکچر گیتھا بعض
تصنیفات اسکی مشہور ہیں۔

صناعان مشہور

سردیوڈ ولکی ۱۸۵۰ء سے ۱۸۴۲ء تک ہا۔ اسکات لینڈ

کا مصوّر تھا۔ عمدہ عمدہ تصویریں
کینچین۔

سراسرچی بالڈ الپسن اسکاٹ لینڈ کا قانون دان تھا۔

انقلاب سلطنت فرانسیس کی
تاریخ لکھی اور ایک تاریخ یورپ
بھی تالیف کی اور اوسمین وہ حالات
لکھے جو نپولین بونا پارٹ کو وقت
میں ممالک یورپ میں گزری۔

سِر ڈی یوڈیروسٹر ایک طویل ضخیم کتاب ستمی بہ مخزن العلوم
اڈنبرا تصنیف کی اور اسکی تصنیف
میں سنہ ۱۷۳۷ء تک مشغول رہا۔

عجائب غرائب عالم کو حال میں کچھ خطوط
لکھے اور رئیس الحکماء سِر ایڈوینوٹن
کا تذکرہ لکھا۔ علم المناظر والہمرا یا میں
کئی مسئلہ مستنبط کئے۔

سِر ڈیورج بلورلین بڑا سیاست دان اور قصہ نویس اور

شاعر تھا۔ اسکی تصنیفات میں بہت
سوی عشق کو قصہ اور تماشہ کا ہون میں شبہ
بنانے کی نقلیں مشہور ہیں۔

ٹامس کارلائیل بڑا زبردست عالم تھا مگر اسکی طبیعت
کارنگ دنیا سے نرالا تھا۔

جَان لِنکَر ۱۷۹۹ء سے ۱۸۵۹ء تک رہا۔ فریقہ کی ترقی

کا قیاس تھا۔ تاریخ انگلستان تصنیف
کی اور اوس میں زمانہ انقلاب سلطنت
تک کے حالات لکھے۔ اکثر اوس کے خیالات
صحیح ہیں مگر کلیسا پر تو قوم کی طرف
سیدان و رجحان مقرر ہے۔

صموئیل سروجرس ۱۷۹۲ء سے ۱۸۵۹ء تک رہا۔ لندن کا

مہاجر تھا۔ اس کی تصنیفات میں سے
یاوایام سالفہ اور گلشن اطلالیہ
یہ دونوں کتب نمایان مشہور ہیں۔

لارڈ میکالائی ۱۸۰۰ء سے ۱۸۵۹ء تک رہا۔ اس زمانہ میں

اس کی بہتر کوئی مورتی نہیں ہوا۔ تاریخ
انگلستان تالیف کی۔ اس تاریخ لطیف
کی چار جلدیں چھپکر مشہور ہو گئی ہیں
اور ان میں جیمس ووم کو کل عہد کے
حالات اور ولیم سوم کو بعض عہد کے
سوانح اور کچھ حالات مختصر زمانہ سالت کو مرقوم
ہیں۔ اس کی تصنیف ورم قدیم کو تجارتات
و محامرات کے حال میں بھی نظم سے

مشاعر اہل تصنیف عہد ملکہ مغل و گوریا

رابرٹ سٹودی شاعر سولہ ائیک تک ہا۔ بوسٹل کا

باشندہ تھا۔ اس نامور شاعر نے کئی مشنویان
نظم کیں اور سولہ ائیک میں ملک الشعراء ہوا۔
نثر میں امیر البحر نلسن کا تذکرہ بطور لطیف لکھا
اور کئی تاریخی تصنیف کیں۔

ٹامس کیمبل شاعر سے سولہ ائیک ہا۔ گلاسگو

میں پیدا ہوا اور وہیں تعلیم پائی۔ اوسکی
نظم ستم پر شاہدانی اُمید مشہور ہے۔ اوسکو
لڑائیوں کے حال میں ایسے ایسے عمدہ
قصیدے کہے ہیں کہ سبحان اللہ

ولیم ورث سرتھ شاعر سولہ ائیک ہا۔ سٹودی

کے بعد ملک الشعراء ہوا۔ کئی مشنویان
نظم کیں۔ اوسکو اکثر اشعار میں روزمرہ کی
باتیں سلیس و زمرہ میں نظم ہیں

ٹامس مور شاعر سولہ ائیک ہا۔ ایولنڈ کا شاعر غزل کو

تھا۔ اوسکی شاعری لالہ رخ مشہور۔ اس میں مالک
مشرقیہ کی حکایات نظم کی ہیں نثر میں بھی اسکی کتابیں

ہو کر گزرا ہے جنہیں سے ایک کا نام وکٹوریہ کیا نیا نوا ہے دوسرے
کا نام البرٹ کیا نوا ہے اور یہ دوسری پیمیل دریا سے مذکور کا منبع ہے

سلاطین محاصرین

فرانس سنہ وفات

لوی فلپ ۱۸۳۰ء میں مغرول ہوا
سلطنت جمہوری ۱۸۵۲ء میں متوقیف ہوئی

نیپولین سوم

اسپانیہ

ملکہ ازابلا

سویڈن

چارلس جان برنڈوٹ ۱۸۳۴ء

اوسکر اول ۱۸۵۹ء

سراوس

نیکولاںس ۱۸۵۵ء

الکسانڈر دوم

پرتگیا

فرڈرک ولیم سوم ۱۸۵۸ء

فرڈرک چہارم ۱۸۶۱ء

ولیم اول

ترکستان

محمد ششم ۱۸۳۹ء

عبدالحمید ۱۸۶۱ء

عبدالعزیز اول

اسٹریا

فرڈرک اول ۱۸۴۸ء

فرانسیس جوزف اول

یوپی

گسٹاوی شانروہم ۱۸۴۸ء

پالیس شم

استعفاء دیدیا اور اب اور وزیر افریقہ ٹوئس سے مقرر ہوئے
اور نواب ڈسراہی اور سر ڈسراہیلی اونکے سرنشاہوتے۔

آخر الام بعد جستجوئے بسیار ۲۸ جولائی ۱۸۶۶ء میں تار
برقی بحر اوقیانوس کے اندر سے جاری ہو گیا اور اب امریکا
اور یوٹارپ مین پانی کے اندر ہی اندر برابر خبر آنے جانے لگی۔

یہ واقعہ بھی تاریخ انگلستان میں یادگار ہے کہ اس پانچ
برس کے عرصہ میں جہاز رانان و سیاحان بحر طانیہ نے کیا کیا نثر
ملک اور کیسی کیسی نامعلوم راہیں دریافت کیں۔ چنانچہ ۱۸۶۱ء میں دو
بہادرون نے جزیرہ اسٹریلیا کو جنوب سے شمال تک سٹے کیا
آخری پچاس بھوکھون کے مارے مر گئے۔ وسط افریقہ کا حال
اب تک نہ معلوم تھا اب اسکی کیفیت بھی معلوم ہوئی۔ ڈاکٹر لونگسٹن
نے ساحل زنگبار کی تفتیش و تفتیش کرتے کرتے ایک بڑی بھاری
جھیل دریافت کی جسکا نام وکٹوریہ ہے اور ایک آبشار بھی ظاہر
کیا جسکا نام نیا ستا ہے زور و شور اور عظم و وسعت میں یہ آبشار
نیا گیرا جیسے قہار آبشار سے بھی بڑھا ہوا ہے۔ کپتان اسپیک
اور سٹریٹیکس نے یہ معجزہ لا حل حل کیا کہ دریائے نیل دو جھیلوں
ملا انکا نام بڑک اور وکس ہے ۱۲۔

میں تھے اور انکی سلطنت سے منسلک کر دئے گئے۔

جنگِ خانگی امریکا میں باشندگانِ اضلاعِ شمالی فر
سکنہِ اضلاعِ جنوبی پر غلبہ پایا اور شہر پر شہر انکی فتح کرنی شروع کئے
کہ اس اثنائ میں ایک ایسی خبر موحش آئی کہ سب لوگ دنگ ہو گئے۔ وہ
خبر یہ تھی کہ ابراہیم لینکن صدرِ کونسلِ سلطنتِ جمہوریہِ ممالکِ
متحدہ امریکا شہر واشنگٹن کی ایک تماشہ گاہ میں مارا گیا۔ یہ سنا
۱۴ اپریل ۱۸۶۵ء میں ہوا اور اسی سال اکتوبر کے مہینے میں ملکہِ معظّمہ
کے وزیرِ باتدبیر و سیاست دان ویرینہ یعنی امیرِ پاکِ اُپنیسٹن نے
بسنِ ہشتاد سالگی انتقال کیا اور اُسکے مقام پر امیرِ سنسٹل وزیرِ
اعظم مقرر ہوا۔

۱۸۶۴ء میں پادشاہانِ اُسٹریا وِ پُرشیا میں لڑائی
ہوئی اور پُرشیا کا پادشاہ غالب رہا۔ اُسکے غلبہ کی یہ وجہ ہوئی کہ
اوسکی فوج کے پاس ایک نئی قسم کی بند و ق تھی جسے بہت لوگ
ہلاک ہوتے تھے۔ اس سال انگلستان میں یہ امر عظیم ہوا کہ وہ قانون
جو پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے تجویز ہو رہا تھا اور جسکے باب
میں وزیرِ امین بڑے مباحثے ہو رہے تھے وہ سنسٹل وزیرِ اعظم
اور اوسکے شرکا کی رائے کے خلاف تجویز ہوا آخر انھوں نے

اور جو بہادر اُن کے ساتھ ^{۱۸۵۷ء} میں بحرِ شمالی کے تفتیش و تفتیش کے واسطے گئے تھے وہ سب فوت ہو گئے۔

پانچ برس تک ممالکِ متحدہ امریکا میں باہم جدال و قتال رہا اور اہل انگلستان اُس کے سبب سے نہایت متروک و متفکر رہے۔ اُن کی تشویش و پریشانی کا یہ باعث ہوا کہ امریکا کے ضلع جنوبی سے روٹی بافراط انگلستان میں آتی تھی اور ضلع لینکسٹر میں اوستے الغاروں کی کھڑا بنا جاتا تھا آبِ اس لڑائی کے سبب سوریوں کا آنا موقوف ہو گیا اور بہت سے کارخانے کپڑے کے خراب ہو گئے اور ہزاروں آدمی محتاج ہو گئے۔ ایک مرتبہ اثنائے جنگ میں شمالی اضلاع والوں نے دو شخص سکٹہ اضلاع جنوبی میں جیسے ایک انگریزی جہاز پر سے گرفتار کر لے اس سبب سرکار انگریزی اور فرمانروایان امریکا سے کچھ بے لطفی ہو گئی مگر خدا نے خیر کی کہ وہ دونوں شخص چھوٹ گئے اور فساد بڑھنے نہ پایا۔

مارچ ۱۸۵۷ء میں ولیعہد بہادر کی شادی ڈیہاکرک کی شاہزادی الگنڈا سے ہوئی۔ اس شادی کے بعد شاہزادی موصوفہ کے بھائی شاہزادہ جارج تختِ سلطنتِ یونان پر بیٹھا گئے اور جزائرِ یونان کہ بادشاہِ برطانیہ کی حفظ و حمایت

۔ اونکے مرنے سے خاندان شاہی کا چراغ گل ہو گیا اور علم یتیم ہو گیا۔
اب علوم و فنون کو ایسا قدردان اور جوہر شناس کا ہیکو نصیب ہو
اگر چراغ لیکر دھونڈیں گے تو ایسا مڑتی شفیق و مشیر باتدبیر نہ پائیں گے۔
جب ایسا مونس و غمخوار دنیا سے اٹھ گیا تو ملکہ معظمہ کو سلطنت کا
لطف کیا باقی رہا۔ بیس برس تک شاہزادہ عالی وقار ملکوتی امداد کے
ہم پہلو و ہم کنار رہے اور اتنے دنوں بڑے لطف سے نبھ گئی اور
چار جدا جدا سے اور پانچ صاحبزادیان بہم پہنچیں۔ بس اب انھیں
نوٹو نہالوں سے حضرت مخدوم علیا کی آنکھوں کو طراوت اور قلب کو
راحت ہے۔ بڑی شاہزادی کی شادی ۱۸۵۱ء میں شہنشاہ پریشیا
کے ولیعهد شاہزادہ فرید مراد و لیو سے ہوئی اور اونکے مقدم
سعادت لزوم سے سلطنت پریشیا کی رونق دوبالا ہو گئی۔

خطون کی ڈاک جو چار کس دوم کے عہد میں فقط
لندن میں جاری ہوئی تھی ۱۸۵۱ء میں وہ تمام مملکت متحدہ
برطانیہ و ایرلینڈ میں جاری ہو گئی اور یہ امر خاتمہ مسٹر
سرو لینڈ ٹیل کی سعی جمیل سے ہوا۔ جسے خطون کی سالانہ آمد
ورفت پیشتر کی چھ گئی ہو گئی ہے۔ ۱۸۵۳ء میں وہ راہ جو دریائے
ٹیمس کے اندر سے بنتی تھی لگنے لگی اور جاری بھی ہو گئی۔
۱۸۵۴ء میں دہلی سے ایم اے لارڈ روسٹ

پر فتح عظیم حاصل کی۔ اس معرکہ میں بہت سے انگریز بھی جبریل ہوئے۔
 کے شریک تھے اور اسکے فتح ہونے سے وہ بھی سرخرو ہوئے۔
 اس لڑائی کا انجام نیپلس میں ہوا اور اطالیہ جدید کا
 پادشاہ **وِکٹر عَمَنوِیل** مقرر ہوا۔ نیپلس کے
 پادشاہ نے آخری مقابلہ شہر گائیٹا میں کیا وہاں بھی شکست
 کھائی مگر اس شہر کے لوگ بعد اس شکست کو بھی کئی مہینے تک لڑا
 کئے۔

مارچ ۱۸۶۱ء میں جو مردم شماری ہوتی تو معلوم ہوا کہ
 جزائر برطانیہ میں ۸۸۷۴۲۲۴ کی آبادی ہے۔ اسی سال ایک
 سانحہ عظیم سلطنت برطانیہ سے باہر واقع ہوا یعنی **چارلسٹن**
 واقع امریکا میں جنگ خانگی شروع ہوئی۔ یہ لڑائی ممالک متحدہ
 امریکا میں آپس میں ہوتی تھی اسی سے اسی جنگ خانگی کہا۔

اسی سال ہماری شہنشاہِ نامدار ملکہِ عالی وقار پر
 دو صدر عظیم گزرے۔ مارچ کے مہینے میں ماورِ مہربان و انتقال
 کیا۔ اسی اون مرحومہ کے غم کو آنسو نہ پچھے تھے کہ وہ پیر میں شوہرِ عالی وقار
 نے اس دنیا سے ناپائدار سے رحلت کی۔ شاہزادۃ الکبریٰ کو حجازی
 لاحق ہوئی اور ۱۴ دسمبر ۱۸۶۱ء میں مقامِ وِیل میں انتقال کیا

اور ایک وزیر بظاہر وزیر مہند اور نکاسر منشار مقرر ہوا۔ دوسرے
قانون کی رو سے ایک یہودی بیرون سر و تھا یلڈ نامی اہل لندن
کی طرف سے محکمہ عوام کا ممبر یعنی وکیل مقرر ہوا۔

جب ۱۸۵۱ء میں نواب ڈسراہی نے استعفا دیا تو
لارڈ پاتھرسٹن کو پھر منصب وزیر اعظم عطا ہوا اور گلیڈسٹون
عمت خزانہ عامرہ مقرر ہوا۔ ان وزراء جدید کی وزارت میں پہلا امر
یہ ہوا کہ گوالنڈ سپاہی بھرتی ہوئے اور پادشاہ فرانس سے تجارت
کے باب میں عہد و پیمان ہوا۔ اہل چین کے فریب سے پھر آتش جنگ
مشتعل ہوئی۔ اور فوج انگریزی و فرانسیسی نے چینوں کا ایک
قلعہ دریائے پیچو پر مستحضر کر لیا اور دو لڑائیوں میں برابر شکست دیکر
اہل آسمان کی ساری شیخی خاک میں ملا دی۔ اور ۱۳۔
اکتوبر ۱۸۵۸ء میں شجاعان بوطانیتہ و فرانسیسین
دار السلطنت چین کی دیواروں میں زینے لگا کے شہر
کے اندر پھاند پڑے اور محاصرہ میں گھس کر فغفور سے
صلح کی گفتگو خاکمانہ کی غرض اسی مہینوں میں شہر تیان میں صلح منعقد
ہوئی اس معاملہ میں لارڈ الچن سرکار انگریزی کی طرف سے وکیل تھا۔
مئی ۱۸۵۸ء میں جرنیل گاری بالڈی نے ساحل جزیرہ صقلیہ
چینی شیخی سے اپنے تین اہل آسمان کے تین ۱۲۔

کے سوداگر بھی برباد ہوئے۔ آٹے کے ساتھ گھسن بھی پسپا۔ بہت سے
برائے کارخانے تو بالکل خراب ہو گئے اور جن لوگوں کی گروہ میں تھک
نہ تھا مگر اور دن کی دستخطی ہندوؤں سے اپنا کام چلا تے تھے وہ بھی جلد
نشریف لے گئے۔ اور اسی طوفان میں کتنی تنگ گھر بھی غریقِ رحمت ہوئے
مگر یہ اونکے مالکوں کی عقل کی خوبی تھی کہ بے دیکھے بجائے ہزار ہار پونہ
پیشگی لوگوں کو وہ پاب اوٹھیں نے دھتا پتلائی لیکن یہ کوئی نئی
بات نہ تھی چار مرتبہ ایسا ہی ہو چکا تھا کہ نوٹ کے کاغذوں کو لوگ سمجھتے
تھے کہ قارون کا خزانہ ہمارے ہی پاس ہے اور اس خیال خام میں برباد
ہوئے تھے۔

۱۸۵۸ء میں وہ وزیرِ اعلیٰ بن گھنشا لکھنؤ پانچ سالوں
تھا معزول ہوئے اور ان کے مقام پر فرمہ لکھنؤ سے وزیرِ مقرر
ہوئے۔ انہیں نواب ڈس بی وزیرِ اعظم اور ڈس بی لیجسلیٹو خزانہ
عامرہ ہوا۔ ان وزراء کے عہد وزارت میں سیاست ملک سے متعلق
دوامِ عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ ہندوستان کی حکومت کی اصلاح کے
واسطے قانون جاری ہوا۔ دوسرے یہ کہ یہودیوں کے پارلیمنٹ میں
داخل ہونے کے باب میں ایک قانون جاری ہوا۔ پچھلے قانون کو
بموجب یکم ستمبر ۱۸۵۸ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی سے ہندوستان
کی حکومت منترع ہو گئی اور پندرہ وزیروں کی کونسل کے سپرد ہوئی

تھوڑے ہی عرصہ میں فوج انگریزی نے مستخر کرنے آخر شاہ ایران صلح کا
سائل ہوا۔

مگر محاربہ روس کے بعد اعظم وقایع بغاوت سپاہ
ہند تھی۔ اس غدر کے دفع کرنے میں سردار دلاور کالین کیمبل نے
بڑی جدوجہد کی اور اسکے صلہ میں امارت کا درجہ پایا۔ ۱۸۵۷ء موسم
بھار میں یہ غدر میرٹ سے شروع ہوا اور اسکا باعث تو سب ہی جاتر
ہیں کہ یہ سارا جھگڑا کار توں پر ہوا تھا۔ کانپور میں جس طرح انگریزوں
کی عورتیں اور بچے فوج ہوئے اور اسکے ستنے سے روئیں کھڑی ہوتے
ہیں۔ دھلی کا محاصرہ تو پشت از بام افتادہ ہے۔ لکھنؤ کا معرکہ
اور اوسمیں جنرل ہائیڈکلاک جیسے بہادر سردار کا کام آنا یہ بھی یادگار
ہے۔ بعد اوسکے بانس بریلی کا فتح ہونا بھی یاد ہے۔ غرض یہ معرکے
ابتک ہر شخص کے دل پر نقش کا کچر ہیں۔ اور اہل انگلستان تو اب تک
یہ یاد کر کے زار و قطار روتے ہیں کہ ہائے ہمارے ہم وطنوں کو
اتنی دور جا کر مٹی نصیب ہوئی۔

۱۸۵۷ء کے آخرین تاجرون پر عجب بلا نازل ہوئی
امریکا کے تاجروں کے طمع کے بولا گئے اور ایسے ایسے معاملات
میں پھنس گئے کہ آخر دوائے نکل گئے۔ ان کے ساتھ بیچارے لوہے

جنگ روس کا ہنگامہ ملک ستر کا ایشیا میں بھی گرم
 تھا۔ اور وہاں شاہ میل سپہ سالار فرانسیسی نے بڑی بھادری بحریہ میں
 کامیاب کیا۔ آخر سب سپاہ روس شہر کاسٹراں پر چھک پڑی مگر جنرل
 ولیمس نے بڑی جوانمردی سے اسے روکا اور شہر پر قبضہ کرنے
 دیا لیکن افسوس ہے کہ اسے مکمل پہنچا حصار پار ہو کر اسے یہ شہر
 روسیوں کے حوالہ کر دیا۔ محض شہنشاہ روس نے بحریہ کو
 اور بحریہ اسے دو نوں جانب سے زک اسٹاکرہ صلح کی استدعا کی اور
 مارچ ۱۷۵۷ء میں شہر پکڑ لیا مین متناہمین مین صلح منعقد ہوئی۔

۱۷۵۷ء کے آخر میں سرکار سے اور چین سے لڑائی
 شروع ہوئی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ ایک انگریزی جہاز چین
 کی سرحد سے جاتا تھا اس کے جاشئون کو چینیوں نے ذلیل کیا۔ پڑا
 مگر اس لڑائی میں یہ ہوا کہ سپاہ انگریزی و فرانسیسی نے شہر
 کینٹون چینیوں سے چھین لیا۔ بعد چند روز کے کچھ مراسلات محالیک
 مشرقیہ سے انگلستان میں آئے اس نے معلوم ہوا کہ سرکار سے اور
 فغور چین سے مصالحت ہو گیا اور یونٹ کے سودا گروں اور پادروں
 کو اجازت مل گئی کہ چین میں جہان چاہیں آئیں جاتیں۔ تریپاسی
 زمانہ کے افواج یطائفہ فارس میں داخل ہوئیں اور ایک پڑا
 انگریزی جہازوں کا خلیج فارس میں پہنچا۔ ہرات اور ہوشک

سے زیادہ بھروسہ تھا مگر آخر کو یہ دھس چھن گئے۔ فرانسیسی لشکر نے
 میملون پر قبضہ کر کے قلعہ میلہ کو فتح پر دھاوا کر دیا اور اسے
 بھی چھین لیا۔ اوسے روز انگریزی فوج کے ایک گروہ نے بڑی جانبازی
 کی کہ قلعہ میلہ کو چھین لیا مگر اس فرقہ جزا پر روسیوں نے چارٹر
 سے آگ برسا دی آخر یہ پس پاہوا اور بہت سے لوگ ضائع ہوئے۔
 دوسرے روز شب کو گورٹ شا کا ف سردار فوج روسی محصورین
 شہر سباستوپول کو نکال کر بندر گاہ کی راہ سے شہر مذکور کے گوشہ شمالی میں
 ایگیا مگر یہ مقام بھی اونسے چند ساعت میں چھن گیا اور جب وہاں سے
 بھاگنے لگے تو اپنے جہازوں کو سمندر میں ڈبو دیا چنانچہ اب تک وہ یونین
 پانی میں پڑے سڑ رہے ہیں۔ جب سپاہ روس اس طرح سے منہزم و مفلوج
 ہوتی تو فوج انگریزی و فرانسیسی نے اونکی بڑی بڑی لنگر گاہیں اور ٹھس
 وغیرہ باروت رکھ کر آڑا دے چنانچہ وہ قلعہ رفیع الشان جو روسیوں کی
 میں بڑا حصہ چھین تھا اب فقط ایک تودہ خاک ہے۔

سباستوپول کی لڑائی تو اس طرح ختم ہوئی اب دھرمال

کی طرف کی کچھ کیفیت سنیں کہ ۱۸۵۵ء میں ستر چار کس نیپٹو سے
 بحر الکاہل کی فوج کی حکومت نکل گئی اور اس کے مقام پر ڈنڈ اس
 امیر البحر مقرر ہوا اور اسے بھی روسیوں پر ایسی کڑی چوٹ لگائی کہ
 بھٹا گئے یعنی بندر سوئی پوٹسگ کو بیٹم کے گولے مار کے چھین لیا۔

ڈاکٹر ولیم سٹیل جسٹس ٹائمس سے خط کتابت رہتی تھی بہت مشہور و معروف ہے اور اس کے خطوط جنہیں لڑائی کی کیفیت شرح و بسط سے لکھی ہے اس کی شہرت اور ناموری کا باعث ہوئے۔

۲۱ مارچ ۱۸۵۵ء میں نیکولا ٹس شہنشاہ روس نے انتقال کیا اور اس کا بیٹا الگسز ندس پادشاہ ہوا مگر اس کے وقت میں بھی لڑائی کا سلسلہ جاری رہا۔ مئی ۱۸۵۵ء میں انگریزی اور فرانسیسی فوج بحری کئی چم اور بحر اوقیانوس میں پہنچی اور بہت سے جہاز اور شہر روسیوں کے تباہ و برباد کر دیے۔ ستمبر ۱۸۵۵ء میں لڑائی میں انگریزوں اور فرانسیسیوں کا شریک ہو گیا اور اس کی فوج نے سپاؤ فرانسیسی کی مدد سے ساحل دریائے چرنا یا پر فتح مہین حاصل کی۔ اٹلی پر بھی چڑھ کر کسٹیا میں انگریزی اور فرانسیسی فوجوں کو سردار دومرتبہ بدلو گئے۔ پیشتر فرانسیسی فوج کا سردار سیٹیٹ آرٹو تھا جب وہ ایلیمائی لڑائی کے بعد مر گیا تو کینسٹ وچٹ سردار مقرر ہوا اور مئی ۱۸۵۵ء میں اس کے مقام پر پلیسین قائم عسکر فرانسیسی مقرر ہوا۔ اوپر فوج انگریزی کا سردار لاسڈس یکلج ہیمنڈ کر کے مر گیا اور اس کے مقام پر جنرل ہیمپسن مقرر ہوا مگر وہ چند ہی روز کے بعد معزول ہو گیا اور منشیب سپہ سالاری ٹس ولیم کوڈس ننگٹن کو عطا ہوا۔

روسیوں کو اپنے قلعہ کے دھسوں پر پتھر کی دیواروں

انگریزی جہان پڑا غلہ و دیگر ضروریات جنگ بندرگاہ بالکلیو امین
موجود تھی مگر فوج انگریزی کو وہاں سے رسد نہ پہنچی۔ جب یہ ماجرا
اہل انگلستان نے سنا تو پارلیمنٹ کے ایک ممبر سر وبلٹ نامی نے موزرا
کو الزام دیا کہ یہ تکلیف و صعوبت جو ہماری فوج نے اٹھائی ہے یہ فقط تمہاری
بدانتظامی کے باعث ہے۔ غرض ۱۵ ممبروں کے غلبہ سے
یہ الزام ممبر موصوف کا حکمہ عوام میں مستند و مقبول ہوا اور نواب
آبرو دین نے استعفا دیدیا اور کلاسڈ یا ہو سٹن وزیراعظم مقرر
ہوا۔ اب لڑائی کا انتظام بڑی چستی اور چالاکی کے ساتھ ہوا۔ اور رفتہ
قلیل میں بندرگاہ بالکلیو اسے محسوس انگریزی تک ریل جاری ہو گئی اور
اب یہ طرفہ تماشا دیکھنے میں آیا کہ ریل کا انجن بسکٹ اور گائے کا گوشت
اور شراب اور گولا باروت لے لے ہوئے فرائے بھرتا ہوا رزمگاہ کو چلا
جاتا ہے۔ علاوہ برین اس لڑائی میں اور کئی باتیں نئی ہوئیں کہ وہ
وٹوس یا اور واٹرگو کے معرکوں میں بھی نہوتی تھیں۔ ایک بات تو
یہی تھی کہ بحر اسود کے اندر ہی اندر کرمیا سے ساحل و آسٹریا تک
تار برقی دوڑ گیا اور وہاں سے براہرلنڈن تک جارے ہو گیا۔ پس
جو حادثہ لڑائی میں ہوتا تھا اس تار کے ذریعہ سے ایک یا دو گھنٹہ
میں اسکی کیفیت لنڈن میں پہنچ جاتی تھی۔ قطع نظر اسکے بڑی بڑے
اخبار جو ولایت میں جاری تھے انکے منبر بھی اس معرکہ میں موجود تھے
اور وہ وقتاً فوقتاً خبریں بھیجتے تھے۔ ان وقائع نگاروں میں سے

منسوب و مستحکم کر لیتے تھے کہ او تھیں ٹور کر قلعہ کے اندر گھس جانا محال
 ہادی تھا۔ غرض یہ وار تو بالکل خالی گیا۔ بعد اوسکے روسیوں نے فوج
 انگریزی پر بالکل ایوان حملہ کیا مگر انگریز بھی ایسے ہی توڑ کر لڑے کہ
 روسیوں کے چھکے چھڑاؤئے آخر وہ پس پا ہوئے۔ اس سمر کہ مین
 سواران سبک سیر انگریزی فوج مخالف کی توپوں پر سیدھ ٹک جا پڑے
 اور اگرچہ کامیاب ہوئے مگر پھر بھی یہ شجاعت و جوانمردی اذکی مدت تک
 یادگار رہے گی۔ سپاہ انگریزی کی وینو جانب قریب انکسہاٹن کے آکر
 بھی بڑھ کر فتح حاصل ہوئی۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ ہینو تار کی شبافی ایکسہلہ
 باقی تھی کہ انگریزی سنتریوں نے دیکھا کہ روسیوں کے دل کے دل خاکسری
 وردی پہنچے ہوئے اس ارادہ سے بڑھتے آئے ہیں کہ انگریزی
 لشکر کی صفوں کو تہ و بالا کر دیں۔ بس یہ دیکھتے ہی تھوڑی سی انگریزی
 فوج اونکے مقابلہ کو آگے بڑھی اور بارہ پر بارہ اس زور و شور سے
 چلنے لگی کہ سار لشکر چوٹک پڑا اور اب خوب گھسان لڑائی ہوئے لگی
 اور افسر و سپاہی سب کے سب لڑائی میں گتھہ گئے کہ اتنی میں فریسی
 فوج مدد کو آچنچی اور قبل غروب آفتاب روسیوں کے قدم اٹھ گئے اور
 رنج لشکر اوزکا لڑائی میں کام آیا۔

موسم سرما میں سپاہ انگریزی و فرانسیسی نے بے بیہوش
 تھیں طعام و خیام ٹپے مصائب آلام اٹھائے اور اگرچہ بہت سے

گوئے برسے۔ بعد اوسکے ترکون نے بڑی شجاعت و جوانمردی سے
 روسیوں کو مار کر دریا سے ڈیڈیووب کے اوس پار بھگا دیا اور صوبہ
 سیاسٹریا میں اونھیں نہ دھسنے دیا۔ اوہر شمس چارلس نیپئر
 نے کہ بحر بالٹک میں انگریزی بیڑے کا سردار تھا شہر ٹووارسک
 پر حملہ کر کے سب دھس وغیرہ برباد کر دئے اور کس ولسٹ کے
 قلعہ کو جا کر خوب دیکھ بھال لیا کہ یہ قلعہ عظیم الشان تھا اور دار السلطنت
 روس کو ناکہ پر واقع تھا۔ لیکن جزیرہ نما کے کس ایمیا میں سب جگہ
 زیادہ ہنگامہ کارزار گرم رہا۔ ۳۱ ستمبر کو ۵۰ ہزار آدمی کی فوج بٹری
 مارشل سیٹ اس ٹوڈا سٹریگلن مقام ٹوئی ٹوڑیا
 میں وارد ہوئی اور جب یہ فوج سمندر کے کنارے کنارے جنوب
 کی طرف گئی تو دیکھا کہ ۵۰ ہزار روسی دریا سے ایکلما کے دھسے کنارے
 پر صف بستہ کھڑے ہیں۔ غرض تین ہی گھنٹہ کے عرصہ میں فوج انگریزی
 و فرانسیسی و سیون کو دریا سے ہٹا کر اوس پار اوتر گئی اور وہ پیچھے
 ہٹ کر سیباستوپول کے قلعہ میں کہ نہایت مضبوط و استحکم تھا چلے گئے۔
 سپاہ انگریزی و فرانسیسی نے اوس قلعہ کے جنوب کو سمت مورچہ لیا۔
 اس مقام سے وٹس میل کے فاصلہ پر بالکل یواکی بندرگاہ تھی اور
 وہاں انگریزوں کے جہاز اور بیچرین وغیرہ سب مہیا تھا۔ ۱۱ اکتوبر
 انگریزوں اور فرانسیسیوں نے شہر سیباستوپول پر بڑے بھر دو فوج
 سے حملہ کیا مگر اس اثنا میں روسیوں نے فرصت پا کر دھس وغیرہ

وزیر مختص بہ انگلستان مقرر ہوا۔

اسی سال ۱۴ ستمبر کو امیر باتو قیر و لنگٹن نے ۸۴ برس کے سن میں قطعہ و آخر میں انتقال کیا۔ یہ سپہ سالارِ فلک و قارایسا شجاع و جبری تھا کہ اسکے اہل وطن نے ازراہِ فخر و مباہاۃ اسکا نام روئین تن اور مردِ میدان رکھا تھا۔ ۸۸ لوہبر کو اسکا جنازہ بہ تزک و احتشام جنگی کیسائے سپینٹ پال عین لیجا کروشن کیا کہ وہین نلسن امیر البحر بھی مدفون تھا۔

جنگ وائرل کے بعد کوئی بڑی لڑائی یورپ میں نہ ہوئی تھی مگر اس اثنائیں شہنشاہ روس نے صوبہ مولداویا اور صوبہ والیکیا آٹمانین اور اورممالک بقیوضیم سلطانِ روم میں دریا کے ڈیٹیوب حائل ہے چھین لئے تھے اس سبب بزان سلطنت کو معادلہ و مساواة میں فرق آگیا تھا اور شہنشاہ روس کا بھاری ہو گیا تھا۔ الغرض پادشاہانِ فرانسس و برطانیہ نے مارکت سلطانِ روم کی مدد کو واسطے افواجِ بحری بھجرائے جو بھیجیں پس اس وقت سفیرِ روس لندن سے رخصت ہو گیا ۲ مارچ ۱۸۵۴ء میں طرفین سے لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا۔ اس لڑائی میں پھلا معرکہ یہ ہوا کہ شہر اوڈن برگ پر روسیوں نے

اس کا سبب یہ ہوا کہ سرنگون کے حاکم نے دو انگریزی جہازوں کے
افسروں کو ذلیل کیا لہذا گورنمنٹ ہند نے لیٹننٹ ایمیرالبحر کو بھیجا
کہ سرکشان جو تھا اس سے اس ذلت کی تلافی چاہو۔ مگر والی جو تھا نے
صاف انکار کیا کہ ہم کچھ تلافی نہ کر سکتے ہیں۔ پھر سرکار انگریزی نے اس
مقدمہ میں سعی کی مگر کچھ ثمرہ نہ مترتب ہوا۔ آخر ناچار ہو کر فوج بھیجی اور
یہ فوج جو تھا میں داخل ہوئی اور چند ہی روز میں صوبہ تیان کے ساحل
دریا پر بسا ہے اور سرنگون جو دریا سے اترتا وہی کے مشرقی
شاخ پر واقع ہے اور پینگو جو دریا سے پینگو پر آباد ہے یہ تین
شہر جو تھا والوں سے چھین لئے۔ پھر اونچوں نے بڑی جدوجہد کی کہ
پینگو کو لے لیں مگر جنرل ہیل کی شجاعت و جوانمردی سے کچھ پیش رفت
نہ گئی۔ باوجودیکہ ایسے ایسے شہر بادشاہ جو تھا سے چھین گئے تھے اس پر
بھی اس نے سرکار انگریزی سے مصالحت نہ کیا۔ آخر کار سرکار نے ایک شہر
جاری کیا جس کے بموجب صوبہ پینگو سلطنت برطانیہ میں شامل ہو گیا۔

۱۵۶ء کے ابتدا میں جان سٹیل کو مقام پر لا کر
ڈپٹی اور ڈپٹی وزیر اعظم مقرر ہوئے مگر ہونز انکی وزارت
کو سال بھر بھی نہ گذرا تھا کہ یہ معزول ہوئے اور نواب ابو دین وزیر
اعظم اور لاٹہ جان سٹیل وزیر ممالک وغیرہ اور لاٹہ پامسٹن

پر مرتب ہوئی۔ ایک ٹیکہ اسکے سبب سوا گلستان میں ہر قسم کے صناعون اور کاری گروں کو اپنی ہزار زامانی اور لیاقت نمائی کا حوصلہ پیدا ہوا۔ دوسرے یہ کہ اسمین ہر قوم اور ہر فرقہ کے لوگ آتے سب کا خال و خط رنگ و رنگ بات چیت پوشاک کی قطع جدا تھی اور سب ایک مکان میں اور ایک ہی غرض سے جمع ہوتی تھی اس سبب سواون میں مونہٹ و لغت زیادہ ہو گئی اور تپاک بڑھا۔ ایسی ہی نمائش ۱۸۵۳ء میں ڈبلن میں ہوئی اور ۱۸۵۵ء میں پکن میں ہوئی۔

۱۸۵۷ء میں وہ وزیر اجناسر منشی امیر علی علی شاہ کی مقدمہ میں بزرگ اٹھا کر مستعفی ہوئے۔ مگر امیر ولنگان کی صلاح سے پھر منصب وزارت پر قائم ہوئے۔ اسی سال قوم کا فساد لڑائی شروع ہوئی۔ یہ وحشی قوم اس گڈ ٹھوپ میں افسر قیہ کے انتہائی جنوب میں رہتی تھی اور انگریزوں کو ہمیشہ تنگ کرتی تھی۔ آخر ۱۸۵۳ء میں جا کر کہیں یہ قوم مغلوب ہوئی جس سال یہ آتش ہوئی اسی سال ایک اور واقعہ عظیم یہ بھی ہوا کہ خیریتہ اسماعیلیا ن سونے کی معدن نکلی اور انھیں کھود کر سونا نکلانے کو لاکھوں آدمی گلستان سے وہاں چلے گئے۔

۱۸۵۲ء میں دوسری لڑائی والی ہو چکی تھی

کی کچھ حرمت و وقوت نہیں ہے۔

پیشل وزیر اعظم نے اپنی عمر عزیز
اصلاح و ترقی خلافت میں بسر کر دی تھی یہاں تک کہ وہ پلین
بھی اوسے انہیں امور کا خیال رہا اور اوسوقت بھی اوس
لنڈن کی نمائش گاہ کی تدبیریں بتلائیں۔ اس نمائش گاہ کا
نام مخزن صنایع کل اقوام ہے اور سب سے پیشتر ملکہ معظہ کے شوہر
عالی وقار یعنی شاہزادہ آلبرٹ کو اسکا خیال آیا تھا۔ واقعہ میں یہ
نمائش گاہ بھی رفعت و احتشام میں دوسرا ایوان کسے تھا۔
سر جوزف پیکسٹن سے کامل شخص نے اسکا نقشہ بنایا تھا اور یہ
مقام ہائیڈ پارک میں بنی تھی اور کئی ایکڑ کے گردے میں واقع
تھی اور لوہا اور شیشہ کے یہی دونوں عمارت کی جان ہیں اور ایک کی
پائداری اور دوسرے کی نزاکت ضرب المثل ہے اس عالیشان نمائش گاہ
میں بہت لگا تھا اور اسکی سقف بلور کی تھی اور اسقدر بلیت تھی کہ کئی
اونچے اونچے درخت اوسکے نیچے آگئے تھے۔ اس نمائش گاہ عرش
اشتبہ میں ہر قسم کی چیزیں ہر ولایت کی موجود تھیں اور پانچ مہینے
مکملہ ہر روز اس میں تماشائیوں کا ہجوم رہا اور جو اسے دیکھتا تھا فرط حیرت
سے آئینہ صفت ہو جاتا تھا کرایا اتنی سے یہ کس شک سیسی کا مکان ہے +
زمین جسکی چارم آسمان ہے +۔ دو بہت بڑے فائدے اس نمائش گاہ

سزا موت کا حکم دیا گیا مگر پھر یہ حکم بدل گیا اور وہ ملک بدر کئے گئے۔
اب یہ مفسد ایک ایک کر کے رہا ہو گئے ہیں اور بعض بھاگ بھی گئے ہیں۔

۱۸۴۹ء میں تین واقعے عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ قوانین
جہاز رانی میں تغیر و تبدل ہوا۔ دوسرے یہ کہ ملکہ مغطہ ایرلینڈ کی سیر کو
تشریف لے گئیں اور وہاں کی رعایا اور نکی تشریف آوری کو
اپنے فخر و سعادت کا باعث سمجھ کر بہت خوش و مسرور ہوتی۔ تیسرے
یہ کہ ملکہ مختشمہ کی چچی صاحبہ یعنی شاہ ولیعہد چارم کی ملکہ اڈا پلید نے
وفات کی۔

۲۹ جون ۱۸۴۹ء میں ستر ابراٹ پیل گھوڑے
پر سے گر پڑا اور ایسی سخت چوٹ آئی کہ چارہ ہی دن کے بعد مر گیا۔ اس
وزیر آصف مظہر نے ۶۳ برس کے سن میں انتقال کیا۔ اسی سال ایک
یادگار سانحہ یہ بھی ہوا کہ پوپ پائیس نہم خلیفہ روم نے انگلستان
پر پھر دست درازمی کی اور پادری و آئینہ صابن کو اس غرض سے واپس لے لیا
تھیں کہ انہیں عظیم مقرر کیا کہ اساتذہ و تفسیرین کی تہذیب کی حکومت
جسے ملکہ الویٹہ نے باطل و عاقل بلکہ منعدم و مستفاض کو دیا تھا وہ بار
انگلستان میں قائم ہو جائے۔ مگر حضرت پوپ کی دال نہ گئی اور اہل انگلستان
نے ایسا شدید مقابلہ کیا کہ معلوم ہو گیا کہ انکی نظر میں امام کیسا عزیز و

جائیں اور ایک عرضی میں اپنے مطالب لکھ کر اوسکے ہاتھ سے دلوں میں
 گرا دے۔ یہی ان مفسدون کی گوشمالی کے واسطے تھا۔ اللہ تعالیٰ سے
 نہ بہت ۲ لاکھ آدمی خوب کرارے کرارے لندن کی سڑکوں پر ڈسے
 کھڑے تھے اور سب قسمیہ تھے کہ انہیں بے مارے پھینک دیں گے۔
 یہ رنگ جو انہوں نے دیکھا تو سب ہچکے ہچکے کھسک گئے۔

ایرلینڈ میں فسخ اشیا و ہروڈ پارلیمنٹ کے پہلے
 ایک انجمن مقرر ہوئی تھی۔ اس انجمن میں جو صاحبے یا دھوڑا لڑائی تھے
 انہوں نے ایک شخص ولیئم اسٹیمپہ او برائن نامی کو اپنا نام
 بنا کر اپنا نام گروہ جو انان ایرلینڈ رکھنا تھا۔ اور لڑائی پرست
 ہوئے تھے۔ اور قندہ انگریز انہما جاری کئے تھے جنکے دیکھتے
 عوام الناس کو ایک دلولہ و ہجان پیدا ہوتا تھا۔ انہیں سے ایک لڑیا
 نہایت تیز اور حمیت انگیز تھا اور اسکا اڈیسٹ جاک پچل تھا۔
 ہر روز ہزار ہا مزدور پیشہ لوگ کنار دریا اور کھیتوں میں کھینڈتے تھے
 حیلہ سے جمع ہوتے تھے مگر نیت میں فساد تھا۔ ایک بار یہاں پہنچے
 انجام کچھ نہوا۔ او برائن اور اور مفسدون نے کچھ سازجے
 مقام ٹیڈی ہیری میں کیا مگر چند ہی برقندہ انہوں نے اس قسمیہ
 کر دیا۔ اور اسکے سربراہ کارڈن کو گرفتار کر لیا اور انہیں سے چار

سزا موت کا حکم دیا گیا مگر پھر یہ حکم بدل گیا اور وہ ملک بدر کئے گئے۔
اب یہ مفسد ایک ایک کر کے رہا ہو گئے ہیں اور بعضے بھاگ بھی گئے ہیں۔

۱۸۴۹ء میں تین واقعے عظیم ہوئے۔ ایک یہ کہ قوانین
جہاز رانی میں تغیر و تبدل ہوا۔ دوسرے یہ کہ ملکہ مغظمہ ایورلینڈ کی سیر کو
تشریف لے گئیں اور وہاں کی رعایا اور نکل تشریف آوری کو
اپنے فخر و سعادت کا باعث سمجھ کر بہت خوش و مسرور ہوئی۔ تیسرے
یہ کہ ملکہ محترمہ کی چچی صاحبہ یعنی شاہ ولیعہد چارم کی ملکہ اڈیلیڈ نے
وفات کی۔

۲۹ جون شہداء میں ستر رابرٹ پیل گھوڑے
پر سے گر پڑا اور ایسی سخت چوٹ آئی کہ چار ہی دن کے بعد مر گیا۔ اس
وزیر آصف نظیر نے ۶۳ برس کے سن میں انتقال کیا۔ اسی سال ایک
یادگار سانحہ یہ بھی ہوا کہ پوپ پائیس نہم خلیفہ روم نے انگلستان
پر پھر دست درازی کی اور پاورنی و آئین صابن کو اس غرض سے روک دیا
تہا کہ اس کا اس وقت اعلیٰ مقرر کیا کہ اس وقت و قسطنطنیہ میں کپتھولک کی حکومت
جسے ملکہ الونیتہ نے باطل و عاقل بلکہ منعدم و مستاصل کر دیا تھا دوبارہ
انگلستان میں قائم ہو جائے۔ مگر حضرت پوپ کی دال نہ گلی اور اہل انگلستان
نے ایسا شدید مقابلہ کیا کہ معلوم ہو گیا کہ ان کی نظر میں اب اس کا پورا روم

جائیں اور ایک عرضی میں اپنے مطالب لکھ کر اوسکے ہاتھ سے دلوں پر
مگر ادھر بھی ان مقصدوں کی گوشمالی کے واسطے نا شکر اللہ تھوڑے
نہ بہت ۲ لاکھ آدمی خوب کرارے کرارے لندن کی سڑکوں پر دے
کھڑے تھے اور سب قسمیہ تھے کہ انہیں بے مارے بچھوڑین گے۔
یہ رنگ جو انہوں نے دیکھا تو سب چپکے چپکے کھسک گئے۔

ایرلینڈ میں فسخ اشیا و ہر دو پارلیمنٹ کے واسطے
ایک انجمن مقرر ہوئی تھی۔ اس انجمن میں جو صاحب یادہ محرور المزاج تھے
اونہوں نے ایک شخص ولیکر اسمتہ اوی این نام کو اپنا سرگز
بنا کر اپنا نام گروہ جو انان ایرلینڈ رکھا تھا۔ اور لڑائی پر تلے
ہوئے تھے۔ اور فتنہ انگیز اخبار جاری کئے تھے جنکے دیکھنے سے
عوام الناس کو ایک دلولہ و ہیجان پیدا ہوتا تھا۔ انہیں سے ایک اخبار
نہایت تیز اور حریت انگیز تھا اور اسکا اڈیسٹر جان چھل تھا۔
ہر روز ہزار ہا مزدور ہمیشہ لوگ کنار دریا اور کھیتوں میں گیند بازی کے
حیلے سے جمع ہوتے تھے مگر نیت میں فساد تھا۔ لیکن اس ساری مشین بندی کا
انجام کچھ نہوا۔ اوبو این اور اور مقصدوں نے کچھ تھوڑا سا ہنگامہ
مقام ٹپویری میں کیا مگر چند ہی برقندازوں نے اس فتنہ کو فرو
کرایا۔ اور اسکے سربراہ کار دن کو گرفتار کر لیا اور انہیں سے چار کو

دیکھا کہ جتنی ریلین بنانے کا قصد کیا ہے اون میں سے نصف محض
عجث و بیکار ہو گئی۔ غرض اب ساری ملک میں ایک کھرام پڑ گیا اور
ہر اخبار میں اسی کا ذکر ہوتا تھا کہ آج فلاں ریل کی کمپنی شکست ہو گئی
آج فلاں کارخانہ ٹوٹ گیا اتنوں کی جمع ڈوب گئی اور اتنوں کا دوا والا
نکل گیا۔ اکتوبر ۱۸۴۷ء میں اس آفتِ ناگہانی کا اثر سب دنوں تک
شدید تر محسوس ہوا۔ لیکن اس منحوس سال میں اتنا تو فائدہ ہوا کہ
تار برقی کے فوائد قوت سے فعل میں آئے یعنی اس کے واسطے سے
خبریں آنے جانے لگیں۔

۱۸۴۸ء میں فرانسیس میں تیسرا انقلاب ہوا اور لوی
فلپ شاہ فرانس معزول ہوا اور سلطنت جمہوری قائم ہوئی بادشاہ
معزول نے انگلستان میں جا کر پناہ لی اور شاہ ۱۸۴۷ء میں وہیں انتقال کیا
اسی سال کے آخر میں لوی نپولین کہ ہالینڈ کے بادشاہ معزول
کا بیٹا اور نپولین اعظم کا بھتیجا تھا سلطنت جمہوری فرانسیس کا
صدر مقرر ہوا اور چار برس کے بعد بظاہر نپولین سوم شہنشاہ فرانس
ہو گیا۔ ۱۸۵۱ء میں تمام یورپ میں عجب تلاطم برپا ہوا۔ رومانیہ اور
جرمن اور سلاویہ قدیم میں ہنگامے ہوئے۔ اور انگلستان میں چارلس
فران شاہی نے فساد برپا کیا اور ۱۸۵۱ء اپریل کو بہت سے لوگ اس میں
باغین ضحہ ہوئے کہ ایک شخص فیوگس اوکوئی نامی کو ہمراہ لیکر پارلیمنٹ میں

غلہ پر زیادہ محصول لگانے سے اونھیں یہ فائدہ تھا کہ اونکے ملک کے
غلہ کا نرخ نہ گھٹنے پائے گا۔ غرض از دیاد محصول سے تجارت میں
مدت تک ترقی نہوتی مگر آخر کو تجارت سے اپنی ملک اور غیر ملک
کی قید رفع ہو گئی اور غیر ملکوں سے جو گیمون آتا تھا اب اوسپر
فیء من ۸ آنہ محصول رہ گیا۔ اس ماجرے کے دو روز کے بعد
سسر رابوٹ پیل نو استعفا دیا اور کلاسڈ جان سٹیل وزیر
اعظم مقرر ہوا

شمار ۱۸۳۵ء میں آلو کی فصل پر پالا پڑا۔ اس سبب سے
ایئرلینڈ میں بڑا قحط پڑا اور شدید تپ آئی۔ برطانیہ اور امریکا
کے لوگوں نے بڑی ہمت کی کہ ایرلینڈ کے قحط زدہ و ہقانوں کو
بھیجی مگر پھر بھی بہت سے لوگ وہاں کے قحط اور بیماری سے ہلاک
ہو گئے اور بہت سے سڑ بھرا نخل گئے اس سبب سے اس ملک کی
آبادی میں قریب بیس لاکھ آدمی کا گھانا پڑا

اب اہل انگلستان کو ریل بنانے کا مایخو لیا پیدا ہوا۔
صد ہا کمپنیاں ریل کی بن گئیں اور ہر شخص ریل کی تجارت کو حصہ
بیع و شرا کرنے لگا۔ آخر اس مایخو لیا کا انجام یہ ہوا کہ جب لوگوں
کی آنکھوں سے غفلت کو پردے اوٹھے اور خواہش بجا ہوئے تو

کو او نہر حلقہ کیا اور فتح پاتی مگر سپاہ انگریزی میں لوگ اس قدر مارے گئے کہ جنرل گف کو سرکار نے بڑا الزام دیا کہ تنہا کیوں ایسی بیڈھب لڑائی میں اتنے لوگوں کو کھڑا دیا۔ لیکن ۲۱ فروری کو جنرل گف نے جسر ایت میں سکھوں کو شکست فاش دی اور پھلے جوڑک اوٹھائی تھی اسکی خجالت مٹائی۔ چند روز بعد اس معرکہ کے نواب گورنر جنرل بھادر کے فرمان کے بموجب پنجاب سلطنت برطانویہ میں شامل ہو گیا۔

لکھنؤ تحشیہ کے عہدِ جلالت عہد میں سیاست ملک میں بہت بڑا امر یہ ہوا کہ قانون در باب عہد منسوخ ہو گیا۔ اسکی منسوخی کی کیفیت یہ کہ ۱۸۴۶ء میں ضلع لنکشاہ میں کچھ لوگ اس قانون کی مخالفت پر متفق ہوئے اور تجارت میں آزادی کو خواہاں ہوئے۔ ان لوگوں کا سرگروہ میٹھی سٹرا کا ایک کارخانہ دار سرچرڈ کیلڈن نامو تھا۔ ۱۸۴۵ء میں سٹرا کیٹ پیل وزیر اعظم مقرر ہوا۔ پھلے تو اسکی رائے بھی تھی کہ اور ملکوں سے جو غلہ آتا ہے اس پر یا وہ محصول لگایا جائے مگر ۱۸۴۵ء میں اسکی رائے اس باب میں بدل گئی۔ جن لوگوں کی معاش کا مدار زراعت پر تھا جیسے زمیندار کسان اور اور مزدور پیشہ لوگ وہ سب بھی یہی چاہتی تھے کہ غیر ملک سے غلہ نہ آنے پاتے۔ انکے زعم ناقص میں غیر ملک

دریا اس میں جاری ہیں اس سبب سے پنجاب یعنی پنج آب۔
 ہیں۔ اوس زمانہ میں یہ ملک ایک قوم جنگ جو کو قبضہ میں تھا
 سیکھہ کہتے ہیں۔ یہ قوم وسط صدی ہفتہ ہم عیسوی میں پنجاب
 مستط ہو گئی تھی۔ اور اسکا ایک اجہ راجپوت سنگھ نامی
 انگریزی کا بڑا پکا دوست تھا۔ لیکن جب ۱۸۳۹ء میں مرگیا تو اوس
 راج پر بڑا خون خرابا ہوا اور اسی لڑائی میں سکھوں نے صلہ
 میں انگریزوں کی چھاؤنی پر بھی حق ناحق حملہ کیا مگر شکست کھائی او
 بہت سے مارے گئے۔ مگر سیکھہ کی طرح سے دشمن حقیر نہ تھے ہونٹ
 کہ اونکے پاس تحفہ تحفہ چالاک گھوڑے تھے اور اونکے گولندازوں
 انگریزی گولندازوں سے تعلیم پائی تھی۔ غرض سپاہ انگریزی بہداری
 ستر ہٹیو گفٹ و ستر ہٹری کھاسا ڈنگ سکھوں کے لشکر مقام
 فیروڑ شہر چڑھ دوڑی دو دن بڑی گھمسان لڑائی رہی بعد
 اوسکے انگریزی فوج نے فیروڑ شہر فتح کر لیا اور سیکھہ سلاج
 کے اوس پار بھاگ گئے۔ پھر ۲۶ جنوری ۱۸۴۶ء میں علی وال
 میں اور اسکے پندرہ روز کے بعد سبھاوون میں سکھوں کو شکست
 دی اس سبب سے کلاھوسر پانی تخت پنجاب کا راستہ کھل گیا
 وہاں جا کر انگریزوں نے سکھوں سے عہد و پیمان کر لیا۔ مگر ۱۸۴۹ء
 میں پھر لڑائی ہوئی۔ سکھوں کے لشکر نے دریا سے جھیل پر بمبار
 چلیاں والے خوب مضبوط سوز چہ بانڈھا۔ جنرل گفٹ نے ۳۱ جنوری

تجارت کے باب میں نزاع ہوتی۔ چینی افیون پر مرتے ہیں اور اسے کھاتے بھی ہیں اور بنگ کے طور پر پیٹے بھی ہیں اور اگرچہ اسکی سمیت سے صدامر جاتے ہیں مگر یہ بلاکٹ چھوڑتی ہے۔ اب چینیوں نے اس افسر اطاسے افیون کا استعمال کیا کہ فتنہ چین نے پریشان ہو کر ممانعت کر دی کہ خبردار ہمارے ملک میں افیون نہ آنے پائے۔ مگر انگریزی سودا گروں کو اس سے بڑا نفع ہوتا تھا لہذا وہ چوری سے لیجا کر اسے چین میں بیچتے تھے۔ آخر چینی افسروں نے کئی کھپ افیون کے انگریزی جہازوں سے نکال کر خراب و برباد کر دئے اور کپتان اگسٹ کسٹر انگریزی اور اور کئی انگریزوں کو قید کر لیا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۴۰ء میں سرکار انگریزی نے پادشاہ چین سے لڑنے کا ارادہ کر لیا۔ اور چند ہی روز میں سپاہ انگریزی نے شہر کینٹن کو مغلوب کر لیا اور شمال کی جانب سرسہٹھی پھیلنے لگی۔ سپاہ سالار انگریزی شہر اموی کو مسخر کر کے دیوار ہائے شہر نانکن تک پہنچ گیا۔ اس شہر میں متناصمین میں مصاحم ہو گیا اور اس مصاحم کے بموجب جزیرہ کھونگ کونگ انگریزوں کو مل گیا اور علاوہ اسکے شہر کینٹن اور اموی۔ فوجو۔ ننگپو۔ شنگھائی۔ ان چار بندر گاہوں میں غیر ملکیں کے سودا گروں کو تجارت کرنے کی اجازت مل گئی۔

۱۸۴۳ء میں شنگھائی پر محمول مقرر ہونے سے ملک

اور اوسکا بیٹا ابراہیم مدت سے سلطانِ سراوم کو ستارہ ہو تھو۔
 چنانچہ ۱۳۰۳ء میں ابراہیم پاشا نے فوج عثمانی کو ساحلِ فرات پر
 مقام نصیبین میں شکست دی۔ آخر سلطانِ سراوم نے ملکہ
 برطانیہ اور اورپادشاہانِ یورپ سے مدد مانگی۔ اور ان
 سب نے بلا عذر سلطان کی درخواست منظور کر لی اس واسطے کہ اس
 لڑائی کے سبب سے کئی مرتبہ آبِ نائٹر ڈاسرڈہ نڈلینز کا راستہ بند
 چکا تھا اور اس راہ کے مسدود ہونے سے بحرِ اسود کی تجارت
 موقوف ہو گئی تھی۔ القصہ انگریزی فوج بحری بسرداری اسٹوپ فرڈ
 اور نیپیا میر البحر شہر بڑھوت کو کہ ساحلِ شام پر واقع ہے تباہ و برباد
 کر کے زیرِ دیوار ہائے شہرِ عکۃ پہنچ گئی اور تین ہی گھنٹہ کے عرصہ
 میں یہ حصن حصین کہ کلیدِ شام ہے اور نیپولین جیسے زبردست
 کے بھی اسے کچھ نہ چلی تھی انگریزی توپ خانہ سے ہار گیا اور انگریزوں کے
 قبضہ میں آ گیا۔ اس شہر کو فتح کر کے نیپیا میر البحر اسکندریہ
 کو روانہ ہوا مگر پاشاے مصر نے بعد چند روز کے شام سے اپنی
 فوج درخواست کر لینے کا وعدہ کیا۔ بعد چند مدت کے اوسے اور
 سلطانِ سراوم سے عہد و پیمان ہو گیا جسکے بموجب ولایتِ مصر
 محمد علی پاشا کے پاس نام نسلاً بعد نسل و بطناً بعد بطن ہو گئی۔

اسی زمانہ میں سرکارِ انگریزی اور فغفور چین سو فیون کی

بٹھانے۔ چند ہی عینے کے عرصہ میں قندھار اور غزنین اور کابل جیسے عظیم الشان شہر فوج انگریزی نے فتح کر لئے مگر اکبر خان خلعی دست محمد نے بہت سے کوہی افغان جمع کر کے کابل میں انگریزوں کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور سس و لیکر مینکناٹن اور اور بہت سے افسران انگریزی مشورہ کے واسطے بلا کر دغا سے مار ڈالا۔ بقیۃ السیف فوج انگریزی کابل سے جلال آباد تک کہ ۹ میل کا فاصلہ ہے برف میں ٹھہرتی ہوئی گئی راہ میں افغان آپڑے اور انگریزوں کو تہ تیغ بیدریغ کیا چنانچہ کئی سے آدمیوں میں سے فقط ایک شخص اپنی جان لیکے بھاگا اس واقعہ جانگزا کے تھوڑے عرصہ کے بعد شاہ شجاع کو بھی کسی نے مار ڈالا۔ مگر جرنیل پولک بڑی شجاعت و جوانمردی سے لڑتا ہوا درۂ خیاں کی راہ سے جا کر سس و لیکر ڈاکٹر سٹیل اور جرنیل نوٹ کے لشکر سے ملا اور ان سب سرداروں نے اکٹھا ہو کر پھر کابل پر چڑھائی کی اور اوسے فتح کیا اور اوسکی تفصیل پر علم ظفر شیم انگریزی نصب کیا اور فتح کے شادیانے بجائے۔ غرض شہر کابل کی تفصیل اور برج وغیرہ مسمار کر کے فوج انگریزی بفتح و فیروزہ ہندوستان میں پھرتی اور شہداء میں دوست محمد خان نے سرکار انگریزی سے مصالحت کر لیا۔

اسی زمانہ میں ملک لونٹ یعنی اطراف و لواحق شام میں لڑائی ہو رہی تھی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ محمد علی والی مصر

تھا کہ شاہزادہ آلبرٹ سہوا اور اسی سال ۲۱ نومبر کو بڑی شاہزادی
براہوین جو شہنشاہ پرتگال کے ولیعهد شاہزادہ ولیم فرسٹ کے
سے منسوب ہیں۔ اسکے والد ۹ نومبر کو شاہزادہ عالیجہ آلبرٹ اور
براہوین سے جواب وار شہ تاج و تخت پر طاعت ہیں۔ چند روز بعد کہ خدائی
نہ محشمہ کے پارلیمنٹ سے یہ حکم صادر ہوا کہ اگر خدا نخواستہ ملکہ معظّمہ ولیعهد
مادر کے بالغ ہونے سے پیشتر مر جائیں تو ان کے شوہر یعنی شاہزادہ آلبرٹ
پنے نابالغ صاحبزادہ کی طرف سے بطور متولی سلطنت کو حکمرانی
رہیں۔

۱۸۳۹ء سے ۱۸۴۲ء تک افغانستان میں بڑا قتال گرم رہا۔ اس
جنگ کی کیفیت یہ ہے کہ انگریزوں کو یہ شبہ ہوا کہ مبادا شہنشاہ روس
کا یہ ارادہ ہو کہ ہندوستان میں ہماری سلطنت و بالے لہذا پیر ضرور ہے
کہ افغانستان میں ایسے شخص کو پادشاہ کریں جو ہم سے موافق ہو اس واسطے
کہ یہ ملک ہندوستان اور ایران کے درمیان میں واقع ہے اور
شاہ ایران ہمیشہ سے شہنشاہ روس سے موافق ہے ایسا نہ ہو کہ وہ
روسیوں کو ہندوستان میں آنے کی راہ اپنے ملک سے دیدے
غرض اس خیال سے سرکار انگریزی نے ۱۸۳۹ء میں سرداری سنجاب
کے فوج ظفر مہوج بسو تو افغانستان روانہ کی تاکہ دوست محمد خان
خاصیہ سلطنت افغانستان کو نکال دے اور شاہ شجاع کو دوبار تخت پر

فرمان فرمایا میں چند تغیرات عظیمہ کا خواہان تھا۔ ایک یہ کہ ہر شخص اجازت دی جائے کہ پارلیمنٹ کی واسطے ممبر منتخب کرنے میں اپنی اس دوسری۔ دوسرے یہ کہ ہنگام انتخاب ممبران پارلیمنٹ لوگ اپنی رائے اونسکے تقرر یا عدم تقرر کی نسبت کاغذ کے پرچوں پر لکھ کر ایک صندوق میں ڈال دیا کریں تاکہ امیدواران مشارکت پارلیمنٹ کو یہ نہ ثابت ہو کہ کسی اے ہمارے خلاف ہے اور کسی اے ہمارے موافق ہے۔ تیسرے یہ کہ ہر سال ایک نئی پارلیمنٹ مقرر کی جائے۔ چوتھے یہ کہ ممبران پارلیمنٹ کی تنخواہیں مقرر کی جائیں۔ پانچویں یہ کہ ہر شخص خواہ صاحب جائداد ہو خواہ نہ ہو بشرطے کہ لوگوں نے اسے ممبر مقرر کر دیا ہو پارلیمنٹ میں شریک کیا جائے چھٹے یہ کہ پارلیمنٹ کے ممبر منتخب کرنے کے واسطے ملک کی تقسیم اضلاع متساویہ میں کی جائے۔ غرض ان کوششوں کے ایک گروہ نے جان فرفورسٹ کو جو کسی زمانہ میں کسی شہر کا جسٹس رہا تھا اپنا سردار بنا کر مقام نیو پورٹ واقع ضلع صومٹہ پر حملہ کیا مگر شکست کھائی اور فرفورسٹ اور دو اور مرغوی مجرم بدخواہی و فتنہ پردازی محکوم بہ سزائے موت ہوئے۔ پھر وہ سترے موت سے معفو ہوئے اور تاحیات ملک بدر کر دیے گئے۔

۱۸۴۷ء میں ۱۰ فروری کو ملکہ معطلہ کا عقد بیکس کو کرگ

ایہ فرمان پادشاہ فرمایا کہ اس سبب سے یہ رعایا کی طرف مضاف ہوا اور فرمان عایا شہر ہو گیا

چونکہ قانون سیکلک کے بموجب ہینڈوؤں کی ریاست عورت کو نہ مل سکتی تھی لہذا جب ملکہ مغظمہ تخت نشین ہوئیں تو وہ ریاست سلطنت برطانیہ سے نکل گئی اور ولیم چارم کے بجائی اسٹریٹس جنکا خطاب نواب امیر ہند تھا اس ملک کے پادشاہ مقرر ہوئے۔

دسمبر ۱۸۳۷ء میں کینڈا کے مشرقی اور کینڈا کے مغربی مین بولے ہوا اور پیڈیو اور میکیز میفسیوں کے سربراہ کاربنے۔ پیڈیو نے تو چند ہی روز میں بمقام سینٹ یوسٹیس شکست کھائی مگر میکیزی نے شہر ٹورنٹو پر حملہ کیا اور ہڈا افسر انگریزی نے اسے بھی شکست دی۔ دو مری سال عین شدت سرمایہ کینڈا کے مشرقی مین پھر فساد ہوا مگر سر جان کو لیورن کی تہمت و جو انمردی سے یہ فساد بھی چند ہی روز میں رفع ہو گیا۔ امریکا میں حکومت انگریزی کی تقویت و استحکام کے واسطے ۱۸۳۷ء میں پارلیمنٹ نے ایک قانون جاری کیا جس کے بموجب کینڈا مغربی اور کینڈا کے مشرقی ملک ایک صوبہ ہو گیا۔

اسی زمانہ میں ایک گروہ اہل انگلستان کا جو اپنے تئیں حامل فرمان شاہی کہتا تھا مشہور ہونے لگا۔ اس گروہ نے یہ نام اپنا اس واسطے رکھا تھا کہ یہ

صہوپل کو لہجہ ۱۸۳۳ء سے ۱۸۳۴ء تک رہا۔ ضلع

ڈون میں پیدا ہوا تھا۔ مدرسہ عالیہ

یکمابرج میں علم حاصل کیا تھا۔

کئی مثنویان نظم کیں۔

فلیسیا تھمس ۱۸۳۳ء سے ۱۸۳۴ء تک رہی۔

شاعرہ غزل گو تھی۔ اس کے کلام سے

داسوزی اور نزاکت پکیتی ہے اور

استعارات و تشبیہات لطیفہ سے ملبوس ہے

بعض گیت اس کی بہت مشہور ہیں

باسمہ منعم
عیدِ عدلتِ ہدیہِ ملکِ معظمہ و فتح و کسور یا خلد اللہ ملکھا
و عظم سلاطینھا

۱۸۱۹ء میں ۲۴ مئی کو پیدا ہوئیں ۱۸۳۴ء میں ۲ جون کو تخت سلطنت چڑھ کر فروری میں

ولیکھچرام کے بعد اوٹلی جیتیجی ملکہ الگسٹا ندراپنا و کسوریا

بسنت ہجڑہ سالگی رونق بخش سریر عرش نظیر ہوئیں۔ ملکہ محتشمہ کو والد

ماجد کا نام اڈ و سرڈ اور خطاب نواب کینٹ تھا۔ ۱۸۳۸ء میں

وٹکی تاجدار کی رسوم و ٹیٹ منسلک ہوئیں اور

اسٹریا سنہ ۱۸۳۵ء
فلانیس
فراڈ ٹنڈ اول
یووب
لیو دواز دہم
گر گری شانزدہم

مشاہیر اہل تصنیف
عبدولیم چارم

سروالڈ اسکاٹ
۱۸۳۲ء تک ہا۔ اسکاٹ لند

کاویل تھا۔ گیت بنانا اور قصے نظم کرنے
اوسکی تصنیفات میں سے حکایات مشہورہ
وہی ویرلی ٹوولس بہت عمدہ اور
وچسپ ہیں۔ کئی مثنویاں بھی اوسکی
مشہور ہیں

ادم کلارک
۱۸۳۲ء تک ہا۔ ایرلنڈ

کارہنروالاتھا۔ فرقہ مستحدہ
کا ایک قسٹ تھا۔ اسکی مشرقیہ
عبور کھاتا تھا صحف سماویہ کی تفسیر لکھی

سویلن
چارلس جان برنڈوٹ
سراوس
نکولاس

باغی ہو۔ تو پادشاہ انگلستان نے رعایا سے مذکور مدد فوج عنایت
اور سپاہ انگریزی نے ہالینڈ کی بندرگاہوں کا محاصرہ کر کے
آمد و رفت کی راہ مسدود کر دی۔

ولیکھ چارم نے ۲۰ جون ۱۸۳۷ء میں ۷۲ برس کو سن
میں انتقال کیا۔ اوسے دو بیٹیاں ہوئی تھیں دونوں صغیر سن میں
موتیں۔ ایک تو جسدن پیدا ہوئی اوسیدن مر گئی۔

یہ پادشاہ شفیق و دلسوز اور کشادہ دست اور خلیق و
بے تکلف تھا اور اگرچہ فکری الطبع اور حاوۃ الذہن نہ تھا مگر سلیم العقل اور
صائب الفکر تھا اور اوسکے ہر فعل سے سلامت عقل و صابت فکر ظاہر ہوتی

سلاطین معاصرین

فرانس ۱۸۳۷ء میں عزول ہوا پری ٹیٹیا سنہ وفات
رلس دیم فرڈرک وولیم سوم سنہ وفات

ترکستان روم

اسپانیہ

انقلاب سلطنت ۱۸۳۳ء تک محمد ششم
از ایلادوم

ہوئے اور سِر ڈیوڈ پیل نے بجز طلب اٹالیہ سے اگر
تازہ وزیر مقرر کئے۔ مگر چار ہی مہینے میں نواب صلیب و سِر
پھر وزیر اعظم مقرر ہوا۔

۱۸۳۵ء میں میونسپل ایکٹ جاری ہوا جسے

انگلنڈ اور ویلیس میں جن کو نسلون سے انتظام بلدیات
متعلق تھا او کی درستی اور اصلاح ہوئی۔ اور ان کو نسلون میں ممبر
مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیئے گئے جو سرکار کو محصول دیتے
تھے اور بکار خود آزاد تھے اور ان ممبروں کو اختیار دیا گیا کہ اپنے
زمرہ سے مجسٹریٹ یعنی وہ حاکم جنسے شہروں کا انتظام متعلق
ہوتا ہے مقرر کریں۔ اسی قسم کے تغیرات ایکٹ انگلنڈ اور آئرلینڈ
میں بھی ہوئے

ولیم چارم کے عہد میں غیر ملکوں کی نسبت دو امپریس
ظہور میں آئے کہ وہ قابل درج تاریخ ہیں۔ ایک یہ کہ ۱۸۳۵ء اور ۱۸۳۶ء
میں اسپانیا کی شاہزادی کو اجازت دی گئی کہ اپنے رقیب شاہزاد
چارلس سے لڑنے کے واسطے اپنی فوج میں انگریزی سپاہی بھرتی کرے
دوم یہ کہ ۱۸۳۲ء میں جب بلجیئم کی رعایا ہالینڈ کے پاؤ شاہ سے

ایسی کو نسلون کو آج کل ہمارے محاورہ میں میونسپل کمیٹی کہتے ہیں ۱۲۔

نافذ ہوا تو وہ خود ستمبر ۱۸۳۲ء میں اسیر دام قضا ہوا۔

۱۸۳۲ء میں قانون تکفل غریب و مساکین میں بہت سی تغیرات واقع ہوئی۔ چند مدت پیشتر اسے غریب و مساکین کی پرورش کے واسطے سات کروڑ روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا مگر اس مبلغ خطیر میں سے اکثر روپیہ ایسے مردوں اور عورتوں کی پرورش میں ضائع ہوتا تھا جو قویٰ توانا ہوتے تھے مگر محنت سے جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص میں جاری ہوا اس کے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غریب کی خبر گیری کے واسطے کمیشن مقرر تھیں ان پر سرکار کی نگرانی ہو گئی اور یہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنے کے قابل ہیں ان کی اعانت و پرورش ہرگز نہ کی جائے ان اگر وہ خیرات خانوں میں جا کر اپنی سب اوقات کے موافق کچھ محنت کریں تو کیا مضائقہ۔

اس قانون میں اصلاح ہو رہی تھی کہ نواب گسائی نے وزارت سے استعفا دیا۔ اس کے استعفا کا یہ منشاء ہوا کہ اسے اور وزیر اسے ایک قانون کے باب میں نزاع ہو گئی جو انسدادِ فتنہ پراری ایل ایئرلنڈ کے واسطے تجویز ہوا تھا۔ اس کے بعد نواب صلیب ورن وزیر اعظم مقرر ہوا اور جان رسیل اور لارڈ پامسٹن اس کے معین و مددگار مقرر ہوئے۔ ۱۸۳۳ء کے آخر میں یہ وزیر بھی عزل

ہوئے اور سر رابرٹ پیل نے بجز طلب اٹالیا سے اگر
تازہ وزیر مقرر کئے۔ مگر چار ہی مہینے میں نواب صلبورٹ
پھر وزیر اعظم مقرر ہوا۔

۱۸۳۵ء میں میونسپل ایکٹ جاری ہوا جسے
انگلنڈ اور ویلیس میں جن کونسلوں سے انتظام بلادویات
متعلق تھا اونکی درستی اور اصلاح ہوئی۔ اور ان کونسلوں میں ممبر
مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیئے گئے جو سرکار کو محصول دیتے
تھے اور بکار خود آزاد تھے اور ان ممبروں کو اختیار دیا گیا کہ اپنے
زمرہ سے مجسٹریٹ یعنی وہ حاکم جسے شہروں کا انتظام متعلق
ہوتا ہے مقرر کریں۔ اسی قسم کے تغیرات انشکاکٹ لنڈ اور ایرلنڈ
میں بھی ہوئے

ولیم چارم کے عہد میں غیر ملکوں کی نسبت دوام نسبی
ظہور میں آئے کہ وہ قابل ورج تاج میں۔ ایک یہ کہ ۱۸۳۵ء اور ۱۸۳۶ء
میں اسپانیا کی شاہزادی کو اجازت دی گئی کہ اپنے رقیب شاہزاد
چارلس سے لڑنے کے واسطے اپنی فوج میں انگریزی سپاہی بھرتی کرے
دوم یہ کہ ۱۸۳۲ء میں جب بلجیئم کی رعایا ہالینڈ کے بادشاہ سے
۱۔ ایسی کونسلوں کو آج کل ہمارے محاورہ میں میونسپل کمیٹی کہتے ہیں ۱۲۔

نافذ ہوا تو وہ خود ۱۹۳۳ء میں اسیرِ دامِ قضا ہوا۔

۱۹۳۳ء میں قانون تحفظ غریب و مساکین میں بہت سی تغیرات واقع ہوئی۔ چند مدت پیشتر اسے غریب و مساکین کی پرورش کے واسطے سائٹ کروڑ روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا مگر اس مبلغ خطیرین سے اکثر روپیہ ایسے مردوں اور عورتوں کی پرورش میں ضائع ہوتا تھا جو قومی توانا ہوتے تھے مگر محنت سے جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص میں جاری ہوا اس کے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غربا کی خبر گیری کے واسطے کمیٹیاں مقرر تھیں ان پر سرکار کی نگرانی ہو گئی اور یہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنے کے قابل ہیں ان کی اعانت پر پرورش ہرگز نہ کی جائے ان اگر وہ خیرات خانوں میں جا کر اپنی بسر اوقات کے موافق کچھ محنت کریں تو کیا مضائقہ۔

اس قانون میں اصلاح ہو رہی تھی کہ نواب گیسو نے وزارت سے استعفا دیا۔ اس کے استعفا کا یہ منشاء ہوا کہ اس نے اور وزیر اسے ایک قانون کے باب میں نزاع ہو گئی جو انسدادِ فتنہ پراری اہل ایئرلنڈ کے واسطے تجویز ہوا تھا۔ اس کے بعد نواب ملبورن وزیر اعظم مقرر ہوا اور جان رسیل اور لارڈ پامسٹن اس کے معین و مددگار مقرر ہوئے۔ ۱۹۳۳ء کے آخر میں یہ وزیر بھی عزول

ہوئے اور سِر رابرٹ پیل نے بجز طلب اٹالیا سے اگر
تازہ وزیراء مقرر کئے۔ مگر چار ہی مہینے میں نواب ولبورٹ
پھر وزیراعظم مقرر ہوا۔

۱۸۳۵ء میں میونسپل ایکٹ جاری ہوا جسے
انگلنڈ اور ویلیس میں جن کو نسلون سے انتظام ہلا قیسات
متعلق تھا او کی درستی اور اصلاح ہوئی۔ اور ان کو نسلون میں نمبر
مقرر کرنے کے مستحق وہ لوگ قرار دیئے گئے جو سرکار کو محصول دیتے
تھے اور بکار خود آزاد تھے اور ان ممبروں کو اختیار دیا گیا کہ اپنے
زمرہ سے مجسٹریٹ یعنی وہ حاکم جسے شہروں کا انتظام متعلق
ہوتا ہے مقرر کریں۔ اسی قسم کے تغیرات انجکٹ لند اور ایولنڈ
میں بھی ہوئے

ولیم چارم کے عہد میں غیر ملکوں کی نسبت دو ائمہ مسیحی
ظہور میں آئے کہ وہ قابل ورج تاسخ ہیں۔ ایک یہ کہ ۱۸۳۵ء اور ۱۸۳۶ء
میں اسپانیا کی شاہزادی کو اجازت دی گئی کہ اپنے رقیب شاہزاد
چارلس سے لڑنے کے واسطے اپنی فوج میں انگریزی سپاہی بھرتی کرے
دوم یہ کہ ۱۸۳۲ء میں جب بلجیئم کی رعایا ہالینڈ کے پاوشاہ سے
ہا ایسی کو نسلون کو آج کل ہمارے محاورہ میں میونسپل کمیٹی کہتے ہیں ۱۲۔

مافذ ہوا تو وہ خود ۱۸۳۲ء میں اسیر و ام قضا ہوا۔

۱۸۳۲ء میں قانون تکفل غریب و مساکین میں بہت سی تغیرات واقع ہوئی۔ چند مدت پیشتر اسے غریب و مساکین کی پرورش کے واسطے سات کروڑ روپیہ سالانہ رعایا سے لیا جاتا تھا مگر اس مبلغ خلیفین سے اکثر روپیہ ایسے مردوں اور عورتوں کی پرورش میں ضائع ہوتا تھا جو قویٰ توانا ہوتے تھے مگر محنت سے جی چراتے تھے۔ اب جو قانون اس باب خاص میں جاری ہوا اس کے بموجب خاص خاص مقامات پر جو غریب کی خبر گیری کے واسطے کمیٹیاں مقرر تھیں ان پر سرکار کی نگرانی ہو گئی اور یہ حکم ہوا کہ جو فقیر محنت کرنے کے قابل ہیں ان کی اعانت دیے پرورش ہرگز نہ کی جائے ان اگر وہ خیرات قانون میں جا کر اپنی سب اوقات کے موافق کچھ محنت کریں تو کیا مضائقہ۔

اس قانون میں اصلاح ہو رہی تھی کہ نواب گیسپی نے وزارت سے استعفا دیا۔ اس کے استعفاء کا یہ منشاء ہوا کہ اسے اور وزیر اسے ایک قانون کے باب میں نزاع ہو گئی جو انسدادِ فتنہ پراری کے لیے ایئرلنڈ کے واسطے تجویز ہوا تھا۔ اس کے بعد نواب عبد الباقی نے وزیر اعظم مقرر ہوا اور جان رسل اور لارڈ پالمسٹون اس کے معین و مددگار مقرر ہوئے۔ ۱۸۳۲ء کے آخر میں یہ وزیر بھی معزل

لوگوں کو عنایت ہوا جسکے پاس پچاس روپیہ سالانہ کھاسی کی زمیندار می تھی
 یا جو کم سے کم پانچ روپیہ سالانہ لگان دیتی تھی۔ شائع سے
 محکمہ عوام میں اس امر کی تحریک ہو رہی تھی کہ نو آباد انگیزی بستیوں
 میں جس قدر غلام ہیں وہ سب آزاد کر دئے جائیں۔ سب سے پیشتر
 ولیم ولبر فورس جس کے ضلع یوٹارک کے لوگوں کی طرف سے پارلیمنٹ
 کا ممبر بنے وکیل تھا اس امر میں متحرک ہوا اور جب تک اسکی زندگی
 نے وفا کی اس کا رخیہ میں بحال سرگرمی و استقلال ساعی رہا۔
 غرض اس مقدمہ میں کار فرمایاں پارلیمنٹ میں بکرات و مرات مباحثہ
 و مباحثہ ہوا اور غلاموں کے مالکوں اور نو آباد بستیوں کے زمینداروں
 اور سودا گردوں نے حقیقی جمیعہ میں بڑی قہقہہ و قہقہہ اور عذر و عذر
 کی۔ چھیا لیس برس تک یہ مقدمہ پارلیمنٹ میں لڑا گیا آخر کو ایک
 قانون جاری ہوا جسکے بموجب ۲۰ کروڑ روپیہ غلاموں کے آقاؤں
 کو انکے نقصان کی مکافاتہ میں دیا گیا مگر اسپر بھی انھوں نے غلاموں
 کو مطلقاً نہیں آزاد کیا بلکہ یہ شرط کر لی کہ سات برس تک یہ ادھاری
 خدمت کریں۔ مگر پھر یہ تجویز ہوئی کہ اس مدت زائدہ میں دو برس
 کی تخفیف کی جائے اور ۱۸۳۸ء میں آٹھ لاکھ غلام پانچ برس کی
 خدمت زائدہ کے بعد آزاد کر دئے گئے۔ ولبر فورس نے
 ساری عمر اسی کار خیر کی پیروی میں صرف کر دی تھی اب جب اسکی
 مشقت و جان فشانی کا ثمرہ ظہور میں آیا یعنی قانون آزادی غلامان

خلاتق ایسا جوش میں آیا کہ اوس سردار جلیل الشان کو جنرل وائٹ لوک
 لڑائی میں انگلستان کی عزت برکھلی تھی اور نیپولین جیسے زبردست
 کوزیر کب تھا لنڈن کے بازار یوں کے پورش سے اپنا مکان
 بچا نا پڑا بعد اسکے نواب گوجی پھر منصب وزارت پر مقرر ہوا اور
 وہ قانون اصلاح جسکے واسطے یہ قیامت کبرے برپا ہوتی تھی
 نافذ ہو گیا۔ اسی سال یعنی ۱۸۳۲ء میں ۱۷ جولائی کو اسکاتلنڈ
 کی اصلاح کا قانون اور ۱۱ اگست کو ایئرلنڈ کی اصلاح کا قانون پادشاہ نے
 منظور کر لیا۔

اس قانون سے آئین سلطنت میں تین تغیرات عظیم
 ہوئے۔ اول جن قصبات و دیہات میں ایسے لوگ کم تھے جو پارلیمنٹ
 کو واسطو ممبر منتخب کر سکتے یا اگر ایسے لوگ بقدر نایعتد تھے تو وہاں کے
 متوطن نہ تھے اونسے پارلیمنٹ میں وکیل بھیجنے کا حق سلب ہو گیا۔
 دوم جو قصبات کہ سترہویں صدی میں ترقی کر کے اول درجہ کے
 شہر ہو گئے تھے اونھیں اب اول مرتبہ یہ استحقاق دیا گیا کہ اپنی طرف
 سے ممبر یعنی وکیل مقرر کر کے پارلیمنٹ میں بھیجیں۔ سوم پارلیمنٹ
 میں رائے دینے کا حق اوسط درجہ کے لوگوں میں زیادہ تر عام
 کر دیا گیا۔ اہل شہر و قصبات میں سے یہ حق اہل لوگوں کو دیا
 گیا جو سو روپیہ سالانہ یا اس سے زیادہ کرایہ کے مکان کے مالک تھے
 یا اس قدر کرایہ کے مکان میں رہتے تھے۔ اضلاع میں یہ حق ان

نفاذ قانون بنابر اصلاح محکمہ عوام ۱۸۳۲ء

میں محسوس ہوتے تھے مغرب کی جانب سے ہوتی ہوئی منافع سٹنڈرڈ کرنسی پر نازل ہوتی اور سال بھر سے زیادہ بازار موت خوب گرم رہا اور قریب ۶۰ ہزار آدمی کے اس و بار سے ہلاک ہوئے۔ اس زمانہ سترہین مرتبہ یہ و بار انگلستان پر نازل ہو چکی ہے مگر چونکہ صفائی میں اہتمام بیخ کیا گیا ہے اور زمانے مہربان صداقت رہتی ہیں اور مکانات ہوا و آبر بہتر ہیں لہذا اس بلا سے بے دربان کا اثر بہت خفیف ہو گیا ہے۔

اس پادشاہ کے عہد میں سیاست ملک میں اعظمیم ہوا کہ محکمہ عوام پارلیمنٹ کی اصلاح کے واسطے ایک قانون نافذ ہوا یکم مارچ ۱۸۳۲ء میں لاہور و جہان سے متعلق یہ قانون محکمہ عوام میں پیش کیا اور پارلیمنٹ کے دونوں محکمہ نے علی الخصوص محکمہ اصرار نے اس پر بہت نقص و ایرام کیا مگر جمہور عوام اس کے نص اذ میں مضمر ہوا۔ انضر میں پھر یہ مہینے تک اس قانون کے باب میں رعایا اور پارلیمنٹ میں جھگڑا رہا اور نوٹنگھم اور ڈربائی اور بوٹسٹل میں بڑے بڑے ہنگامے ہوئے۔ ایک مرتبہ تو اس قانون پر اسقدر جرح و فحاح ہوئی کہ معلوم ہوتا تھا کہ بالکل وہ ہو جائے گا۔ محکمہ اصرار کے ممبروں نے اس کی رد میں اسقدر مبالغہ و اصرار کیا کہ نواب گہائی وزارت سے مستعفی ہوا اور امیر و لنگٹن کو حکم ہوا کہ ان کو طور پر وزیر مقرر کر دو۔ مگر یہ کام اس سے نہ بن پڑا اور دریا غریب

مینجین کی شاہزادی تھی اوسکا نام اڈ پلینڈ تھا۔

چند مدت بعد اوسکی تخت نشینی کے فرانسیس مین دوبار
انقلاب ہوا اور تین روز پیرس کے بازاروں میں کشت و خون ہوا
آخر چارلس دہم تخت سلطنت سے اڑھایا گیا اور لوی فلیٹ اب اور لیس
فرانسیس کا پادشاہ قرار دیا۔ فرانسیس کو انقلاب نے بلجیئم کے لوگوں پر
بھی اثر کیا اور اونہوں نے بھی پادشاہ ہاکنڈ سے منصرف ہو کر شاہزادہ
لیوئیولڈ کو اپنا پادشاہ بنایا۔ اس زمانہ میں انگلستان کے لوگ بھی
بہت آزردہ و نالان تھے اور اس بات کے خواہان تھے کہ محکمہ عوام
پارلیمنٹ کی اصلاح کی جائے جس قسم کا تغیر اس محکمہ میں رعایا کو
منطور تھا امیر و گنکائن وزیراعظم کی رائے اوسکے بالکل خلاف تھی
آخر اوسنے استعفا دیدیا اور اب وزیرافریقہ و ہنگ سے مقرر ہوئے
ورنواب گوی اور کلاہرڈ جان راسٹل گروہ وزیر کوکے
کان اعظم ہوئے۔

سنہ ۱۸۶۱ء میں یہ تغیر وزارت میں ہوا اور اسی سال
تغیر کو لوئر پول سے مینچسٹر تک وہ سلسلہ ریل کا جاری ہوا
تمام مملکت برطانیہ میں مثل موسے کے جال کے پھیلا ہوا ہے۔
اکتوبر سنہ ۱۸۶۱ء میں ایک تازہ و باب جسکے آثار پر بیشتر ہندوستان

دریافت کئے۔ سرکار شاہی سو ۳۰۰ روپیہ سالانہ کی پنشن پاتا تھا۔
 سرگھمڑی دیوئی ۱۸۶۹ء تک رہا۔
 صنلح کوثر نوال میں پیدا ہوا تھا۔
 ایک خراو کا لڑکا تھا۔ ایک جراح کا شاگرد
 ہوا۔ ایک قسم خاص کا چراغ ایجاد کیا کہ
 اوسے ہو اسی نہیں ضرر پہنچتا اور برابر روشنی
 دیتا ہے علمِ کیمیا اور علمِ برق میں
 بڑی بڑی مفید باتیں ظاہر کیں۔ علاوہ
 علومِ حکیمہ کے اور مضامین میں بھی کتابیں
 تصنیف کیں جینوا میں انتقال کیا

باب ششم عہد شاہِ ولیم چہارم

سنہ ولادت ۱۷۶۷ء سنہ جلوس ۱۷۸۷ء سنہ وفات ۱۸۳۷ء
 جارج چہارم کے بعد اوسکا بھائی ٹوب کلائرنس خطابِ ولیعہد چہارم
 پادشاہ ہوا۔ اس پادشاہ نے جوانی میں فوجِ بحری میں کام کیا تھا
 لہذا اسکا لقب پادشاہِ ملاح مشہور ہو گیا۔ اسکی بی بی سیکس

جان فلیکس مین ۱۸۵۵ء سے ۱۸۶۴ء تک ہا۔ شیر ٹورس

مین پیدا ہوا تھا۔ پتھر کی تصویریں بنا
مین استاد تھا۔ تصویراتِ بحر می کے
مدرسہ شاہی کا مدرس اعلیٰ تھا۔ جز
لوگوں کا حال بڑے بڑے یو یانی شاعر
نے اپنی تصنیفات میں لکھا ہوا وہی عمد
عمدہ مورخین اس مضمون نے بناتی ہیں۔

سٹر ٹامس کلاٹرس ۱۸۴۹ء سے ۱۸۶۴ء تک ہا۔ بی سیٹل

مین پیدا ہوا تھا۔ مانی کا نانی تھا۔
رینڈلٹس مضمون کے مقام پر جارج
سوم کا ملازم ہوا۔ ۱۸۶۴ء میں فن مصو
کے مدرسہ شاہی کا صدر نشین مقرر ہوا

محشر عین معلوم

سٹر ولیم ہشیل ۱۸۳۱ء سے ۱۸۶۲ء تک ہا۔ ہینڈو وین

پیدا ہوا تھا۔ پیشتر معنی تھا۔ بعد اوسکے علم
ہدایت میں کمال حاصل کیا اور دو میں علمی
کو بہت درست کیا ۱۸۶۱ء میں ستارہ یونٹ
کو دریافت کیا اور قمر میں آتشی پھاڑ
اور بعض سیارات کے ضائع و آفتار

مدافعت اہل کیتھولک در امور سیاست و مشورتی
قوانین شدیدیہ نسبت ایشان سقط شد ۶۱۲

بیت فریقہ کیتھولک کے منسوخ ہو گئے اور یہ فرقہ بھی موسیسات
اوسے قدر دخیل ہو گیا جس قدر فرقہ پرائیسنٹ تھا۔

۲۶۔ جون ۱۸۷۸ء میں پادشاہ نے ۶۸ برس کے سن
بانتقال کیا اور کوئی وارث نہیں چھوڑا۔

جائزہ چھام کے خوش آمدی اوسے اشرف الشرفاء
کہتے تھے مگر حق یہ ہے کہ اگر شرافت اسی کا نام ہے کہ آدمی قبول صورت
اور نازک مزاج اور صاحب بلیقہ ہو اور پوشاک بھی نفیس پہنتا ہو اور
لوگوں سے بہ خلق و مدارقہ ظاہری پیش آتا ہو تو البتہ یہ پادشاہ ایسا ہی
تھا جیسا اسکے خوش آمدی اسے کہتے تھے لیکن اگر بقول بعض
اشخاص کے شریف وہ ہے جس کے مزاج میں شفقت و مروت ہو اور
صاحب اخلاق حمیدہ و اطوار پسندیدہ ہو تو حاشا و کلا یہ پادشاہ ہرگز
شریف نہ تھا۔

اس پادشاہ کے عہد میں کپتان پائری اور کپتان
اس نے اس تجسس میں کہ شمال و مغرب کی طرف سے ہندوستان
کا راہ دریافت کرین تمام بحر شمالی کو چھان ڈالا۔ ۱۸۷۸ء میں
ایک صاحب میٹک اڈم نامی نے سٹرکون پر گنگر گھانا رواج دیا۔

پہلے خاتمہ اون امور کے انتظام وانصرام کے واسطے وزیر مقرر ہوا
 جو انگلستان سے متعلق تھے۔ ان دو وزیروں کے عہد وزارت میں
 قانون آزادی بائین مراد جاری ہوا کہ جو قوانین شدیدہ نسبت فرقہ
 گیتھو لٹ کے زمانہ انقلاب سلطنت سے چلے آئے تھے
 اور اسد انکی کچھ ضرورت نہ باقی رہی تھی اور اہل گیتھو لٹ پر بہت
 صغیہ و شوار تھے وہ منسوخ ہو گئے۔ مگر اب فرقہ مذکورہ نے بغاوت
 و فساد کی تیغ بیف شروع کی لہذا ار باب سیاست پر لازم ہوا کہ ایسا تغیر
 حاکمیت میں کہیں کہ فساد نہ ہونے پائے۔ بنا برآں کئی ممبران پارلیمنٹ
 ایکٹ اور لٹمنٹ ایکٹ جو چار کنونم کو عین نافذ ہوئے تھے اور اہل انخصوص
 فرقہ گیتھو لٹ پر نہایت شاق تھے منسوخ کئے گئے۔ مگر اس فرقہ
 کے اوگون نے اس تخفیف عذاب پر بھی اکتفانہ کی بلکہ سیاست ملک
 میں دخیل ہونا چاہا اور اگرچہ حسب قانون جو شخص مذہب گیتھو لٹ
 کا معتقد ہو وہ پارلیمنٹ میں شریک شوریے ہونے کا مجاز نہ تھا
 مگر تاہم اہل گیتھو لٹ نے اپنے ایک ہم مذہب دانیکال اوگوئل
 نامی کو کہ بڑا خوش تقریر وکیل تھا ایو لکٹڈ کے ایک ضلع کلیئر کی
 طرف سے وکیل کر کے پارلیمنٹ میں بھیجا اور اس وکیل نے اپنی کلیسا
 یعنی اپنے مذہب کی ایسی نصرت و حمایت کی اور ایسا ہی توڑ کے
 لڑا کہ آخر ایک قانون جاری ہوا جسکے بموجب تمام قوانین شدیدہ
 ۱۔ اس قسم کے وزیر کو ٹھوم سیکس ٹوپی یعنی اپنے ملک کا وزیر کہتے ہیں ۱۲۔

سے باغی ہو گئے۔ اونکی بغاوت کا یہ سبب ہوا کہ تین سب برس ہو کر
 اوپر ظلم و تعدی کر رہے تھے اور اونکا حال غلاموں کا سا کر دیا تھا
 یونان کے کوہی قوموں میں اب تک اپنی بزرگان سلف کی حمیت و شجاعت
 باقی تھی اور اس معرکہ میں اون سے ایسی جسرات و جوانمردی ظاہر
 ہوئی تمام پوچھ پچھ کر گھس کر گیا اور اونکی ہمدردی اور دلسوزی کی
 چنانچہ بایرن نے کہ مشاہیر شعراء انگلستان سے تہا اپنی شاعری اور اپنی دولت زمین
 انصرت و حمایت میں صرف کر دی اور اپنی عقل کی باقی ایام بھی انھیں کی خدمت میں
 گزارے۔ غرض شاہ ۱۲ء میں اعظم سلاطین یورپ یعنی بادشاہان
 روس و فرانس و برطانیہ نے لندن میں باہم عہد و میثاق کیا کہ
 سلطانِ روم سے اہل یونان کی آزادی اور خود سری بروز شمشیر
 قبول کروالیں گے۔ اس سال کے آخر میں ان تینوں بادشاہوں
 کی افواج بحری بھر داری کوڈے سرنگاشٹ امیر البحر روانہ ہوئیں اور
 جزیرہ نماے موریایا کے جنوب مغرب میں بندرگاہ ناؤس پٹیا
 میں لڑائی ہوئی اور چند ہی گھنٹے کے عرصہ میں اونھوں نے سلطان
 روم کے جہازوں کا سارا بیڑا تباہ و برباد کر دیا۔ آخر چند ہی روز کے
 بعد سلطان روم نے اپنی فوج کو یونان سے برخاست کر لیا اور یہ
 ملک خود سر و خود رہو گیا اور بویا کا شاہزادہ جسکا نام اوشکو تھا وہاں
 کا بادشاہ مقرر ہوا۔

۱۲۸ء میں امیر و لنگسٹن وزیر اعظم مقرر ہوا اور لاجوٹ

آخر ۱۸۲۴ء میں متخاصمین میں مصالحت ہو گیا جس کے بموجب وہ ملک ساحل
تیناسرہم پر واقع ہے اور ضلع آرکان سرکار انگریزی کو مل گیا۔

۱۸۲۴ء میں اہل انگلستان اس خطہ میں مبتلا ہوئے
کہ روپیہ شریک کر کے تجارت کی کوٹھیاں قائم کریں۔ اس کا سبب
یہ تھا کہ لوگوں پاس روپیہ افراط سے تھا لہذا انھوں نے منافعہ شیر
کی امید پر ایسے امور میں اوبے صرف کرنا شروع کیا جن کا کچھ سروپا
نہ تھا انھیں ممالک روے زمین کو روپیہ قرض دیا اور بنگ والوں
نے نوٹ کے کاغذ اس افراط سے جاری کئے کہ بالکل دانشمندی اور
دورانہ پیشی کے خلاف تھا۔ آخر اس بیجا او کو انگریزی اور کوتاہ اندیشی کا
نتیجہ یہ ہوا کہ ۱۸۲۵ء میں سودا گروں پر بڑی آفت آئی ۵۰ بنگ گھر تو بالکل بند
ہو گئے اور ۲۰ سودا گروں کو زیادہ کا دالہ نکل گیا غرض ایک عجیب ظلم اور کٹرام تمام ملک میں پڑ گیا۔

۱۸۲۷ء میں نواب یونس پوٹل کہ پندرہ برس وزیر اعظم
رہ چکا تھا مرض فاج میں مبتلا ہوا اور منصب وزارت کیننگ کو عطا
ہوا۔ مگر یہ وزیر کہ بڑا لائق و فائق اور فصیح و بلیغ تھا اس منصب فوج
کے بار کا متحمل نہ ہو سکا اور سال ہی بھر میں مر گیا۔ اس کے مقام پر لارڈ
گلیڈسٹون وزیر اعظم مقرر ہوا۔

جاسرچہ چارم کے اوائل محمدین اہل یونان ولت

بہت خوش ہو کر اور انکی خوشی کا باعث یہ نہ تھا کہ بادشاہ نے انھیں
اپنے قدم میں منت لے کر سے سرفراز و ممتاز کیا تھا بلکہ یہ سبب تھا کہ یہ
حضرت بہار اودہ جنگ نہ شریف لے گئے تھے بخلاف بادشاہانِ سابق
کے کہ وہ جب وہاں گئے لڑائی کے ارادہ سے گئے۔ دوسرے
مہینوں بادشاہ اپنی ریاست قدیم ھینو و تر کے ملاحظہ کو گیا اور
اسکے برس روز کے بعد اسکاف لند کی سیر کو گیا اور پندرہ دن وہاں
ٹھہرا۔ ایک دن وہاں بادشاہ کو خبر پہنچی کہ ثواب لند نڈا شری نے
وزرائے عظام میں سے تھا اپنے ہاتھ سے اپنے تئیں مار ڈالا۔
اوسکے مقام پر بادشاہ نے چار سہ کیٹنگ کو وزیر ممالکٹ خیر
مقرر کیا۔

روہما کے بادشاہ نے انگریزوں کی بستہیں
پر جو دریائے گنگ کے اوسط واقع تھیں ایسی زیادتیاں
کیں کہ آخر فوری سلاہ میں سرکار انگریزی نے والی جو بھما سے
لڑائی کا ارادہ ظاہر کیا۔ پچھلے سال کی لڑائی میں سلاہ میں بالڈ کھیل
سپہ سالار فوج انگریزی نے شہر رنگون کو مغلوب کیا اور کئی قلعے
در پاسار وادی پر مستحضر کیے۔ دوسرے سال ایک فوج قلیل
نے ہسٹاری جرنیل موٹھی صوبہ ارکان کو چھین لیا۔

۱۔ وزیر ممالک غیر سہوہ وزیر مراد ہے جو بادشاہ انگلستان کی طرف سے غیر ملکوں کے
مکاتبہ و مراسلہ رکھتا ہے اور اونسے امور سیاست و مہام سلطنت طے کرتا ہے ۱۲۔

اطلا کتبہ میں پڑھی رہی اب جو اسے سنا کہ اس شخص کا شوہر بادشاہ
 ہوا ہے تو وہ بھجلی تمام انگلستان میں آئی اور اسے امید تھی کہ جو
 مراسم شاہانہ شاہزادیوں کی نسبت ادا کئے جاتے ہیں وہی میری نسبت
 بھی بجالائے جائیں گی مگر یہاں اس بیچاری کو اور لینے کے پیڑ پڑ گئے
 کہ اس سپرید کاری کی قیمت لگائی اور ۶ جولائی ۱۸۵۷ء میں ایک قانون
 اس کی تفسیر و سزا دہی کے واسطے محکمہ امرا میں تجویز ہوا۔ جو وہم
 اور ٹھن مہیاں نے کہ دونوں بڑے وکیل تھے اس خوبی سے ملکہ کی
 طرف سے جواب دہی کی کہ اس سمبر کو وہ قانون مشعر سزا دہی منسوخ
 ہو گیا اور ملکہ جرم سے بری ہو گئی۔ اس کی برأت سے رعایا کو بڑی خوشی
 ہوئی کہ سب کی طرف تھی۔ دوسرے سال جب تقریباً جہادری بادشاہ ولیعہد
 مہندسٹر آبی میں جشن ہوا تو ملکہ بھی جشن میں شریک ہونے کو آئی
 مگر دروازہ پر پھرے والوں نے اسے روکا اور اندر نہ جانے دیا۔
 اس بے عزتی اور ناکامی کا اسے ایسا صدمہ ہوا کہ انیس ہی دن
 میں مر گئی اور جب اس کا جنازہ لندن سے ہمارے کو پہنچا تو سپاہ
 اور رعایا میں اتنا غم رہا کہ اس قدر تکرار ہوئی کہ کشت و خون پر
 اوبت پہنچ گئی۔

وفات ملکہ ویکٹوریہ ۱۹ جولائی ۱۸۶۱ء

جس جینے میں ملکہ نے انتقال کیا اسی جینے
 میں بادشاہ ایڈولف میں گیا اور وہاں کے لوگ اس کے آنے پر

کہ ایک امیر کے یہاں دعوت میں گئے تھے مارڈالین۔ ایک کاراوش
 آدمی تھمیل وڈ نامی اور کاسر براہ کاڑ اور اونھون نے یہ تدبیر کی کہ ذرا
 کو اس دعوت میں قتل کر کے قید خانوں کے دروازے توڑ ڈالیں
 اور لنڈن میں آگ لگا دیں شخص ایسا کچھ کریں کہ سلطنت متلاطم نہ ہو جائے
 جسدن شام کو اونھون نے اس امر عظیم کا ارادہ کیا تھا اہل پولیس
 کو اسکی خبر پہنچ گئی اور وہ دفعۃً ان بد معاشوں پر جا پڑے۔ پہلے
 تو خوب مار پیٹ ہوئی اور ایک پولیس کا سپاہی مارا بھی گیا مگر آخر کو
 وہ سب گرفتار ہوئے اور اونکا سر غنا تھمیل وڈ اور چار شخص اور
 پھانسی دئے گئے باقی بد معاش ملک بدر کئے گئے۔ بعد اوسکے اسکات
 لنڈن میں بھی ایک کاتون کیلے کیٹہ نامی مین کے ضلع اسٹریٹنگ
 مین ہے کچھ تھوڑا سا فساد ہوا مگر جلد دفع ہو گیا۔

جاسرچہ چہارم نے اپنی بی بی کی ولایت سے بڑی
 بدسلوکی کی اور اوسکی بد نہادی جیسے اس سے ثابت ہوتی ہے ویسے
 اوسکے کسی فعل سے نہیں ثابت ہوتی۔ ملکہ موصوفہ بی بی کی شاہزادی
 تھی اور ۱۷۹۵ء میں اوسکی شادی پادشاہ سے ہوتی تھی مگر میان بی بی
 میں بنی اور شادی کے چند ہی روز کے بعد قطع ہو گئی۔ فی الحقیقت
 پادشاہ کے افعال ایسے تھے کہ اوسپر کیا منحصر ہے کوئی بی بی اوس سے
 نباہ نہ کر سکتی۔ جب تک وہ مقولی سلطنت۔ ہاجتک ملکہ چاری ملک

سنہ ۱۷۳۲ء سے ۱۷۹۲ء تک ہا۔ ضلع

لنکاشائر میں پیدا ہوا تھا۔ بیشتر بال
صاف کرنیوالا تھا۔ اسی نور وئی کا تخی
کی کل ایجاد کی پس یہی انگلستان کی وئی
کے کارخانوں کا بانی ہوا۔

سنہ ۱۷۳۱ء سے ۱۷۹۰ء تک ہا۔ اسنے

چینی کے برتن عمدہ عمدہ بنائے اور
اس فن کو بڑی رونق دی۔ یہ ایک
کھارکار کا تھا

سنہ ۱۷۳۶ء سے ۱۷۹۹ء تک ہا۔ ایک قسم

کی دخانی کل ایجاد کی

باب پنجم عہد شاہ جاں سہ چہارم

سنہ ولادت ۱۷۹۲ء سنہ جلوس ۱۸۱۲ء سنہ وفات ۱۸۳۷ء

یہ پادشاہ نو برس اپنے باپ جاگیر سوم کی زندگی میں مٹولی سلطنت
رہا تھا۔ ابا و سکے مرنے کے بعد بالاستقلال پادشاہ ہو گیا۔ چند روز
بعد اسکی تخت نشینی کے بعض مفسدون نے سازش کر کے چاہا کہ ویرا کو

صفا جان مشہور

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

صفا جان بین پیدا ہوا تھا۔

اس کا تصور تھا

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

کا بڑا دوست تھا

نام کی نیبرا.....

سرخ جو شوارینڈا.....

مختصر چہرہ صفا جان

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

۱۸۶۸ء سے ۱۸۸۰ء تک ہر سال

جینس برنڈلی.....

وَلَيْمَ كُوفِيْرٌ.....

۱۳۱۷ء سے ۱۸۷۸ء تک رہا۔ قانون
کی تعلیم پاتی تھی۔ اسکے اکثر
اشعار نصیحت آمیز اور
عارفانہ ہیں۔ اسکی تصنیفات
میں سے ایک مشنوی اور
ترجمہ منظوم دیوان موصی
ابو الشعرائے یونان مشہور ہے

هَيُو بِلِيْرٌ.....

۱۳۱۷ء سے ۱۸۷۸ء تک رہا۔ اذنیبرا
کا داغ خط تھا۔ کچھ خطبہ لکھے اور ایک کتاب
انشاپردازی اور عبارت آرائی کے اصول
و قواعد لکھے

وَلَيْمَ پَبِلِي.....

۱۳۱۷ء سے ۱۸۷۸ء تک رہا۔
کائرہ لایبل کا استقف تھا۔ اسکی
تصنیفات میں سے ایک کتاب
النبات میں اور ایک کتاب شجر
شواہد و حکمات دین عیسوی
بہت مشہور ہیں

صانعانِ مشہور

۱۶۲۷ء سے ۱۶۵۹ء تک رہا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء سے ۱۶۵۹ء تک رہا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

مختصر عینِ صنائع

۱۶۲۷ء سے ۱۶۵۹ء تک رہا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا تھا۔

جَمْلُوں پَر

۱۱۳۱ء سے ۱۱۳۸ء تک رہا۔ قانون
کی تعلیم پاتی تھی۔ اسکے اکثر
اشعار نصیحت آمیز اور
عارفانہ ہیں۔ اسکی تصنیفات

میں سے ایک مشنوی اور
ترجمہ منظوم دیوان **ہو قمری**
ابوالشعر کے یونان مشہور ہے

۱۱۳۸ء سے ۱۱۴۵ء تک رہا۔ اذنیاب
کا داعط تھا۔ کچھ خطبہ لکھے اور ایک کتاب
انشا پر دازی اور عبارت آرائی کے اصول
و قواعد لکھے

ہیو بلیر

۱۱۴۵ء سے ۱۱۵۰ء تک رہا۔
کاشغری کا استغف تھا۔ اسکی
تصنیفات میں سے ایک کتاب
المنیات میں اور ایک کتاب
شواہد و معنیات دین علیہ
بہت مشہور ہیں

ولیم ہیل

اَدْوَرڈ کین

۱۸۳۷ء سے ۱۸۹۷ء تک ہا۔ ضلع
نہر ہی میں پیدا ہوا تھا۔ اسکی تصنیف
میں سر عروج و زوال سلطنت
روم الکبیر کے یعنی روم قدیم بہت
مشہور ہے۔ اس کتاب کی چھ
جلدیں ہیں اور ۱۲ برس میں تصنیف
ہوئی تھی

جارج کیمیل

۱۸۹۷ء سے ۱۹۰۴ء تک رہا۔
ماسٹر سیکل کالج واقع آئوڈین کا
پرنسپل یعنی اعلیٰ مدرسہ تھا۔
ایک تفسیر اور اسکی اثبات و بحرات
میں بہت مشہور ہے۔ یہ تفسیر
ہیوم ملر کے رومین لکھی تھی اور
جواب مسکت و دندان شکن ہے۔

رابرٹ بونس

۱۸۵۹ء سے ۱۹۰۴ء تک رہا۔ کس
تھا۔ اس شاعر کی غزلیں انگریزیت مشہور
۱۸۳۷ء سے ۱۸۹۷ء تک ہا۔ ڈبلن میں
پیدا ہوا تھا۔ براخطیب فصیح و بلیغ تھا۔ اسکی
بعض تصنیفات مشہور ہیں

اَدِمَنْڈ بَرک

موپل جانسن

۱۸۹۲ء سے ۱۹۰۲ء تک ہائی فیلڈ
میں پیدا ہوا تھا اور اکثر لندن میں رہا
اسکی تصنیفات میں سو تذکرہ اشعار
قصہ رسالہ اس وقت انگریزی
مشہور تھی بہ لندن بہت مشہور تھا

ادم اسمتہ

۱۸۲۳ء سے ۱۸۹۹ء تک رہا
اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا
مدرسہ عالیہ گل اسگو میں مدرس
اعلیٰ تھا۔ اسکی تصنیفات میں
ولتہ اف نیشنس یعنی سہا
و تدابیر تحصیل مال و حسن معیشت بہت
مشہور ہے۔ یہی کتاب علم جدید
سیاست مدین و تدبیر
المنزل کا ماخذ و مبنی ہے۔

ولیم رابرٹ سن

۱۸۲۱ء سے ۱۸۹۳ء تک رہا
اسکاٹ لینڈ کا قسطنطنیہ
اسکی تصنیفات میں تواریخ اسکاٹ
تذکرہ چارلس پنجم تاریخ امریکا
بہت مشہور ہیں۔

شاہزادہ اہل تصنیف عہد شاہ جاسر بہ ستوم

دینود ہیوم.....

اس کا نام سر سید احمد تھا۔ اس کا تعلق
کاتبی والا تھا۔ اڈنبرا کالج انجمن
و کلا کے کتب خانہ کا دار و غہ تھا۔
اس کی تصنیفات میں تاریخ انگلستان
بہت مشہور ہے۔ اس کا یہ مذہب تھا کہ
آدمی کسی بات کا یقین نہیں کر سکتا
لہذا رسالت و نبوت و نزول وحی
و وقوع معجزات یہ سب سب سے نزدیک
منقرض شدہ انہام میں تھا۔ اس کو
ایک رسالہ تحقیق طبعیہ میں لکھا
میں لکھا اور کئی تقریرات علمیہ لکھیں۔
۱۲۳۳ء سر سید احمد نے ایک نامی
قانون دان اور عدالت شاہی
کالج تھا۔ اس کی تصنیفات میں سے
شرح قوانین انگلستان
بہت مشہور ہے۔

مَرْوَلِمْ بَلِیْکِ سَبَّانْ.....

سنة وفات

محبوب

سنة وفات

سولیدک

۱۶۶۹

کلمنت سیزدهم

۱۶۴۴

ادولفس فریدرک

۱۶۴۵

کلمنت چهاردهم

۱۶۹۲

گسٹیوس سوم

۱۸۰۰

پائیس ششم

۱۸۰۹

گسٹیوس چهارم

پائیس هفتم

۱۸۱۰

چارلس سیزدهم

چارلس جان برناردو

روس

۱۶۹۱

ملکه الیزبته

۱۶۹۲

پیتر سوم

۱۶۹۴

ملکه کیتھارین دوم

۱۸۰۱

آل اول

الکسندر

شاهزاده ابراهیم بن محمد بن شاه
جانبه

السلام ہو شکہ ہو شکہ ہا۔ اسکا نام
 کا نہ ہو والا تھا۔ اڈو نبرا کو انجمن
 وکلا کے کتب خانہ کا داروغہ تھا۔
 اسکی تصنیفات میں تاریخ انگلستان
 بہت مشہور ہے۔ اسکا یہ مذہب تھا کہ
 آدمی کسی بات کا یقین نہیں کر سکتا
 لہذا رسالت و نبوت و نزول وحی
 و قیوم معجزات یہ سب اسکی نزدیک
 شک و انہام میں تھا۔ اسکو
 عالم تحقیق و طبیعت انسانیت
 ہی تفسیرات علمیہ لکھیں۔
 شکہ ہا۔ ہڑانا می
 رسالت شاہی
 غات میں سے
 استان

مجلس

۱۰۰

اور اس میں ہنگریزوں نے نو سو زور مارے اور بڑی جانفشانیان کیں جنگ سہ ماہ
 کے بعد قرضہ قومی کی تعداد ایک ارب ۳۰ کروڑ روپیہ ہو گئے اور
 محاربتہ اٹھو سکا کے بعد دو ارب ۳۸ کروڑ روپیہ اب اس کی مقدار
 اس قدر بڑھی کہ آٹھ ارب ۶۰ کروڑ روپیہ ہو گئی۔ یا تو اس زور و شور
 سے لڑائی ہو رہی تھی اور ہر چیز کی قدر و قیمت بڑھ رہی ہوئی تھی یا جواب
 یکبارگی لڑائی موقوف ہو گئی تو لوگ بڑی مصیبت میں مبتلا ہوئے
 کہ کھانے کی چیزیں تو ویسی ہی گرانی رہیں مگر مزدوری کی مقدار بہت کم
 ہو گئی۔ اس پر قیامت یہ ہوئی کہ سال ۱۸۷۱ء میں گہون کی فصل تشریف
 لی گئی۔ آخر جب لوگ بھوکھوں کے مارے مرنے لگے تو جا بجا
 فساد کرنا شروع کیا اور بڑی دقت سے یہ ہنگامے فرو ہوئے۔
 مگر جیسے جلد اہل انگلستان کا قرضہ بڑھا اور اسے جلد بہ دینی کی گلوں
 کی بدولت دولت بڑھ رہی۔ اور دھوپن کے زور سے روٹی اور
 کپڑے کے کارخانوں نے بڑی ترقی کی۔

اگست ۱۸۷۱ء میں انگریزی فوج بحری نے سرداری
 امیر اکس موٹہ آئجن ہوٹ پر حملہ کیا۔ یہ ضلع منجملہ اضلاع بر
 کے ہے جو افسر یقیہ کے شمال میں مصہو سے لیکر سرحد اسپانہ
 کے قریب تک ہیں۔ اس ضلع میں وزوان دریا بہتے تھے اور وہ عید
 لیکر لیکر غلام بنا ڈالتے تھے۔ الغرض فوج انگریزی نے انھیں

کے دل سے کوئی پوچھو کہ اوس پر کیا گزری جسکی خونخوار تلوار فیئر ٹیڈی
زبردستوں کو زیر کیا تھا اور لاکھوں بیگناہوں کو گلے کاٹے تھے
اور لاکھوں کچھو کے آنسوؤں سے تھے آپ وہی تلوار میدانِ کارزار
میں پڑے اڑ گئی اور وہ خود ذلیل و خوار و بفرار ہوا یہ بیک
گردش چیخ نیلو فری نہ تاور بجا ماند و سنے نادری *

نیپولین اسطرح سے مغلوب مقہور اور منہزم و مفرور ہو کر
اپنی دار السلطنت پکڑیں میں آیا اور بیٹھ کر جانشین کر کے خود سلطنت
سے کنارہ کش ہوا۔ جب انگریزوں اور پرتگیزیوں نے وہاں
بھی اوسے دم نہ لینے دیا تو وہ مقام میں شش فوس میں چلا گیا اور
وہاں سے امریکا بھاگ جانے کی تدبیر کی۔ جب یہ تدبیر بھی نہ چلی اور
کسین مقرر ملا تو آخر عاجز ہو کر ایکس کی بندرگاہ میں اپنے تئیں
ایک انگریزی جہاز کے ناخدا کے حوالہ کر دیا۔ انگریز اوسے پکڑ کر خیرہ
سینٹ ہلینا میں لے گئے اور چھ برس تک اوسے وہاں
قید رکھا۔ آخر ۱۸۱۵ء میں اوسے اس زندان بلا سی طرف
عالم بقا کے رحلت کی اور ۱۸۳۵ء میں اوسکی لاش کو لیجا کر فرانسس
میں دفن کیا۔

غرض اسطرح سے جنگِ جزیرہ ٹامختم ہوئی

یا بلوگسہا ہمارے ملک کو پہنچ جائے۔ آخر تیرہ ماہ ہفت اچا بہت ہوا اور رات کو سات بجے دور سے پوشیا کی توپوں کی آواز آئی اور معلوم ہوا کہ بلوگسہا سالار گسہا فرانسسیسی سے کہیں آگے بڑھ آیا ہے اور واٹو لو کی طرف بہت جلد چلا آتا ہے۔ تب تو نپولین بھی جان پر کھیل گیا اور اپنی فوج کو پرانے پرانے کا آڑ ہو سپاہیوں کو جنھوں نے اسٹریٹز اور چیمپا کے معرکے مارے تھے ہمراہ لیکر صفوف شکستہ فوج انگریزی پر مثل ہلائے بے درمان آ پڑا مگر سپہ سالار انگریزی نے کچھ ایسا سحر کا کلمہ کہہ دیا کہ پیادوں کی ٹوبیان پھٹ پھٹ کر پتلی پتلی صفین بن گئیں اور اونکی سرخ سرخ کرتیاں اور براق سنگینیں دور سے چمکتی نظر آتی تھیں۔ پھلے تو اونھوں نے اس زور سے نعرہ مارا کہ معلوم ہوا کہ آسمان کو توڑ کر نکل گیا بعد اسکے بِسْمِ اللّٰهِ فَجْرُ نَہَاوْ صُرْ سَہْمَا کھکر فرانسسیسیوں پر یکبارگی ٹوٹ پڑے قصہ کوتاہ فوج فرانسسیسی نے جھمٹ کھایا صفین ٹوٹ گئیں آخر قدم اوٹھ گئے اور واٹو لو کی لڑائی فتح ہو گئی۔ یہ تین دن بھی عجب قیامت کے دن تھے کہ ۴۴ ہزار فرانسسیسی ۱۶ ہزار پوشیا کو سپاہی ۱۵ ہزار انگریز اور جرح من کام آئے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ جب امیر وٹنگٹن چاندنی رات میں میدان قتال سے گذرے تو اپنی یاران وفادار اور رفیقان جان نثار کے کشتوں کے پشے اور لاشوں کے انبار دیکھ کر زار و قطار رونے لگا۔ اب اس پادشاہ جبار و شہ

مقابل ٹولون پر پڑے تھے سامنے تھوڑے فاصلہ پر شہر جو سٹلس
کو شاہراہ چلی گئی تھی۔ امیر ولینگٹن کے لشکر میں ۷۰ ہزار آدمی سے
زیادہ تھے اور نیپولین کی فوج میں ۸۰ ہزار جوان کے قریب تھا۔
اون دو ٹولون کے بیچ میں تھوڑا سا شیب تھا اور میں دو کسانوں
کے مکان بنے ہوئے تھے بس اونھیں کے آس پاس دن بھر
کیا بازار موت گرم رہا کہ اَلَا مَآءٌ وَ اَحْفِیْطَا۔ نیپولین جانتا تھا کہ بس
آج میں برا ہو گا اگر کچھ بچاؤ کی صورت ہو تو اس میں ہر کہ میری اور بریٹش
درمیان میں جو فوج انگریزی اس کثرت سے پڑی ہے اسے توڑ کر
مکمل جاؤں۔ بس اس خیال سے اس نے لڑائی کا یہ ڈھنگ کھا کہ چلے
تو صفوف لشکر انگریزی پر گرا اب اور گولوں کی بوچھاڑ کر دیتا تھا
بعد اس کے زرہ پوش سواروں کو لیکر صاعقہ وار ٹوٹ پڑتا تھا۔
مگر انگریزی پیادوں نے بھی ایسی مستحکم ٹولیاں باندھ لیں کہ نیپولین
تو آدمی تھا دیو کے ہٹاتے نہ ہٹ سکتے۔ سواران فوج فرانسیسی
کئی بار اونپر حملہ کیا مگر ہر بار پس پا ہوئے اور سیکڑوں زین سواروں
سے خالی ہو گئے۔ فی الحقیقت انگریزی فوج کو بڑی بلا کا سامنا
تھا اور جب امیر ولینگٹن نے دیکھا کہ ہر لحظہ اور ہر آن صفوں
قلت ظاہر ہے اور سپاہی سپاہی گرتا جاتا ہے اور جب ایک
گرتا ہے تو دوسرا اس کے مقام پر فٹکے سے چلا آتا ہے تو اوپر
دستی وراسو سے آسمان بلند کئے اور کہا کہ خداوند ایا تورات آج

انگریزی بریٹش سے نکل کر مثل سیل کا ٹوبہ کی طرف روانہ ہوئی۔
یہ مقام بریٹش سے سولہ میل کے فاصلہ پر تھا اور بیان پر دو ٹوکرین
آکر ملی تھیں۔ ۱۶۔ جون کو فی سپہ سالار فرانسیسی نے فوج انگریزی
پر حملہ کر کے چاہا کہ اسے پیچھے ہٹا دے مگر کچھ نہ ہو سکا۔ لیکن اوسے
نیپولین نے اپنی پر حملہ کر کے پشیا کی فوج کو وہاں سے نکال دیا
اور ۳۵ ہزار آدمی گس وچی سپہ سالار کے ہمراہ اس کے تعاقب
میں روانہ کئے اور اسے کہہ دیا کہ خبردار پشیا کی فوج کو امیر ولنگٹن
کے لشکر سے نہ ملنے دینا۔ جب پشیا والوں نے لین بی ٹیکٹ
کھائی تو امیر ولنگٹن بھی مجبوری پیچھے ہٹ کر ایک گاؤں میں چلا گیا
جس کا نام وائرلٹو ہے مگر وہاں سے بھی بلوکر سپہ سالار فوج پشیا
قریب ایک منزل کے فاصلہ پر تھا۔ اب نیپولین کو اپنی فتح کا یقین
ہو گیا اور وہ بہت خوش ہوا کہ اب تو پشیا اور انگلستان کی فوجوں
کے درمیان میں میرا لشکر حائل ہے اب وہ ایک دوسرے کی کمک نہیں
کر سکتیں ہا ایک ایک کو مار لینا کیا بات ہے۔ غرض اتوار کے روز
وائٹ لڈ کے میدان میں سپاہ انگریزی اور فوج فرانسیسی میں مقابلہ
ہوا۔ جس دن لڑائی ہوئی اس کی شب کو اس زور و شور سے منبر بڑا
کہ خدا کی پناہ۔ دونوں فوجیں ساری رات کیچڑ پانی میں پڑی رہیں اور
کسی کو سونا نہ نصیب ہوا۔ جب رات بھر کے تھکے باز سے لوگ صبح کو
اٹھیں تو اس وقت تک ترشح ہو رہا تھا۔ دونوں لشکر ایک دوسرے

منظور کیا۔ اور ۱۰ ہزار آدمی کی فوج بسواری امیر الہ آباد و لنگٹن
 انہ کی۔ ایک طرف باؤگس سپہ سالار پرتیہا نے ایک لاکھ و سٹ
 کی فوج آراستہ و ہر اسٹہ کی۔ ایک طرف شہنشاہان روس انڈیا
 مانان جنگ کر رہے تھے اور اوٹکا ارادہ یہ تھا کہ مشرق کی جانب سے
 فرانسیسی حکمرین اور ایک فوج تھار اوٹھون نے جمع کی تھی۔ جب
 نپولین نے یہ رنگ دیکھا تو پھر صلح کا سائل ہوا مگر اب اوسکی کون سناتا تھا
 آخر اسے کچھ چارہ نہ رہا سوائے اسکے کہ فوراً دست بردار ہو۔

ولنگٹن نے یہ ارادہ کیا تھا کہ بالجیہ میں جا کر پرتیہا
 کی فوج سے ملے اور وہاں سے اسے ساتھ لیکر شمال و مشرق کو
 سے پانیس کو روانہ ہو۔ نپولین نے چاہا کہ حتی الامکان سپہ سالار
 انگریزی کو پرتیہا کی سپاہ سے نہ ملنے دے اور اس قصد سے
 وہ ۱۵ جون کو حیدرآباد سے آگے بڑھا۔ اوسوقت فوج انگریزی
 شہر بوشلس میں مقیم تھی اور پرتیہا کا لشکر حیدرآباد سے چند
 میل کے فاصلہ پر مقام لین پی میں پڑا تھا۔ ۱۵ جون کو شام کے
 وقت ولنگٹن ایک امیرزادی کے بیان بیٹھا ہوا ناچ دیکھ رہا تھا
 کہ اسے خبر چھنچی کہ فرانسیسی شکر آگے بڑھتا آتا ہے۔ بسج سنتے
 کے ساتھ ہی افسران فوج انگریزی نے جو صحبت قہص میں شریک تھے
 چٹکے چٹکے کچھ آپس میں مشوہ کیا اور دوسرے روز علی الصبح

اسکے صلہ میں سرکار نے اسے امپیرالٹر کا خطاب عنایت کیا اور کل
 ار باب پارلیمنٹ یعنی کار فرمایانِ محکمہ امراء و محکمہ عوام نے سردار
 اوسکا شکریہ ادا کیا اور چالیس ہزار روپیہ اسے بجلد و سبے خدمات
 جلیلہ مرحمت کیا۔ ^{۱۷۸۷} سالہء عین و یانا پائے تخت ایتھاریا میں
 اس غرض سے مجلس شہورائے منعقد ہوئی کہ اس جنگ طویل و کثیر
 میں یورپ کے مقدمات نہایت اتر ہو گئے تھے اور کئی اصلاح کرتے
 مگر مارچ ۱۷۸۷ء میں ایسی خبر وحشت اثر آئی کہ یہ مجلس خاست ہوئی
 وہ خبر یہ تھی کہ نپولین جزیرۃ الباسے چلا اور یکم مارچ کو ساحل
 پروونس پر پہنچا اور اب برابر کوچ کرتا ہوا پائوس کی طرف چلا
 آتا ہے۔ آخر نپولین منزل مقصود پر پہنچ گیا اور اوسکی فوج کے
 سردار اوسکی نصرت و حمایت کو حاضر ہوئے اور فرانسیسی سپاہی
 بھی خاندان یورپ کی حکومت سے ایسے بیزار تھے کہ وہ بھی جمعیت
 چند ہزار نفر اگر اوسکے شریک ہوتے۔ الغرض میں ہی روز کے عرصہ میں
 نپولین دار الخلافہ اور دینیم سلطنت فرانس پر پھر قابض و متصرف
 ہو گیا۔

جب نپولین نے محمود و موافق سابقہ کی مطلق رعایت
 و پابندی نہ کی اور فرانسیسیں پھر قبضہ کر لیا تو تمام پادشاہانِ یورپ
 کے حواس باختہ ہو گئے اور اس پیمان شکنی پر انہیں غیظ و غضب آیا۔ اور
 فنا و برباد کرینکے واسطے پارلیمنٹ انگریزی نے ایک ارب دس کروڑ روپے

۱۸۱۲ء میں شہر یٹس میں پہلی صلح منعقد ہوئی اور لڑائیوں کا
خاتمہ ہوا کہ جزیرۃ البابین چلا گیا۔

ادھر تو برا عظیم قوس پ میں یہ تغیرات عظیمہ ظہور میں
آ رہے تھے اور دھڑ بھڑاٹ اور محالکِ متحدہ امریکا سے لڑائی
ہو رہی تھی اس لڑائی میں مور و نزاع یہ امر تھا کہ انگریز کہتے تھے
کہ ہم امریکا کے جہازوں سے ملاح اور ناخدا ڈھونڈ ڈھونڈ کر پھر جنگی
جہازوں کی خدمت کے واسطے لیجائیں گے امریکا والے کہتے تھے
واہ یہ ہرگز نہ ہوگا۔ آخر لڑائی شروع ہو گئی اور ۱۸۱۲ء تک یہی۔ اہل امریکا نے
صوبہ کینٹا پر حملہ کیا مگر عبث و بیکار۔ ادھر سے سپاہ انگریزی نے
شہر واشنگٹن پر حملہ کر کے وہاں کے سرکاری مکانات میں آگ
لگا دی۔ مگر نیواؤس لینسن سے شکست کھا کر بھاگی اور کچھ انگریزی
سپاہی مارے بھی گئے۔ بعد اسکے بحری لڑائیاں بہت سی ہوئیں
جنہیں ایک ایک جہاز طرفین کا لڑا۔ آخر کار انگریزوں کو فتح پائی
اور دسمبر ۱۸۱۲ء میں فریقین میں بمقام گینٹ مصالحو و معاہدہ
ہو گیا اور لڑائی کا خاتمہ ہوا مگر اصل نشانِ نزاع جو امر تھا وہ نہ منفعصل ہوا۔

جنگِ جزیرہ نمایاں جو ایسے ایسے معرکے اور جنگوں
کی شجاعت و جوانمردی اور حسن تدبیر و فکر صائب سے سرپوش ہوئی تھی

مین ویسی صعوبتیں درج نہیں ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ ہنگامِ مراجعت
سپاہِ فرانسیسی اس شدت سے جاڑا پڑا اور اس قدر برف پگھلی کہ شہر
موسکو سے دریاے نیمن تک کہ خدا جانے کس قدر فاصلہ ہو بس
چار لاکھ آدمیوں کی ہڈیاں ہی ہڈیاں نظر آتی تھیں۔

ادھر تو نپولین روس سے یون ناشاد و نامراد پھرا
اور دھرا سپانٹہ مین امیر و لنگن نے اس کی فوج کو بھگاتو بھگاتے
جبال پر نپڑ کے اس پار کر دیا۔ آخر وٹوریا واقع خلیج بسکی مین
وارے نیارح کی لڑائی ہوئی اور فوجِ فرانسیسی منہزم ہوئی۔ بعد اسکے
سینٹ سبٹس شین اور پیگمپی لیونا انگریزوں نے بہت جلد
مستحضر کر لئے اور امیر و لنگن دریاے بدیسٹوا سے عبور کر کے بفتح
وفیروزی داخل فرانسیس ہوا اور ۱۴ اپریل ۱۸۱۴ء مین بقیۃ السیف
لشکرِ ہریت اثر فرانسیسی کو جسکا سردار جرنیل سولٹ تھا جنگ ٹولون
منتشر و پریشان کر دیا۔ اس معرکہ سے دس روز بیشتر شہر لیزگ مین
جنگ عظیم واقع ہوئی اور نپولین شکست کھا کر بھاگا اور روس سویڈ
وجہر منی واسٹریا و پرتشیا کی فوجین اس کے تعاقب مین پائوس
دار السلطنت فرانس تک چلی آئیں اور اسے ایسا عاجز کر دیا کہ وہ
فرانسیس کی سلطنت سے دست بردار ہو گیا اور اسپانٹہ فرانسیس
کی سلطنت پھر خاندان بوسربون کے قبض و تصرف مین آئی۔ آخر

لندنڈس کی طرف روانہ ہوتی۔ اس فوج کا مقصد اعظم یہ تھا کہ
فرانسیسیوں کے دھس جو دریائے شلیٹ کے کنارے پر تھے اونھیں چین
۔۔ جب یہ لشکر جزیرہ والشٹن میں پہنچا تو رطوبت فاسدہ کی شدت
بیماری پیدا ہوتی اور ہزاروں آدمی اوسمیں سے مر گئے اور اوس
وج قہار میں سے فقط نفس چند ماہ و ستمبر میں انگلستان میں پھر آئے۔

دوسرے سال پرتگال میں بازار قتال گرم رہا۔ اس ملک
میں افواج فرانسیسی سب طرف سے سمت کر اس واسطے مجتمع ہوتی تھیں
کہ سپاہ انگریزی کو کھرید کر ہزاروں پر کر دیں۔ آخر بےساکو میں لڑائی ہوتی
اور اسپرولنگٹن نے میکسپنا سپہ سالار فرانسیسی کو شکست دی اور بہت
سے فرانسیسی تہ تیغ کئے۔ بعد اس لڑائی کے سپہ سالار انگریزی شہر
لسٹن کے شمال کی جانب روانہ ہوا اور کوہ ٹور میں ٹھہر گیا جاکر مورچہ
لیا اور اس استحکام سے مورچہ بندی کی کہ سپہ سالاران فرانسیسی نے ہزار
ہرنگا کہ اوسے وہاں سے ہٹا دیں مگر اوسنے جنبش نہ کھائی۔

اسی سال نپولین نے اپنی بیابانی بی جوف فائین کو
ملاق دیکر اسٹوٹا کی شاہراہی میں آیا لوینو اس شادی کی۔ اور پاپیٹ گیزی
دن اکبر عظیم پر مباحثہ ہوا تھا وہ یہ تھا کہ مدت سو پادشاہ کو ضعف و ضحلال ہوتا تھا اور اب
اسبب کبر سنی کے ضعف و قاحت اور زیادہ ہو گئی تھی اور بصارت

مُوسا سپہ سالار انگریزی کو قریب اختتام جنگ گولا لگا اور اسکی لاش
اوسکی وردی کے کپڑوں میں لپیٹ کر کوسر تائی فیصل پر دفن کر دیا
آخر انگریزوں کو فتح مبین حاصل ہوئی۔ مُوسا کو قتل ہونے کو بعد اس
وِلزلی دوبار سپہ سالار مقرر ہوا اور اسپانیا پر حملہ کیا اور مقام
ٹیلو پر امین دریائے ٹیگس کے کنارے سپاہ فرانسیسی کو شکست
فاش دی۔ اس فتح کے صلہ میں اسے امیر ولنگٹن کا خطاب
عنایت ہوا۔ اب چونکہ تین فرانسیسی فوجیں بے درمی سٹولٹ وِلی
وِموٹر ٹیونس شہر میڈلرڈ کے ناکے روکے ہوئے تھیں لہذا
سپہ سالار انگریزی کو پیچھے ہٹ کر پنگال کی سمت جانا پڑا۔ اسی سال
پادشاہ اسٹریا نے پھلی شکست کی خفت مٹانے کے واسطے بہت
کچھ خاک اڑاتی لکن وِیکسہم کے معرکہ میں پھر مُنہ کی کھائی اور نیپولین
نے فتح پائی اور فوج ظفر علی خان فرانسیسی بے دست و پا
دار السلطنت اسٹریا ہوئی۔

اب جاریہ سٹوم کے جلوس کو پورے پچاس برس ہو گئے
تھے اور چونکہ کسی پادشاہ انگلستان کو اتنی مدت سلطنت کرنی نصیب
ہوئی تھی لہذا اسکی خوشی میں تمام ملک میں بڑی عید ہوئی۔ نیپولین
مقابلہ میں پادشاہ اسٹریا کی مدد کے واسطے انگلستان سے لاکھ آدمی
کی فوج بے درمی تو اب چیلڈر براڈر کلان پٹ وزیر اعظم ساحل

جنگ کو تا شکست فوج فرانسیسی فتح جنگ ٹیلو ترا ۲۸ جولائی ۱۸۱۵ء

۲ دسمبر ۱۸۴۰ء میں نیپولین نے اسٹولٹ کی لڑائی میں
 بادشاہ اسٹولٹیا کی قوت توڑ دی۔ پھر اکتوبر ۱۸۴۰ء میں ایک ہین
 بن اور ایک ہی لڑائی میں بادشاہ پورٹیا کو زیر کیا۔ اب سارا یورپ
 اس کے قبضہ میں آ گیا سواروس اور انگلستان کے۔ روس تو شدت
 زمستان اور کثرت صحرا ہائے ناگزیر و بے پایان سے بچ گیا اور
 انگلستان کیلئے بحرہ ذخا اور احاطہ دیوار ہاں چین (یعنی جازون) میں
 ظوا مومن رہا۔ پٹ اور فوکس نے فطیم امور سیاست میں
 اس قدر مشقت شدیدہ اور ریاضت شاقہ کی کہ منگ و بھلاکت ہوئی
 اور ۱۸۴۰ء میں چند ماہ کی تقدیم و تاخیر سے دونوں نے اسرار الحجب
 سے رحلت کی۔ پٹ کا سن تو کل ۴۲ برس کا تھا مگر فوکس کو ۵۸
 سال کی عمر نصیب ہوئی۔

نیپولین خوب جانتا تھا کہ انگریزوں کی قوت تجارت
 ہے اور انھیں تو ہینا قوم دوکانداران کھتا تھا۔ پس
 اوس نے شہر بولن سے احکام جاری کئے کہ جزائر بریٹانیہ کی
 اہلین قطعاً مسدود کر دی جائیں اور تمام بنادر یورپ میں انگریز
 مازنہ آنے پائیں۔ اسکی عوض میں وزیر اسے انگلستان نے
 حکم جاری کیا کہ جو بادشاہ نہ ہمارا شریک ہو نہ نیپولین کا وہ اس کے
 یعنی فرانسس اور اس کے شرکار کے ملکوں سے ہرگز تجارت

فوق الثرین اور ایک تحت الثرینے بچھج جائے۔ مگر جس ثبات و استقلال سے اونھوں نے اس پادشاہ جبار کا مقابلہ کیا اور جیسا مخدول مقہور یہ فرعون بے سامان ہوا ویسا کوئی نہیں ہوا۔

نپولین نے جو یہ قصد عظیم کیا تھا کہ تمام ممالک یورپ کو مستخر کرے اُس کا ایک جز یہ بھی تھا کہ برطانیہ پر حملہ کرے۔ اس غرض سے اس نے بولٹون میں ایک جنگی جہازوں کا بیڑا مہیا کر رکھا تھا کہ طرفہ العین میں فرانسیسی لشکر انگلستان میں مثل سیل بچھج جائے مگر نلسن امیر البحر کی بیدار مغزی اور ہیبت سے انگلستان شتر اعدا سے محفوظ و مصون رہا۔ جب ادھر نپولین کی دال نہ گلی تو فوج کو دریا سے ڈینیوب کی طرف لے گیا وہاں اسٹریا کی فوجیں اوسکا مژمہ لینے کو تیار ہو رہی تھیں۔

پہلے پادشاہ اسپانیہ نپولین کا شریک ہوا تھا۔ مگر نلسن نے ان دونوں کی فوج بحری کو قریب رہیں ٹرافالگار کے شکست فاش می اور ۳۳ جہازوں میں سے ۱۹ چھین لئے۔ اس لڑائی میں امیر البحر مذکور گولی لگی اور قبل غروب آفتاب اوسے انتقال کیا۔ اوسکی نعش کو بہتر کے احتشام شاہانہ لیجا کر کلیسا سے سینٹ مال میں دفن کیا اور سب کو اوسکے مرنے کا حد مہ عظیم ہوا۔

نبین و ظفر کامل حاصل ہوتی کہ کبھی نہ ہوتی تھی۔ اور اس کے سبب سے
 نیپولین کی فوج ریگستان مصر میں پھنس گئی مگر اس سے بے لڑائی کب
 چین آتا تھا۔ آخر ۱۸۰۹ء میں وہ اپنے لشکر کو اس ریگستان سے
 جو اب بین مصر و فلسطین واقع ہے نکال کر لے گیا اور شہر یافہ کو
 فتح کر کے شہر عکہ کا محاصرہ کر لیا۔ مگر سپاہیوں کا انتہائی اور فوج
 دولت عثمانیہ نے ہر سرداری منتہی سے اپنی اہمیت
 اسے عکہ سے ہٹا دیا۔ اور وقت فرانسس سے کچھ ایسی محوش
 خبر آئی کہ نیپولین نے فوج کو تو مصر میں چھوڑا اور خود بجلیت
 تمام بسوئی وطن مالوف روانہ ہوا۔ جب اس کی فوج بے سر رہ گئی
 تو ہمت ہار گئی اور ۱۸۰۹ء میں سر الکسندر کوکس نے
 اسے شکست دی مگر اس سے بھی لڑائی میں ایسا زخم کاری لگا کہ جان بر
 ہوا۔ بس اس شکست پر جنگ مصر کا خاتمہ بالآخر ہو گیا۔

۱۸۰۹ء میں جو ایرلینڈ میں غدر ہوا اسے
 ثابت ہوا کہ اس ملک کو سلطنت برطانیہ سے زیادہ
 متحد و مرتبط کر لینا ضرور ہے۔ اہل ایرلینڈ نے اس باب میں
 بڑی محنت کی اور اتحاد ہر دو پارلیمنٹ سے بہت مانع ہوئے۔ آخر بعد
 مباحثہ و مطارحہ بسیار و نوون ملکوں کی پارلیمنٹ متحہ کر لی گئی۔
 ۱۸۰۱ء میں اس کے زمانہ میں اہل ایرلینڈ کو اس اتحاد سے منافع

اتحاد و تہمت انگلستان و ایرلینڈ کے مابین

نہ گزرا تھا کہ کپڑے واقع دریا سے شیشی میں اوستے فوج انگریزی کے سامنے ہتھیار ڈال دئے۔

اب کچھ نیپولین کے قہر و غلبہ کا حال سنئے کہ دوسرے تک وہ مصر اور شام میں مقیم رہا اور اس بات میں سرگرم و ساعی نہ تھا کہ کوئی راہ ایسی نکلے کہ اوستہ ہندوستان کو جا کر فتح کروں مگر یہ کوشش و سکی محض سود ہوتی۔ اوستہ سفر کی کیفیت ہر کہ وہ شہر ٹولون سے ایک ہزار چار سو میل اور ایک ہزار لیکر چلا اور راہ میں جزیرہ مالٹا کو فتح کیا یہاں تک کہ اسکندریہ میں پہنچ گیا۔ وہاں سے جو چلا تو قاضی ہماہ میں دم لیا اور قریب اٹھارہ مصر پہلے کے عسکر ممالیک مصر کو شکست دی۔ مگر جب نیپولین فرانس سے چلا تھا تو نلسن امیر البحر انگریزی بھی اوستے عقب میں آیا تھا۔ آخر خلیج ابوقریہ میں لڑائی ہوتی اور امیر البحر انگریزی نے فرانسیسی جہاز سب تباہ و برباد کر دئے۔ یہ لڑائی قریب غروب آفتاب شروع ہوئی اور تا طلوع فجر رہی۔ نلسن کو سر میں ایک گولہ کا ٹکڑا اڑنے لگا اور بڑا زخم پڑ گیا۔ اوستہ فرانسیسیوں کا ہزار جہاز جہاز علم شکر نصب تھا مگر امیر البحر اور ۱۰۰۰ اوستہ جہاز کے دھوین اڑ گیا۔ اور تیرہ فرانسیسی جہازوں میں سے نو جہاز انگریزوں کے ہاتھ آئے اور دو اونھوں نے جلا دئے فقط دو چھوٹے چھوٹے جہاز بچ کر نکل گئے۔ غرض اس جنگ بحری میں انگریزوں کو ایسی فتح

اتنی شکستیں دین کہ اونکا زور ٹوٹ گیا اور ایسی ایسی معرکہ کی لڑائیاں
ہارین کہ شجاعانِ یوسف کے زہرے آب ہو گئے۔

ادھر پارلیمنٹ انگریزی مین چٹ وزیر اعظم بجالا
والحاج کہہ رہا تھا کہ ہرچہ بازا باونچو لٹین سے لڑائی چلی جائے۔
مگر فوکس اسکا بڑا قریب موجود تھا اوسنے بھی ساری سحر بیانی ہی
مباحثہ میں ختم کی اور کہا کہ میری دانست میں مصالحو کر لینا انسب
اولیٰ ہے اسواسطے کہ قرضہ قومی بہت بڑھ گیا ہے اور اب اسکی
تعداد چار ارب تک پہنچ چکی ہے اگر لڑائی رہی تو خدا جانے یہ قرضہ
کہاں تک پہنچ جائے گا۔

۱۹۴۷ء میں پادشاہِ اسپانیا فرانس و انگریزوں
سے عازمِ پیکار ہوا اور شاہِ ہالینڈ تو پہلے ہی اوسکا ساتھ چھوڑ
چکا تھا۔ غرض اب وہ پادشاہانِ یوسف کے نرغہ میں تن تنہا
رہ گیا۔ وہ وقت بھی انگلستان پر بڑی قیامت کا وقت تھا اور
اوسے حال میں ایک اور آفت نازل ہوئی کہ بینک انگلستان
نے نقد روپیہ دینا موقوف کر دیا اور فوج بحری آباد و فساد
ہوئی اور ناخداؤں نے ایک حشر برپا کر دیا کہ ہماری تنخواہیں زیادہ
کر دی جائیں۔ اسپینٹ جھٹل میں تو اونھیں سمجھا جو جھکا کر دھمکیا

تھا۔ جب انگریزی فوج بحری نے اوسکا محاصرہ کیا تو اہل قلعہ کٹر
دست بردار ہوئے۔ مگر بعد اوسکے سپاہِ فرانسیسی نے بسرواری نپولین
بوناپارٹ اوس قلعہ پر اتنی توپیں ماریں کہ انگریزوں کو اوسے
وسے ہی دیتے بن پڑا۔ اب اس سردارِ جلیل الشان فخرِ سکندر و دارا
یعنے نپولین کا حال بگوشِ جوشِ شے کہ یہ جزیرہ کو سرسکا
رہنے والا تھا اور فوج کے مدرسہ میں علم حاصل کیا تھا اور
علمِ ریاضی میں یدِ طولی رکھتا تھا اور فرانسیسی توپ خانہ کا افسر
مقرر ہوا تھا مگر ابھی تک اسے کچھ مرتبہ نہ حاصل ہوا تھا۔ ہاں
فرانسیس میں اوسے اوسدن شہرت اور وقعت حاصل ہوئی
جس دن سپاہِ فرانسیسی نے بمقتضیٰ خیر خواہی و دل سوزی غازیان
شاہی مجلسِ رائے ٹوپی کو تمیز پر پوش کیا اور نپولین نے ایسی
اب ماری کہ اوسکے دھوین اڑا دئے اور اوس مجلس کے
سامنے سے اوسے بہکا دیا اور منتظمین سلطنتِ جمہوری فرانس
جان بچالی۔ یہ ماجرا ۱۸۰۵ء میں ہوا۔ دوسرے
سال نپولین نے ججوز فائین بوٹھا کرائی سے شادی کی اور
اوسکی وجہ سے وہ اطالیہ میں فوجِ فرانسیسی کا سپاہی مقرر ہوا
اور وہاں پادشاہِ اسیٹریا اور اوسکے شرکا کو ایک ہی سال میں
یہ نسلِ فرانس میں بجا تمام حکومت پادشاہی و تفرارِ سلطنتِ جمہوری
میں تھیں پانچ شخص تھوڑا تھوڑا حکام و قوانین کا نافذ کرنا اور دیگر موافق عمل کرنا متعلق تھا۔

میں حج و اختلالِ عظیم واقع ہوا۔ لوگ بندۂ خدا سے بہتہٴ عقول بہت گئے۔
اور تمام فرانسیس میں خون کے دریا بہت گئے۔ یہ طوفانِ عظیم عظیم
یورپ میں دور تک پھیل گیا اور اسکی موجیں ساحلِ برطانیہ
سے بھی لگرائیں مگر کچھ گزندہ پہنچا سکیں۔

فرانسیس کی سلطنت سلطنتِ شخصی ہو رہی تھی پس
جب ایک جمہور عوام اوتے برگشتہ و مخالف ہو گیا تو بادشاہان
یورپ بھی جکا ملک فرانسیس کے قریب واقع تھا خائف و ترسان
ہوئے کہ مبادا ہماری رعایا بھی ایسے ہی سلوک کرے۔ آخر جب
لوئی بادشاہِ فرانس کو رعایا نے مار ڈالا اور سلطنتِ جمہوری
قائم کی تو بادشاہانِ برطانیہ و ہالینڈ و اسپین و ایٹریا
و پرتگال باہم متفق ہو کر اوتے لڑائی پر آمادہ ہوئے اور اورپا
چھوٹے چھوٹے رئیس بھی اوتے شریک ہوئے۔ اور اب جو آتشِ حرب
مشتعل ہوئی وہ ۲۲ برس تک افروختہ رہی۔

مگر چند ہی روز میں ظاہر ہو گیا کہ اس انقلابِ عظیم
سے فرانسیس کی قوت زائل نہیں ہوتی بلکہ اور زائد ہو گئی۔ اب کچھ
انگلستان اور فرانسیس کے لڑائی کی کیفیت سنو کہ ساحلِ بحیرہٴ روم
پر ایک مستحکم قلعہ جسکا نام ٹولون ہے فرانسیسیوں کے قبضہ میں

انگلستان بادشاہانِ یورپ برطانیہ اور اسپین

مستقر ہوا اور عیسوی سلطان مارا گیا اور حیدر علی کی ریاست
 بائٹل فارت ہو گئی۔ اس معرکہ کے چار برس کے بعد مرہٹوں نے
 دہلی پر قبضہ کر لیا اور جنرل لیٹل نے انہیں جہان کے کنار تک شکست
 دی۔ بس اس شکست سے خاندان جلیلی الشان سلاطین مغلطہ
 دولت علیہ برطانویہ کا دست نر اور وظیفہ خوار ہو گیا۔

باب چہارم بقیہ حالات عہد جاگیر سلو

اٹھارویں صدی عیسوی میں انقلاب سلطنت فرانس
 اعظم وقایع ہوا۔ یہ انقلاب ۱۷۸۹ء میں شروع ہوا اور ۱۷۹۹ء میں
 تمام ہوا۔ اسکے تین سبب ہوئے۔ اول یہ کہ والٹیئر اور روسو
 کہ شاہ سپر علماء فرانس تھے ایسی کتابیں مستحق کفر و ارتداد
 تصنیف کہیں کہ وہ باعث انتشار و اختلال عوام ہوتیں۔ دوم یہ کہ
 امرائے غدار نے غریب پر ظلم و جبر کیا۔ سوم یہ کہ بادشاہ فرانس کو اسراف
 اور فضول خرچی سے خزانہ خالی ہو گیا۔ غرض اس انقلاب عظیم
 خاندان قدیم شاہان بوس بوس پر زوال آ گیا اور لوی شانزدہم بادشاہ
 فرانس اور اسکی ملکہ میڈیری آئنٹ قتل ہوئے۔ دین مسیحی

و نالان ہوئے کہ جب وہ انگلستان میں پھر گیا تو مجرم قتل و تشدد
بر اہل ہند ماخوذ ہوا اور قضا الامارۃ ویسیٹ منسٹر میں
پیشگاہ فرمان فرمایان محکمہ امرا و سکی رو بکاری ہوئی۔ ہنگام پیشی
مقدمہ آؤ منڈل بڑک نے ایسی فصیح و بلیغ تفسیر کی
کہ اوسکا عدیل و نظیر نہیں ہوا جیمس فوگس ام بیو نیسل شریڈن کہ
یہ دونوں بھی بڑے فصیح اللسان اور سحر بیان تھے بڑک کی طرف
ہو گئے۔ مجرم بدعی علیہ یعنی ہیسٹنگس کی جانب سو تین کیلون رو
رو بکاری کی اور بعد اختتام مقدمہ یہ تینوں اپنی لیاقت و قانون دانی
کے سبب سے خلعت ججی سے محض ہوئے۔ عرض سات برس
تک یہ مقدمہ لڑا گیا اور کسی قدر توقف و امتثال کے بعد رو بکاری
ہوا کی۔ انجام کار ہیسٹنگس جرم سے بری ہو گیا مگر اس مقدمہ میں
اوسکا روپیہ اس قدر صرف ہوا کہ گویا وہ فقیر ہو گیا۔ اور آخر ایام زندگانی
اوسنے اپنی املاک قدیم میں سے ایک مکان میں بسر کتو اور سرکار کینی سے
چالیس ہزار روپیہ سالانہ پنشن او سے ملا کی۔

۱۹۷۹ء میں لارڈ کورن والیس گورنر جنرل
ہند مقرر ہوا اور او سے ٹیپو سلطان والی میسور کا آؤ حاکم
چھین لیا۔ پھر جب ۱۹۷۹ء میں ولزلی گورنر جنرل ہوا تو اوسکے
عہد وزارت میں سری رنگ پٹن دارا خلافت میسور بھی

سن مین وزیر اعظم اور متمم خزانہ عامرہ مقرر ہوا۔ اس وزیر کی کم سن کوئی وزیر انگلستان امین نہیں ہوا اور اس سے بہتر بھی بہت کم وزیر ہوئے وہ قبل وزیر اعظم ہونے کے تین برس تک پارلیمنٹ کا ممبر رہ چکا تھا۔

اب انگریزوں کی سلطنت ہندوستان میں یوں فیرا بڑھتی جاتی تھی۔ شاہ امین اونھوں نے پونڈ چری واقع ساحل بلا بار فرانسیسیوں سے چھین لیا۔ اس شکست سے ہندوستان میں حکومت فرانسیسی کوچ زوال آگیا۔ شاہ امین وارن ہیسٹنگس پھلا گورنر جنرل ہندوستان کا مقرر ہوا۔ یہ شخص شاہ امین اب اس کی عمر میں انگلستان سے آیا تھا اور پیشتر سرکار کمپنی میں منشی یا متصدی مقرر ہوا تھا۔ بعد حصول منصب گورنری وہ ہندوستان کی تسخیر میں مصروف ہوا اور وسط ہند میں مرہٹوں کو زیر کیا اور حیدر علی اور اسکے بیٹے ٹیپو سلطان والیان میسور کو مغلوب و مقہور کیا۔ مگر یہ گورنر جنرل دو باتوں سے بدنام ہو گیا۔ ایک یہ کہ اس نے ہنود کے مجدد یعنی بنارس کو لوٹ لیا دوسرے یہ کہ نواب بہو بیگم مادر نواب آصف الدولہ وزیر اودہ کی دولت ضبط کر لی۔ یہ دونوں امر اس نے اس واسطے کئے تھے کہ مصارف جنگ کے لئے روپیہ ہم پہنچے اور ان امور پر اہل انگلستان اس سے اسیر آزدہ

جملہ نے بھجوا دیا گیا بعد اوسکے اوسکی تحقیقات ہوئی اور وہ جرم سے
بری کیا گیا۔ بعضوں کا قول ہے کہ بعد رہائی کے یہ شخص یہودی ہو گیا۔
اس ہنگامہ کا نام ہنگامہ گورڈن درج تاریخ ہے۔

اودھر تو سلطنت برطانویہ اور اضلاع امریکا میں جدال
وقال ہو رہا تھا اور رشتہ قرابت و ہمقومی ان دونوں ملکوں میں قطع
ہوتا جاتا تھا اودھر کستان گوک اور طبقات زمین میں جزیرے دریافت
کر کے ملک برطانویہ میں شامل کرتا جاتا تھا۔ یہ جہاز ران کہ نہایت
مشہور و معروف ہے اور کہہ سکتے ہیں کہ اسی نے جزیرہ اسٹریلیا
میں اتنی اتنی بڑی بستیوں انگریزوں کی بسائیں ^{۱۸۷۸}ء میں ضلع ^{۱۸۷۸}ء
میں پیدا ہوا تھا اور ^{۱۸۷۸}ء اور ^{۱۸۷۸}ء کے درمیان میں اسنے دریائی راہ
سے تین دورے تمام دنیا کے گرد کئے اور خاصہ بجا جنوبی اور ساحل
اسٹریلیا کی تفحص و تفتیش میں مشغول رہا ^{۱۸۷۸}ء میں ایک اسٹریلیا
کے باشندے نے نو اوسے جزیرہ اووی وپی وپی میں وفات سے مار ڈالا۔

۱۸۷۸ء میں پٹ وزیر اعظم کا بیٹا ولیم پٹ ۳۳ برس کو

مل ان اضلاع کا نام نیوا انگلڈینے انگلستان جدید ہے اور انکی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ
انھیں انگریزوں نے بسایا تھا۔ یہ اضلاع شمالی امریکا کے شمال و مغرب میں

مقام پر مستعد ٹھہرا ہے کہ جب مناسب موقع ملے اور خوف ضرر نہ
یکبارگی انگلستان پر ٹوٹ پڑیں۔ مگر باوجودیکہ یہ چھہ بادشاہ اکٹھا ہو
تھے پھر بھی بادشاہ انگلستان ہی غالب آیا۔ اس لڑائی میں بڑا معرکہ یہ
کہ تین برس تک سینے سے لڑنے کے بعد ایک سپاہ اسپانیا اور
فوج فرانسیسی جبل الطارق کا محاصرہ کرتے رہی مگر فتح نہ نصیب
ہوئی۔

ادھر ششہ میں لندن میں ایک ہنگامہ عظیم اور قیامت
گہرے برپا رہی۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ دو برس کا عرصہ ہوا تھا کہ چند قوانین
مشعر شدہ برسرِ فقرہ کیتھولک منسوخ ہو گئے تھے لہذا ششہ
میں ایک شخص جس کا نام گوسٹاڈن نامی ایک انہو و کثیر عوام کا الاکام
کا ساتھ لیکر محکمہ عوام میں گیا اور ایک عرضی بدین مضمون پیش کی
کہ یہ قوانین شدیدہ نسبت فرقہ طاعتیہ کیتھولک کو بحال کرو جائیں۔ یہ عرضی پڑھ کر
نے منکروں کی بس اس پر ایک ہنگامہ عظیم برپا ہوا اور ان بد معاشوں نے فرقہ کیتھولک
کے معابد کنائس میں لگ لگادی اور محبس نوکیلت اور قید خانوں کے دروازے
کھول دیے اور قیدیوں کو رہا کر دیا۔ غرض سات روز تک لندن کو
بازار بد معاشوں کے قبضہ میں رہے اہل فوج نے تلواروں سے
بھی اونہیں مارا گولیاں بھی برسائیں مگر اونہیں کچھ اثر نہ ہوا آخر جب
۴ مارچ کے تباہی ہوئی۔ اونکا سربراہ کار گوسٹاڈن

وہ مصیبت تھی کہ لارڈ کوئٹنوالڈ جس نے کیٹس اور لافیت
سردارانِ فرانسیسی کو شکست دی تھی قصۂ یوتراک ٹون مین گھر گیا اور
جنرل واشنگٹن نے اس حکمت سے اپنی فوج کو لپکا کر اوسکا محاصرہ
کر لیا کہ کوئٹنوالڈ کو کچھ نہ بن پڑا سو اس کے کہ... یے آدمی ہو جو اس کے
ساتھ محصور تھے ہتھیار رکھوا دئے۔ پس یہ انگریزوں پر قیامت
کی چوٹ پڑی اور اگرچہ اس کے بعد بھی برس روز تک لڑائی رہی مگر امریکا کی
نوابا بستیاں پس اسی وقت سے سلطنتِ برطانیہ سے جدا ہو گئیں
اور چند روز کے بعد متحاضمین نے باہم معاہدہ کر لیا اور سرکارِ انگریزی
نے امریکا کے تیرہ ضلعوں کی خود مختاری اور خود سری تسلیم کر لی —
ان اضلاع کا لقب محاکبِ متحدہ ہے اور انہیں جیسے اب تک برابر
سلطنتِ چھوٹی چلی آتی ہے اور تیسری برس ایک شخص اوسکا سربراہ کار
مقرر ہو جاتا ہے۔

جنگِ امریکا کے سالہائے آخری میں پادشاہِ انگلستان
ایک اور لڑائی میں پھنس گیا۔ یہ لڑائی انگلستان کے قریب جوار کے
پادشاہوں سے ہوئی اور اسمین انگریزوں کو بڑا خون جگر کھانا پڑا —
اسکی کیفیت یہ ہے کہ پادشاہانِ فرانس واسپانیہ و ہالند نے باہم
متفق ہو کر خیرِ انگلستان سے لڑنے پر کسر باندھی اور سلاطینِ روس
وسویڈن و ڈینمارک نے انہیں سے کیسلی شرکت تو نہ کی مگر اپنی

کی فصل میں رہی تھی چھوڑ دیا اور امریکا والوں نے اس پر قبضہ کر لیا۔ اور
انگلستان میں ایک قیامت برپا ہوئی کہ وہ مدتِ برباد تو قیر اور سیاست دان
کی نظیر یعنی ہنٹ مر گیا اس طرح سے کہ ایک دن اس پرانے سالی اور
وفاقت میں اس نے محکمہ امرامین اس زور و شور اور دلولہ وطن نے
جنگ امریکا کی مذمت کی کہ آخر غش کھا کر زمین پر گرا اور اسے وہاں
اٹھا کر گھر لے گئے پھر وہ بستر بیماری سے نہ اٹھا۔

پانچویں لڑائی امریکا کے اضلاع جنوبی میں ہوتی مگر اس میں
کوئی امرایا نہیں ہوا کہ قابلِ درج تاریخ ہو۔

چھٹی لڑائی میں کلینٹن سپہ سالارِ انگریزی نو شہر چارلس
ٹن لے لیا اور جنرل آرٹوئل کہ دریائے ہڈسن پر ایک قلعہ کا حکم
تھا اہل امریکا کو چھوڑ کر انگریزوں سے آلا اور فوج انگریزی کا سردار
مقرر ہوا۔ میجر اینڈری نے انگریزوں کا قبضہ چارلس ٹن پر کرادیا
تھا لہذا جاسوسی کی علت میں امریکا کے سپاہیوں نے اسے گرفتار کیا
اور جنرل واشنگٹن نے اسے پھانسی دیدی اور اگرچہ اسے بہت
مقت و ساجت کی مگر کچھ شہنوائی نہ تھی۔

ساتویں سال سپاہِ انگریزی پھر عیسیتِ عظیم میں مبتلا ہوئی

فوج اور روپیہ آیا۔ اس فوج کے ساتھ جو افسران فرانسیسی آئے تھے
اونہیں سے ایک سردار کو سی ڈی لافیت نامہ کم سن اور شجاع
و جری تھا۔ آخر دریائے بوئیڈی و آئین پر لڑائی ہوئی اور انگریزوں
نے فتح پائی۔ بعد اوسکے شہر فلڈ لوفیا او نھون نے مسخر کر لیا۔ ان
دو فتحوں سے انگلستان میں لوگوں کو امید قوی ہوتی کہ اب امریکا کی
نوا آباد بستیاں ہمارے ہاتھ سے کمان جاتی ہیں چند ہی روز میں فتح
کی خبر آتی ہے۔ مگر پھر او نھون نے ذلت بھی ایسی اٹھائی کہ امید فتح مبدل
پریم شکست ہو گئی۔ اسکی صورت یہ ہوتی کہ جنرل کو کین مع فوج گینڈا
سے روانہ ہوا راہ میں امریکا کے لشکر نے اسے مقام سڈیراٹو کا ایر
ایسا پاؤں طرے سے گھیر لیا کہ مجبور ہو کر اسے سب برنجی توپیں اور بند قوسیں
اور میخزین دشمن کے اندر کر دیا۔ اس کے بعد پانچ برس لڑائی رہی اور امریکا
والوں کو ہر لڑائی میں غلبہ رہا۔

جاڑے کی فصل میں جنرل واشنگٹن کی فوج پا پر پہنچ
و شکم گرسنہ فلڈ لوفیا کے قریب ایک ادوی وحشت ناک زمین پر ٹھہر
کی مگر سردار کے تحمل و استقلال سے اسے یہ مصیبت بڑی جو المزدی ہو
جھیل۔ چوتھی لڑائی جون میں شروع ہوئی۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ جنرل
ہٹو کے مقام پر اب ستر چھتری کلنٹن سپہ سالار فوج انگریزی مقرر
ہوا اسے چند ہی مدت میں شہر فلڈ لوفیا چھان انگریزی فوج جاڑو

مونٹ گمری اور امر ٹولڈ نے کینڈا پر حملہ کیا مگر کامیاب نہ ہو
 جرنیل مونٹ گمری نے شہر مونٹ سایل کو مغلوب کر لیا اور کرنیل
 ار ٹولڈ بھی ضلع مین کے جنگلوں کو طے کر کے شہر کو پیٹک کو قریب
 اوستے آکر بلا اور وہاں کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا مگر ان دنوں شکست کھائی اور پرپٹا
 ہوئے اور مونٹ گمری مارا گیا۔ اس اثنا میں فوج انگریزی کی کمک
 ۵۰۰۰ کا لشکر جبراً منی سے آگیا تھا اور اب امریکا میں فوج سلطانی
 ۵۵۰۰۰ آدمی کی جمعیت ہو گئی۔

دوسرے سال کی لڑائی میں امریکا والوں نے اتنی توپیں
 ماریں کہ ٹھوس سپہ سالار انگریزی کے رخ چھوٹ گئے اور اوستے ہوئے
 کو خالی کر دیا اور جہاز پر سوار ہو کر کھیلے فوکس کو روانہ ہوا۔ اسکو بعد اطلاع
 امریکا کے وکلاء نے جو شہر فلڈ لیفیا میں بتقریب مشاورت جمع ہوئے
 تھے وہ فصیح و بلیغ اشتہار جاری کیا جس کا نام اظہار خود سری مشہور
 ہے۔ مارچ کے مہینے میں تو انگریزوں کو یہ مصائب پیش آئے
 جنکا ذکر ابھی کیا گیا مگر اگست کے مہینے میں انکی تلافی بھی خوب ہوئی کہ
 جرنیل ہٹون نے اپنے بھائی کی مدد سے لانگ آیلنڈ کو مغلوب کر لیا
 اور واشنگٹن سپہ سالار فوج امریکا کو نیو یورک سے نکال دیا اور
 فصیل قلعہ پر نشان ظفر بنیان برطانویہ کلان گاڑ دیا۔
 تیسرے سال آغاز جنگ میں اہل امریکا کی مدد کو فرانسیسی

سپاہیوں کا قبضہ بدستور رہا۔ غرض دنش برس تک تو اہل امریکا اور اہل انگلستان میں سیف زبان سے لڑائی رہی اب شمشیر زبان پر نوبت پہنچی اور آٹھ برس تک میدان کارزار گرم رہا۔

پہلی لڑائی لگتن ننگٹن مین ہوئی۔ اسکی وجہ یہ ہوئی کہ ایک دستہ انگریزی فوج کا کمین میگزین لینے جاتا تھا راہ میں کچھ بند و قچیوں نے اوپر حملہ کیا کچھ تھوڑی سی لڑائی ہوئی باقی خیر۔ دو ٹینکروں کے بعد دوسری لڑائی کوہ بنکسٹ پر خوب جھگڑ ہوئی اور اس لڑائی میں انگریزوں کو ثابت ہو گیا کہ دشمن نہ تو ان حقیر و بیچارہ شہر و۔ اب اسکا کچھ حال سنو کہ جارج واشنگٹن امریکا کی فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا مگر اسکی فوج میں محض ناواقف و ناتجربہ کار لوگ اور چرم پوش شکاری جیسے ہوتے تھے اور اگرچہ اس میں شک نہیں کہ یہ لوگ بڑے مضبوط اور بہادر اور تلوار کے دھنچے تھے اور بڑی گل چلے تھے مگر نہ طرز جنگ سو واقف تھے نہ اونکے پاس ساز و سامان جنگ درست تھا بس کچھ تھوڑے سرتنبو اور ذرا سا میگزین اور قلیل سہار و پیہ اونکے پاس تھا۔ اودھر فوج انگریزی نے شہر بوئسٹن کو صدر قرار دے کر وہاں قیام کیا تھا اور جرنیل گیتے سپہ سالار تھا مگر اکتوبر میں اسکی بدلی ہوئی اور اسکی مقام پر جنرل ہوٹ سپہ سالار مقرر ہوا۔ اس لڑائی میں ایک سہرہ تو وہ ہوا جسکا حال ابھی لکھا گیا دوسرا سہرہ اوٹو غلیم تیرہ ہوا کہ فوج امریکا کے سرور

آخر سوا ضلع جا کر جیسا کہ امریکا کے تمام ضلعوں کے
 اپنے اپنے وکیل شرفیلڈ کفینا مین بھیجے اور ان سب زمشو
 ایک عرضداشت پادشاہ انگلستان کو لکھی جس کا مضمون یہ تھا
 یہ محصول جو اب مُقرر ہوئے ہیں ہم پر بہت شاق ہیں لہذا ہم
 ہیں کہ ان سے بری کئے جائیں۔ جب یہ عرضی انگلستان میں پہنچی
 کسی نے اس پر مطلق توجہ نہ کی ہاں عقیل لوگ اپنا سر ہلایا کہ اگرچہ
 دیکھو سرکار کیسا تنگنی کا تارنا چتی ہے کہ ساری قدر و عافیت معلوم
 ہو جائے گی پٹ نے بھی حکمتِ امر کے مدبروں سے کہا کہ صاحب
 یہ کیا حاق ہے صیرغچا دیکھتے ہو کہ ساری اقلیم امریکا بگڑی ہوئی ہو
 اوس پر محصول محصول کئے جاتے ہو۔ اڈمنسٹریٹو کہ یہ بھی کہیں
 تھا محکمہ عوام کے ممبروں کی طرف مخاطب ہو کر کہا کہ ذرا اس مقدمہ میں
 سمجھ بوجھ کے دخل دیجئے گا آپ جانتے ہیں کہ ہمارا اور اہل امریکا کا
 گوشت و خون ایک ہی آخر وہ بھی تو ہمیں میں سے ہیں اور اسی ملک
 سے جا کر ہاں بسوہیں ایسا نہ کہ اونکی حق تلفی اور سلبِ اختیارات
 سے رشتہ قرابت اور صلہ رحم ہمارے اونکے قطع ہو جائے اور یہ
 رشتہ عجیب طرح کا رشتہ ہے کہ کوہ سے مضبوط ہے مگر بال سے
 نازک ہے۔ مگر وزیر اس نے اس کلام فصیح اور اس تنبیہ و تحویف پر
 مطلق اطمینان کیا اور اس طوفانِ عظیم سے ذرا نہ خوف کیا جس کے آثار
 کا افسوس فی رابعۃ الثمار ہویدا و آشکارا تھے اور شہرِ یوسٹن میں انگریز

اہل امریکا پادشاہ انگلستان کو عرضداشت لکھی تھی

جھگڑا ہوا کہ کس طرح جھگڑا اور محکمہ عوام کو مباحثہ چھاپہ پریس پارلیمنٹ کتب خانہ میں نہ
چھاپہ پریس کو۔ وڈ فال جس طرح جو فیکس چھاپہ پریس میں سے ہوا وہاں نو بیسوں
کا سرگروہ بنا اور بعض حکام کی اعانت اور دستگیری سے وہ مقدمہ جیت کر
اوس زمانہ میں آج کل کی طرح وقایع نگار پارلیمنٹ کی تقریریں صرفاً
با تحریف نہ قلمبند کرتے تھے بلکہ اونکا کتب کتاب لکھ لیتے تھے اور اپنی
گھر پر آ کے یاد سے اون تقریروں کو پورا کر لیتے تھے۔

نوساتہ وزیر اعظم کے حکم سے اب تک امریکا میں جو
چائے بھیجی جاتی تھی اوس پر محصول مقرر کر لیا جاتا تھا مگر اہل امریکا
نے ابتدا سے جو محصول دینے سے انکار کیا تھا اوس میں یک سرے سے فرق
آیا علی الخصوص ضلع میکسیکو جسٹس کے لوگوں نے انکار میں سب سے
زیادہ مبالغہ کیا۔ انجام کار اون میں سے بیسویں جو امریکا کو
وحشیوں کا لباس پہنکر اور اونھیں کی طرح اپنے بدن کو رنگ کر بندرگاہ
بوسٹن میں جا کر انگریزی چائے کے جہازوں پر حملہ کیا اور چائے کے
مضدوق اوشکا کر سمندر میں اٹھیلے۔ جب سرکار انگریزی نے یہ ماجرا
سنا تو بندرگاہ مذکور کو بند کر دیا اور محصول کا محکمہ وہاں سے قصبتہ
سٹیل میں منتقل کر دیا۔ اس اثنا میں ڈاکٹر فرینک لین نے کہ اب جڑانا
عالم تھا مگر کسی زمانہ میں لندن کے ایک چھاپہ والے کا خدمت گزار تھا ہزار ہا پرچہ
کہ کی طرح سرکار انگریزی اور اہل امریکا سے مصالحہ ہو جائے مگر عین ہوا

ہوا۔ اوسکے عہدِ قلیل وزارت میں ایکٹا سٹامپ تو منسوخ ہو گیا مگر امریکا کی نوآبادیستوں پر ٹیکس مقرر کرنا کا استحقاق بحال خود باقی رہا۔ اوسکے بعد نواب گسٹیفٹن اور پٹ وزیر مقرر ہوئے اور اگرچہ اس سیاست دانِ ویرینہ (یعنی پٹ) نے بہت تنبیہ و تنہید کی کہ خبردار اب ٹیکس کا نام نہ لینا مگر اوسکی کسی نے نہ سنی اور امریکا کی نوآبادیستوں میں چائے۔ سیسہ۔ شیشہ۔ کاغذ۔ نقاشی کے رنگ۔ ان اشیاء تجارت پر تازہ محصول مقرر کئے۔ اس سبب ہریان کے لوگوں کی آزدگی آنا فنا بڑھتی گئی۔ ۱۸۶۱ء میں پٹ داروغہ دیوا تھانہ کی طبیعت کی ناسازی ہو یہ عہدہ ترک کیا اور محکمہ امرا کا ممبر مقرر ہوا۔ مگر اس محکمہ میں وہ ہیجوم ارباب سیاست اور وہ زور و شور کے مباحثے اور وہ دلولہ انگیز و حرارت خیز تقریریں کہان تھیں کہ وہ اپنی طبع رسا اور فکر گیر انداز کے جلوے اوس طرح دکھلاتا جس طرح ہنگام گرم بازاری میں مباحثہ محکمہ عوام میں دکھلاتا تھا۔ دو برس کے بعد نواب گسٹیفٹن اپنی ہیجوم منصب سے پٹ کی تقلید کی اور وزارت سے استعفا دیا اور اب نواب ٹوئسٹل وزیر اعظم مقرر ہوا۔ یہ وزیر فرقہ ٹوئسٹل سے تھا اور اسکی وزارت میں امریکا سے برابر لڑائی رہی۔

اس اثنا میں انگلستان میں ایک اور گل بھولا۔ وہ

کہ اخبار نویسوں اور پارلیمنٹ میں اس بات پر

میں جگہ پائی اور لنڈن کا کو تو ال مقرر ہوا۔ اسی ہنگامہ و فساد کے زمانہ میں نواب گسٹافٹن اور اوراہل کاران شاہی کی ہجو و مذمت میں کچھ خطوط اخباروں میں چھپے جو خطوط جونیٹس کے قب سے مشہور ہیں۔

آغا شمس احمد شاہ

اس اثنائ میں بعض امور ایسے ظہور میں آئے کہ امریکا سے جنگ عظیم واقع ہوئی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا کہ گسٹافٹن وزیر اعظم نے اس غرض سے کہ سابق کی لڑائی کے مصارف کی مکافات ہو جائے بعض کاغذات اور دستاویزوں پر جو امریکا میں رائج تھے ٹیکس سے کرنا چاہا اور ایکٹ اسٹامپ جاری کیا۔ امریکا کے نوآبادی قبضوں میں اون انگریزوں کی اولاد متوطن ہو گئی تھی جن کا مذہب پیپوین تھا اور جنہوں نے چارلس اول کو قتل کر کے سلطنت جمہوری قائم کی تھی۔ اب جو یہ قانون جاری ہوا تو اون لوگوں نے باستقلال تمام سکی رو و قدح کی اور کہا کہ نہ ہم کو انگلستان کی حکومت میں کچھ دخل ہے نہ ہماری طرف سے پارلیمنٹ انگریزی میں مشترکیت میں پھر ہم باپوشاہ انگلستان کو ٹیکس کیون دین اور اسٹامپ کو کاغذ کیون مول دین۔

جب یہ عذر اہل امریکا کا گسٹافٹن وزیر اعظم نے سنا تو فوراً استعفا دیدیا اور اسکے مقام پر نواب روکنگھم وزیر اعظم مقرر

اسن خلافتی ان جراتم میں ماخوذ ہوا ہو۔ دوسرا اعتراض محکام عدالت نے یہ کیا کہ جس وارنٹ میں کسی شخص خاص کا نام نہ ہو وہ قانوناً جائز ہو مگر باوجود اس کے کہ ایسے ایسے عذر اس مقدمہ میں موجود تھے تاہم ولکسن بادشاہ کی بدگوئی اور تکذیب کا مجرم قرار پایا اور حفاظت قانونی سر محروم کیا گیا اور فرانسیس میں نکال دیا گیا۔ مگر سٹوہمین وہ وہاں سے پھرایا اور اہل پارلیمنٹ کو غالبہ اسے سے ضلع صیڈل سیکس کی طرف سے محکمہ مذکورہ کا ممبر مقرر ہوا مگر ممبران محکمہ عوام نے اس کی شرکت اپنے زمرہ میں نہ قبول کی اور اگرچہ سزای محرومی حفاظت قانونی کا حکم ہوا اس کی نسبت صادر ہوا تھا منسوخ ہو گیا لیکن دو برس کی قید کا حکم ہوا۔ اس کی قید ہونے سے بڑے بڑے ہنگامے برپا ہوئے اور لوگوں کو اس سے ایسی محبت تھی کہ اس کی تصویریں اور مورتیں بیچتے پھرتے تھے۔ غرض صیڈل سیکس کے لوگوں نے چار مرتبہ ولکسن کو اپنی طرف سے ممبر کر کے بھیجا مگر چاروں مرتبہ ممبران محکمہ عوام نے اسے پارلیمنٹ میں نہ دھنسنے دیا بلکہ اس کی عوض میں اس کے حریف کرنیل لٹون کی شرکت منظور کر لی۔ لیکن آخر کو ولکسن ہی غالب آیا اور پارلیمنٹ



انقلاب و صلح در میان پادشاهان انگلستان و فرانس

د انگلستان و فرانس

تھا وزیر اعظم مقرر ہوا۔ آخر پٹ کا قول صادق آیا اور پادشاہ اسپانیا نے
 لڑائی پر آمادہ ہوا۔ مگر اس لڑائی میں پادشاہ موصوف سے جزیرہ
 ہیوانا اور مینلا چھن گیا اور جزائر غربہ لہند میں سے کئی عمدہ
 عمدہ جزیرے شاہ فرانس سے چھن گئے آخر دونوں پادشاہ خسرو
 انگلستان سے صلح کے سائل ہوئے اور پائیس واریسلطنت فرانس
 میں صلح منعقد ہوئی اور تینا صہین نامہ رود و شخط خود صلح نامہ کو مستند
 و موثق کر دیا۔ اوسے سال مقام ہیوبوٹس برگ میں مجاہدین جنگ
 ہفت سالہ میں بھی مصالحہ ہو گیا اور اس لڑائی کا بھی خاتمہ ہوا۔

چند ہی دن کے بعد نواب بیوٹ عمدہ وزارت سے معزول
 ہوا اور اوسکے مقام پر جارج گسٹول وزیر اعظم مقرر ہوا۔ اوسکے عہد
 وزارت میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایک شخص ممبران پارلیمنٹ میں سے جان
 ولکسن نامی ماخوذ و نریاب ہوا۔ اس کو ماخوذ ہونے کی یہ کیفیت کہ شخص
 ایلسن جی کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اور ایک اخبار کا منشی تھا جو ہفتہ وار چھپا کرتا تھا اس
 کے پینتالیسویں پرچے میں ولکسن نے یہ لکھا کہ پادشاہ فلان تقریریں
 جھوٹ بولا۔ پادشاہ کو شتم کذب کرنے کے جرم میں یہ شخص گرفتار ہوا اور
 محبس ٹاور میں مقید ہوا۔ مگر اوسکی رو بکاری میں بڑی دقت پڑی
 محکام عدالت نے کہا کہ کوئی ممبر پارلیمنٹ کا قید نہیں ہو سکتا الا وہ
 شخص جو بدخواہی سرکار یا جرم سنگین یا فتنہ پردازی خلل اندازی

باب سوم

عہد شاہ جاوہر سوم

سنہ ولادت ۱۷۳۸ء سنہ جلوس ۱۷۶۴ء سنہ وفات ۱۸۰۲ء

جب یہ پادشاہ زیب بخش دہلیم خسرو بنی ہوا تو سلطنت برطانیہ کا کوکب اقبال کمال امج پر تھا اور پٹنہ وزیر اعظم کی جو دت و فطانت اور اولوالعزمی و دور اندیشی سے انگلستان سب ملکوں پر گوہر سبقت لے گیا تھا۔

پادشاہانِ فرانس اسپانیہ نے کہ دونوں بوسوں کے خاندان سے تھے پادشاہ انگلستان سے لڑنے کے واسطے باہم خفیہ عہد و پیمان کیا۔ جب پٹنہ کو اس مخفی معاہدہ کی خبر پہنچی تو اس نے بحال صرا کر کہا کہ پادشاہ اسپانیہ سے فوراً جنگ کی جائے۔ مگر پادشاہی خزانے میں روپیہ کی قلت تھی اس سبب سے اس کی مشورہ پر کسی نے عمل نہ کیا اور اس نے خفا ہو کر وزارت سے استعفا دیدیا اور اس کی خدمات جلیلہ کے صلہ میں سرکار نے تیس ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن اس سے مقرر کر دی اور اس کی بی بی کو بیٹرونیس یعنی امیرزادی کا خطاب عنایت کیا۔ اس کے بعد تو اب بیوٹ جو کسی مانہ میں پادشاہ کا لہجہ

تھا وزیر اعظم مقرر ہوا۔ آخر پٹ کا قول صادق آیا اور پادشاہ اسپانیہ
لڑائی پر آمادہ ہوا۔ مگر اس لڑائی میں پادشاہ موصوف سے جزیرہ
ہیوانا اور مینلا چھین گیا اور جزائر غربہ ہند میں سے کئی عمدہ
عمدہ جزیرے شاہ فرانس سے چھین گئے آخر دونوں پادشاہ خسرو
انگلستان سے صلح کے سائل ہوئے اور پانچویں دار السلطنت فرانس
میں صلح منعقد ہوئی اور متنازعہ زمینیں بمبر و دستخط خود صلح نامہ کو مستند
و موثق کر دیا۔ اوسے سال مقام مہیو بولس بگک میں مجاہدین جنگ
ہفت سالہ میں بھی مصالحو ہو گیا اور اس لڑائی کا بھی خاتمہ ہوا۔

چند ہی مدت کے بعد نواب بیوٹ عمدہ وزارت سے معزول
ہوا اور اوسکے مقام پر جارج گسٹوئل وزیر اعظم مقرر ہوا۔ اوسکے عہد
وزارت میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایک شخص ممبران پارلیمنٹ میں سے جان
ولکس نامی ناخود و نہریاب ہوا۔ اس کو ناخود ہونے کی یہ کیفیت ہے کہ شخص
ایکس کی طرف سے پارلیمنٹ کا نمبر تھا اور ایک اخبار کا نمبر تھا جو ہفتہ وار چھپا کرتا تھا اس
کے پینتالیسویں پرچے میں ولکس نے یہ لکھا کہ پادشاہ فلان تقریریں
جھوٹ بولا۔ پادشاہ کو مذکورہ کذب کرنے کے جرم میں یہ شخص گرفتار ہوا اور
مجلس ٹاؤر میں مقید ہوا۔ مگر اوسکی روبکاری میں بڑی دقت پڑی
حکام عدالت نے کہا کہ کوئی ممبر پارلیمنٹ کا قید نہیں ہو سکتا لہذا وہ
شخص جو بدخواہی سرکار یا جرم سنگین یافتہ پر داری خلل اندازی

انتخاب و صلح در میان پادشاہان انگلستان و فرانس
۱۷۶۳ء

مشاہیر اہل تصنیف عہد شاہ جارج دوم

دانیال ڈی فو ۱۷۴۱ء سے ۱۷۴۳ء تک با - لندن کا

جڑاب فروش تھا۔ پھر اخبار نویس ہوا۔
نثر میں قصص و حکایات اختراعی لکھی۔ انہیں
سے را بفسین کہراؤز کا قصہ بہت مشہور
ہے۔ یہ کتاب ۱۷۴۹ء میں چھپی تھی۔

الکسندر پوپ ۱۶۸۸ء سے ۱۷۴۴ء تک رہا۔ اس شاعر کا

باپ لندن کا بڑا زرتھا۔ اسے بارہ برس
کی عمر میں عہدہ اشعار نظم کئے۔ اسکی تصنیفات
میں سے ہومر شاعر یونانی کے دیوان
کا ترجمہ نظم انگریزی میں بہت مشہور ہے۔
یہ شاعر بد صورت اور دائم المرض اور چڑچڑا
ہوا تھا۔

جون اتھان سوفٹ ۱۶۶۷ء سے ۱۷۴۷ء تک رہا۔ کلیسا کے

سینٹ پیٹرک واقع شہر ڈبلن کا مسقف
تھا۔ علم سیاست میں و تدبیر المنزل میں آخو
عہدہ عہدہ مضامین لکھو میں۔ یہ شخص شاعر بھی
تھا۔ اوپر جو بیع خوب کرتا تھا۔ یہ دیرانہ ہو کر مر گیا۔

سلاطین محاصرين

فرانسه
لوی پانزدهم
اسپانیه
فلپ ششم
فرزند ششم
چارلس ششم
سویڈن
ملکه الیزابت اولی
پرتگال
سید دوم
ایون ششم
ملکه الیزابت
پرتگال
فرزند ولیم اول
فرزند اعظم

شهبانویان جرمی

چارلس ششم
چارلس هفتم
فرانسس اول
ولیم اول یا چهارم

پوپ

بنیدیکت سیزدهم
کلمنت دوازدهم
بنیدیکت چهاردهم
کلمنت سیزدهم

سویڈن

ملکه الیزابت اولی
پرتگال
سید دوم
ایون ششم
ملکه الیزابت
پرتگال
فرزند ولیم اول
فرزند اعظم

پرتگال

فرزند ولیم اول
فرزند اعظم

کاجل کے ٹیکے دیکھ کر بہت خوش ہو جیتے گا اب انگلستان میں یہ نرالا
 رسم نکلا ہے۔ سوار یون میں بونچہ اوس زمانہ کے لوگوں کو بہت پسند
 تھا اور رات کو مشعلیں شعلیں روشن کر کے سواری کے آگے آگے چلتے
 تھے کہ بازاروں میں گلوں کے تیل کی اندھی روشنی ہوتی ہے اچھی طرح
 راستہ بھی نہیں سو جھتا ایسا نہو کہ سواری کو کچھ گزند پہنچے۔ سڑکوں
 پر گاڑی کی راہ علیحدہ بنی ہوتی تھی اور پیادوں کے چلنے کی ایک علیحدہ
 اور ان دونوں کے درمیان میں ایک قطار لکڑیوں کی حد فاصل ہوتی
 تھی مگر ایک لکڑی کو دوسرے سے بڑا فاصلہ ہوتا تھا۔ جاڑوں میں
 تو بڑی چپقلش ہوتی تھی کہ جو گاڑی سڑک پر سے نکلتی تھی اوسکی رگڑ سے
 غلیظ کیچڑ کی چھٹی میں اڑا کر بڑی دور پہنچتی تھیں۔ ہر وضع و شریف
 تلوار باندھتا تھا اور یہ تو ہر روز کی دل لگی تھی کہ دو آدمیوں میں ذرا
 سی بات پر تکرار ہوتی اور تلوار میان سے باہر تھی یا گولی چلی اوس زمانہ
 میں قمار بازی کی بھی بڑی شدت تھی۔ مرد اپنے دوستوں کو جلسہ میں اور
 عورتیں اپنے گھروں میں جو اکھیل کرتی تھیں اور ایک رات میں گنجیفدا
 چوسر میں لاکھ روپیہ کی ہار جیت تو کچھ بات نہ تھی۔ وضع دار لوگ دن کو تین
 یا چار بجے اور رات کو سات بجے خاصہ نوش فرماتے تھے۔ گھروں میں بھی
 ناچ کے جلسے رہتے تھے اور کچھ مکان علیحدہ بنے ہوئے تھے جسکا
 بے چاہتا تھا وہاں جا کر اپنے دوست آشناؤں کے ساتھ مجلس عام
 میں ناچتا تھا اور باجا بجاتا تھا۔

تحفہ انتخاب رکھا۔ ۱۷۵۳ء میں عجائب خانہ انگریزی لندن میں
مقرر ہوا۔ ۱۷۵۸ء میں اول مرتبہ انگلستان میں منہ کھودی گئی

بلکہ ایں کے زمانہ سے جانج سوم کے جلوس کے بعد تک
شرفا کے لباس کی یہ صورت رہی کہ نیچے لفے لفے شلو کے جنکے دامن
گھٹنوں تک ہوتے تھے۔ اونکے اوپر چوڑے چوڑے کلف دار دامن
کے محلی پاریشمی کرتے۔ سر پر تکیائی اونچی اونچی ٹوپیاں۔ پایجا مو گھٹنوں
تک۔ جوتوں کی ایڑیاں اونچی۔ اور اونکے بکسون میں کبھی کبھی ہیرے
مگر اکثر اوقات شیشے کے نگ جڑے ہوتے تھے مرد اور عورت دونوں
بالوں میں بکئی ملتے تھے۔ مگر عورتوں کے رخت میں ایک چپینڈ
عجیب غریب ہوتی تھی یعنی پھولے پھولے سائے جنکے نیچے حلقے
لگے ہوتے تھے۔ یہ دور دار سائے تو اب انگلستان کی اشراف
زادیوں میں ایسے عام ہو گئے ہیں کہ انکی تشریح کی کچھ ضرورت نہیں
ہے۔ اس زمانہ میں یہ رسم نہایت عجیب تھا کہ سارے منہ پر کاجل
کے ٹیکے لگاتے تھے چنانچہ گولڈ اسمتھ شاعر نے ایک کتاب میں
اس رسم کی بڑی سچو بلج کی ہے۔ اور ایک چینی مسافر کی طرف سے
اوسکے کسی دوست کو ایک خط لکھا ہے اور اوسمیں یہ فقرہ بھی لکھا
ہے۔ کہ ایک نقشہ انگریزی چہرہ کا بھی بطور تحفہ کے خدمت شریف
میں ارسال کیا جاتا ہے یقین ہے کہ اس گورے گورے منہ پر سیاہ

چھوڑ دیا تھا۔ کئی مرتبہ لوگوں نے اسے یہ کہتے سنا کہ مصوری اور شاعری سے کیا فائدہ ہے۔ اس پادشاہ کا رنگ سرخ و سفید تھا اور پستہ قد تھا مگر متناسبت الّا اعضا اور خوش قطع۔

اس پادشاہ کے عہد میں تقویم سال و ماہ میں تغیر عظیم ہوا۔ تفصیل اسکی یہ ہے کہ بطرح بعضی گھڑی بہت سریع ہو جاتی ہو اور بطرح دیگر سبب میں سنہ میں بھی کئی روز زیادہ ہو گئے تھے۔ اسکی تعدیل و تسویر کیواسطے ۱۵۶۲ء سے گیارہ دن کی تنقیص کی گئی اور ستمبر کی تیسری تاریخ کو چودھویں قرار دیکر سال و ماہ کا حساب درست کر لیا۔ یہ تغیر پوپ گریگوری نے ۱۵۸۲ء میں ملک اطالیہ میں کیا تھا اور چونکہ جارج دوم کے عہد میں یہ طریقہ جدیدہ انگلستان میں جاری ہوا لہذا اسی طریقہ جاسر جہ کہنے لگے۔ اسی تغیر کے سبب سے انگلستان کی تقویموں میں عید ولادت حضرت مسیح کے دو دن لکھے جاتے ہیں۔ یعنی یوم العید باعتبار حساب قدیم اور یوم العید بنا بر طریقہ جدیدہ۔ مگر اہل جوہر اب تک اسی قدیم طریقہ کے موافق سال و ماہ کا شمار کرتے ہیں۔

۱۷۶۱ء میں ایک کتاب فروش آڈورڈ کیسی نامی نے ایک رسالہ شتل بر مضامین مختلفہ جاری کیا اور اسکا نام

ہاک امیر البحر انگریزی نے شب تیرہ و تار اور شدت طوفان و تلاطم
اتواج میں فرانسیس کے جنگی جہاز بالکل تباہ و برباد کر دئے اور فتح
عظیم حاصل کی

۲۵ اکتوبر ۱۷۵۷ء میں شاہ جارج دوم نے بھارت
وجہ الفواد صبح کو انتقال کیا۔ اس پادشاہ کو آٹھ اولاد تھے۔
اکبر اولاد فرسڈہ رکے و بیعت تھا۔ اس شاہزادہ کی شاہی سہ ماہی
میں سینکس گونہا کی شاہزادی اگستاس ہو گئی تھی اور یہ سہ ماہی
میں ۲۴ برس کے سن میں گیتہ کی چوٹ سو ہلاک ہوا۔ اس شاہزادہ کو
۹ اولاد تھے اور اکبر اولاد شاہ جارج سوم تھا جو بعد اپنی دادا کی سرپرستی
سلطنت انگلستان ہوا۔

بمبادی اولد سیر لائبہ جارج دوم کا مزاج بالکل اپنی
باپ کا سا تھا اور جن لوگوں سے اسے محبت تھی ان میں سے
اسے بھی انس تھا یعنی یہ بھی فرقہ و تھک کو عزیز رکھتا تھا اور
انگلستان سے ہمیشہ تھل کرتا تھا مگر اپنی ریاست ہندوستان کی ترویج
و تشہید اور تقویت و استحکام کی واسطے انگریزوں کی جان و مال
سے مطلق دریغ نہ کرتا تھا۔ علوم حکمت و فنون ادبیہ اور صنایع و ہوائی
پر بھی اسے چندان التفات تھا اور ان میں اس نے اپنے حال پر

تھا اور وہ صوبے جواب محالک متحدہ کے لقب سے نامزد بین انگریزوں
 کے قبضہ و تصرف میں تھے۔ انگریزوں اور فرانسیسیوں کی عملداری
 میں دریائے سنیلینڈ لائیں اور اسکی چھیلین حد فاضل تھیں۔
 اب اہل فرانسیس نے اس میں اصرار کیا کہ ان چھیلوں سے دریائے
 سنیلینڈ تک ایک قطار قلعوں کی بنائیں تاکہ انگریز امریکا کو اصلی
 باشندوں سے پوستین کی تجارت نہ کرنے پائیں۔ فرانسیسیوں کی
 اس زیادتی اور نا انصافی سے نیو انگلینڈ کے مکملہ انگریزیت
 فروختہ خاطر ہوئے اور کئی حملے فرانسیسی قلعوں پر کئے مگر فتح
 نہ پائی لکن جب پٹ وزیر اعظم کے حکم پر انھوں نے عمل کیا تو
 فتح و فیروزی حاصل ہوئی اور قلعہ پر قلعہ انھوں نے چھین لیا
 یاف فرانسیسیوں نے خود چھوڑ دیا۔ کیونکہ پائے تخت
 امریکا کے شمالی کے قریب لڑائی ہوتی اور جنرل ولف سردار
 فوج انگریزی ایسا زخمی ہوا کہ جان بر نہوا مگر انگریزوں نے فتح پائی
 اور اس شہر کے مغلوب کرنے سے تمام صوبہ کینڈا اپرنا بخش و مشرف
 ہو گئے۔

نیکویندہ ستمبر ۱۸۵۹ء

۱۸۵۹ء میں ایک معرکہ عظیم یہ بھی ہوا کہ شہر سنیلڈ
 واقع جرمنی میں انگریزوں نے فرانسیسیوں کو پشیمت دی۔
 بعد اس کے قریب ساحل بریٹین کے لڑائی ہوئی اور اس لڑائی

نیز اقبال اوج رفعت و جہان بینی پر چھنچا اور فرانسیسیوں کی حکومت
ہندوستان کے منقص و منقرض ہوئی۔ سپہ سالار مرہٹہ و پٹھان
کپنی میں بعدہ غشی گری ملازم ہوا تھا بعد اسکے ۱۸۲۴ء میں فتح پور
نوکریا اور تھوڑے عرصہ میں اس کیٹ کو فتح کر کے بڑا نام حاصل کیا
بعد اسکے اس نے مندراس میں قلعہ سیکینٹ ڈیوڈ کو سر کر لیا
اس سبب سوکارناٹک پر اسو تسلط نام حاصل ہو گیا۔ مگر جو جو مہم اس نے
سر کرائی وہیں سے فتح بنگالہ بہت مشہور و معروف ہے۔ یہ مہم کہ پیشرو
ہے کہ سراج الدولہ ناظم صوبہ بنگالہ نے ۱۸۲۴ء انگریزوں کو کلکتہ میں ایک
حجرہ تنگ و تاریک میں جس کا طول بیس فیٹ اور عرض ۱۲ فیٹ تھا
ساری رات قید رکھا اور دوسرے دن صبح کو اون میں سے کل ۲۲
آدمی زندہ نکلے باقی سب گرمی میں گھٹ کر مر گئے۔ اس ظلم و ستم
کا عوض کلایو نے ناظم بنگالہ سے لیا اور جنگ پلاسی میں اسے
شکست فاش دی۔ اسی لڑائی کی فتح ہونے سے صوبہ بنگالہ کہ نہایت وسیع
وسر سبز و شاداب اور دریائے گنگ سے سیراب ہے اور نہراہ
نرخیز و زرخیز شہر و زمین واقع ہیں سلطنت برطانویہ میں شامل
ہو گیا۔

امریکا و شمالی میں صوبہ کینڈا فرانسیسیوں کی قبضہ میں

۱۸۱۲ء میں جو بیان پر فقرہ لکھا ہوا اس کا لفظی ترجمہ یہ ہے کہ کلایو نے سیل فتح و
فیروزی فرانسیسیوں کی طرف سے دیا۔ اس کا مطلب بھی یہی ہے جو میں لکھا ہے ۱۱

فتح بنگالہ

گفتگو کی مگر اسکی جان بری نہوتی۔ جب کلاے رعایا کا رُکن عظیم
(یعنے پیٹ) پادشاہ کی چشمک سے عہدہ وزارت سے معزول ہوا
تو رعایا ایسی برہم ہوتی اور ایسا اُٹل مچا یا کہ پادشاہ کو اس عہدہ وزارت سے
بحال کر دینا پڑا اور اسکی حسن تدبیر اور اولوالعزمی اور کارگذاری سے
پادشاہ برطانویہ کو فتح پر فتح علی التواتر والاتصال حاصل ہوئی اور
دنیا سے قدیم اور دنیا سے جدید میں اسے غلبہ حاصل ہوا

اب کچھ ہندوستان میں سلطنتِ برطانویہ کے آغاز کا
حال سنئے کہ پیشتر اس ملک میں انگریزوں اور فرانسیسیوں اور پرتگیزیوں
اور قوم ڈچ فوج تجارت کے واسطے کچھ کارخانے یا کوٹھیاں قائم کی
تھیں اور ان سب میں انگریزوں کے کارخانے زیادہ سرسبز تھے۔
جتنی بستیوں فرانسیس کی ہندوستان میں تھیں ان سب میں پونڈی
چری واقع ساحل ملا بار بڑی بستی تھی اور اس بستی کے حاکم یا عامل
فرانسیسی کا نام ڈیو پلی تھا۔ اس شخص نے یہ قصد عظیم کیا کہ تمام
ہندوستان کو فتح کر لے اور شاہزادگان و راجگان ہند سے مدد حاصل
کر کے چاہا کہ انگریزوں کی بستیوں کی تیج و بجز ہندوستان میں نہ باقی
رکھے۔ انرض مندر اس کو تو چند مدت سے فتح کر کے اسنے اپنی حکومت
میں شامل ہی کر لیا تھا۔ اب تمام کارناٹک کو تاخت و تاراج کرنا شروع
کیا۔ مگر کلائیو سپہ سالار انگریزی کی شجاعت و جوانمردی سے انگریزوں کا

اس دنیا سے فانی سے طرف عالم جاودالی کے رحلت کی اور اوسکی وفات
 کے انیس برس کو بعد اوسکا بھائی ہنری بھی مر گیا۔ اس شہزادہ کو مرنے سے پہلے
 پادشاہانِ اِسٹوارٹ کو ورثہ ذکر زمین سے کوئی نہ باقی رہا
 چنانچہ کلیسائے سینٹ پیٹر واقع روم قدیم میں کیٹھوا سنگ تراش
 بنایا ہوا مقبرہ اب تک موجود ہے اور اوسپر چیمس سوم اور چارلس سوم
 اور ہنری نہم ان تین پادشاہوں کے نام کندہ ہیں مگر قبرستانِ اٹلین
 برطانیہ میں اسکا پتہ نہیں لگتا اور یہ تہوتی کہ چارلس اول ڈی ورس
 اور اوسکے بھائی کی ہڈیاں قبر میں گل کر خاک بھی ہو گئیں اور اب کوئی
 اونکا ذکر بھی نہیں کرتا بقول شاعر سے بس نامور بنیر زمین و قن کردہ اند
 گزشتیش نشان نماند در بسطِ خاک

مجاہد ام فوج برام کا دینا و شہر حال کوکس علی

بڑا عظم یورپ میں اب تک لڑائی ہو رہی تھی۔ آخر اکیلا شہنشاہ
 کے مصاحب سے اس لڑائی کا خاتمہ ہوا اور متخاصمین میں سے جسے
 کانک فتح کر لیا تھا اوسے مسترد کر دیا۔ جو فوج اس لڑائی کو اٹھانے
 تھی جب وہ بعد اختتام جنگ و انعقاد صلح موقوف ہوئی تو اوسمیں
 کثر سیاہی نو و الاسکو شیا واقع امریکا میں چلے گئے اور وہاں
 مالی فوکس بسایا۔

اس عرصہ میں ویکٹوریٹ جسے محکمۂ عوام پریمیٹ

گئے اور شریف کا عمدہ جوہت سے قبائل کو ہی میں نور و ثی حلا آتا
اب اس کا تقرر پادشاہ کے اختیار میں ہو گیا۔

شاہزادہ چارلس اڈورڈ نے آخری ایام زندگی میں
دوم قدیم میں بسر کئے اور اپنا خطاب نواب البنی مشہور کیا۔ اگرچہ
اس شکست کے بعد بھی اس کے ہوا خواہ یعنی یعقوب پاشا تک
یارون کی صحبت میں اس کی خیر منایا کئے اور اس کی سلامتی کے جام
پیا کئے مگر خاندان ایسٹوارٹ کا خاتمہ ۱۷۵۷ء کی لڑائی میں ہو چکا
تھا اور پھر کبھی اس خاندان نے استحصال سلطنت کی کوشش نہیں
کی۔ کسی زمانہ میں اس شاہزادہ کی شجاعت و جوانمردی کا ایسا شہرہ تھا
کہ اس کی تعریف و توصیف میں نظم و نثر کے طومار لکھ گئے مگر آخر عمر میں کثرت
میخواری سے وہ ضعیف و ناتوان ہو گیا آخر ۱۷۸۸ء میں بعارضہ سکت

۱۔ انگلستان کو بزرگ بین پادشاہ کی طرف سے ایک حاکم مقبرہ بنا ہوا ہے شریف کشمیر میں اور اس کا کام یہ ہے
کہ اپنے ضلع کو خدمات کا فیصلہ کرتا ہے اور اس میں و ضلع اور خفایت و حرارت اہل ضلع کا نگران رہتا ہے
اور اس کا کام شاہی اور قوانین کو نافذ کرنا ہے اور بڑے بڑے مقدموں میں ججوں کو بھی
مدد دیتا ہے اور اور خدمات مندرجہ ذیل اس کے سپرد ہوتی ہیں۔ شاید شریف کا لفظ شریف
سے کچھ مناسبت معنوی اور مجاہد لفظی رکھتا ہے مگر شریف کے معنی و مدنیہ متورہ
منصوص ہے۔ اس لفظ کا ترجمہ عامل اور چکر دار اور نویداران سب لفظوں سے ہو گیا
اور کہ آرا لفظ ٹھیک نہیں بیٹھتا ہے اسے یوہن رہنہ دین تو اچھا ہے ۱۲۔

جان ہی دیتی تھیں مگر وہ بھی اس لحظے نزاکت سے بات کرتا تھا اور
ایسی محبت کی نگاہ سے دیکھتا تھا کہ اون نازنینوں کے گورے گورے
گال خوشی سے دکنے لگتے تھے۔

غرض شاہزادہ چارلس سرحد مغربی کی جانب سے
انگلینڈ میں داخل ہوا تو تین دن میں شہر کارڈیف لے لیا۔ اور
امید تھی کہ انگلینڈ میں جو میرے ہوا خواہ ہیں وہ میری نصرت ضرور
کریں گے مگر نہ وہ کارڈیف میں اس کے شریک ہوئے نہ ملینچسٹر
میں اس کی حمایت کو آئے۔ آخر وہ دسمبر کو وہ ڈسٹر بی میں داخل
ہوا مگر وہاں سے آگے نہ بڑھا کیونکہ سرداران فوج کو بھی میں آپس میں
نقیض پڑ گئی تھی اور کئی مرتبہ علانیہ لڑائی ہوئی اس سبب سے
ہر کوچ میں شاہزادہ کذاب کی فوج منتشر و پریشان ہوئی اور اب سرداران
کو ہی نے متفق لفظ ہو کر اسے اصرار کیا کہ پیچھے ہٹ چلتے۔
غرض جبراً و قہراً شاہزادہ نے اس کی عرض قبول کی اور میدان جنگ سے
رجعت قہقری کی۔ بعد ازیں منازل و قلع مرا حل شاہزادہ کذاب
ایوس و متحدہ مع فوج دل شکستہ و افسردہ خاطر کو ہستان اسکات
لینڈ میں پھنچا اور نواب کمبرلینڈ نے اس کا تعاقب کیا۔
مقام فالکسبرگ میں شاہزادہ نے جرنیل ہاکی کو شکست
دی اس سبب سے اس کا دل پروردہ پھر ذرا تازہ ہو گیا

رجعت شاہزادہ کذاب از میدان جنگ دسمبر ۱۸۴۸ء

خندق کو طے کر کیا جو اسکے اور غنیم کے درمیان حائل تھی
 اور صفوف فوج انگریزی پر بڑے زور و شور سے حملہ کیا۔
 پہلے تو کوہیون نے اپنی لڑائی کے دستور کے موافق پلچہ مارے
 بعد اسکے بھجبا لیاں لیکر ٹوٹ پڑے اور فوج شاہی کے ٹکڑے
 اُڑا دیے۔ آخر اسکے قدم اٹھ گئے اور توپ خانہ اور میخیزین
 اور روپیہ کے صندوق شاہزادہ ظفر پناہ کے ہاتھ آئے۔
 مقتولین فوج شاہی میں کرنیل گاسرڈ بھی شامل تھا۔ شخص
 آخر عمر میں نہایت متقی و پرہیزگار ہو گیا تھا۔

اگر شاہزادہ چارلس اوس وقت فوج کو لے ہو
 لندن میں چلا جاتا تو سلطنت جانداں گھائلف کے ہاتھ سے
 جا چکی تھی مگر اوسکی سپاہ بہت کم رہ گئی تھی اور چھ ہفتہ میں او
 کہیں ۵۰۰ آدمی جمع کئے۔ اس چھ ہفتہ کے زمانہ میں فوج
 شاہی مثل سنیل دریا صوبہ فلینڈرٹس سے آئی اور نواب
 گمبرلنڈ نے بھی کچھ فوج پادشاہ کی حمایت کو تیار کی۔ او دھر
 شاہزادہ چکارلس نے اہل ایسکاٹ لندن کی تالیف قلوب
 کوئی دقیقہ اٹھانا نہیں رکھا اور کئی رات قصر ہولی ٹرڈ میں خود
 جلسہ رہے اور بڑے بڑے امیر اور امیرزادیان صحبت و قس
 یہ شریک ہوتی تھیں اڈنبرا کی بیگمیں تو شاہزادہ کے حُص

اور اوسی راستہ سے شاہزادہ چارلس شہر نورتھ میں پہنچا اور وہاں کے لوگوں نے اوسکے باب کی طرف سہاوت سے ممتولی سلطنت مقرر کر دیا۔ وہاں سے لٹلتھگووین ہو کر وہ اڈنبرا میں پہنچا اور اس کشادہ روی اور خندہ پیشانی اور خلق و تواضع سے پیش آیا کہ لوگ اوسپر فریفتہ ہو گئے اور اب اوسکی فوج قلیل اس قدر بڑھی کہ... آدمی ہو گئے۔ سوا کرٹیل گارڈز نو گریسٹ کے اور کوئی فوج اڈنبرا کی حفاظت کو نہ تھی مگر اوس شہر کے حکام بڑے نمک حلال اور خیر خواہ پادشاہ تھے اور اہل قلعہ پادشاہ کی طرف سے لڑے لیکن اہل شہر نے بخوشی شہر کے دروازے کھول دیے اور شاہزادہ چارلس داخل شہر ہو کر قصر ھولی روڈ میں فروکش ہوا۔

اس اثنا میں کوئٹ سپہ سالار فوج شاہی آف ڈیوٹی میں جہاز پر سوار ہو کر مع فوج ڈنبار میں پہنچا اور مشرق کی سمت سے اڈنبرا کو روانہ ہوا۔ اوہمز... کو ہی اور شاہزادہ چارلس کی کمک کو آئے اور انھیں ہمراہ لیکر وہ فوج شاہی کے مقابلہ کو روانہ ہوا۔ مقام پینٹن پینٹس میں دونوں لشکر دو چار ہوئے اور رات بھر بیدار اور ہوشیار رہے۔ دوپہر دن علی الصباح شاہزادہ چارلس سپاہ کو ہی کو لیکر اوس

نے عالمِ جلا وطنی میں پادشاہانِ فرانس و اسپانیا کی تقویت و
 تخریب سے استحصالِ سلطنتِ برطانیہ کی واسطے بڑی کوشش
 کی۔ اب اس خاندان کا رئیس شاہزادہ چارلس اول و دوم تھا
 جس کا لقب کڈاب مشہور ہو گیا تھا۔ ہوا خواہانِ خاندانِ اسٹوارٹ
 نے جو لقب یعقوبِ بیگ مشہور تھے جو شجرت و ولولہ مودت
 میں ایسے دلسوز و جگر خراش گیت بنائے تھے کہ ان کے سننے سے
 لوگوں کو ولولہ و ہنجان پیدا ہوتا تھا اور پیارِ شاہزادہ چارلی
 کہہ لکھ کے شاہزادہ موصوف کی تعریف گاتے پھرتے تھے۔ غرض
 اب یہ شاہزادہ سلطنت لینے کی نیت سے ساحلِ انور
 پر قریب قصبہ مؤید سرت کے وارد ہوا مگر اس کی اولوالعزمی
 اور عظمیٰ ارادت دیکھا جاتے تھے کہ کل سات افسر لیکر اتنی بڑی
 کوفت کر گئے آیا تھا کیا ہوا پچیس برس کے سن میں آدمی کے
 حوصلے بڑھے ہوئے ہوتے ہیں۔ بہت سے سردارانِ قبائل کو ہی
 اینکاکٹ لٹا دیا اس شاہزادہ کے شریک ہوئے انہیں سب کو
 نہایت معزز و ممتاز تھا۔ آخر اس شاہزادہ کا جھنڈا مقامِ کلوا
 قنات میں کھرا ہوا اور وہ وحشی کو ہیون کو ساتھ لیکر جنگِ دا
 بھاڑی پوشاک پہن کر اسے لٹھ لٹے تھے جنوب کے سمت روانہ
 ہوا۔ ادھر سردارِ جان کو پپہ سالار فوج شاہی نے بڑی دانی
 کی نوٹ لیس کی طرف چلا گیا اس سبب سے راستہ خالی ہو گیا

اس برصیب نے اوسکا سوگ بھی نہیں اُتارا ہے کہ ان بے ایمانوں نے
سلطنت کی طمع میں چار طرف سے اوسپر نرغہ کیا ہے تو شجاعان انگلستان
کو حمیت و مروت نے جوش کیا۔ غرض اودھر سے ہنگری کی کورس آس
یتیم شاہزادی کی حمایت کو پہنچے اودھر سے خود شاہِ جارج مع فوج مظفر
سوج خلیج ڈوور سے عبور کر کے اوسکی نصرت کو پہنچا۔ اس یادگار
سور کے بعد پھر کبھی پادشاہ انگلستان بہ نفس نفیس حریف کے مقابلہ کو
نہیں گیا۔ آخر ایک دیر کے قریب جسکا نام ڈیٹچن ہے اور دریائے
میلن پر واقع ہے لڑائی ہوئی اور سپاہِ انگریزی نے فوجِ فرانسیسی
شکست دی۔ مگر دو برس کے بعد جارج کا منجھلا بیٹا ثواب مکمل شدہ
قصبہ فونڈنوی واقع ملک بلجیم میں ماسٹر شل سیکس سالہ
فرانسیسی سے منہم ہوا۔ اس لڑائی میں فوجِ فرانسیسی کو بس ہی
ایک فتح نصیب ہوئی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ ملکہ ہویا یا تھرسا پناہی فتح ہوئی
اور اوسکا شوہر فرانسس سٹیون ریسر اعظم ملک لٹگنی شہ
میں اسٹریٹا کا پادشاہ مقرر ہوا اور اوسی سال مدعیان سلطنت
مذکورہ میں شہر ڈس سیدن میں مصاحہ ہو گیا اور لڑائی کا خاتمہ بخیر
ہوا۔ ملکہ جو صوفہ کہ شہنشاہانِ اسٹریٹا میں بڑی نامی و گرامی
ہے شہزادہ تا دمِ مرگ متکلیں سرپر سلطنت رہی۔

جنگِ یمن و انگلستان اور فرانسیسی

انہیں ایام میں خاندانِ اسٹوارٹ کو شاہزادوں

ن جا کر عزت گزین ہوا۔ اوسکے بعد نواب گم پینول منصب وزارت پر
قرین ہوا مگر اوسنے چند ہی مدت وزارت کی۔ اوسکے بعد عنان مہتمم
وزارت پر آئے مگر اوسکے قبضہ اقتدار میں آئی اور وہ بزور امارت ریاست
اور بہرہ ریشا و آرشاپندرہ برس تک سفید وزارت پر متمکن جاگزین ہوئے۔

ان وزیر ارک کو بعد وزارت میں ۱۲۷۱ء سے ۱۲۷۵ء تک
براعظم لڑ پٹ میں لڑائی رہی۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ ۱۲۷۱ء میں جاگیر
شہنشاہ اسٹریا نے انتقال کیا اور وصیت نامہ میں یہ لکھا
گیا کہ میرے بعد میری بیٹی میا یا تھہر پٹا وارث تخت و تاج ہوگی
مہنوز یہ شاہزادی تخت سلطنت پر جلوہ افروز نہ ہوئی تھی کہ بی بی شاہزادی
نے اوس پر غم کیا۔ صوبہ پٹنہ میں لاکھ کے رئیس نے ہنگامی کی
ریاست کا دعویٰ کیا اور فرما لے دو م شاہ پٹنہ کے فرما
ایسٹ انڈیا کمپنی اور لڑائی شاہ فرانس نے تو اوس بی بی شاہزادی
کو بالکل مجبور کر دیا۔ جب انگریزوں نے دیکھا کہ فرانس
پٹنہ کے پادشاہ متفق اور یکدل ہو گئے ہیں اور فرما لے دو م
کی اولوالعزمی اور عالی مرتبتی سے پٹنہ کی سلطنت روز بروز
کرتی جاتی ہے تو وہ ڈرے کہ مبادا اوسکی ترقی ہمارے تشرکاء
ہو اور جب انھیں یہ خیال آیا کہ اسے اس نازنین شاہزادی
سین میں کیسا آسمان ٹوٹا ہے کہ ایسا چاہنے والا باپ مر گیا او

اور ذی وقعت و ذی اقتدار ہیں۔ اس فرقہ کا بانی جان و زلی
ہوا۔ جب یہ مرد دیندار مدرسہ عالیہ آکسفورڈ میں اکتسابِ علوم میں مشغول
تھا تو اکثر مدرسہ ہی میں لوگوں کو جمع کر کے نماز جماعت پڑھایا کرتا تھا
اور جب مدرسہ سے باہر جاتا تھا جب بھی اقامتِ صلوٰۃ اور وعظ میں
مصروف رہتا تھا آخر چند ہی روز میں وہ بڑا واعظ مشہور ہو گیا۔ اوسکو
وعظ میں یہ تاثیر تھی کہ بڑی بڑے ذی علم لوگ اوسکے گرجے میں وعظ سننے
کوتے تھے حالانکہ اوس زمانہ میں دینداری کا یہ حال تھا کہ عباد و صلحا
پر لوگ مسخریہ و استہزا کرتے تھے۔ اس کا رخیہ میں وہایت فیلا
نے اوسکی بڑی اعانت کی۔ یہ قسپس تمیس فرقہ اصولی نصاریٰ یعنی
یزانی سے بھی لائق و فائق تھا اور فصاحتِ لسان و بلاغتِ بیان
میں اپنا عدیل و نظیر نہ رکھتا تھا۔ فی الحقیقت ان دو بزرگوں نے
اہل انگلستان پر بڑا احسان کیا اسواسطیکہ ہی حیا علوم دین میں بڑی پیشرفت
بنے اور انہیں کی سعی جمیل و کوشش بلیغ کا یہ ثمرہ ہے کہ اہل انگلستان
آج تک دولتِ دیندار ہی سے متمتع و بہرہ مند ہیں۔

اب والپول وزیرِ اعظم کو بہت سخت مشکلیں و پریشانی
اور جب اوسنے دیکھا کہ جو لوگ میرے مخالف و معاند ہیں وہی پارلیمنٹ
میں بکثرت مقرر ہوئے ہیں تو اوسنے استعفاء دیدیا اور اوسے لواب
اور قسٹ کا خطاب عنایت ہوا اور اسی کو غنیمت سمجھ کر وہ قصبہ

کو کچھ جنگی جہاز لیکر و سرائے امیر البحر کی کمک کو بھیجا۔ یہ سزا داری
کا میاب نہوا اور اس مقام سے ہٹ کر جنوب کی طرف چلا گیا اور بندر گاہ
پیشا واقع موضع چلی کو لوٹ لیا اور تین برس تک سمندر میں غنیمت
کی فکر میں پھر کیا آخر کو ایک جہاز اسپانیا کا جو مالدار کو جاتا تھا
اور جس پر ۳۰ لاکھ روپیہ بار تھا پکڑ لیا۔ جب یہ سردار (آفسر)
۳۳ سالہ مین فقط ایک ہی جہاز لیکر انگلستان میں پھر آیا تو ۳۰ لاکھ
روپیہ کا گجھا دیکھ کر لوگوں کی باچھین کھل گئیں اور اس کے
آنے کی بڑی خوشیاں منائیں۔

اسی زمانہ میں وہ فرقہ حادث ہوا جس کا نام متحکم
یعنی اصولی ہے۔ اب اس فرقہ کے لوگ انگلستان میں بکثرت ہیں
یہ ترجمہ مثلاً سبت لفظی کے لفظی معنی یا بند طریقہ ہیں
اور یہی لفظ اصولی کا ہی مفاد ہے مگر باعتبار معنی اصطلاحی کے ان دونوں لفظوں میں
البتہ تغایر ہے کیونکہ اصولیین اہل اسلام کا مسلک تو اجتہاد و تقلید اور استدلال لفظی
تہذیب پرست اور اجماع و استصحاب پر مبنی ہے مگر متحکم شیخ یعنی اصولیین
تہذیب کے اعتبار سے یہ ہے کہ محض اقرار یا بچکان اور تقرب کے اشد اور خضوع و
تواضع کے اشد حقیقت ایمان اور موصول اے ایمان نہیں ہے
تہذیب کے اعتبار سے یہ ہے کہ محض اقرار یا بچکان اور تقرب کے اشد اور خضوع و
تواضع کے اشد حقیقت ایمان اور موصول اے ایمان نہیں ہے

واکہ جب انگریزی جہاز ساحل امریکا کی چھوٹی پر چھپے تھے
 اُنہ کے جہازوں کے ناخدا جو ساحل مذکور پر تھا بغیر و
 تھے کہتے تھے کہ ہمیں شہ ہے کہ ان انگریزی جہازوں میں
 کامال ہے جس پر محصول پڑتا ہو پس ہم انکی تلاش کرنے کے مستحق
 یہ ملک ہمارا ہے۔ نواب و الپول نے ہر چند چاہا کہ اس
 اہل اسپانیہ سے مصالحہ ہو جائے مگر اسکی سعی بڑی
 لڑائی کا ارادہ ظاہر ہوا۔ جب اہل لندن
 اسے کار نے لڑائی کا عزم باجزم کیا ہے تو خوب
 گھنٹے بجائے مگر جب وزیر موصوف نے او نہیں اس قدر
 ٹوچکے چیکو کہنے لگا کہ اب تو یہ لوگ خوشی کے گھنٹے بجاتے
 گوشت افسوس ملین گے۔ غرض لڑائی ہوئی اور سپاہ
 قصہ پوسٹوں بلو جو خاکناے ڈیوین میں واقع ہو
 کر تھوڑے دنوں کے بعد شکست بھی ایسی کھائی کہ یہ فتح
 تفصیل اس جمال کی یہ ہے کہ و مرفن امیر البحر اور
 سپہ سالار ایک بڑا بحاری پیرا جنگی جہازوں کا ایک شہر
 ناپر حملہ کرنے لگا۔ شکست کھائی اور اس شکست کا باعث
 عاقی ہوئی۔ اسپر طرہ یہ ہوا کہ وہاں
 ون انگریز یوہین مر گئے اس سبب

انگریز

ایس

کر دی جائیں اور وہاں کے لوگوں کو جو فرمانِ شاہی عطا ہوا تھا وہ چھین لیا جائے۔ مگر ایٹیکاٹ کنگڈ کے ممبروں نے اس جرات و استقلال سے اس قانون کو رد کیا کہ آخر یہ جاری نہونے پایا لیکن یہ کب ہوا جبکہ تمام اہل ایٹیکاٹ کنگڈ کو کلاً وقابلۃ اہل انگلندہ سے بغض و عداوت شدیدی پیدا ہو گئی۔

سنت ۱۷ میں ملکہ کیونولا کین مر گئی۔ یہ ملکہ والپول وزیر اعظم کی بڑی دوست شفیق اور حامی و مددگار تھی۔ اسپرٹ یہ ہوا کہ سنت ۱۸ میں جنگ اسپانیا میں سپاہ انگریزی شکست فاش کھاتی اور مصائب میں مبتلا ہوتی۔ اس شکست سے وزیر موصوف کی حکومت ایسی متزلزل ہوئی کہ اب اس کا سنبھالنا غیر ممکن تھا۔ ادھر بادشاہ اور فرسٹ مرلے و بعد اوستے مخالف تھے اور دھڑلے بڑے علماء و شعرا مثل ٹامسن اور جان سن اور سووٹ اور پوپ کے اوسکے مٹانے میں گتہ کر رہے تھے۔ سنت ۱۹ و جنگ کا ایک گروہ بھی وزیر موصوف سے ناراض ہو کر اوسکے دشمنوں کا شہ یک ہو گیا اور اب سیزان حکومت میں اور ناپلہ ایسا بھاری ہو گیا کہ والپول فقط ایک پاسنگ رہ گیا۔

اب جنگ اسپانیا کی کچھ کیفیت سنئے کہ اس لڑائی کا

چاہا کہ قانون ہفت سالہ کو بھی منسوخ کروالین مگر کچھ سوچا ہوا یا نہیں

۱۳۴۷ء میں اسکات لینڈ میں ایک ہنگامہ شدید
برپا ہوا اور تمام ملک میں تلاطم مچ گیا۔ اسکی کیفیت یہ ہے کہ شہر انڈرا
میں ایک سوداگر ولسن نامے سرکاری محصول اڑا جاتا تھا اس جرم
میں وہ گرفتار ہو کر جیل خانہ بھیجا گیا وہاں سے اسنے ایک اور
قیدی سی رائیوٹ مسج نامے کو نکال دیا اسنے لوگوں نے
ولسن کی مرؤت و ہمت پر بڑی تحسین و آفرین کی اور جب اسے
پھانسی دینے لے گئے تو انھوں نے جلا د اور سپاہیوں کو مارے
دھیلون کے بولا دیا۔ جب پولیس ٹیس فی کہ محافظین شہر مذکور کا دفتر تھا
یہ ہنگامہ دیکھا تو مفسدون پر بند و قین مارین اور انھیں سے کئی
شخص مارے گئے۔ اس جرم کی پاداش میں افسر مذکور کو پھانسی کا
حکم صادر ہوا مگر لنڈن سے حکم آیا کہ ابھی اسے پھانسی نہ دواور یہ افواہ
اڑا کہ اب کی ڈاک میں اس کے عقوبت تصور اور رہائی کا حکم آجائے گا
مگر لوگوں نے یہ تجویز کی کہ یہ شخص کی طرح سے بچنے نہ پائے اور ۱۷
ستمبر کو بوقت شب بہت سے آدمی اس جیل خانے میں گھس گئے
جس میں وہ قید تھا اور اسکو نکال کر ایک نگیز کی تلی پر پھانسی دی
اس ظلم سے سرکار بہت غضب ناک ہوئی اور پارلیمنٹ میں ایک
قانون اس مضمون کا پیش ہوا کہ دیوار ہائے شہر انڈرا منہدم

تجارت پر دو قسم کا محصول لگایا جاتا ہے۔ ایک یہ کہ بعض اشیاء
 تجارت اور ملکوں سے انگلستان میں آتے ہیں اور پھر جو محصول لگایا
 جاتا ہے اس سے کسٹم کہتے ہیں۔ دوسرے یہ کہ بعض اشیاء تجارت
 خود انگلستان میں بنتی ہیں اور پھر جو محصول لگایا جاتا ہے اس سے
 ایکسائس کہتے ہیں۔ اب بعض بے ایمان سوداگروں نے یہ وتیرہ
 اختیار کیا تھا کہ شراب اور تمباکو کا محصول صاف اڑا جاتی تھے۔ اس کے انسداد
 کے واسطے والیوٹل وزیر اعظم نے ایک قانون دوسرے قسم کے محصول
 یعنی ایکسائس کے باب میں تجویز کیا اور چاہا کہ یہی قانون شراب
 اور تمباکو میں بھی جاری ہو۔ جب سوداگروں نے یہ رنگ دیکھا تو ہا
 وایلا مچائی کہ اس قانون سے ہم برباد ہو جائیں گے اور جو فریق پارلیمنٹ
 کا وزیر اعظم موصوف سے مخالف تھا اس نے بھی ان سوداگروں کی تائید
 کی اور کہہ کہ اس قانون سے اس کا منافع بے شمار معلوم
 ہوتا ہے کہ اس محصول کی تحصیل اور انتظام کے واسطے بہت سی ایسے
 لوگ نوکر رکھے کہ جب پارلیمنٹ کے واسطے ممبر منتخب کیے جائیں اور
 وہ ان متوسلین خاص کو اشارہ کرتے تو یہ اویسکو موافق رہے دین
 جب وزیر اعظم نے کہ بڑا دور اندیش تھا یہ زور و شور مخالفین کا دیکھا
 تو اپنے دل میں کہا کہ بلا سے بات جائے مگر وزارت تو بچے اور یہ سوچو
 اس قانون سے بالکل مست بردار ہو گیا جب فریق مخالف نے دیکھا کہ وزیر
 اعظم دب گیا تو خوب بغلین بجائیں اور پارلیمنٹ کے دوسرے اجلاس میں

نفاذ قانون درباب محصول شراب

ادشاہ کے عہد میں بھی ہر دو فرقہ متضادہ آریاب سیاست میں سے
فرقہ و ہنگ کو غلبہ رہا اور فرقہ ٹوس جی معرض حمل و زہول میں پڑا۔

جارج دوم کے عہد میں متحرک راجوٹ و آلپول پندہ
برس تک وزیر اعظم رہا۔ باوجودیکہ یہ شخص بہت کم علم اور بڑا اکھڑا
درشت مزاج تھا مگر منصب جلیل وزارت کو بڑے استحکام اور دانائی
سے سنبھالے رہا لکن بددیانتی بھی کی اور پندرہ برس جو وہ وزیر
اعظم رہا تو ریشوت کی بدولت۔ اوسکی دنیا داری اور مردم سازی کا
یہ حال تھا کہ بعضوں کو اسنے خطاب ہائے عزت عنایت کئی بعضوں
کو تاج ہائے کرامت سے سرفراز کیا بعضوں کو تمہائے دلاوری سے
ممتاز کیا بعضوں کو خدمات جلیلہ و کثیر المنفعہ عطا کیں اور
ممبران محکمہ عوام پر وہیہ کامنہ برسا دیا۔ غرض وہیہ کے زور سے
اکثر ممبران محکمہ امرا و محکمہ عوام ہمیشہ اسکے کلمہ گو رہے۔

۱۷۰۱ء میں ایسٹ انڈیا کمپنی نے جو جماعت تاجران
ہند کو ایک نیا فرمان سرکار شاہی سے عنایت ہوا اور اسکے شکریہ
میں اسنے ۲۰ لاکھ روپیہ خزانہ عامہ میں داخل کیا۔ مگر آلپول
کے عہد وزارت میں ایک واقعہ اعظم و فایز ہوا۔ وہ یہ ہے کہ محصول
کے باب میں ایک قانون جاری ہوا۔ واضح ہو کہ انگلستان میں مال

سَرچاڑ اِسٹیل ... ۱۷۷۹ء سے ۱۷۸۹ء تک رہا۔ ایوننگڈ کاربن

والا تھا۔ اس کے ساتھ میں ایک رسالہ
جاری کیا جس کا نام ٹیکس
یعنی ہزل گو ہے۔ بعد اوس کے اس
میں کتاب مشورہ ترجمہ المناظرین
میں مختلف مضامین لکھ کر شروع کئے
اور بہت سی نقول و حکایات تماشہ گاہوں
میں شیعہ بنانے کے واسطے نظم کئے

باب دوم عہد شاہ جاگیر دوم

سنہ ولادت ۱۷۸۳ء اور سنہ جلوس ۱۷۸۷ء۔ سنہ وفات ۱۷۹۶ء
جاگیر اول کے بعد اوس کا بیٹا جاگیر دوم پادشاہ ہوا۔ اوس کی ولیدگی
کے زمانہ میں اوس کے باپ نے اسے اور اوس کی ماں کو حسد کے مارے
انگلستان میں نہ آنے دیا تھا۔ اب یہ پادشاہ سن کو حکومت کو پہنچ چکا تھا
یعنی ۲۴ برس کا تھا اور اس کی شادی آنسپال کی شاہزادی کیڈولائی
سے مدت سے ہو چکی تھی۔ یہ شاہزادی عقل مند اور خجستہ الموار تھی۔ اس

مشاہیر اہل تصنیف کا تذکرہ اول

جوزف ایڈیسن سائنس سے وابستہ ایک نامور دانشور اور

شاعر تھا۔ اس کی طبع زامضامین کتاب
اس کی دیگر کتب نیز ہفتہ الناطقین میں

مشہور و معروف ہیں۔ اس کی

نظرون میں سے ایک قسم کا مرثیہ اور ایک
خط منطوق مشہور ہے۔ یہ شخص ملکہ آئین

کے عہد میں وزیر ممالک غیر مقرر ہوا۔

سرائیک نیوٹن سائنس سے وابستہ ایک نامور

لنگن کا باشندہ تھا۔ مدرسہ عالیہ کیمبرج

میں مدرس اعلیٰ تھا۔ اس شخص کو ابو الحکام انگریزی

کہتے ہیں۔ جبر و مقابلہ میں اس کی مسئلہ ثلثاۃ

بالا التکریر ثابت کیا اور فلسفہ طبیعیہ میں

مسئلہ جذب اجسام مستند کیا۔

اس کی تصنیفات میں سے ایک سالہ علم طبیعیات

میں مشہور ہے اور زبان لاطینی میں لکھا ہے۔ اس کی

حضرت انبیاء اور اثبات وحی کو باب میں بھی لکھا

ہوئی اوس میں زمین باتون کا ذکر کرنا ضرور ہے۔ ایک بات تو یہ ہے کہ فائر ٹھیکٹ نے مَقِیاسِ حرارۃ اختراع کیا۔ دوسری یہ کہ ریشم بافی کی کل نے رواج پایا۔ یہ کل ٹومب اطالیہ سے انگلستان میں لایا تھا۔ تیسری یہ کہ چھک کے ٹنگہ کا تجربہ کیا گیا اور پھر اس علاج کا امتحان مجرموں پر کیا گیا۔ چوتھی یہ کہ انگلستان میں اول مرتبہ سٹے کے حروف ڈھالے گئے۔

اسلاطین معاصرین

فرانس	سنہ وفات	پوشیا	سنہ وفات
لوئی چہارم	۱۷۱۵ء	فرڈرک	۱۷۶۱ء
لوئی پانزدہم	فرڈرک ولیم
اسپانیہ		ترکستان	
فلپ پنجم	۱۷۴۴ء	احمد سوم
لوئی	۱۷۶۵ء	شہنشاہ جرمنی
فلپ ششم	چارلس ششم
سویڈن		یوپ	
چارلس دوازدہم	۱۷۱۹ء	کلیمنٹ یازدہم	۱۷۱۲ء
.....	اوسینٹ	۱۷۲۳ء
.....	بلیڈکٹ سیزدہم
.....
.....

کمپنی یعنی جماعت تاجران ہند کے مقابلہ پر شہنشاہِ حجاز منیٰ نے
ایک جماعتِ تجارتی شہر اوسٹریڈل میں مقرر کی تھی۔

جاسرجہ اول صوبہ ھینڈو و مین گشت کرتا تھا
کہ اٹھائیس سفر میں قریب قصبہ اوسٹریڈل کے مرضِ سکتہ میں
مبتلا ہوا اور دوسرے دن مر گیا۔ اوسے ایک بیٹا تھا یعنی
جارج دوم جو اہ سکا جانشین ہوا اور ایک بیٹی تھی جسکا نام سوفیا
تھا اور جہاں شاہِ پرتگال سے منسوب تھی۔

اس پادشاہ کے خصائل و عادات بالکل اہلِ حجاز منیٰ
کے سے تھے یعنی یہ اکثر افسردہ و منقبض رہتا تھا اور انجامِ ہمین
اور کم گو تھا اور جو اوصافِ کار و بار دنیا کے انصاف کے واسطے
ضرور ہیں یعنی جفا کشی اور ضبطِ اوقات وہ اوس میں جمع تھے
مگر اوسنے اپنی بی بی سے ایسی بدسلوکی کی کہ اسکا جواب ہمے کچھ
نہیں ہو سکتا علاوہ برائین انگلستان کی حکومت میں اوسنے فرقہ
و ھیک کی از حد جنبہ داری کی اور ہر امر میں ھینڈو و مین کو نفع کو
انگلستان کے فائدہ پر مقدم سمجھا۔ اوسکی صورت سے سادگی
اور مضبوطی ظاہر تھی۔

جو ترقی و توسیعِ علوم و فنون اس پادشاہ کے عہد میں

دوہائی دی کہ ہائے ہمیں پادشاہ کے وزیر ون نے اس جال میں پھنسا
اب ہم اونسے طالب انتقام ہیں۔ انہیں کے خوف سے نواب مسند
کنڈ وزیر اعظم اور ایل پی مہتمم خزانہ عامرہ نے استعفا دیا۔
غرض شجارجوئی کا دوا لائے سے سیکڑوں گھروں پران ہو گئے
اور صد ہائے ٹھکانہ دل ہو کر اپنے ہاتھ سے اپنے تئیں ہلاک کر ڈالا
اور یہ عظیم الشان کارخانہ شلِ حباب بر سرِ آب ایک مین فنا ہو گیا۔

بعد اسکے راجوٹ والپول مہتمم خزانہ عامرہ
مقرر ہوا اور بین برس تک اس عمدہ جلیلہ پر مامور رہا۔ وہ انتظام
محاصل ملکی میں مداخلت تامہ اور دستگاہِ کامل رکھتا تھا اور انگلستان
اور کابندہ احسان ہے کہ اوسکی تدبیراتِ صائب سے تجارت اور
دستکاری کو بڑی رونق اور ترقی ہوئی۔

جاسرچ اول کے آخر عہد میں یہ سانحہ عظیم ہوا کہ العفو
یعنی ہوا خواہان جیمس کذاب نے بنیتِ فساد سازش کی
اور وہ ظاہر ہو گئی اور اوسکی مشارکت کے جرم میں آٹھ نو
اسقف و چھ سو تمام عمر کو انگلستان ہو کال دیا گیا دوسرا واقعہ
ہوا کہ پادشاہ انگلستان اور پادشاہانِ اسپانیا و جبرائیل
سے خفیف سی لڑائی ہوئی۔ اس کا منشا یہ ہوا کہ ایسٹ انڈیا

کسینے یہ مشہور کیا کہ ہم آب شور کو شیریں کر دیتے ہیں کسینے یہ خبر اڑادی کہ ہم ایسا پانی سے لکھوڑے لاکڑیچین گے جسکا جی چاہے ہمارا شیریں ہو۔ منتظرین کا خانہ تجارتی بچہ جنوبی نو پارلیمنٹ کی حمایت سے ان چھوٹے چھوٹے کارخانوں کو دبا لیا مگر جب یہ کارخانے ٹوٹ گئے تو اونکا کارخانہ بھی کہ ان سب کی ناک تھی برباد ہو گیا اور اب اونکے شرکار بھی خواب غفلت سے بیدار ہوئے اور سب اپنے اپنے حقے نیچنے کو دوڑے لکن اب کون لیتا تھا۔ خلاصہ کلام یہ کہ تجارتی بچہ جنوبی کے دفتر بند ہو گئے اور ہزاروں کے دو اسے بھل گئے اور جھاڑی زمین پر بیٹھ گئے۔

نواب والپول ابتدا سے کہتا تھا کہ اگر یہ بڑا جوا ہے اس میں نہ پھنسو مگر اس بیچارے کی کون سنتا تھا آخر اب اوی نے اپنی قوم کی عزت رکھ لی اور یہ تجویز کی کہ جن جن کا روپیہ ڈوب گیا ہو اونکا نقصان لوگ آپس میں بانٹ لیں تاکہ کل قوم پر بار نقصان کم ہو جائے چنانچہ تجارتی بچہ جنوبی کے سرمایہ میں سے نو کروڑ کے حقے بنکے لگائے گئے اور نو روپیہ کروڑ الپینٹ انڈیا کمپنی کے سرٹھے اور سرکار نے سات کروڑ روپیہ نذرانہ کے معاف کر دئے۔ اگرچہ اس انتظام سے لوگوں کا خوف واضطرار کم ہو گیا اور کسی قدر اونکا نقصان بہت گیا مگر اسپر بھی صد ہا آدمی نان شبینہ کو محتاج ہو گئے اور سب فی

جا بجایہ تذکرہ ہونے لگا کہ جزائرِ بحرِ اگلاہل میں اسقدر روپیہ ہے جسکی حد و پایان نہیں اور اس ذکر کو لوگ کس اشتیاق سے سنتے تھے کہ اللہ اکبر۔ یہ خبر سنکر سیکڑوں آدمی سراپہمہ تجارتِ بحرِ جنوبی کے کارخانوں میں دوڑے اور انہوں نے کہا کہ جسقدر روپیہ ہمارا قرضہ قومی میں شریک ہو وہ آپ اولین اور اسکے عوض میں ہمیں اپنی تجارت میں شریک فرمائیں۔ اللہ اکبر حوصلہ مال کیسی عالمگیر تھی کہ اہلِ دول اور زنانِ بیوہ اور ارباب سیاست یہاں تک کہ ہر کارے ایک دوسرے کو دھکیلاتے ہوئے سراپہمہ دوڑے اور ان سوداگروں کی میز پر روپیہ پھینک دیا اور انکو متصدیوں نے انہیں کچھ کاغذ کے پرزے دیدے ان پرزوں کو وہ سادہ لوح یہ سمجھے کہ ان سے بسکٹی دولت ملے گی۔ جب ان سوداگروں نے یہ اقرار کیا کہ جو ہمارے ساتھ روپیہ شریک کرانے سے کم بچا پس روپیہ سیکڑا دیں گے تو اور بہت سے لوگ شریک ہوئے۔ غرض حریصوں کو روپیہ کے عشق میں مایخو لیا ہو گیا اور مایخو لیا جو بڑا تو خاسا جنون ہو گیا۔ فقط اس امیدِ موبوم پر کہ بحرِ جنوبی کی تجارت سے ساری دنیا کی دولت ہمارے ہی گمبین چلی آئی گی لوگوں نے ہزار کی جگہ دس ہزار دے اور اس بڑے کارخانہ کی دیکھا دیکھی بہت سے چھوٹے چھوٹے کارخانے تجارت کے قائم ہوئے اور کسی نے یہ ہشتاد دیکھ ہم سپرہ سے چاندی نکالنے لگے۔

اسکی بھینوی کا یہ باعث ہوا کہ قرضہ قومی بڑھتے بڑھتے ۵۳ کروڑ روپیہ ہو گیا تھا اور جن لوگوں نے روپیہ قرض دیا تھا سرکار کو چھ روپیہ سیکڑا کے حساب سے اونھیں سود دینا پڑتا تھا اور سود کی تعداد ۳ کروڑ ۱۸ لاکھ روپیہ سالانہ تک پہنچ گئی تھی۔ یہاں کل آمدنی ملک ۸ کروڑ روپیہ سالانہ تھی لہذا اس قدر سود دینا سرکار کو بہت کھلا اور اب بڑے بڑے سیاق دان اس امر عظیم میں غور و خوض کرنے لگے کہ کوئی تدبیر ایسی بھی نکل سکتی ہو کہ اس بار قرض سے سرکار سبکدوش ہو جاتے نہین تو خیر کچھ تو یہ بار گران کم ہو جاتے۔ بینک انگلستان اور تجارت بحر جنوبی نے اس مقصد عظیم کی انجام کی کئی تدبیریں سرکار سے عرض کیں اور تجارت بحر جنوبی کی عرض سرکار نے قبول کی۔ اس جماعت کا بہ منتظم اور سربراہ کار بلنٹ تھا اوسنے سرکار سے عرض کی کہ تمام قرضہ قومی ہمارے ہاتھ بیچ ڈالیے اور حیسق در روپیہ آپ کو درکار ہو ۴ روپیہ سیکڑا پر ہم سے لیجیے بلکہ سات کروڑ روپیہ اور ہم سرکار کو نذرانہ کے طور پر دیتے ہیں۔ اس تدبیر سے سرکار کو یہ فائدہ ہوا کہ قرضہ قومی کا سود ہر سال ایک ٹلٹ گھٹتا جاتا تھا اور پھر بہت سا نقد روپیہ بھی سرکار کے ہاتھ آتا تھا۔ اس حسن سلوک کی مکافات میں سرکار نے تجارت بحر جنوبی کو یہ حق عطا کیا کہ اونکے سوا کوئی جنوبی دریاؤں میں تجارت نہ کرے۔ اب انگلستان میں

نے یہ لیا کہ جیسے کڈاں کی طرف سے اسیکات لڈ پر فوج
کشی کی مگر اس شدت سے طوفان آیا کہ اسپانیا کے جہازوں
کے پرچے اڑ گئے اور وہ بے نیل مقصود پھر گئے۔ جب شاہ
اسپانیا نے جنگ بحری و بری دونوں میں شکست کھائی تو
ملوک اراچہ سے سائل صلح ہوا۔

جس سال یہ معرکہ ہوا اسی سال مجلس اساقفہ قسطنطنیہ
جو انتظام امور کلیسائی کے واسطے قانون بناتی تھی اور مثل پارلیمنٹ
کے پادشاہ کو روپیہ بھی دیتی تھی موقوف ہو گئی اور پھر کبھی نہ مقدر
ہوتی۔ جبے سیاست ملک میں فقط اساقفہ کی بار اور اساقفہ چرچہ کو
داخلت رہتی ہے اور محکمہ امرامین شریک شورش ہو تو دین۔

۱۹۱۷ء میں سودا گروں پر عجب بلا نازل ہوئی —
پاریس پائے تخت فرانس میں ایک صاحب لانا میو نے کہ اسیکات
لڈ کا باشندہ تھا ایک جماعت سودا گروں کی اس غرض سے مقرر
کی کہ روپیہ اور اشرفی کے بدلے ٹوٹ کے کاغذ چلائیں۔ اب ان
سودا گروں کا دوا لائل گیا اور ہزاروں آدمی جو ان کے شریک ہوئے
تھے تباہ ہو گئے۔ دوسرے سال ایک جماعت سودا گروں کی
انگلستان میں قائم ہوئی۔ اس جماعت کا نام تجارتی بکریوں کا تھا

آنے پاتی اور انتظام ملک میں خطا اور ظلم نہیں ہونے پاتا مگر جب ونکی مخالفت باہمی حد اعتدال سے تجاوز کر جاتی ہے تو او سے زیادہ کوئی چیز ملک کو مضر نہیں ہوتی۔ اس سبب سے ایسے ایسے قوانین کا جاری ہونا جیسے قانون ہفت سالہ ہے نہایت ضروری اور مفید تھا۔

اپنے وطن تھینو ورس کی خاطر سے جاکر
پادشاہان سوئیڈن و اسپانیہ سے لڑا اس نزع کا
منشار یہ ہوا کہ جارج نے برطانیہ اور ورسٹون کی ریاستیں
پادشاہ ڈینی مارک سے مول لی تھیں اب چارلس شاہ سوئیڈن
نے ان ریاستوں پر اپنی ملکیت کا دعوے کیا۔ غرض لڑائی ہونے
کو تھی کہ پادشاہ سوئیڈن ہنگام محاصرہ فرما ڈیڑھ سال لڑا
گیا اور انگلستان اس کے حملہ سے مامون و محتون رہا۔ بعد ازاں
ملوک اربعہ یعنی پادشاہان جبرمنی و انگلنڈ و فرانس و
ہالینڈ نے اسپانیہ کے پادشاہ سے لڑنیکو باہم سازش کی اسکا
منشار یہ ہوا کہ فلپ شاہ اسپانیہ نے بعض بلاد اطالیہ
میں جو شاہ جبرمنی کے زیر حکومت تھو مداخلت بیجا کی۔
عساکر اربعہ میں سے فوج انگریزی نے سرداری باینگ ایلر البحر
اسپانیہ کی فوج بحری کو جزیرہ صقلیہ میں قریب اس پیمار
کے شکست دی۔ اس شکست کا انتقام البرٹوی وزیر اسپانیہ

اور نواب مائر جہان پر سوار ہو کر فرانسس چلڈسے اور فوج کو اسکی تقدیر پر چھوڑ گئے۔ کذاب موصوف کی شرکت کے جرم میں نواب ڈسٹروٹ وائٹ اور لارڈ کیمپبیل اور اوربیس شخصوں نے پھانسی پائی اور بھجوتوں کی جاگیریں ضبط ہو گئیں۔ اور ہزار آدمی سے زیادہ امیچکائر شمالی مین نکال دئے گئے۔ غرض سلسلہ اعمال کی بغاوت کا انجام یہ ہوا۔

جارج اول کے عہد میں ایک تغیر عظیم آئین سلطنت میں واقع ہوا۔ وہ یہ ہے کہ قانون ہفت سالہ جاری ہوا جسکا مفاد یہ تھا کہ پارلیمنٹ سات برس سے زیادہ نہیں اجلاس کر سکتی یہ تدبیر صائب فرقہ و ہیک کی سعی سے عمل میں آئی تھی اور اس سے بہت سے فساد مٹ گئے اس واسطیکہ اسے پیشتر بموجب قانون سٹہ سالہ کے کوئی پارلیمنٹ تین سال سے زیادہ نہ رہ سکتی تھی اور اس میں یہ بڑی قباحت تھی کہ ایک پارلیمنٹ کے تقرر کے وقت جو لوگوں کو اوسمیں شریک ہونے کا جوش و خروش پیدا ہوتا تھا ہنوز وہ کم ہونے پاتا تھا کہ دوسری پارلیمنٹ کی دھوم مچ جاتی تھی اور اور زیادہ ہٹلے چخ جاتا تھا فرقہ و ہیک اور فرقہ ٹوری میں خصومت حد سے سے زیادہ بڑھ گئی تھی۔ یہ سچ ہے کہ ارباب سیاست کا تشا جوت مخالف مثل مدو جزیر دریا کے ملک کو بہت نافع ہوتا ہے اور اس کے سبب سے لوگوں کی طبیعت میں ہینچان و سوزان رہتا ہے اور غفلت و کاہلی نہیں

مگر ایسا شدید مقابلہ کیا کہ تھوڑی دیر لڑنے کے ثواب حاصل ہو جیست تمام شہر پر تانے کو پھیر گیا۔

جیست کے لڑاؤ کو اہل فرانس حیرت انگیز قرار دیتے تھے اور انگلینڈ میں جو اس کی خواہ تھے وہ اسے جیست شتم کہتے تھے۔ اور اسکاٹ لینڈ میں جو اس کے خیر خواہ تھے وہ اسے جیست شتم کہتے تھے۔ اب لڑاؤ موصوف یہ سہنچا کہ دیکھوں اپنے وطن یعنی اسکاٹ لینڈ میں جانا میرے حق میں مفید ہوتا ہے یا نہیں اس خیال سے وہ پیمپٹر ہلڈ میں پہنچا مگر بالکل بے سرو سامان تھا نہ اس کے پاس فوج تھی نہ روپیہ تھا نہ میخربن تھا۔ جب اس کو خواہاں ہونے سے بالکل تھک گیا تو وہ بھی مایوس ہو کر کھسک گیا کیونکہ انھیں اس کی امید قوی تھی کہ ہمارا سردار فرانسس سے مدد لیکر آئے گا اور خاندان اسٹوارٹ کا پھر رنگ جمائے گا۔ مگر اس شاہزادہ کی بیوقوفی و کج سمجھی کہ ابھی سلطنت کے نام خاک نہ ملا تھا لیکن وہ اپنی تاجدار کی تیاریاں کر رہا تھا اور کئی دن اس نے اسی سامان میں اپنی اوقات شہر پر تانے میں ضائع کی اور وہاں بیٹھا ہوا خیالی پلاؤ پکار رہا تھا کہ اب تو سلطنت اپنا مال ہے حالانکہ کچھ ہونا ہونا خاک نہ تھا کہ اتنے عین ہر کارے نے اگر خبر دی کہ پیر و مرشد آپ کا دشمن ثواب ارگایل مع فوج آگے بڑھتا چلا آتا ہے۔ بس یہ خبر سن کر جیست کے سارے نقشے ہرن ہو گئے اور شمال کی سمت مونٹ روڈ کو روانہ ہوا اور وہاں پہنچ کر وہ خود

اس واسطے کہ نواب اوسٹریلیانس جواب متولی سلطنتِ فرانس مقرر ہوا تھا اپنے ملک کے محاصل کے انتظام میں مصروف تھا اوسے کیا غرض پٹی تھی کہ ناحق انگلستان پر فوج کشی کر کے اپنا روپیہ غارت کرتا۔

اسی اثنا میں نائرو فساد اسکاتلنڈ اور انگلنڈ میں افروختہ ہوا۔ پہلے اسکاتلنڈ کا حال سنئے کہ نواب مائر نے دس ہزار آدمی قبائل کو بھی سے مقام بوری مائر جمع کئے اور تمام بلاد کو بھی پر قبضہ کر لیا۔ ادھر نواب اسٹراگائل نے فوجِ پادشاہی کو ہمراہ لیکر شہر اسٹرائلنگ میں خوب مضبوط مورچہ باندھا اور نواب مائر کی حرکات و سکنات کو دیکھتا رہا۔ انگلنڈ میں نواب ڈسروینٹ وائر اور فورسٹرائٹ نے جو ضلع فورس تھمبٹونلنڈ کی طرف سے پارلیمنٹ کا ممبر تھا اوس ضلع کے لوگوں کو فوجِ شاہی کو مقابلہ کے واسطے طلب کیا مگر بہت کم لوگوں نے اونکا حکم مانا۔ لکن نواب ڈسروینٹ وائر اور فورسٹرائٹ کی مدد کو نواب مائر اسٹراگائل لنڈس ۱۸۰۰ کو بھی بھیجے اور بعض مراستے سرحدِ جنوبی بھی اونکو شریک ہوئے۔ مگر فوجِ شاہی نے فورسٹرائٹ کو ایسا دبا دیا کہ وہ قصبتہ پوسٹان واقع ضلع لڈکشیو میں گھس گیا اور مایوس ہو کر ہتھیار ڈال دیے۔ اوسے روز شریف میوٹن واقع ضلع پرتھ میں نواب اسٹراگائل سپہ سالارِ فوجِ شاہی نے نواب مائر کو شکست فاش تو نہیں دی



شجرہ نسب خاندان پادشاہان پرتوگال

جاسرجہ اول

جاسرجہ دوم

شاہزادی سو فیاز زوجہ
پادشاہ پوشیا و مادر
شاہ فرطرسک اعظم

فرطرسک ولیعهد
(شاہزادہ) مین مرگیا

ولیم نواب گھبرا گند

چیمہ اور شاہزادے
اور شاہزادیان

جاسرجہ سوم

سات اور شاہزادے
اور شاہزادیان

جاسرجہ چہارم

شاہزادی بشارت
ولیم نواب گھبرا گند
(شاہزادہ) مین مرگیا

فرطرسک ولیعهد
(شاہزادہ) مین مرگیا

شاہزادی بشارت
(شاہزادہ) مین مرگیا

ولیم نواب گھبرا گند

آدو و نواب گھبرا گند

آرٹسٹ پادشاہ
حیدر و س

آرٹسٹ پادشاہ
حیدر و س

شاہزادی بشارت
دو نون پادشاہی پرتوگال
ملکہ فرطرسک اعظم

شاہزادہ

سنہ ۱۸۱۱ء

۱۸۱۱ء

۱۸۲۰ء

۱۸۲۰ء

۱۸۳۷ء

توٹیت ولیعہد (یعنی جارج چہارم) سنہ ۱۸۱۱ء
جارج چہارم (پسہ) سنہ ۱۸۲۰ء
ولیم چہارم (برادر) سنہ ۱۸۲۰ء
ملکہ مغنیمہ ویکٹوریہ (برادرزادی) سنہ ۱۸۳۷ء

ان پادشاہوں کے زمانہ میں یہ امر عظیم ہو کہ محکمہ امور پارلیمنٹ
کا اختیار و اقتدار نسبت زمانہ پادشاہان سابق کے زیادہ ہو گیا

باب اول

عہد شاہ جارج اول

سنہ ولادت ۱۶۸۹ء - سنہ جلوس ۱۷۰۲ء - سنہ وفات ۱۷۲۷ء

جارج اول ۵۴ برس کے سن میں سر پر آرائے سلطنت بوطا کنیہ
ہوا۔ یہ پادشاہ ھینری وٹ واقع ملک جبرمنی کا شاہزادہ تھا۔ اس کا
باپ اسٹرنسٹ اگسٹس رئیس ھینری وٹ تھا اور مان سو فیا
دختر الزبتھ تھی اور الزبتھ ملک بھیمیا کی ملکہ اور شاہ جیمس
اول کی بیٹی تھی لہذا جارج اول جیمس اول کی بیٹی کا نواسا
ایسا کہ اس کا نواسا ہوا۔ چونکہ یہ پادشاہ از سن طفولیت تا جلوس تخت سلطنت جبرمنی
میں رہا تو لہذا انگلستان کے حال سے بہت کم واقف تھا اور تادم

سندھ قوت

عدد وقوع

واقعہ

ولیم شاہزادہ اربنہ انگلستان میں
وارد ہوا جیمس دوم ۱۶۸۸ء

پادری سیشوئل کی
رو بکاری ہوتی ملکہ آئین ۱۶۸۸ء

تشیہ اس سلطنت

اتحاد سلطنت انگلنڈ
واسکافٹ لینڈ جیمس اول ۱۶۸۸ء

تحریر عرضداشت حقوق چارلس اول ۱۶۸۸ء

آغاز پارلیمنٹ و راز ایضاً ۱۶۸۸ء

کس و حوالہ پارلیمنٹ و راز
کوشست کیا سلطنت جمہوری ۱۶۸۸ء

سلطنت شخصی جمال ہوتی چارلس دوم ۱۶۸۸ء

ٹیمٹ ایکٹ جاری ہوا ایضاً ۱۶۸۸ء

قانون جیمس کورسٹن نافذ ہوا ایضاً ۱۶۸۸ء

آزادی مذہب دوسرا اشتہار جاری ہوا جیمس دوم ۱۶۸۸ء

انقلاب سلطنت انگلستان
ظہور میں آیا ایضاً ۱۶۸۸ء

سَرِ کِ سَتَوْ قَرْدَن ۱۶۲۶ء سَو ۱۲۳۶ء تک رہا پادشاہان

اِسْتَوَارِٹ کے آخر زمانہ میں فقط ای

صنوع مشہور ہوا۔ فنِ تعمیرِ مین

و سنگاۓ کامل رکھتا تھا۔ اسی نے

کلیسا کو سینٹ پال کا نقشہ بنایا تھا

سَرِ گُوڈ فری نلر ۱۶۴۸ء سَو ۱۶۵۸ء تک رہا۔ جرمِ نبی

کا مصوّر تھا۔ ولیم سوم اور جارج

اول اور ملکہ آئین کا ملازم رہا۔

سوانحِ عظیمہ زیارِ پادشاہانِ اِسْتَوَارِٹ

سنہ وقوع	عہد وقوع	وقائع عامہ
۱۶۱۰ء	جیمس اول	پارلیمنٹ کو باروت سے اڑا کر دبڑ کی تدبیر کی گئی
۱۶۱۸ء	ایضاً	وزیرِ بڑی کا سر جدا کیا گیا
۱۶۳۷ء	چارلس اول	ہیکمپڈن کی رو بہار سے جی
۱۶۴۹ء	ایضاً	چارلس اول قتل کیا گیا
۱۶۴۵ء	چارلس دوم	لندن میں باغِ عظیم نازل ہوئی
۱۶۶۶ء	ایضاً	لندن میں قیامت کی آگ لگی
۱۶۸۸ء	جیمس دوم	سات استغفرین کی ویکار ہوئی

صناعان مشہور

انگو جونس

۱۷۵۷ء سے ۱۷۸۷ء تک رہا۔ لندن کا رہنما والا تھا۔ ابراہامی معمار تھا۔ لندن میں جو بادشاہی مکان قصر سفید کے نام سے مشہور ہے اس کے عشرت خانہ کا نقشہ ہی معمار نے بنایا تھا۔

ساروینس

۱۷۵۷ء سے ۱۷۸۷ء تک رہا۔ ایک مشہور معمار بلجیئم کا رہنما والا تھا۔ چارلس دوم اس کا مربی اور قدردان ہوا اور اس کی حکمت سے اس نے قصر سفید کے عشرت خانہ میں نقش و نگار بنائے

وینڈ ایک

۱۷۵۹ء سے ۱۷۸۷ء تک رہا۔ بلجیئم کا معمار تھا اور ساروینس کا شاگرد تھا۔ چند مدت تک چارلس اول کی سرکار میں رہا اور اس کی تصویر کشی کی۔ ۱۷۸۷ء سے ۱۷۹۰ء تک رہا۔ یہ معمار و مصور تھا

سپینرلی

فیلیپا کا رہنما والا تھا۔ چارلس دوم کی قدردانی اور عزت افزائی کی۔ اس نے حسینان دربار شاہی کی تصویریں کھینچیں۔

سچا ڈیٹیکسٹر..... ۱۶۱۵ء سے ۱۶۹۱ء تک رہا۔ یہ ایک قسطنطینی

فرقہ پریش بنڈیوں کا تھا۔ اسنو ۱۶۶۶ء
کتابین تصنیف کیں۔

جان ڈرایڈن..... ۱۶۳۱ء سے ۱۶۸۲ء تک رہا۔ منجملہ اجلات

شعرائے انگریزی ہے۔ اسنو ہجو اور
غزلین خوب کہیں اور ورسچل شاعر
رومی کے دیوان کا ترجمہ شعرا انگریزی
میں کیا۔

جان لول..... ۱۶۲۲ء سے ۱۶۸۳ء تک رہا۔ مدرسہ

عالیہ آکسفورڈ میں علم حاصل کیا۔
اپنوزمانہ میں بڑا فلسفی کامل و حکیم جید
تھا۔ اسکی تصنیفات میں سو ایک کتاب

مبحث عقل میں بہت مشہور ہے۔
یہ کتاب ۱۶۹۱ء میں شہر ہوئی تھی۔

کلیئرٹ برنسٹ..... ۱۶۴۳ء سے ۱۷۱۵ء تک رہا۔ ایسکاٹ

لنڈ کا رہنوالا تھا اور ولیم سوم کا ہم
دہراڑ تھا۔ آخر سبیل سبائی کا اُسقف
مقرر ہوا۔ اسنو ایک اپنوزمانہ تاریخ لکھی اور ایک
تاریخ کلیساؤ انگلستان کو حال میں تصنیف کی

محمول بٹلر

..... ۱۶۱۲ء سے ۱۶۸۰ء تک رہا۔ یہ شاعر

پیشتر ایک کسان تھا اور ضلع ورسٹسٹر
کار عنبر والا تھا۔ اسکی تصنیفات میں
سویٹو ڈیو اس مشہور شاعری ہے
اس مشنوی میں اسنے فرقہ پیورٹن
کی بڑی ہجو کی ہو اور یہ چار کس دوم
کے عہد میں شہر ہوئی۔

جان بنائن

..... ۱۶۲۱ء سے ۱۶۸۱ء تک رہا۔ ضلع

بڈ فرڈ کا ٹکٹھیر تھا۔ پھر فوج میں
بھرتی ہوا۔ پھر غلط کہنا شروع کیا
اور اسی سبب سے قید ہوا۔ اسکی تصنیفات
میں سویٹلگ ہنس پر اگر ہیں یعنی
منہج اسکا لکین بہت مشہور ہے۔
اس کتاب میں اسنے ایک مسافر کا
خیالی قصہ لکھا ہے کہ بعد قطع منازل
و طی مراحل و محمل مصائب و صعوبات سفر
منزل مقصود تک صحیح و سالم پہنچا اور آخر
کنایتہ وہ مرد عیسائی مراد ہو جو اس دار الحزن
میں انیروین میں ثابت قدم رہے۔

فصاحت و بلاغت و عالی مضمونی و نازک خیالی نظم کیا ہو۔ یہ کتاب اس کے
عالم فقر و نابینائی میں تصنیف کی تھی اور ۱۹۶۷ء سے ۱۹۶۸ء تک اسکی تصنیف
میں مشغول رہا۔ اسکے سوا اس شاعر جلیل کی اور بہت سی تصنیفات
ہیں۔ انہیں سے پکڑڈ اینڈ رانگینڈ یعنی بہشت باز ستادہ
کتاب مذکور القدر سے چھوٹی ہے اور اس میں حضرت آدم کی توبہ قبول
ہونیک کی کیفیت نہایت لطیف اور عارفانہ طرز سے نظم کی ہے۔ گوئس
لینڈس۔ سینٹس اگونسٹس۔ لکٹرو۔ الپس ورو
یہ پانچ مثنویاں بھی اسی شاعر عظیم النظر کی تصنیف ہیں اور علاوہ انکے
اونے بہت سی غزلیں کہیں۔ اونے نثر میں بھی بہت کچھ لکھا اور وہ
چاہتا تھا کہ عبارت انگریزی میں لاطینی زبان کی ترکیب اور محاورات
داخل کرے مگر یہ کوشش اسکی بیکار ہوئی۔
اڈونڈ ہائیڈ..... ۱۹۶۷ء سے ۱۹۶۸ء تک ہا۔ تو اب
کلیرنڈن خطاب پایا۔ یہ شخص
چارلس اول کا وزیر تھا اور سلطنت
جمہوری کے زمانہ میں ملک بدر کر دیا
گیا تھا۔ پھر ۱۹۶۷ء سے ۱۹۶۸ء تک صدر ان
رہا۔ اسنے تاریخ بغاوت انگلستان
تصنیف کی اور اس میں جنگ خانگی کے
حالات لکھے مگر یہ تاریخ ملک ان کے زمانہ میں نہیں

چھپتے تھے۔ بعد اس مباحثہ کے فقط لنڈن گزٹ کے چھپنے کی اجازت ملی مگر اوسمین بھی کُل دو ورق ہوتے تھے اور ہفتہ میں دو بار چھپتا تھا اور مضمون بہت کم ہوتا تھا۔ پارلیمنٹ کے مباحثے اور بڑی بڑی مقدمات کی کیفیت اخباروں میں نہ چھپنے پاتی تھی مگر ایک خاص قسم کا اخبار جاری تھا جسے *محزن الاخبار* کہتے تھے۔ یہ اخبار ایک خط ہوتا تھا جو ہفتہ میں ایک بار دیہات میں بھیجا جاتا تھا اور ہر مہینہ قہودہ خانوں کی گپ شپ اور لنڈن کی خبریں لکھی ہوتی تھیں۔ اسکی صورت یہ تھی کہ کئی خاندان آپس میں چندہ کر کے کسی لنڈن کے رہنے والے کو مخبر مقرر کرتے تھے اور وہ ادھر ادھر پھر پھر کے جو کچھ خبریں مل جاتی تھیں اونہیں لکھ بھیجتا تھا چنانچہ اب جو اخباروں میں ہمارے کارسپانڈنٹ لکھا جاتا ہے یہ اوس زمانہ کے مخبر کا *ایغم البدل* ہے۔ اوس زمانہ میں چھاپہ خانے انگلستان میں بہت کم تھے فقط لنڈن میں اور مدارس عالیہ سے متعلق چھاپے خانے تھے۔ دریائے ٹوینٹ کے شمال کی جانب فقط شہر ٹوینٹ میں ایک مطبع تھا اس سبب سب کو کتابیں ناؤر الوجود اور گر ان قیمت تھیں اور دیہات میں بڑے بڑے آدمیوں کے یہاں بھی بہت کم کتابیں ہوتی تھیں۔ لنڈن میں کتاب فروشوں کی دوکانوں میں پڑھنے والوں کی بھیڑ لگی رہتی تھی۔ عورتوں کی تعلیم بہت ناقص تھی اور جو عورتیں بڑی ذہنی استعداد ہوتی تھیں وہ بھی انما غلط

اونین نجاست اور بیماری اور بدکاری کی ہمیشہ شدت رکھتی تھی۔

اس مختصر میں اتنی گنجائش کھان ہے کہ اس زمانہ کی طرح کی پوشاک اور مختلف اطوار بیان کئے جاتین مگر دو تین باتیں بطور مشق نوئے از خروارے لکھی جاتی ہیں۔ فرقہ شہسواران اور فرقہ کم مویان کے لباس اور عادات میں عجب تناقض و تباہی تھا۔ شہسواران کی پوشاک میں وہ شوخ شوخ رنگ اور وہ نفیس نفیس قطعیں اور وہ طرح طرح کی سٹکفات اور تراش خراش دیکھنے کے قابل تھی۔ اب اونکی قطع سننے کہ بیماری بھاری عبا تین پھنے ہوئے اونین پر سٹکفات حاشے لگے ہوتے۔ اونکے نیچے نفیس نفیس ریشمی کرتے پھنے ہوتے گردن میں کار چوبی گلوبند بندھے ہوتے۔ سر پر سمور و سنجاب کی چھجڑ دار ٹوپیاں اون پر سفید پروں کی کلخیاں لگی ہوتیں۔ بال زلفون کی طرح چھوٹے ہوتے پاؤں میں بوٹ اون میں کٹاؤ بنے ہوتے اور اونکی ایڑیوں میں سنہری کٹیاں لگی ہوتیں۔ غرض اونکی صورت خدا کی قدرت معلوم ہوتی تھی جسکا مثل و نظیر کسی زمانہ میں انگلستان میں نہیں ہوا۔ مگر اب یہ بہ بین تفاوت رہ از کجاست تا بجایا۔ کم مویان کی قطع ملاحظہ کیجئے کہ سیاہ یا خاکستری عبا تین پھنے ہوئے۔ گردن میں سادے سادے چھال کے کپڑے کے گلوبند اسکل پچو

پہلے شہر کو اس طرح جو محصول مُقرر کیا جاتا تھا وہ عسایا پر گھلتا تھا اس واسطے
کہ مُقررہ کی یہ کثرت تھی کہ قریب ایک محسوس کے لوگ محتاج و فقیر تھے۔

سڑکوں وغیرہ کی صفائی بہت کم ہوتی تھی اور شہروں کا
کاتو کیا ذکر خود دار سلطنت کے بازاروں میں مہربان کھلی رہتی تھی
اور کوڑی کے انبار لگے رہتے تھے جن سے ہوا مسموم ہوجاتی تھی۔ ۱۶۸۵ء
خاص لندن کا یہ حال تھا کہ ہر سال نجساب اوسط ۲۳ آدمیوں میں سے
آدمی مرنے کا ایک مرتبہ ہے۔ ہر فرقہ میں درشت
طوار اور بجا تم خصلت لوگ کثرت تھے مگر یہ کچھ تعجب کی بات
ہے کیونکہ اس زمانہ میں تہذیب اخلاق اور رُفقاء و لہنت کا یہ
حال تھا کہ ہر روز آقا نوکروں کو مارتے تھے اور شوہر بیویوں کو دھکتے تھے
ورمعلموں کو سوار دو کوٹ کے اور کوئی طریقہ تعلیم کا نہ معلوم تھا پسر
جب بزرگوں کا یہ حال ہو تو خرد و دل کا خدا حافظ۔ یہ تو اشراف
تھے۔ تھی اب تہذیب و ادب کا حال سنئے کہ ہر قسم کی لڑائی سے خوش
ہوتے تھے اور سڑکوں پر ہنگامے کیا کرتے تھے اور جب مار پیٹ
جوتی پزار میں کیسکی آنکھ بھوٹ جاتی تھی یا انگلی اڑ جاتی تھی تو انہیں
عید ہوتی تھی اور سب کے سب ملکر واہ واہ کا غل مچاتے تھے۔
جب کسی کو بچا ہنسی ہوتی تھی تو لوگ کس اشتیاق سے دیکھنے آتے۔
کہ کوئی۔ قید خانے ہمیشہ قیدیوں سے بھرے رہتے تھے۔

تھے یا قریب کے بازاروں میں جا کر غلہ وغیرہ بیچا کرتے تھے اور رات کو
 شرابین پیا کرتے تھے کھیڑٹ اور کٹیوری شرابین فقط وہ لوگ بیچتے
 جو بہت مالدار ہوتے تھے۔ اوس زمانہ میں شراب خوار ہی اندازاً عدد
 بہت عام و شایع تھی اور یہ عادت مذموم اس صدی کی ابتداء تک باقی
 رہی۔ اشراف زادوں میں یہ بڑا کمال تھا کہ سوسے پچالیسی تھین
 اور گوبلیٹوں کے پھل سے شراب بنا لیتی تھیں اور اپنے گھر کا کھانا
 پچالیسی تھین اور رات کو سینے اور کاستے سے اپنا جی بھلایا کرتی
 تھیں۔ آج کل جو چائے نوشی میں زفاستین اور مختلفات ہوتے
 ہیں انھیں اوس زمانہ کے اہل دیہ کیا جانتے تھے۔ یہ دوائے
 مغرب و لطیف لاسرڈ اس لینکلن اور لاسرڈ اوسو سہی ۱۹۴۹ء
 میں انگلستان میں لائی تھی اور اہل یوسرپ کو یہ دوا اھالمنڈ والوں
 سے لی تھی۔ قریب سو برس بعد اس زمانہ کے لندن اور ایڈنبرا میں
 اسطرح کے لوگوں نے ہر روز چائے یعنی شروع کی پاوشاہان
 خارج کے زمانہ میں اھ بنبرا کے لوگ چار بجے دن کو چائے پیتے
 تھے۔ اشراف اہل دیہ ظاہرین بد سلیقہ اور کندہ ناتراش تھے
 اور ان میں ایسے اوصاف حمیدہ مخفی تھے کہ وہ انگریزوں کی رفعت
 انکار کا باعث ہوتے۔ سلطنت مورثی کا اعظام و احترام اور
 بہادری اسلٹ سے کمال خلوص و محبت یہ دو باتیں اونکو اھو

کھکانے تھے جیسے ہندوستان میں افیونیون کی دوکانیں ساری
 پاکلی خبریں وہاں سننے اور تمام زمانہ کی غیبت و بدگوئی کسی قہوہ خانہ
 میں وضع داروں اور نفیس مزاجوں کے مجمع رہتے تھے اونکی قطع شریف
 سننے کہ سر پہ جانوروں کے بالوں کے بڑے بڑے ٹوپ بچھو ہوے
 گلے میں زرق برق کا مدانی کے کرتے ہاتھوں میں دستانی
 اون میں چوڑی چوڑی جھالرکی ہوئی ایک چٹکی میں
 نحو شبو دارناس کی ڈبیا ہے دوسری چٹکی سے شکر شکر
 ناس لیتے جاتے ہیں۔ کسی قہوہ خانہ میں عالموں کے جگمگاتے
 تھے اور وہ جان ڈس اچیلن شاعر اور لطیفہ گو کے لطائف و ظرائف
 سناتے تھے۔ کسی قہوہ خانہ میں یہودیوں کے جماؤ رہتے تھے
 سناتے تھے۔ کسی قہوہ خانہ میں یہودیوں کے جماؤ رہتے تھے
 کسی میں مذہب کی تھولٹ کے پیر و بھڑے رہتے تھے کسی میں مذہب
 پیورٹن کے معتقد جمع رہتے تھے۔ غرض ہر فرقہ اور ہر مذہب کا
 ایک علیہ قہوہ خانہ تھا

اب تو شرفائے اہل دیہت شائستہ اور صاحب سایقہ اور
 ذی وقعت ہیں مگر انقلاب سلطنت کے زمانہ میں کندہ ماتراش تھے
 اور برائے نام خواندہ تھے۔ جب اونکی مالگداری آج کل کی چارم تھی
 اپنے اپنے ضلع سے وہ قدم نہ باہر نکالتے تھے اور لندن جیسے شہر کو
 بھی گاہر ہاے دیکھنے جاتے تھے اور دن بھر سیر و شکار میں مشغول ہوتے

وریاے ٹیمپس پر بنا ہوا تھا اور مکانات میں اوپر کے درجے باہر
 کی طرف اتنے نکلے ہوتے تھے کہ شیخے کی دوکانیں گویا چھپ جاتی تھیں۔
 اوس زمانہ میں یہ شہر گویا سودا گروں کا گھر تھا کہ دن رات یہیں گھسہ
 رہتے تھے آج کل کی طرح جب تھوڑے تھا کہ دن کو اپنے کاروبار سے
 فراغت کر کے شام کو مضافات شہر میں چل دیتے وہاں نفیس نفیس
 کوٹھیاں بنی ہوئی ہیں اون میں استراحت کی۔ اوس زمانہ میں مکانات
 پر شناخت کے واسطے نمبر نہ بنے ہوتے تھے ہاں دوکانوں کو سانہو
 شناخت کے تختے نصب ہوتے تھے اور اوپر مختلف شکلیں بنی
 ہوتی تھیں۔ کسی پر مسلمان کا سر بنا ہوتا تھا اور کسی پر سنہری کنبی۔
 انھیں علامات سے لوگ اپنے مکانات کا پتا بتلاتے تھے اور اجنبی
 آدمی راہ پاتا تھا۔ چارلس دوم کے عہد تک بازاروں میں روشنی
 نہوتی تھی اوسکے زمانہ میں فقط جاڑوں میں روشنی ہونے لگی۔
 ایک تو سڑکوں پر روشنی کا قحط تھا دوسری چوروں کا زور تھا اور اور
 خوف لگا رہتا تھا چنانچہ ایک آفت بھی تھی کہ رات کو شہد مگر گے
 سڑکوں پر ٹھلا کرتے تھے اور عورتوں کو بیعت کرتے تھے اور
 مردوں کو مار تے تھے اور یہ اوسکے نزدیک بڑی وضعداری کی بات
 تھی۔ چوکیدار ایک تو مرجینہ تھے دوسرے نشہ بین چور وہ بیچاری
 عورتوں اور بھلے مانسوں کو اون دہنگوں سے کیا بچاتے۔
 قومہ خانے جو کرومولی کے وقت سے شروع ہوئے تھے پھر

بے بڑھے ہوئے تھے اور اونکی تمول واستقرار اور عہد نوازی
 بڑی بڑی دور شہر تھا۔ جن مقامات میں اب بڑے بڑے کاخانہ
 میں اوس زمانہ میں وہ چھوٹے چھوٹے بد قلع قصبے تھے۔ مثلاً اب
 شہر مینچسٹر گویا کپڑے کی کھان ہے مگر جب یہ کل ۶۰۰ آدمی کی
 بستی تھی اور نہ یہاں کوئی چھاپہ خانہ تھا نہ کرایہ کی گاڑی میسر آتی
 تھی۔ شہر لنڈس میں اب دنیا بھر کا اون بکتا ہے مگر جب اس
 میں کل ۷۰۰ آدمی تھے۔ شہر شفیلڈ میں اب کیسے کیسے عہدہ
 آلات قطع و برید بنتے ہیں اور ساری دنیا میں جاتے ہیں مگر جب
 یہاں پورے ۲۰۰ آدمی بھی نہ تھے۔ شہر بکسٹن میں اب رونق
 بکڑتا جاتا تھا مگر بڑے بڑے بات کی بات یہ تھی کہ نہان کے ساختہ ظروف
 کھلی اتنی دور ایونگنڈ میں جاتے تھے۔ لوہا پول کی بندرگاہ میں
 ۲۰۰ سے زیادہ ملج نہ تھے۔ بکسٹن اور باتھ اور ڈنہا ج
 کے کوون میں اکثر لوگ نہانے جاتے تھے مگر وہاں قیام کو واسطہ مکانات
 بہت بڑے تھے اور کھانا تو ایسا خراب ملتا تھا کہ معاذ اللہ۔ برائین
 اور چیلنڈر کے خوشگوار چشمے اب مشہور ہوئے ہیں اور اب بہت
 لوگ انکے پانی کو مغرچ سمجھ کر نہانے جاتے ہیں۔

اب لنڈن کا حال سنئے کہ جب شاہ جاکس دوم
 نے وفات کی تو یہاں کل پانچ لاکھ کی آبادی تھی اور ایک پُرانا پل

قریب ۵۵ لاکھ کے تھے اور اضلاع شمالی میں اضلاع جنوبی سے
بمقام زیادہ آبادی تھی۔ اس کا سبب یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد اتحاد
سلطنت انگلند و اسکاتلند (۱۷۰۷ء) اضلاع شمالی نو
بہت جلد ترقی کی۔ اسے پیشتر غارت گران سرحد جنوبی انگلند کے
شمالی ضلعوں کو تاخت و تاراج کیا کرتے تھے اور کوئی گھر اور کوئی
گلہ مویشی کا اونکے شر سے نہ محفوظ تھا مگر اب ان قزاقوں کو کھرید
کھرید کر مارا یہاں تک کہ رفتہ رفتہ اونہیں نیست و نابود کر دیا۔ ان
غارت گروں کے خوف کے مارے اکثر شمالی ضلعوں میں لوگوں نے
خونی کتے پالے تھے جو نشان قدم سے ان قزاقوں کا پتا لگالیتے تھے
اور انکے غاروں تک پہنچا دیتے تھے۔ اسی زمانہ میں انگلستان
کی راہیں جو مدت سے کسیکو نہ معلوم تھیں کھل گئیں اور رعیت
کی جان و مال دونوں محفوظ ہو گئے۔ کوئلہ کی کانیں معلوم ہوئیں
اور وہ قصبات جنہیں آلات آہنی اور کپڑے وغیرہ کے کارخانے
میں ترقی پذیر ہوئے اور بہت جلد سرسبز و آباد ہو گئے۔

سلاطین اسٹوارٹ کو عہد میں بعد دار سلطنت
(لندن) کہ شہری میل کا مرتبہ تھا اور یہ بڑی عظیم الشان بندرگاہ
تھی اور جن شہروں میں کارخانے ہیں اون میں ناسچ بہت آباد
اور مالدار شہر تھا۔ ہر میل کے لوگوں میں شکر صاف کرینوالے

ہوتے تھے اور انگلستان کے گھوڑے سب سے زیادہ سارے زمانہ میں مشہور ہیں جب پچیس پچیس سو پچیس کو بکتے تھے۔ اس پانچویں کرناگن سواری کے کام آتے تھے اور فلیٹنڈرٹس کی سرخی گھوڑاں بگھیوں میں جوتی جاتی تھیں۔

انگلستان میں معدن بہت ہیں مگر اس زمانہ میں ٹین اور کوئلا وغیرہ اون میں سے اچھی طرح نہ نکالا جاتا تھا چنانچہ جس قدر ٹین ضلع کوئٹہ وال کی کانوں سے اب نکلتا ہے اور جس افراط سے تانبہ ملک وٹلس کے معدن سے اب نکالا جاتا ہے اس زمانہ میں اسکا عشر عشر بھی نہ نکالا جاتا تھا۔ اب نمک انگلستان سے اور ملکوں میں بافراط جاتا ہے مگر جب ایسی بری طرح سے بنایا جاتا تھا کہ اظہار کرتے تھے کہ نمک سے امراض جلدی اور عوارض ریت پیدا ہوتے ہیں۔ لوگوں نے ایسی واویلا مچائی کہ لکڑی سب بگھیوں میں بچھکی جاتی ہے کہ لوہے کے کارخانے دھیمے ہو گئے۔ دھات کے گلانے والے کوہلو سے دھات گلا نا نہ جانتے تھے اور اس زمانہ تک کوہلو کا استعمال بجائے تھیمہ سوختنی کے ہوتا تھا اور جن اضلاع میں کوہلو بافراط پیدا ہوتا تھا وہاں جلا یا جاتا تھا اور لندن میں بھی جلا یا جاتا تھا اور وہاں سمندر کی راہ سے آتا تھا۔

شہر میں معدنی عیسوی کے آخر میں انگلستان کی آبادی

باب ۱۰ ششم

زیر معاشرت اہل انگلستان در عہد پادشاہان اسیٹو اسٹ

پر چند کہ پھلے پادشاہوں کے وقت میں بھی جون جون زمانہ گذر گیا
 انگلستان کا رنگ بدلتا گیا مگر جیسا تغیر بین سلاطین اسیٹو اسٹ
 کے عہد میں ہوا ویسا کبھی نہ ہوا تھا۔ چنانچہ اب جن مقامات پر سبزہ زار و
 بین سبزہ لٹھا تا ہے اور کھیتوں میں زرد زر و درخت لھرائی ہیں
 اور موسم بہار میں باغوں میں سفید سفید پھول چاندی کے پتھر سی جکتے ہیں
 اور فصل خزان میں زرد زر و پختہ میوے سونے کی طرح دیکھتے ہیں
 اور درختوں کے سایہ میں کسانوں کے اچھے اچھے گھر نظر آتے
 ہیں انہیں مقامات پر آگے جنگل اور خارزار اور وڈل کے سوا
 اور کچھ نہ تھا۔ پرانے جنگلوں میں فوجیں کی فوجیں آہوان صحرائی
 کی گشت کیا کرتی تھیں اور جنگلی سانڈوں کی افراط تھی اور بڈیلے
 سوروں کا پادشاہ شکار کھیلا کرتے تھے اس سبب سوراوے کوئی
 نہ بول سکتا تھا مگر جنگ خانگی کے زمانہ میں کسانوں نے بڈیلوں
 کو توفی اٹھا کر دیا۔ انگلند کے جنوبی اور مشرقی میدانوں میں
 بچو۔ بن بلاؤ۔ بڑے بڑے جنگی عقاب بکثرت تھے۔ مگر اس زمانہ
 کی بھٹی اور بیلوں سے اس زمانہ کی بھٹیوں اور بیلوں کی بھٹیوں سے

علوم کو بڑی رونق ہوئی اور ایدل کپسن اور سوفٹ بڑے شہر ہوئے
اور یوپی سر آید شعرا ہوا۔

سلاطینِ معاصرین

فرانس	توکستان
سنہ ۱۷۹۲ء	سنہ ۱۷۹۲ء
لوئی چارلیم	مصطفی سوم
.....
اسپانیہ	احمد سوم
فلپ پنجم
.....	شہنشاہانِ جرمنی
.....	لیوپولڈ اول
.....
.....	جوٹوف اول
.....
.....	چارلس ششم
.....
.....	یوپی
.....
.....	انوسینٹ یازدہم

سویدان

چارلس دوازدہم

ملکہ این مرض سکتہ میں مبتلا ہوئی اور دو ہی دن میں
مر گئی۔ یہ شاہزادی بھی کیا بد نصیب تھی کہ نہیں ۱۹ لڑکوں میں سے ایک
بھی نہ زندہ رہا۔ انہیں سے ایک شاہزادہ جاریہ گیارہ برس کا ہو کر
مر گیا باقی سب چھٹپن ہی میں مر گئے۔ یہ ملکہ کچھ ایسی ذیشعور اور صاحب
سلیقہ تھی اور علم بھی اسے کچھ واجب ہی واجب تھا اور اس کی عادت تھی
رققار میں نہایت سادگی تھی اور مطلق تکلف نہ تھا۔ اور اس کی چہرہ سے
ہمیشہ افسردگی عیان رہتی تھی یہاں تک کہ اگر کوئی نظر سرسری سے
اوسے دیکھتا تو کہتا کہ یہ شاہزادی تو کچھ احمق سی معلوم ہوتی ہے
مگر اس افسردگی کا باعث یہ تھا کہ اوس پر غم کا آسمان ٹوٹ پڑا تھا
اور اولاد کے صدمہ سے اوس کا دل مجھ گیا تھا اور فی الحقیقت جس
مان کی آنکھوں کے سامنے ایسے ایسے گل سرسید اوس کے باغ مراد کے
صرصر مرگ سے پڑھ رہے تھے اور اس کا غنچہ دل کیونکر شکفتہ ہو بقول شاعر
یارب کیسا باغ تمنا خزان نہو

سنہ ۱۸۷۱ء میں ایسا طوفان آیا کہ منار قرادہ ایسٹون
جو جہازوں کی رہنمائی کیواسطے بنایا جاتا تھا بکھیر گیا اور وینسٹون
معمار جو اس کی تعمیر میں مشغول تھا وہ بھی ہلاک ہوا۔ سنہ ۱۸۷۲ء میں
کلیساے سینٹ پال تیار ہو گیا۔ اس گرجا کی تعمیر قریب دس لاکھ
روپیہ کے صرف ہوا اور ۳۳ برس میں یہ تیار ہوا۔ ملکہ این کو عین

وَقَدْ هَمَّ أَنْ يَكُونَ قَوْلُ لِيْكَدْ خَلِجْ هَڈ سَن اَنگريزون کے
تبصرہ میں رہیں۔ ہمارے اور سپینٹ جان کے ملکہ نے درجہ امارت
خفایت کیا مگر اون میں باہم اتفاق نہ باقی رہا اور آئندہ سے وہ ایک
دوسرے کے رقیب اور رقبہ ہو گئے مکن ملکہ سپینٹ جان کی طرف
— رہی —

اصحاب کلیسا اور اسکاٹ لینڈ میں اس بات پر بڑی بحث ہوئی
کہ امام جماعت مقرر کرنے کا اختیار کسے دیا جائے آخر یہ نزاع یہاں تک
بڑھی کہ ملکہ ان کے آخری عہد میں کسی شخص کلیسا اور اسکاٹ لینڈ
سے منحرف ہو گئے۔ انہیں ایام میں وکلا سے اسکاٹ لینڈ
جو پارلیمنٹ انگریزی میں نئے نئے داخل ہوتے تھے ذرا اسی بات پر
بگڑنے لگے کیونکہ یہ دستور ہے کہ جب ایک ملک کے لوگ پہلے پہل
دوسرے ملک میں جاتے ہیں تو ذرا اسی بات بھی جو خلاف طبیعت
ہوتی ہے ناگوار گذرتی ہے چنانچہ یہی کیفیت وکلا سے اسکاٹ لینڈ
کی بھی آئی کہ جب سے انگلینڈ اور خطیبان پارلیمنٹ انگریزی
نے ان نووارد ممبران کے ملک اور طرز گفتار اور اسلوب لباس اور
شکل و شکل پر لعن و تشنیع کرنی شروع کی تو وہ ایسے برہم ہوئے کہ ۱۷۱۳ء
میں مسیح اتحاد و ہوادارینست کی گفتگو کی مگر دونوں ملکوں کی خیر ہوئی کہ بعد
مباحثہ بسیار دو تین دنوں کی غلبہ اس سے یہ تجویز محکمہ امرا
میں رد ہو گئی۔

زوال آگیا اور گوڈ ولفن اور سندھ گند اور اور وزیر جو
 اونسے پست مرتبہ تھے موقوف ہو گئے اور انکو مقام پر ہارڈی اور سینٹ
 جان وراے ٹوٹی پٹری مقرر ہوئے۔ چونکہ اب تک فرانسیسیں غیر سے
 لڑائی ہو رہی تھی اس سبب سے نواب صاحب لہذا عمدہ سپہ سالاری
 پر بحال رہا مگر وراے ٹوٹی پٹری اوسکی ذلت اور آبروریزی کے درجے
 تھے اور جوہن اوٹھین صلح کرنے کی راہ ملکیتی نواب موصوف پریت
 لگائی کہ تم نے اوس یہودی سے جو تمہاری فوج کو روٹی پھنچا یا کرتا
 تھا رشوت لی ہے آخر اوس بیچارے نے ناچار ہو کر اسے قادیان
 اور بلنچیم پاس لائے جاکر گوشہ نشین ہوا کہ یہ باغ اوسکی قوم سے
 اوسے جنگ بلنچیم کی فتح کے صلہ میں عنایت کیا تھا۔ یہ سپہ سالار
 فن جنگ میں اعلیٰ درجہ کی لیاقت رکھتا تھا مگر کاذب اور طماع و بگاڑ تھا۔

انصاف و مساوی کے نام پر

مصالحہ ٹوٹی پٹری کیٹ جسکا ذکر سابق میں کیا گیا وراے
 ٹوٹی پٹری کی حسن سعی اور کارپردازی سے ہوا تھا۔ جو شرطیں اس معاہدہ
 کی سلطنت برطانیہ سے متعلق تھیں وہ یہ ہیں۔ اول ٹوٹی پٹری
 شاہ فرانس پادشاہان خاندان برٹن لک کو فرمان روائے مملکت
 برطانیہ جائے۔ دوم پادشاہ موصوف جیٹس کذاب مدعی سلطنت
 افغانستان کو مدد دے۔ سوم وہ قلعہ ڈنگراک کے دھس و خیر
 توڑ و اڑے۔ چہارم جبل الطاسراف اور جزائر مابھوڑ کا

کلیسائے سینٹ سیویئر نے ایک خطبہ ۱۵ اگست کو مقام ڈربی میں پڑھا اور ایک ۵ نومبر ۱۸۷۷ء میں کلیسائے سینٹ پال میں لندن کے کو توال کے سامنے پڑھا اور ان دونوں خطبوں میں ۱۸۷۷ء کے انقلاب کی بڑی ہجو و مذمت کی اور کہا کہ ہر شخص کو واجب ہے کہ خواجہ سنی مخالفین مسالک استغنیٰ پر نہایت تشدد کرے اور اپنی دین کی حمایت کرے کہ مخالفین اس کے مٹانے کے درپے ہیں —

محکمہ عوام نے اس پادری کو مستعفی داری اور اغوا سے خلافت کا الزام لگایا اور اب اس کا مقدمہ محکمہ امرامین پیش ہوا اور تین ہفتہ اس مقدمہ کی روکاری رہی اور سب پادری اور عوام الناس سبھی کی طرف ہو گئے اور ملک خود چھپکا اور سکی تقویت و تحریص کیونظر و بکاری میں آتی تھی اور آئوٹیو اسقف نے اس پادری کی طرف سے جواب لکھا۔ لوگوں کی آشفگی کا یہ حال تھا کہ ہر روز جب سیشورل کچھری میں جاتا تھا اور وہاں سے ہٹ کر آتا تھا تو سیکڑوں آدمی اس کی بگٹی کے پیچھے غل جھپٹتے جاتے تھے۔ مگر انہیں اس پر بھی خبر نہ آیا اور جوش تعصب میں انھوں نے خواجہ کے عبادت خانے کو دھوا لے اور ایک ہنگامہ شدید برپا کیا۔ الغرض سیشورل پر جسم اغوا سے خلافت ثابت ہو گیا اور حکم ہوا کہ تین برس تک یہ وعظ نہ کہنے پائے اور وہ دونوں خطبے سر بازار جلا دئے گئے۔

اس مقدمہ کے انفصال سے وزیر اسے وٹھک پر

لکراؤ سکے غزم فاسد کی خبر انگلنڈ میں بروقت پہنچی اور امیر البحر فرانسس
خلیج فارس میں جہاز پر پائینک امیر البحر انگریزی کو مع فرسٹ
پیکار دیکھ کر بے میل مرام پھر گیا اور ایک جہاز بھی اپنا کھو گیا۔

اس اثنا میں دیوان وزیر اربعین فرقہ ٹوٹا کی فوت
زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ مگر فرقہ و ہنگ کو بھی ایک عورت کے باعث سحر
ملکہ پر غلبہ و استیلا رہا۔ اس عورت کا نام سادہ تھا اور یہ نواب جگر لہا
کی بی بی تھی اور ملکہ کو اسے کمال محبت تھی مگر آخر کو وہ ایسی گستاخ ہو گئی
اور ہر امر میں اپنی حکومت جتانے لگی کہ ملکہ کو اسے نفرت ہو گئی۔ جب
ملکہ کی خواہش آئی گیئل ہل عرف میٹیم بیگم نے اسکو مزاج کا یہ رنگ
دیکھا تو اپنے قریب یعنی سادہ کی طرف سے اور ملکہ کے کان بھرے اور
اپنا رنگ ایسا بھایا کہ ملکہ اسے چاہنے لگی اور نہایت معتبر سمجھنے لگی۔

چونکہ یہ خواص فرقہ ٹوٹا کی طرفدار تھی لہذا اسکو تقریب سوخ کاٹرہ پیرا کہ دو
پیشوا یاں فرقہ مذکورہ میں سے زمرہ وزیر راج عظام میں داخل ہوئے۔ انہیں
سویک کا نام راجوٹ بھارٹی تھا اور خطاب نواب آگسٹ تھا اور
دوسرے کا نام ہنری سیلنٹ آجائن تھا اور خطاب نواب بولنگبروٹ تھا۔

انہیں دونوں میں کچھ ایسے سانچے ہوئے کہ تمام انگلستان
فرقہ ٹوٹا کا طرفدار اور دلسوز ہو گیا۔ ہنری پیشوا راجوٹ

اونھیں دیا گیا کہ اپنے ملک کا سکہ درست کریں۔

اٹھاؤ ہر دو پارلیمنٹ سے اہل سککاٹ لئڈ کو ایسے
قائدے ہوئے کہ اوسکا قیاس نہیں ہو سکتا۔ پچھلے اس اتحاد پر یہ قوی
اعتراف ہوا تھا کہ ایسکاٹ لئڈ کی آزادی جاتی رہے گی اور اس پر
محمول کا بار بڑھ جائے گا مگر یہ خرابی ان فقط بادی النظر میں تھیں
اور آخر اسی اٹھاؤ کا یہ نتیجہ ہوا کہ ایسکاٹ لئڈ کی تجارت
اور دولت اور عظمت و شوکت آنا فنا ہو گئی اور گلا سگو
اور ڈنڈی اتنے اتنے بڑے شہر ہو گئے اور ایسے سرسبز و آباد
ہوئے اور جن دیہات میں لوگ مچھلیاں پکڑا کرتے تھے اب وہ
بڑی بڑی بندرگاہیں ہو گئیں۔ غرض وہی لوگ جنھوں نے بڑی
میں اٹریان رگڑ رگڑ کے چالیس لاکھ روپیہ خاکناے ڈیڑھ تین
بستی بسا کر ٹیوٹر جمع کیا تھا اونھیں لوگوں میں اب ایک ایک سو داگر
ایسا ہے کہ اوسکی دولت اس مقدار سے بمراتب زیادہ ہے۔

جب کوی چار دہم شاہِ فرانس نے دیکھا کہ اتحاد
سرد و پارلیمنٹ سے اسکاٹ لئڈ کو لوگ ناراض و رافروختہ خاطر ہیں
تو اس موقع کو غنیمت جان کر ایک بیڑا جہازوں کا ڈنکرت سے بھیجا
کہ جینس کتاب کو تخت سلطنت اسکاٹ لئڈ پر بٹھا دے۔

مستخرج ہوا کہ فوج انگریزی اوس خاکنا سے پروار دہوتی جو جب ال طلاق
اور اسپانیتہ کو درمیان واصل ہے اور باوجودیکہ دشمن نے وسمین پر
سے برابر توپیں ماریں مگر سپاہِ حجاز مہنی کی مدد سے فوج انگریزی نو دھاوا کر کے
وٹھس چھین لئے۔

ادھر تو اب مارل بورا نے چار لڑائیوں میں شاہِ فرانس کو
شکست دی اور اوسکا زور توڑ دیا۔ ایک لڑائی سنہ ۱۸۰۷ء میں شہر بلنیم
واقع ہوئی یا میں ہوتی جس میں سپہ سالار انگریزی نوٹالڈ سپہ سالار
فرانسیسی کو شکست دی دوسری لڑائی سنہ ۱۸۰۹ء میں مقام سہیلپس
واقع صوبہ بیجنگ میں ہوتی اور اس میں بھی فوج انگریزی نوٹالڈ سپہ سالار
فرانسیسی کو شکست دی تیسری لڑائی سنہ ۱۸۱۰ء میں اوڈنارڈ واقع صوبہ
ایسٹ فلینڈر میں ہوتی اور اس میں سپہ سالار فرانسیسی مارے گئے
اور تنہا سو زیادہ نشان اونکو لشکر کے چھن گئے۔ اس لڑائی کو فتح کر کے شہر
لیپل بھی سپاہ انگریزی نو فتح کر لیا۔ چوتھی لڑائی سنہ ۱۸۱۲ء میں مقام آل بلانکی
میں ہوتی جو فرانسیس کی سرحد شمالی مشرقی پر واقع ہے اور اس لڑائی میں
بھی تو اب مارل بورا کی ذکاوت و فطانت سے فوج انگریزی کو فتح بہین
حاصل ہوئی آخر کار جب پادشاہانِ یورپ آپس میں لڑتے لڑتے تھک کر
تو سنہ ۱۸۱۵ء میں شہر یوڈنگٹ میں باہم مصالحو کر لیا۔

اگرچہ مدت سے ملکِ آئن دل سے فرقیہ ٹوٹنے کی طرفدار

نی۔ اوس کا شوہر جارج شاہزادہ ڈینیال کے خطاب کو اب
 گبولنڈ محلہ امرامین شریک ہوا اگر امور سیاست میں
 دخل نہیں دیا۔ اس ملک نے بھی سیاست ملک میں پادشاہ متوفی کا
 و تیرہ اختیار کیا اور فرقہ و جنگ کو برسر حکومت رکھا اور شاہزادہ
 سے لڑائی جاری رکھی

پادشاہ فرانس سے لڑائی کا ایک تازہ سبب پیدا
 ہوا۔ وہ یہ تھا کہ جب اسپانیہ کا پادشاہ مر گیا تو گوی شاہ فرانس
 نے چاہا کہ میرا تو اسافلیٹ وہاں کا پادشاہ ہو جائے اور چارلس
 رئیس عظمی اسپانیہ کے کہہ سلطنت اسپانیہ مجھے ملنی چاہیے
 مگر انگلستان رئیس موصوف کی شریک ہوئی اور پادشاہان جرمنی
 و ہالینڈ بھی ملک کے شریک ہو کر شاہ فرانس سے لڑائی پر آمادہ ہوئے
 غرض چہاچہ ہٹل سپہ سالار انگلیزی جو بعد چند روز کے تو اب ماس
 بجا کے خطاب سے ممتاز ہوا ان تینوں پادشاہوں کی فوجوں کو لڑائی
 لے گیا اور اسپانیہ اور ہالینڈ میں چھ ممالک متاثر
 ہوئیں اس سبب سے ان دونوں ملکوں کا نام متاثر کیا گیا
 ہو گیا ہو گیا ہے۔ امیر بیٹو نے اسپانیہ میں کئی لڑائی
 کرکین کرکے امیر اور سرکاروں کا قتل ہو گیا ہے۔ یہ قتلہ
 ہوا کہ اوخون نے قلعہ جبل الطارق کو تسخیر کیا۔ یہ قلعہ

سلاطین محاصرین

فرانس سنہ وفات	ترکستان دوم سنہ وفات
لوئی چہارم ۱۷۹۱ء	سلیمان دوم ۱۷۹۱ء
امپراترہ ۱۷۹۵ء	احمد دوم ۱۷۹۵ء
چارلس دوم ۱۷۹۵ء	مصطفی سوم ۱۷۹۵ء
فلپ پنجم ۱۷۹۵ء	شہنشاہ جرمنی
لیوپولڈ ۱۷۹۵ء	لیوپولڈ اول ۱۷۹۵ء
چارلس یازدہم ۱۷۹۵ء	پوپ
چارلس دوازدهم ۱۷۹۵ء	انوسینٹ یازدہم ۱۷۹۵ء
	الگزندر ششم ۱۷۹۵ء
	انوسینٹ دوازدهم ۱۷۹۵ء
	کلینٹ یازدہم ۱۷۹۵ء

باسمہ تعالیٰ
محمد علی خان

سنہ ولادت ۱۷۹۵ء - سنہ جلوس ۱۷۹۵ء - سنہ وفات ۱۷۹۵ء
ولیعہ سیک کی وفات کے بعد جیمس دوم کی منجھلی بیٹی آئن پادشاہ

ہونٹھون کی قطع وہی رہی جسے صاف معلوم ہوتا تھا کہ اسٹھام آکٹر
جسٹائٹ سے اوسکی آن بان میں ذرانہ فرق آیا تھا۔

۱۹۰۵ء میں پیٹرسن ساکن اسکاٹ لینڈ
نے ایک کروئیس لاکھ روپیہ جمع کر کے بینک انگلستان کی بنیاد ڈالی
اور دوسرے سال انگلنڈ کے ایک سوداگر ہالینڈ نامی نے فقط دس
لاکھ روپیہ لگا کے بینک اسکاٹ لینڈ قائم کیا اور اسی زمانہ
میں نوٹ کا رواج ہوا۔ شاہ ولیعزیز اور ملکہ صدیقی فرنگرے
ہوئے اور ضعیف سپاہیوں کے واسطے مقام چلیسی میں ایک
وار اسٹھام مقرر کی اور فوج بحری کے پرانے پرانے سپاہیوں
کے رہنے کے واسطے اپنی محسّر کو پینچمین خالی کر دی اور اسی زمانہ
میں پیٹرسن اعظم شہنشاہ روس نے جہاز خانہ ڈیٹھسٹ میں بڑھتی
بنکر جہاز بنانا سیکھا۔

شاہ ولیعہد قصر کنسنگٹن سے قصر ہیملٹن کو رٹ
کو چلا جاتا تھا کہ گھوڑے پر سے گر پڑا اور ہتھیلی کی ہڈی ٹوٹ گئی۔
اگرچہ یہ چوٹ تو کچھ ایسی شدید نہ تھی مگر چونکہ پادشاہ خلقت سنجیدہ
و لاغر تھا اور ذوق النفس کے عارضہ سے اور بھی ضعیف ہو گیا
تھا لہذا اس نقطہ موثر ٹھہری ہوا اور اسی تپ مین او سے قصر
کنسنگٹن میں انتقال کیا۔ او سے کوئی اولاد نہ تھی۔

وفاات شاہ ولیعہد سوم ۸ مارچ ۱۸۵۷ء

ولیعہد اسرہم جوانی ہی میں پیر ہو گیا تھا اور چونکہ صغر سنی میں
قیم ہو گیا تھا اور صعوبت اوٹھائی تھی اس سبب سے او سے اپنے
نفس پر تکیہ کرنے اور خاموش رہنے کی عادت ہو گئی تھی اور جس عمر
میں لڑکے امو لب کے سوا کسی چیز کا خیال نہیں کرتے او سن میں
وہ فن سیاست کا عالم مقبض تھا اور انتظام فوج سے بخوبی واقف تھا۔
فین ادب اور علوم حکیمہ سے او سے چندان شوق نہ تھا۔ او سکا دل
ایسا قوی تھا کہ کسی نوع کے خوف میں او سے انتشار و اضطراب نہ ہوتا تھا
اور جیسے لڑائی کے دن او سے خوشی ہوتی تھی ویسی کہی نہوتی تھی۔
ولیعہد نے لڈ کے ملک ہالڈ کا شران میں سے تھا او سکا ہمد
وہ ہزار تھا اور آخر کو پادشاہ نے او سے تو اب پورٹ لڈ کا خطاب
دیا تھا۔ یہ پادشاہ خیریت ابجٹ تھا اور سبب طول مرض کے او سکا
چہرہ زرد ہو گیا تھا مگر تادمہ اسپین او سکی آنکھوں کی آب و تاب اور

۱۶۹۹ء میں اسکات لینڈ کی پارلیمنٹ کی اجازت سے وہاں کے سوداگروں کی ایک جماعت نے خاکنا سے ڈیڑھ ٹون واقع اصریکا میں بستی بسائی اور اسے امریکا اور ہندوستان کی تجارت کا مرکز قرار دیا۔ اگرچہ اس زمانہ میں اہل اسکات لینڈ اسے شمول نہ تھے مگر انھوں نے چالیس لاکھ روپیہ اس عظیم تجارت میں شریک کیا اور اسے قدر روپیہ لینڈن اور اسٹریٹم کے سوداگروں نے بھی دیا۔ مگر وہ بستی اجڑ گئی اور سارا روپیہ ڈوب گیا۔ کیونکہ جب ایسٹ انڈیا کمپنی نے جماعت تاجران ہند نے دیکھا کہ یہ سوداگر ہماری تجارت میں مخل ہوتے ہیں تو بادشاہ انگلستان کو سمجھا بوجھا کر اسے روگردان کر دیا۔ اوہراون بیچارے نے بستی بسائی والوں کو اپنے اہل وطن سے مدد کافی نہ پہنچی اور وہ مفلس ہو گئے اور بیماری کی یہ شدت ہوئی کہ سیکڑوں اون میں سے حضرت عزرائیل کی نذر ہو گئے۔ اور ان کے قرب و جوار میں جو اور بستیاں انگریزوں کی تھیں انھوں نے بھی خواہ ازراہ حسد خواہ بھکرا بادشاہ اونچین مدد دی۔ اس سب پر طرہ یہ ہوا کہ اسپانیا نے والوں نے اونچین اس زمین کا غاصب سمجھ کر جیسراون کا قبضہ نیواڈیبرا آباد تھا مارے حملوں کے اون بیچاروں کو بولا دیا۔ غرض اون بد نصیبوں میں سے فقط نفس چند کو اپنا وطن اسکات لینڈ بکھر دیکھنا نصیب ہوا۔

اور اب اس کا شوہر ولیم تینا پادشاہ رہ گیا اور آٹھ برس تک بلا شرکتِ غیر حکمرانی کی۔ اس عرصہ میں محکمہ عوام نے پادشاہ کی حکومت پر تین وار کرے گئے اور تینوں وار چل گئے۔ پہلا وار قانونِ ستہ سالہ تھا۔ دوسرا فہرستِ مصارفِ پادشاہ۔ تیسرا قانونِ وراثتِ سلطنت۔ قانونِ ستہ سالہ میں یہ حکم لکھا تھا کہ پارلیمنٹ کا اجلاس تین سال سے زیادہ نہ ہو کرے اسے پادشاہ کا اختیار پارلیمنٹ پر بہت کم رہ گیا۔ فہرستِ مصارف کے بموجب شتر لاکھ روپیہ پادشاہ کے مصارفِ ذاتی اور تنخواہ ملازمین وغیرہ کے واسطے مقرر کر دیا گیا۔ بقایا آمدنی ملک پر محکمہ عوام کا اختیار ہوا اور اوس میں سے فوج، بیڑی و بحری کی تنخواہ اور دیگر مصارفِ سلطنت ادا کئے جاتے تھے۔ قانونِ وراثتِ سلطنت اشتہارِ اظہارِ حقوقِ بشریہ تھا۔ اور اوس میں یہ احکام مندرج تھے۔ اول حج یعنی حجۃ الوداع پر شہرِ مکیہ چلنے کے لاء اقامت کیلئے اپنے عہدوں پر جو حکم ہونے لگا تھا اس میں زیادتی یا کمی نہ کی جائے۔ دوم مسکنِ پادشاہ کے پورا سلطنت ہون۔ سوم وہ بدو یا بدلتہ پادشاہ کے پورا سلطنت ہون۔ چہارم شاہِ پرتگال کے پورا سلطنت ہون۔ ہیکٹو وٹس وارث

اگرچہ وہ شاہ فرانس کی قوت تو نہ توڑ سکا مگر پھر بھی اوستہ رو کے رہا
اور اوسکے رکنے سے تمام پادشاہانِ یورپ کو فائدہ ہوا۔
انجام کار ۱۷۹۳ء میں مقامِ سِیول پر فریقین میں مصالحت ہو گیا
اور جنگِ فرانسیس کل خاتمہ پا کر ختم ہوا۔

ان لڑائیوں میں اس قدر روپیہ خرچ ہوا کہ پادشاہ
انگلستان قرضدار ہو گیا اور اس زمانہ سے یہ قرض جسے قرضۂ قومی
کہتے ہیں بڑھنے لگا۔ اس مقدار کو پہنچ گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے
پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جو کچھ عظمت و وقار سلطنتِ انگلستان کا وہیم
کی نظروں میں ہے وہ فقط اس سبب سے ہے کہ اس ملک کے پادشاہ
ہونے سے اوسکی وقعت پادشاہانِ یورپ میں زیادہ ہو گئی ہو
پس اس خیال سے پارلیمنٹ نے اوسے جنگِ فرانسیس
کے واسطے بہت سارے روپیہ دیا مگر یہ شرط کر لی کہ اپنی ملک کی حکومت
میں جہین زیادہ دخل دیجیے۔ پھلے تو پادشاہ نے بہت ناک بھون
چڑھائی مگر پھر کچھ سوچ کر پارلیمنٹ کی عرضِ بخوشی اور بلا امت و شمول
کر لی۔ یہ بات بھی اوسکی عقل پر دلالت کرتی ہے۔ مگر حق یہ کہ
محکمہ عوام نے سیاستِ ملک میں اس طرح سے حاصل کی تھی ہی
داخلتِ ایک باقی ہے۔

۱۷۹۳ء میں ملکہ میاوی نے بیمار و چھپکا انتقال کیا

ٹھٹھ کر گئے۔ صبح جو ہوئی تو اوس آتش زدہ بستی کا عجیبہ سوز حال نظر آیا کہ مکانات جگہ جگہ سیاہ ہو گئے ہیں اور خون کے تھالے بندھے ہوئے ہیں۔ یہ ظلم و ستم اور بیچارے غریب پہاڑیوں پر بڑے لیپوں کی عداوت اور کینہ جوتی تھے ہوا اور شاہ ولیعہد نے بے سمجھے اونچین قتل کرنے کا حکم دیا تھا مگر عدم فہم مقدمہ تو پادشاہ کی برأت کی دلیل نہیں ہو سکتی اس واسطے کہ جو گناہ غفلت اور بے اعتنائی سے سرزد ہوتے ہیں اونکا عذر خود غفلت نہیں ہو سکتی لہذا ولیعہد پر اون بیگناہوں کے خون کا وبال رہا۔

لوی شاہ فرانس کی قوت کو توڑنا شاہ ولیعہد کا مقصد
اعظم تھا کیونکہ سلاطین کی تھوٹ میں لوی سب سوزیادہ قوی تھا
اور ولیعہد کو لوگ سپہ سالار افواج قاہرہ پرائیٹنٹ سمجھتے تھے۔
لوی نے جیمس کی معزولی کو لڑائی کا حیلہ قرار دیکر بڑے زور شور
سے انگلنڈ پر فوج کشی کا سامان کیا مگر لاٹھوگ کے قریب جو
افواج بحری انگلنڈ و ہالینڈ اور سپاہ فرانس سے مقابلہ ہوا
تو فرانس کے جہاز ایسے شکستہ اور تباہ ہوئے کہ پادشاہ فرانس
کی ساری تدبیریں خاک میں مل گئیں۔ بعد اس لڑائی کے ولیعہد کا یہ
دستور ہو گیا کہ باوجودیکہ اکثر بیمار رہتا تھا مگر ہر سال گرمی کی فصل میں
بڑے سفر یورپ میں جا کر لوی سے مصروف جنگ رہتا تھا اور

اور بڑے لیپن سے اوس روپیہ کی تقسیم پر نزاع ہوتی جو پادشاہ نے
 قبائل کو ہی کو عطا کیا تھا۔ مگر بعد اوسکے میکڈونلڈ اپنی سرکشی
 و سرتابی پر نام ہوا اور فورٹ ولیمین حلف اٹھانے کو گیا
 مگر وہاں کے قلعہ دار نے کہا کہ مجھے تم سے حلف لینے کا حکم نہیں ہے
 تمہیں چاہیے کہ اس گائیل کے حاکم پاس جاؤ۔ چونکہ اسے مین بھاڑو
 پر شدت سے برف گر رہی تھی اور دریا طغیانی پر تھے اس سبب سے
 اوس بچارے کو ہی سردار کو ایک دور و زکا عرصہ لگ گیا مگر تاہم اسے
 قسم لی گئی اور وہ خوشی خوشی اپنے گھر آیا کہ اچھو شد اس آفت سے جان
 بچی۔ مگر چند ہفتہ کے بعد کپتان کیمبل شیخ قبیلہ گلین لین کچھ
 سپاہی لیکر گلنگو کے وادی میں آیا اور یہی وادی وحشت ناک قبیلہ
 میکڈونلڈ کا مسکن تھا۔ اون بھاڑیوں نے اپنے ملک کو
 دستور کے موافق اونکی بہت خاطر مدارات کی اور دو ہفتہ تک
 خوب ناچ رنگ رہا اور دعوتیں ہوتیں اور شکار کھیلے گئے خلاصہ
 یہ کہ قبیلہ میکڈونلڈ نے کوئی دقیقہ ممانداری کا فرو گذاشت
 نہیں کیا اور مسیذ بانوں کو ممانوں پر ذرا بھی گمان بد نہ تھا۔
 مگر جب کیمبل نے موقع پایا تو نصف شب کو اون بچارے کو ہیوں
 کو غافل پا کر قتل و قمع کرنا شروع کیا اور شیخ قبیلہ میکڈونلڈ اور
 اوسکی بی بی اور اور چھتیس شخصوں کو تہ تیغ بیدریغ کیا باقی ماندہ اوس
 عالم اضطراب میں جسم بھرنے پہاڑوں میں بھاگ گئے اور بہت سے برف میں

کھائی اور شہر و اتر فرائڈ میں بھاگ گیا اور وہاں سے بے جلت تمام
فرانسیس کو روانہ ہوا۔ لیکن اس کو ہوا خواہ معز پر کوئل اور سیلنٹ روتہ برس
روز تک لڑا کتبہ۔ اگر کم کی لڑائی میں سیلنٹ روتہ کو گولہ لگا اور وہ مر گیا۔
بعد اس کو روتہ سیلنٹ روتہ ہوا اور غول شہر میں قلعہ بند ہوئی۔ آخر اس کا انجام یہ ہوا
کہ بادشاہ انگلستان اور اہل ایرلینڈ میں مصاحبہ ہو گیا چنانچہ جس
پتھر پر پتھر صلح نامہ پر فریقین نے دستخط کئے تھے وہ اب تک پلٹھوٹ
واقع دریائے شینٹن پر موجود ہے۔ اس مصاحبہ سے شاہ ولیم
ستما و جزائر ایرلینڈ کا بادشاہ ہو گیا اور دس لاکھ ایکڑ زمین اس ملک
کی ضبط کر لی اور اس کے مالکوں کو ملک سے نکال دیا۔

شاہ ولیم کی حکومت میں ایک بڑا ظلم ہوا۔ وہ یہ ہے
کہ قبیلہ گلنگو کہ منجملہ قبائل کو ہی اسکات لینڈ تھا قتل کیا گیا۔
یہ قبائل کو ہی موافق اپنی عادت شتم تو کے ایک سرکشی کر رہے تھے
اوپر کی منہ بھرائی کو ولیم نے ایک لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ اس کے امیر
برڈ لیٹن کو بھیجا اور اس کے ساتھ ہی یہ حکم دیا کہ تمام شیوخ
قبائل کو ہی کو لازم ہے کہ قبل اختتام سال ۱۲۹۱ء ہماری اطاعت و فرمانبرداری
کی قسم کھائیں۔ قبیلہ گلنگو کے سوار صیکلڈ و نلڈ نے دوسرے
سردارین سے برڈ لیٹن کی ضد سے حلف سے انکار کیا لیکن اس انکار
کا باعث یہ نہیں ہوا کہ وہ بادشاہ کا عدو تھا بلکہ یہ سبب ہوا کہ اسے

و غا سے بلا کر قید کیا۔ غرض ایسی ایسی تقویت کی باتوں سے جیمس
ایولنڈ مین آیا اور شہر ڈبلن مین بہ ترک و احتشام داخل ہوا۔
پیشتر اس نے شہر لنڈنڈری کا محاصرہ کیا کہ یہ صوبہ الیمبرک کے اہل
پروٹسٹنٹ کا مامن و ماوے تھا۔ باوجودیکہ محصورین لنڈنڈری
رستہ کے بند ہو جانے سے اشد مصائب و آلام تحمل میں مبتلا
رہے مگر پادری جارج واکس کی تشویق و ترغیب سے کئی مہینے
تک لڑا کئے۔ اس پادری کی یادگار ایک مینار اس شہر میں اب تک موجود
ہے۔ آخر کار ایک جہاز انگلنڈ سے پہنچ گیا اور اون دھنیوں کو
جو محصورین کی مدد روکنے کے واسطے دریائے فوٹیل پر ڈالے تھے
توڑ کر اون فاقہ کشوں کو رسد پہنچائی۔ آخر پادشاہ معزول کی فوج
خائب و خاسر ہو کر محاصرہ سے باز آئی۔

بعد اختتام محاصرہ لنڈنڈری سو مہرگ سپہ سالار
سولہ ہزار کی فوج لیکر ایولنڈ مین آیا اور تھوڑے عرصے کے بعد خود
شاہ ولیعہد بھی کیٹل فرگس مین پہنچا اور چالیس ہزار آدمی و سکی
طرف جمع ہو گئے۔ سترہ دن کے بعد ڈسٹر و ہیڈ اسے چند میل
کے فاصلہ پر کنارہ دریائے بوین جنگ عظیم ہوئی۔ سو مہرگ
کہ بڑا آزمودہ کار سردار تھا اور شاہ ولیعہد کا دوست صادق تھا
ہنگام عبور دریا گولی سے سار گیا۔ آخر جیمس نے شکست

ایک نہ تھی۔ آخر قبائل کوہی کہ ہمیشہ لڑائی پر مرتے تھے اور شاید انھیں یہ جیت بھی دانگیر ہوئی کہ سلاطین اسٹوارٹ کا نام نہ مٹنے پائے
آباد و فساد ہوئے اور گلیچھر رئیس کلورھوئس کو اپنا سردار بنایا۔ اوسکو ساتھ ہی نوآب گورڈن بھی بگڑکھڑا ہوا اور اڈیلڈرا
کے قلعہ میں کچھ عرصہ تک لڑا گیا۔ مگر یہ فساد چند ہی روز رہا اور حصوں قلعہ بڑھا
دوہی تین مہینوں کو عرصہ میں پادشاہ کو مطیع ہو گئی۔ اب ہاگسٹر حکمرانوں اور
جنرل میتلی سپہ سالار فوج شاہی سے مقام کلی گریسکی واقع ضلع پرتگال میں
لڑائی ہوئی اور جب گلیچھر کو اہل قبیلہ نے فوج شاہی کو دیا تو اس وقت اسے
گولی لگی اور وہ مر گیا۔ جب افسر مارا گیا تو فوج کوہی دم بھر میں کافر ہو گئی۔

ہزرت قبائل کوہی اسکاتلینڈ
۱۰ جولائی ۱۸۵۹ء

لکن آئرلینڈ میں اسے بھی عظیم تر واقعات ہوئے کیونکہ
وہاں پادشاہ معزول (جیمس) موجود تھا اور وہاں کے لوگ کہ قوم سٹیلٹ
سے تھے قبل از شہادت ہی اسے شہید راہ خدا سمجھتے تھے اور اسکی
نصرت و حمایت کو مستعد تھے۔ آخر پادشاہ معزول نے سلطنت خود کو
کے استعمال میں پھر کوشش کی مگر عبث۔ لوی شاہ فرانس نے
اس عزم آخری میں اسکی تقویت و تحریص کی اور ٹو کوئل نے جواب تک
آئرلینڈ کا ناظم تھا کیہ مولاٹ مذہب کی فوج اسکی نصرت کے واسطے
نوکر رکھی۔ امیر موناٹ جوی آئرلینڈ میں فرقہ پر اسٹیلٹ کا
سرگروہ تھا اسے شاہ فرانس نے اپنی دار السلطنت پیرس میں

باب ششم

عہد شاہ ولیم و ملکہ ماری دوم

ولیم } سنہ ولادت ۱۶۵۲ء - تقریب سلطنت ۱۶۸۸ء - سنہ وفات ۱۷۰۲ء
 ماری } سنہ ولادت ۱۶۵۹ء - تقریب سلطنت ۱۶۸۸ء - سنہ وفات ۱۶۹۴ء

ولیم اور ماری کے رسوم تاجداری ولیم و ماری میں ادا ہوئے اور
 اس وقت پادشاہ متونی جیمس کے وزرائے عظام بھی موجود تھے۔
 مگر وہ بچیا منصف جفریز جسکے گناہ عفو پذیر نہ تھے قید خانہ میں پڑا
 ہوا تھا۔ اسکی گرفتاری کی یہ کیفیت ہے کہ لوگوں نے دیکھا کہ وہ ایک
 مینخانہ میں ملاح کا بھیس بدل رہے اور منہ پر سیاہی ملے ہوئے پڑا ہوا ہی
 غرض اسے گرفتار کیا اور ایک انبوه کثیر اسکے خون کا پیا سا غل چھپاتا
 ہوا قید خانہ تک اسکے پیچھے پیچھے گیا۔

انگلند میں تو یہ انقلاب عظیم ہوا مگر سپین کی کسی سرزمین پر
 لکن اسکاتلند اور ایرلند میں بڑا فساد ہوا۔ تفصیل اس اجمال
 کی یہ ہے کہ اگرچہ اسکاتلند کی پارلیمنٹ نے صاف صاف
 کہہ دیا تھا کہ جیمس کو اب سلطنت کا استحقاق نہیں رہا اور اب ولیم
 اور ماری ہمارے پادشاہ ہیں مگر تمام قوم اسکاتلند کی رائے

اس پادشاہ کو پھلی بی بی این ہائیڈ سے دو بیٹیاں تھیں
میٹری اور این اور یہ دونوں پادشاہ ہوئیں۔ بعد وفات ملکہ آئن
ہائیڈ کے پادشاہ نے میٹری رتیر ادی موڈ پنا سے شادی کی
اوستے ایک بیٹا ہوا جسے کئی مرتبہ مدعی بکر سلطنت کو لے لینا چاہا اس
سبب سے اسکا لقب جیمس گڈاب ہو گیا۔

اس انقلاب عظیم سے جسکا ذکر ابھی کیا گیا کئی فائدے
ہوئے۔ اول یہ کہ ایک اصل کہ اتیم اصول آئین انگلستان سے ہے قائم
ہو گئی یعنی پادشاہ کو قانون بنانا یا منسوخ کرنا اختیار نہ باقی رہا۔ دوم یہ
کہ خواجہ سرج یعنی مخالفین مسلک اسقفی ظلم و جور سے محفوظ ہوئے۔
سوم یہ کہ سابق مین ججون کا موقوف کرنا پادشاہ کے اختیار میں تھا اب
یہ قاعدہ نکل آیا کہ بشرطیک چلنی کے وہ اپنے عہدوں پر نا و ام النجیۃ قائم
سلاطین معاصرین تو کہستان مراوم سنہ وفات

فرانس	سنہ وفات	مجلد چہارم	۶۱۴
لوی چہارم	سلیمان دوم
اسپانیہ	شہنشاہ جرمنی
چارلس دوم	لیوپولڈ اول
سویڈن	یوپ
چارلس یازدہم	انوسینٹ یازدہم

باب ششم عہد شاہ ولیم و ملکہ ماری دوم

ولیم سنہ ولادت ۱۶۸۸ء - تقریباً سلطنت ۱۶۸۸ء - سنہ وفات ۱۷۰۲ء
ماری سنہ ولادت ۱۶۸۵ء - تقریباً سلطنت ۱۶۸۸ء - سنہ وفات ۱۶۹۴ء

ولیم اور ماری کے رسوم تاجداری و شہنشاہی میں ادا ہوئے اور
اوسوقت پاوشاہ متوفی جیمس کے وزرائے عظام بھی موجود تھے۔
مگر وہ بیچیا منصف جیمس کو جسکے گناہ عفو پذیر نہ تھے قید خانہ میں پڑا
ہوا تھا۔ اوسکی گرفتاری کی یہ کیفیت ہے کہ لوگوں نے دیکھا کہ وہ ایک
مینجانہ میں ملاح کا بھیس بول ہوئے اور منہ پر سیاہی ملے ہوئے پڑا ہوا ہی
غرض اوسے گرفتار کیا اور ایک انبوه کثیر اوسکے خون کا پراسا غل مچاتا
ہوا قید خانہ تک اوسکے پیچھے پیچھے گیا۔

انگلند میں تو یہ انقلاب عظیم ہوا مگر کسی کی کسی سرخی بچوٹی
لکن اسکاتلند اور ایرلند میں بڑا فساد ہوا۔ تفصیل اس اجمال
کی یہ ہے کہ اگرچہ اسکاتلند کی پارلیمنٹ نے صاف صاف
کہہ دیا تھا کہ جیمس کو اب سلطنت کا استحقاق نہیں رہا اور اب ولیم
اور ماری ہمارے پاوشاہ ہیں مگر تمام قوم اسکاتلند کی رائے

اس پادشاہ کو پہلی بی بی آئین ہائیڈ سے دو بیٹیاں تھیں
 میٹری اور آئین اور یہ دونوں پادشاہ ہوئیں۔ بعد وفات ملکہ آئین
 ہائیڈ کے پادشاہ نے میٹری رتیں ادوی موڈ پنا سے شادی کی
 اوستے ایک بیٹا ہوا جس نے کئی مرتبہ مدعی بنکر سلطنت کو لے لینا چاہا اس
 سبب سے اس کا لقب جیمس گذاب ہو گیا۔

اس انقلاب عظیم سے جس کا ذکر ابھی کیا گیا کئی فائدہ
 ہوئے۔ اول یہ کہ ایک اصل کہ اتیم اصول آئین انگلستان سے ہے قائم
 ہو گئی یعنی پادشاہ کو قانون بنانا یا منسوخ کر نیکا اختیار نہ باقی رہا۔ دوم یہ
 کہ خواجہ سینے مخالفین مسلک اسقفی ظلم و جور سے محفوظ ہوئے۔
 سوم یہ کہ سابق مین ججون کا موقوف کرنا پادشاہ کے اختیار میں تھا اب
 یہ قاعدہ نکل آیا کہ بشرطیک چلی کے وہ اپنے عہدوں پر تاوام اچیوۃ قائم
 سلاطین معاصرین توکستان سوم سنہ ۱۳۱۷

فرانس	سنہ ۱۷۹۲	محمد چہارم	سنہ ۱۳۱۷
لوی چہارم	سلیمان دوم
اسپانیہ	شہنشاہ جرمنی
چارلس دوم	لیوپولڈ اول
سویڈن	پوپ
چارلس یازدہم	انوسینٹ یازدہم

باب ششم عہد شاہ ولیم و ملکہ مری دوم

ولیم } سنہ ولادت ۱۶۵۲ء - تقریب سلطنت ۱۶۸۸ء - سنہ وفات ۱۷۰۲ء
ماری } سنہ ولادت ۱۶۵۸ء - تقریب سلطنت ۱۶۸۸ء - سنہ وفات ۱۶۹۴ء

ولیم اور مری کے رسوم تاجداری و شہنشاہی میں ادراک ہوئے اور
اوسوقت پادشاہ ستونی جیمس کے وزرائے عظام بھی موجود تھے
مگر وہ بھی اٹھنے جعفر نوز جبکہ گناہ عفو پذیر نہ تھے قید خانہ میں پڑا
ہوا تھا۔ اوسکی گرفتاری کی یہ کیفیت ہے کہ لوگوں نے دیکھا کہ وہ ایک
مینجانہ میں ملاح کا بھیس بدل ہوئے اور منہ پر سیاہی ملے ہوئے پڑا ہوا
غرض اوسے گرفتار کیا اور ایک انبوه کثیر اوسکے خون کا پیا سا غل چھپانا
ہوا قید خانہ تک اوسکے پیچھے پیچھے گیا۔

انگلند میں تو یہ انقلاب عظیم ہوا مگر سپر کی کسی پرستی چھوٹی
کن اسکاتلند اور ایرلند میں بڑا فساد ہوا۔ تفصیل اس احوال
کی یہ ہے کہ اگرچہ اسکاتلند کی پارلیمنٹ نے صاف صاف
کہا تھا کہ جیمس کو اب سلطنت کا استحقاق نہیں رہا اور اب وہ
اور مری ہمارے پادشاہ ہیں مگر تمام قوم اسکاتلند کی رائے

اس پادشاہ کو پہلی بی بی این ہائیڈ سے دو بیٹیاں تھیں
میٹری اور این اور یہ دونوں پادشاہ ہوئیں۔ بعد وفات ملکہ آئف
ہائیڈ کے پادشاہ نے میٹری رتیں اودی موڈ پنا سے شادی کی
اوستے ایک بیٹا ہوا جسے کئی مرتبہ مدعی بکر سلطنت کو لے لینا چاہا اس
سبب سے اسکا لقب جیمس گڈاب ہو گیا۔

اس انقلاب عظیم سے جس کا ذکر ابھی کیا گیا کئی فائدے
ہوئے۔ اول یہ کہ ایک اصل کہ اہم اصول آئین انگلستان سے ہے قائم
ہو گئی یعنی پادشاہ کو قانون بنانی یا منسوخ کر نیکا اختیار نہ باقی رہا۔ دوم یہ
کہ خواجہ یعنی مخالفین مسلک اسقفی ظلم و جور سے محفوظ ہوئے۔
سوم یہ کہ سابق مین ججون کا موقوف کرنا پادشاہ کے اختیار میں تھا اب
یہ قاعدہ نکل آیا کہ بشرط نیک چلنی کے وہ اپنے عہدوں پر ناوام انجیوۃ قائم
سلاطین معاصرین تو کستان و روم سنہ ۱۸۷۴ء

فرانس سنہ وفات

لوئی چہارم

ایسپانیہ

چارلس دوم

سویڈن

چارلس یازدہم

محمد چہارم

سلیمان دوم

شہشاہ جرمنی

لیوپولڈ اول

یوپ

انوسینٹ یازدہم

کر لیا اور اقرار کیا کہ تمام قوانین انگلستان کا پابند رہوں گا۔

اب یہ انقلابِ عظیمِ سلطنتِ انگلستان کہاں کو پہنچ گیا
اور پادشاہ اور پارلیمنٹ میں جو مناقشہ عظیم ہو رہا تھا اوسکا انجام یہ ہوا کہ
غیر منظم سلطنتِ جمہوری نہیں مقرر ہوئی بلکہ سلطنت کے تین رکن بکمال استحکام
قائم ہوئے یعنی پادشاہ۔ اُمراء۔ اور عوام یعنی وکلاء نے رعایا
یہ ارکانِ ثلاثہ سلطنت مثل عناصرِ ربیعہ عالم کو کون و فساد کے ہیں کہ انکی مساوی
قوت و اعتدال کیفیت اور کسر و انکسار باہمی پر مملکتِ انگلستان کا دار و مدار ہے۔

پادشاہِ مفرور (یعنی جیمس) کی باقی آیامِ حیات سیدنتِ جبرائیل
میں قریب پانچ سو کے بسر کئے اور کئی شاہِ فرانس کا وظیفہ خوار رہا
اور لنگہءِ مین و ہین انتقال کیا۔ اس پادشاہ کو مذہبِ کیتھولک
میں بڑا غلو تھا اور ہوس خود سری و مطلق العنانی سے کہ تمام سلاطینِ اسٹوارٹ
کو دامگیر ہی یہ تعصب اور شدید ہو گیا تھا آخر وہ کینخت سلطنت ہی کھو بیٹھا
اوسکی خواستِ طینت و دانستِ نفس اور کینہ جوئی اور سفلہ مزاجی اوسکے
تذکرہ کے ہر صفحہ سے آشکار و ہویدا ہے۔ اوس میں دو وصف اچھے تھے
ایک جفاکشی دوسرے پابندیِ اوقات۔ مگر جب یہ خیال آتا ہے کہ ان وصف
حمیدہ کو اوسنے ظلم و جور کا ذریعہ گردانا تو انکی تعریف کرنے کو بھی جی
نہیں چاہتا۔

ہو گیا اور پارلیمنٹ وہی ہے جسے پادشاہ مقرر کرے۔ مگر شاہزادہ اور
 اس کے مشیروں کو اس بات کا بڑا خیال تھا کہ کوئی امر خلافتِ آئینِ قیام
 انگلستان ظہورِ عین نہ آئے اسوجہ سے انھوں نے اس کو نسل کا نام
 پارلیمنٹ نہ رکھا بلکہ صرف مجلسِ شعور اسے نام رکھا۔ اب اہل کو نسل میں اس
 بات پر بڑے مباحثے ہوئے کہ پادشاہ تو مغزول ہو گیا آخر اب سلطنت کا
 انتظام کیونکر ہوگا بعض اہل کو نسل نے شاہزادہ اس جنے کی تولیت تجویز کی
 بعض نے کہا کہ میٹری ملکہ مقرر کی جائے اور جب تک وہ زندہ رہے جب تک
 اس کا شوہر ولیعہد شاہزادہ ارنج بھی پادشاہ کہلائے مگر شاہزادہ ہومون
 نے یہ دونوں باتیں نہ قبول کیں اور کہا کہ مجھے اپنے ملک ہالینڈ
 میں پھر جانا قبول ہے مگر اپنی بی بی سے کم مرتبہ رہنا نہیں منظور۔ آخر کار
 اہل کو نسل نے ایک دستاویز لکھی اور اس کا نام سندِ اظہارِ حقوق
 رکھا۔ اس دستاویز کے بموجب شاہزادہ ولیعہد اور شاہزادی میٹری
 دونوں انگلستان کے پادشاہ مقرر ہوئے اور انتظامِ سلطنت خاص و عیلم
 کے سپرد ہوا اور بعد ان کی وفات کے پہلے میٹری کی اولاد وارثِ تاج
 و تخت قرار دی گئی بعد اوند کے اس کی بہن این کی اولاد اور اگر ان دونوں
 شاہزادیوں کو اولاد نہ ہو تو کسی اور زوجہ سے جو ولیعہد کو اولاد ہو وہ وارث
 سلطنت قرار پائی۔ پس اس طرح سے جیمس دوم کا بیٹا اور اس کی اولاد
 آج کل کا قاطبہ سلطنت سے خارج ہو گئی۔ امیر خلیلی فوکس نے ولیعہد
 کو تاج دینے میں تعلیم کی اس نے اپنی اور اپنی زوجہ کی طرف سے تاج قبول

میں مجلس سے نکل کر شینوئلس کو روانہ ہوا جہاں ایک چھوٹی سی کشتی
اوسکے لیجانیکو منتظر کھڑی تھی۔ جب پادشاہ وریاٹیمیس سے عبور کرنے
لگا تو مہرسلطانی پانی میں ڈال دی کیونکہ اوسے یہ خیال خام تھا کہ جب
مہرسلطانی نہوگی تو نہی سلطنت کا کام کیونکہ چلے گا۔ مہنوز پادشاہ کشتی پر نہو
ہوا تھا کہ کینٹ کے ماہی گیروں نے لوٹ کی طمع سے اوسے گرفتار
کر لیا اور قید شدیدی میں رکھا مگر دو ہی چار روز کے بعد محکمہ امرا کو حکم سے
اوسے رہائی پائی اور دار الخلافہ کو پھر آیا اور وہاں سے راجسترا
کو چلا گیا۔ وہاں سے پھر بھاگا اور چند روز کے بعد یہ خبر آئی کہ پادشاہ
صحیح سلامت سیلٹ جرمینس میں پہنچ گیا اور لوی شاہ فرانس
بڑی محبت سے اوسے پیش آیا۔ اس اثنا میں شاہزادہ ولیعز وندسٹر
سے لندن کو روانہ ہوا اور جب وہاں پہنچا تو ہر شخص نے اوسکے آنے
کی خوشی میں نارنجی فیتے باندھے۔

لندن میں پہنچ کر شاہزادہ ارنج نے ایک کونسل منعقد کی۔ اس
کونسل اور پارلیمنٹ میں فقط اتنا فرق تھا کہ جن حکنا مون کے بموجب ممبران
کونسل طلب ہوئے تھے وہ اوس شخص نے جاری کئے تھے جو اب تک پادشاہ

لے چونکہ اس شاہزادہ کا لقب شاہزادہ ارنج تھا اور ارنج انگریزی میں نارنگی کو کہتے
ہیں اس سبب سے لوگوں نے نارنجی فیتے باندھے تاکہ معلوم ہو کہ وہ شاہزادہ ارنج
کے خیر خواہ ہیں ۱۲۔

نیوٹن آئینٹ مین ہو کر اگن ٹر مین پہنچا وہاں کے لوگ اوسو حای مین
 پوائسٹنٹ سمجھا اور سکے آنے سے نہایت محظوظ و مسرور ہوئے
 اور دوسرے اتوار کو اوسنے اپنے دوست پادری بوٹنٹ کا وعظ
 کر جابین جاکر سنا غرض ایک ہفتہ یوہین گذر گیا مگر شاہزادہ کو اپنی احمیت
 کا سامان کچھ نظر نہ آیا۔ آخر ثواب ابتگدان اور کرنیل کوئس نیری اور
 اور افسران فوج شاہ جیمس کے بعد دیگرے شاہزادہ ظفر پناہ کی
 نصرت کو آئے۔ جب پادشاہ نے یہ رنگ دیکھا تو وہ بسرعت تمام سیلاب
 کو روانہ ہوا اور یہ سوچا کہ آخر سلطنت تو جاتی ہی ہے ایک لڑائی وارے
 نیارے کی لڑیے۔ مگر شاہزادہ ولیم یہ تدبیر سوچا کہ خونریزی نہواور
 پھر اپنا مطلب نکل آئے کچھ زمانہ کانگ وکھیر کر کیا ہوتا ہے رعایا پادشاہ
 سے ایسی افروختہ خاطر ہے کہ انشا اللہ اپنا مطلب یونہی نکل آئے گا۔
 غرض کئی مرتبہ کچھ خفیف سی لڑائی ہوئی باقی خیر۔ ثواب بآتہ نے بندرگاہ
 بلی مٹہ پر ولیئم کا قبضہ کروادیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں لاسرڈ
 چٹرا چٹل جو بعد اوستکے بخلاب ثواب اعظم مارٹلبر امتناز ہوا۔ جارج
 شاہزادہ ڈینمارک بستے پادشاہ کی بیٹی آئن منسوب تھی۔ اور خود شاہزادی
 آئن نے پادشاہ کا ساتھ چھوڑ دیا اور ہر روز ولیئم کے مددگار بڑھتے گئے
 اور جیمس کے غماز کم ہوتے گئے۔ جب پادشاہ نے یہ رنگ دیکھا
 تو بھانگنے کی تدبیر کی اور اپنی بی بی اور بیٹی کو فرانسیس بھیج دیا اور جب انکو
 بخیر و عافیت انگلستان سے نکل جانے کا یقین ہو گیا تو شب تیرہ دمار

کین۔ مگر جیمس اوسے ڈھکے پر چلا گیا اور اپنی حرکاتِ ناشائستہ سے کہ اوسکے حق میں ستم قاتل تھیں باز نہ آیا اور ہر چند ٹوئی چہاڑیم نے اوسے ولیعہ کی فوج کشی سے آگاہ کیا اور مدد دینے کا بھی اقرار کیا لیکن اوسے کچھ نہ اثر ہوا ہاں وہ اوس وقت خوابِ غفلت اور نشہ کبر و نخوت سے چونکا جبکہ اوسکے سفیر نے شہرِ ہیگ سے لکھا کہ ہالند کی پارلیمنٹ نے شاہزادہ ولیعہ کو انگلستان پر فوج کشی کرنے کی اجازت دیدی ہے اور اب اوسنے اشتہار جاری کیا ہے اور اوسمیں حملہ انگلستان کو وجوہ و دلائل لکھے ہیں۔ اب جیمس کو اتنی مہلت کہاں تھی کہ وہ کچھ پس و پیش کرتا غرض چند ساعت میں اوسنے وہ سب امور منظور کر لیے جنکے بارے میں وہ تین برس سے رعایا سے لڑ رہا تھا۔ اگرچہ اوسکے پاس تیس ہزار اور چالیس ہزار آزمودہ کار سپاہ و سوار تھا مگر وہ یہ جانتا تھا کہ یہ میرے کس مصرف کے ہیں رعایا کے دل تو مجھ سے پھرے ہوئے ہیں اور انکی آنکھیں ولیعہ کے ہمازون کے اشتیاق میں سمندر پر لگی ہوئی ہیں۔

طوفان کے سبب سے شاہزادہ ولیعہ کو منزل مقصود پر پہنچنے میں کچھ دیر ہو گئی مگر آخر وہ مقامِ ٹوس بی واقع ضلع ڈون میں بخیر و عافیت اور بلا مقابلہ و مزاحمت وارد ہوا اور پندرہ ہزار کی فوج ساتھ لیکر اوس آفت کے مرنے اور اوس قیامت کی کیچڑ میں آہستہ آہستہ

سب سے لمبی توغ اُسقف اعظم کے نذر کی رکھی گئی اور بازار نمون
روشن ہوئی اور سیکڑوں ہوائیاں چھوٹیں۔

اس شکست سے طیش میں آکر جیمس نے رعایا کو بزور
شمشیر زیر کرنا چاہا اور پٹوکان وزیر فرانس کے مشورہ سے کئی رجمنٹ
فوج کے آئولنڈ سے بلوائے۔ چونکہ ان رجمنٹوں کے لوگ مذہب
میں کیٹھولک اور قوم کے سلیٹ تھے لہذا بیچ قوم کے لوگ
ان سے بہت بیزار تھے اور ایک گیت اسطرح کا فتنہ انگیزیا تھا کہ اوتے
تمام قوم انگریز خصوصاً اہل فوج پادشاہ اور اون آئولنڈ کی رجمنٹوں
سے اگے ہو گئے اور یہ گیت ہر جگہ گایا جاتا تھا اور اسکی سیٹیاں بجاتی جاتی تھیں۔

جس دن وہ سات اُسقف جسم بناوت سے برہم ہوئے
اوسیدن بعض اعظم امر تو سپرین انکلنڈ نے ایک خط ولیم شاہزادہ
اسٹینج ناسا کو لکھا کہ آپ مع فوج بیان شریف لائین اور ہماری آزادی
اور ہمارے دین کی حمایت کریں۔ یہ شاہزادہ ہالینڈ کا فتنہ باز
اور شاہ جیمس کا داماد اور بھتیجا تھا۔ چونکہ وہ گھگ اور ٹوسر
ان دونوں متضاد فتنہ قون کو پادشاہ سے برابر اذیت پہنچا
تھی لہذا کچھ عرصہ تک وہ باہم متفق و یکدل رہے۔ شاہزادہ ولیم
امراے انگلستان کی دعوت قبول کی اور مہتمم انگلستان کی تیاریاں کرنا

عدالت شاہی میں ہوئی اور ان اسقفوں پر یہ جرم عائد ہوا کہ انہوں نے ایسی عرضی لکھی ہے جسے اسکا کذب و بہتان اور مفیدہ پردازی اور بغض و عناد نسبت پادشاہ کو ظاہر ہے عرضیوں کے مانہ میں سب سے اولاً قیاس کیلئے تھوڑے اور کئی طرف سے جوابدہی کے واسطے مقرر ہوتے۔ اور ان بھراس مقدمہ کی دیکھائی رہی اور بڑی مشکل سے وکلاء نے پادشاہی نے ثابت کیا کہ ان اسقفوں نے وہ عرضی لکھی تھی اور اس پر دستخط کئے تھے اور اسے پادشاہ کے ہاتھ میں دیا تھا اب اس امر کا انفصال جو رہی پر موقوف تھا کہ اس عرضی سے کذب و بہتان ثابت ہوتا ہے یا نہیں۔ ججوں کی رائے میں اختلاف ہوا دو کے نزدیک وہ عرضی مشتمل بر کذب و بہتان ٹھہری دو کی رائے میں نہ ٹھہری۔ شام کو ارباب جو رہی مشورہ کے واسطے ایک علیحدہ مکان میں گئے اور اس میں قضا دیدیا گیا اور ساری رات وہ اوسمیں بند رہے صبح کو دس بجے عدالت کھلی اور اہل جو رہی نے اپنی رائے سنائی۔ اوسوقت سب اہل کچہری خاموش ہو گئے مگر جب سر بنچ یا مقدم جو رہی کی زبان سے یہ کلمہ نکلا کہ یہ اسقف مجرم نہیں ہو سکتے تو صدائے تنیت و شادمانی سے ساری کچہری گونج گئی اور اسے سنکر باہر بھی تماشائیوں نے غل مچایا اور تھوڑے ہی عرصہ میں تمام لنڈن میں یہ خبر مشہور ہو گئی اور لوگ فرط مسرت سے آبدیدہ ہوئے اور ساری رات شہر میں خوب روشنی ہوئی اور ہر گھر کے دروازہ پر سات سات توغین روشن ہوئیں اور ان کے بیچ میں

اپنے طریقہ پر عبادت کرے۔ اگرچہ اسپین شک نہیں کہ یہ اشتہار
پادشاہ نے اہل کیتھولک کی رعایت سے جاری کیا تھا مگر اکثر
بعض فرقہ پرانیسٹنٹ یعنی خوارج و مخالفین مسلک اسقفی
کو بھی حق و باطل میں تمیز کرنے کی آزادی حاصل ہو گئی۔ اس کے بعد
ایک اور اشتہار جاری ہوا کہ وہ پہلے اشتہار سے بھی اہم و اعظم تھا
اور ایک ہفتہ کے بعد کونسل شاہی نے حکم دیا کہ سب پادری اس اشتہار
کو برابر و اتوار دن کو معابد و کنائس میں منابر و عظیم پڑھیں مگر
قتیسین لندن نے اس حکم کی تعمیل سے سرتابی کی اور سسکین
کساؤٹ اسقف اعظم اور اورچہ اسقفون نے اس کی رد میں
عرضی لکھی۔ اسپر پادشاہ کو برا طیش آیا اور اون ساتون اسقفون
کو مجسٹ ٹاؤن میں قید کیا مگر ایک ہفتہ کے بعد انھیں ضمانت لے کر
چھوڑ دیا۔ اس اضطراب و انتشار میں یہ خبر مشہور ہوئی کہ جیمس
بیان لڑکا پیدا ہوا ہے مگر بہت کم لوگوں کو اس کا یقین ہوا کہ یہ لڑکا پادشاہ کا بیٹا
ہی بلکہ اکثر اشخاص کی بھی رائے تھی کہ محل میں ایک لڑکا چھپا رکھا تھا اور سیکو پادشاہ
کا بیٹا بنا دیا ہے۔ یہی لڑکا بعد چند عرصہ کے جیمس گڈا ب سڈری
سلطنت ہوا۔

اب اون سات اسقفون کی تحقیقات شروع ہوئی۔ یہ
مقدمہ بھی تاریخ انگلستان میں یادگار ہے۔ اس کی تحقیقات

صدر انجمن عہدہ سے معزول ہوا۔ — دارالعلم اکسفورڈ
پادشاہ نے اسے بھی زیادہ تشدد کیا۔ اس مدرسہ عالیہ سے متعلق
میگڈالین کالج تھا اور اسکی صدر نشینی کا عہدہ خالی تھا وہ پادشاہ نے
ایک کیتھولک اینٹنی فاکس ہونامی کو دیدیا مگر اس مدرسہ کے
ممبروں نے جان ہف اس عہدہ کے واسطے منتخب کیا تب تو
پادشاہ کو بڑا طیش آیا اور خود جا کر انھیں بہت سادھمکایا مگر وہ بھی
بڑے مضبوط تھے کہ ہرگز اسکا حکم نہ مانا۔ آخر پادشاہ نے چند اشخاص
کو حاصل اس کام پر مقرر کیا کہ اس عہدہ پر پارکس اسقف اکسفورڈ کو
مقرر کریں اور ممبران مدرسہ عالیہ اکسفورڈ کو زمرہ منتظمین تعلیم سے
کال دیا اور انھیں قسبی کا پیشہ کرینکی ممانعت کر دی اور میگڈالین
کالج کا انتظام ایک کیتھولک اسقف کے سپرد کیا اور ایک دن
میں بارہ کیتھولک مذہب شخصوں کو اس مدرسہ کا ممبر مقرر کیا۔
مگر دو ہی برس کو بعد جیٹس نے اپنے تعصب ہی کا مزہ چکھا اور
اس سے ثابت ہو گیا کہ یہ کڑی چوٹیں جو نئے مذہب پر اسٹینٹ
پر لگاتی تھیں پلٹ کر میری ہی سلطنت پر پڑیں اور میری ہلاکت کا
باعث ہوتیں۔

اپریل ۱۸۶۷ء میں پادشاہ نے فقط اپنے حکم سے
اور خلاف آئین ایک اشتہار جاری کیا کہ ہر شخص کو اختیار ہے کہ

اس فتح سے شاہ جیمس اس قدر خوش ہوا کہ اب اس
 ارادہ عظیم کی تکمیل کے واسطے ہوا جس کی فکر میں وہ مدت سے رہا تھا
 سرشار تھا۔ وہ ارادہ عظیم یہ تھا کہ مذہب کیتھولک مملکت
 برطانیہ میں علی وجہ الاتم از سر نو قائم ہو جائے۔ غرض اس امر میں
 اسے ایسی کد تھی کہ سٹیٹ ایکٹ (قانون آرمش) کو بھی
 اوسنے بالائے طاق رکھا اور اہل کیتھولک کو فوج میں عہدے
 دینے شروع کئے اور از بسکہ اسے عفو جراتم کا اختیار حاصل تھا
 لہذا اسنے کیتھولک لوگوں کو سب سزاؤں سے بری کر دیا اور
 تمام کلیسا (یعنے امور دینی) کا اختیار ایک محکمہ اعلیٰ کو دے دیا
 جس میں سات ممبر تھے اور جفریز پز کو اس کا منصف اعلیٰ مقرر کیا۔
 بعد اس کے جیمس نے فوج دائمی کے زیادہ کرنے کا سامان کیا اور
 قزوہ ایٹ ہال میں یوپ کے وکیل کی دعوت کی حالانکہ
 یہ امر ملکہ ہائری کے زمانہ کے بعد پھر پہلی ہوا تھا۔ اب فرقہ جیسوٹ
 کے لوگوں نے لندن میں پھر ناؤن پھیلائے اور ان کا ایک پادری
 اڈورڈ پیپر کہ نہایت چالاک شخص تھا پادشاہ کا معتد علیہ
 اور راز دار ہو گیا۔ ڈسٹنڈنٹ نواب پپر کو پادشاہ نے
 اسکاٹ لینڈ کا ناظم مقرر کیا کہ اس سے اسے نہایت محبت
 ہو گئی تھی اور اسکا باعث یہ ہوا تھا کہ ڈسٹنڈنٹ نے ایکساہنی بیج
 بجا دیا تھا کہ اسے مجرموں کے انگوٹھ میں ٹھوک دیتے تھے

حکم سناد یا گیا اور ٹاؤن ہٹل پر اوسکا سر جدا کیا گیا۔ اب پادشاہ نے
 باغیوں سے انتقام لینا شروع کیا اور پھلے تو اون کبخیوں کے قتل و قمع کے
 واسطے کسٹیل پرمی گراؤ کو مقرر کیا جسکو تھبہ ٹاؤن مین ایک
 سراسے کے دروازہ پر سیکرٹون کو پھانسی دیدی بعد اوسکو جیفز پز
 منصف اعلیٰ کو اوسکے قتل پر مامور کیا اور اوسنے ایسا ظلم شہید کیا کہ اوس
 ظالم کریمل نے بھی کیا تھا چنانچہ اوسکی سنگدلی اور بدزبانی شرب المثل
 ہے۔ اس سنگدل نے شہر و پنجیسٹون مین ایک عدالت
 رتور کی جسکا نام عدالت خونین مشہور ہے پیشتر اس عدالت
 مین ایک عورت ایس لیلی کی رو بکاری ہوئی یہ کس قومول
 کے ایک سردار کی بی بی تھی اور اسپر یہ جرم قائم کیا گیا کہ اس نے
 دو باغیوں کو ہنگام فرار کھانا دیا اور اپنے یہاں پناہ دی —
 جیفز پز منصف اعلیٰ نے اہل جور کئی ایسی لعنت ملامت کی اور
 ایسا دھمکایا کہ اونھوں نے اوس عورت کو مجرم ٹھہرا کر زندہ جلا
 کا حکم دیا مگر اوسکے شفیق دوستوں کی سعی سفارش سے حکم خرق
 تبدیل بہ حکم قتل ہوا اور وینچیسٹور کے بازار مین اوسکا سر جدا
 کیا گیا اور بوقت قتل وہ مطمئن و بشاش رہی۔ بعد اوسکے یہ شفاک
 (جیفز پز) تمام بلاد مغربی مین پھرا اور سیکرٹون خون بہایا چنانچہ
 اوسکے فتولے سے تین سہ ہزار بیگناہ قتل ہوئے اور ہزار ہا آدمی
 سے بچے اوسکے اعضا قلع کر ڈالے یا قید کیا یا ملک برکریا

کھدی ہوئی تھیں جنہیں کچڑ اور پانی بافراط تھا۔ انہیں سے دُخند قون کو
تو شاہزادہ مومنٹہ اور اوسکی فوج چپکے سے طے کر گئے اور دشمن
کے سر پر آپہنچ کر یہاں پر شاہزادہ نے ایک بڑی گھری خندق دیکھی جسکی
نہر اسے گویندون نے نہ دی تھی تب تو وہ بہت گھبرایا اور وہیں بھر
گیا کہ اتفاقاً کسی کا پلنچہ چل گیا بس پلنچہ کے چھوٹتے ہی فوج شاہی مین
جنگ کے فحارے بجنے لگے اور خندق کے اوسطوں سے باغیوں کی فوج
پر برابر بند قون کی بارہ پڑنے لگی اور سواران لشکر شاہی گھوڑے اڑاتے
ہوئے میدان کارزار مین پہنچے۔ شاہزادہ مومنٹہ کو اپنی شکست کا یقین
ہو گیا اور وہ بھاگا گرا اوسکی فوج کے پیادے عرصہ تک بڑی بہادری
سے لڑا کتے یہاں تک کہ پادشاہی توپوں کی بارہ اونپر پڑنے لگی اور اونکی
صفین ٹوٹ گئیں اور وہ بھی پریشان ہو کر بھاگا اور ہزار آدمی اون مین سے
مارے گئے۔ جنگ بجھ چھوڑ کے بعد پھر کبھی زمین انگلستان پر نہیں لڑائی
ہوئی۔ دو روز بعد لڑائی کے لوگوں نے شاہزادہ مومنٹہ کو
نیو فورسٹ کے قریب ایک خندق مین چھپا دیکھا اور اوسکی جیب
مین کچے مٹھر بھرے دیکھے غرض جب اسے گرفتار کر کے لندن لیجائی
لگے تو راہ مین اسے بڑی منت و عاجزی سے پادشاہ کو خط لکھا اور جب
وہ لندن مین پہنچا اور پادشاہ کے حضور مین اسے لاتے تو اسے
اپنے تین زمین پر گرا دیا اور پادشاہ کے قدموں کو اشکِ ندامت سے
ترکیا لگا اوسکی گریہ و زاری محض سیفاندہ تھی اویس وقت اس کے قتل کا

زمیندار اپنے بار برداری کے گھوڑوں پر کد کد کر اوسکے سوار و زمین
 شریک ہوئے مگر امر اور شرفار اوسکے شریک نہوئے۔ جب شاہزادہ
 موصوف قصبہ ٹانٹن میں پہنچا جہانکا اونی کپڑا مشہور ہو تو اوسکے
 حوصلے بڑھے اور وہاں اوسنے پادشاہ کالقب اختیار کیا اور اوسکی
 پادشاہت کی خوشی میں اہل قصبہ نے اپنی بیویوں میں سبز ٹھنیوں کو طرے
 لگا کر اور وہاں کی جوان جوان لڑکیوں نے ایک نسخہ صُحُف سناویہ کا
 اور ایک بہت بھاری کار چوبی علم اوسے نذر دیا۔ شاہزادہ مومنمتہ
 کا قصد مصمم تھا کہ شہر یوٹیل کو فتح کرے کہ اوس زمانہ میں یہ شہر لندن
 کا ثانی تھا اس سبب سوروہ برج وانگ کی سمت روانہ ہوا اور قصبہ پاکہ
 کے قریب پہنچ گیا مگر جب اوسنے دیکھا کہ فوج شاہی میرے مقابلہ کو
 علی الاتصال چلی آتی ہے تو وہ ہمت ہار گیا اور پس پا ہوا اور اوسکی
 ہمراہیوں اور سپاہ شاہی سے مقام فلیس ٹورٹن پر کچھ لڑائی ہوئی
 مگر جس لڑائی میں شاہزادہ مومنمتہ کا خاتمہ بالآخر ہوا وہ مقام بچکو
 پر ہوئی جو برج وانگ سے قریب ڈیرہ کوس کے فاصلہ پر واقع ہے۔
 اس مقام پر فوج شاہی بجمعیّت ستر ہزار نفر مقیم تھی اور اوسکا سپاہ
 ایک شخص بزدل و کاہل فیور شیم نامی تھا۔ شاہزادہ مومنمتہ
 فوج شاہی پر شبخون مارنے کی نیت سے نصف شب کو برج وانگ سے
 آگے بڑھا اور مقام بچکو میں پہنچا۔ یہ وہی مقام تھا جہاں شاہ
 الفیر چھپا تھا اور یہاں جا بجا پانی بھرا ہوا تھا اور بیچ میں خندین

جو مفسد راہی ہوئیں کی سازش کے افشا ہونے کے بعد بچ گئے تھے وہ ہالینڈ میں بھاگ گئے تھے اور شاہزادہ مؤمنتہ اور نواب اسرا گائل اور اور بہت سے لوگ جن کا مرتبہ اونسے کم تھا وہاں موجود تھے آخر ان سب نو شہر امسٹرڈم میں جمع ہو کر مشورہ کیا اور یہ رائے قرار پائی کہ نواب اسرا گائل تو اسکاتلینڈ کی طرف سے حملہ کرے اور شاہزادہ مؤمنتہ خود انگلینڈ پر یورش کرے۔ الغرض نواب اسرا گائل اسکاتلینڈ کی طرف روانہ ہوا اور مقام کینڈیٹائیو پر وارد ہوا اور اپنے اہل قبیلہ کو صلیب آتشی بائیں غرض بھیجی کہ وہ سب مسلح ہو کر اسکے شریک ہوں اور کوئی دو ہزار کو ہی اوسکی طرف جمع ہوتے اور انھیں ساتھ لیکر وہ شہر گلاسگو کی سمت چلا گیا اوسکی فوج ضلع ڈبیرٹن میں منہزم ہوئی اور وہ بھیس بد لکر بھاگا مگر گرفتار ہو گیا اور چند روز کے بعد وہ ایڈنبرا میں قتل کیا گیا اور جو صبر و تحمل عیسائیوں کو چاہیے وہ اس کو کیا اور اس کا سر کاٹ کر محبس ٹول بوٹہ کے دروازہ پر لٹکا دیا گیا کہ وہ سڑ گیا۔

اب شاہزادہ مؤمنتہ کا حال سنئے کہ وہ تین جہاز لیکر ساحل ڈورسٹ پر پہنچا اور مقام لایم میں وارد ہوا اور بہت سے کسان اور معدن کھودنیوالے اوسکی ملک کو جمع ہوئے اور

باب پنجم

عہد شاہ جیمس دوم

سنہ ولادت ۱۶۳۳ء سنہ جلوس ۱۶۸۵ء سنہ معزولی ۱۶۸۸ء —
سنہ وفات ۱۶۸۸ء

اپنے بھائی کے انتقال کے پاؤ گھنٹہ کو بعد شاہزادہ یوزف نے بلقب
شاہ جیمس دوم کو نسل میں اجلاس کیا اور اپنا ارادہ یہ ظاہر کیا
کہ میں اس ملک کو آئین کے موافق حکمرانی کروں گا اور مسیحا کی سقنی
کو برقرار رکھوں گا اور جب وہ پارلیمنٹ میں آیا تو کچھ تفسیر کی
اوس میں بھی اس اقرار کا اعادہ کیا۔ یہ پادشاہ مذہب کی تہیہ کی
میں بڑا متعصب تھا پس کیا عجب تھا کہ لوگ سب سے پہلے کی تہیہ کی
پادشاہ یعنی ملکہ ماریا کے زمانہ کے ظلم و ستم یاد کر کے خائف تران
ہوتے مگر برخلاف اسکے رعایا کو پادشاہ کو کمال حسن ظن اور سپر اعتماد
کلی تھا اور ہر طرف سے سپاسنامے آنے لگے۔ پادشاہ مذہب
کی تہیہ کی کی نماز جماعت میں بلا تفریق شریک ہوا بعد ازاں اس کو
تاجدار کی کے رسوم بہ شکوہ و تجمل شاہانہ ادا ہوئے۔ محکمہ عوام نے
ایک کروڑ نوے لاکھ روپیہ سالانہ اسکے واسطے مقرر کیا اور ٹوپی
شاہِ فرانس سے جو اسے ملتا تھا وہ اسکے علاوہ تھا۔

سلاطینِ معاصرین

سنه وفات

فرانس

وی چهاردهم

اسپانیہ

۱۷۴۵ء

لب چهارم

چارلس دوم

سویدن

چارلس یازدهم

ترکستان

محمد چهارم

شہنشاہِ چین

یوئلڈ اول

پوپ

۱۷۴۷ء

لکزنڈر ششم

۱۷۴۸ء

کلیمنٹ پنجم

۱۷۴۹ء

کلیمنٹ دہم

نوسینٹ یازدهم

چارلس دومین فقط ایک بات تو اچھی تھی کہ ہمیشہ خوشدل
و شادمان رہتا تھا۔ اسی سبب سے اوسکی گردش کے دن اوسے بہت
کے ایام اچھی طرح کٹ گئے اور اوسکا لقب پادشاہ خوشدل ہو گیا
مگر یہ پادشاہ ذاتی النفس اور مکار اور بدکار تھا اور چونکہ خود فاسق و فاجر
تھا لہذا اوروں کی آبرو اور عصمت و عفت کا کچھ پاس نہ کرتا تھا
اوسکی اوقات محبت بدین گذرتی تھی اور گیند بازی میں بڑا مشاق تھا اور
بڑا باتیں کرنے والا تھا اور اکثر جی بھلانے کے واسطے کیمپ کو نسخے
بنایا کرتا تھا۔

۱۶۶۰ء میں رُوئے سوسیٹی یعنی انجمن پادشاہی
برائے اشاعتِ علوم مقرر ہوا اور اوسنے علوم و فنون کی ترقی
میں بڑی کوشش کی۔ اور ایک شخص ولیم ڈاکسہ نامی ساکن لندن
نے ایک ڈاکخانہ قائم کیا جس میں خطوں کا محصول آٹھ پائی دینا پڑتا تھا۔
اگر یہ بہت لوگ اوسکے سدرہ ہوئے مگر اوسنے اپنا ڈاک خانہ جاری رکھا۔
اربابِ سیاست یعنی وہنگ اور ٹورس کی باہمی خصومت و رنج
سے اخبار بھی خوب چمکی اور ان میں سیاست ملک کی باتیں چھپو لگیں
اور لندن گزٹ اور اوپن رونیو جی کا مہتمم راجر کسٹن نے یہ تھا
اس طرح کے اخبار تھے کہ اوسکے ذریعہ سے اربابِ سیاست کی رائے
ظاہر ہوتی تھی۔

اور اب یہ تمام ملک مین پھیل گئی اور چند بجلے مانسون نے یہ ارادہ کیا کہ جب پادشاہ نیومارکٹ کی گھڑ دوڑ سے آنے لگے تو او سے مار ڈالیتے مگر اس قصہ عظیم کی خبر شاہزادہ مؤمنتہ اور امیر سسل کو اصلانہ تھی اون سانش کر نو الو نذیہ تدبیر سوچی تھی کہ جب پادشاہ کی گاڑی گھڑ دوڑ سے پلٹ کر سائی ہووس مکان کے قریب پہنچے گی جس مین کسان غلہ رکھتے ہین تو راہ مین ایک چھکڑا الٹ دین گے اور جب او سکے سبب سو پادشاہ کی گاڑی ٹرک جائے گی تو او سے گولی مارین گو پس طرح سے سازش در سازش اونون نے کی تھی مگر اسکا حال جلد ظاہر ہو گیا اور اب پادشاہ کا غضب اون نمک حرامون کی جان پر نازل ہوا۔ مؤمنتہ تو برا عظیم پورٹ مین بھاگ گیا اور امیر سسل اور سسلانی قتل کئے گئے اور بہت سے لوگ جو اونسی پست مرتبہ تھے پھانسی دیدیئے گئے۔ باقی عہد سلطنت مین چار کس بالکل خود سر و مطلق العنان رہا۔

یہ پادشاہ ایک سفتہ سو کم بیمار رہ کر مر گیا۔ بوقت مرگ اونو اپنا مذہب کیٹھولک ظاہر کیا اور ہڈ لسان قسپس کو خفیہ اپنے پاس بلا کر سوم آخری یعنی تلقین و عشا سے رہائی موافق مذہب مذکور ادا کروائے۔ او سکے مرنے کے سبب مین اختلاف ہی بعضے کہتے ہین کہ او سوزہر ویدیا۔ اس پادشاہ کو کوئی اولاد جلال نہ تھی۔

فرق آگیا اور اومنین سے ایک فرقہ نے جسکا نام گیمس وینین تھا پادشاہ سے منحرف ہو کر اوسکا نام جائزہ سفلح رکھا اور اوسے اور اوسکے وزیر اربو مرتد و مکی ٹھہرایا۔ نواب لادسٹریل کے مقام پر اب جیمس شاہزادہ یوئرک اسکاٹ لند کا ناظم مقرر ہوا۔ یہ حاکم ایسا ظالم تھا کہ جب یہ کاروبار سے فرصت پاتا تھا تو اپنا جی یون بھلاتا تھا کہ مظلوموں کو اپنے سامنے بلا کر کسی کی ٹانگ پر لکڑی کا موزہ چڑھواتا تھا اور کسی کے پاؤں کا انگوٹھا پیچ دے دجاتا تھا۔ اکثر لوگ بظاہر اوسکے مطیع تھے اور اوسکے ظلم سے جان بچانے کے واسطے جھوٹ بولنا گوارا کرتے تھے اور اکشر امیر لکھا کی بستیوں میں بھاگے جاتے تھے اور انگلند میں جو فرقہ پیوئرٹن کے لوگ تھے وہ بھی ایسے ہی ایسے ظلموں میں مبتلا تھے۔

چارلس دوم کے عہد میں سب کو بعد یہ مشہور واقعہ ہوا کہ فرقہ ونگ نے پادشاہ کے مخالف سازش کی۔ اس سازش کا یہ سبب ہوا کہ اکثر لوگ شاہزادہ مؤختہ کو سبب اوسکی وجاہت و سبب اور صفات طبعیت کے بہت چاہتے تھے اور اوسے چارلس کا ولدِ حلال اور وارثِ شرعی اور مستحقِ سلطنت سمجھتے تھے اور یہ افواہ اڑا تھا کہ پادشاہ نے شاہزادہ موصوف کی مان لیووسی والٹرس سے نکاح کر لیا تھا اور نکاح نامہ اب تک ایک سیاہ صندوق میں رکھا ہے الغرض و گیمس سفل اور الگرتن سیدنی یہ دو امیر سازش میں سربراہ کا وزیر

جماعت پر اگندہ کرنے کو جمع ہوئے مگر دلاور ان گروہ معاہدین
 نے ان مفسدون کو شکست سے کر پریشان کر دیا۔ بعد اسکے چار ہزار
 آدمی مسلح ہو کر سرداری **ہیملٹن** **بوتھول** کو پہلے پر جمع ہو کر فوج
 انگلنڈ کو دریائے **کلاید** سے نہ عبور کرنے دین۔ اور چارلس
 بادشاہ انگلنڈ نے اپنے ولید غیر حلال شاہزادہ **مونیٹ** کو کہ وہ یس
 کی ایک عورت **لیوسی والٹرس** کے بطن سے تھا بسر حست نام
 لنڈن سے باغیان اسکاٹ لنڈ کے مقابلہ کو بھیجا اور وہ اوپر
 حملہ کرنے آگے بڑھا مگر فوج **مکسہاڈین** میں امور مذہبی اور مقدس
 ملکی کی وجہ سے باہم نفاق پڑ گیا تھا اس سبب سے جو کہ قلیل
 اس فرقہ جہار سے اوس پل کو روکے کھڑا تھا اسے کمان بھیجی
 اور اس کے پاؤں اٹھ گئے اور اوسین سے تین سے آدمی مارے گئے
 اور بارہ تنے اس نے ہتھیار رکھ دئے اُون میں سے بعض کم بھیجی
 ویدی بعض کو خزانہ **باربڈ** **وزمین** بھیج دیا۔ اب معاہدین
 پیشتر سے بھی زیادہ ظلم و تعدی شروع ہوئی اور انھیں کھیتوں
 میں گویان مار مار کے گرا دیا اور جانوران صحرائی کی طرح کوہ و شت
 میں انھیں رگیدتے پھرتے تھے حالانکہ اُون پچار وں کا چمکہ گناہ
 نہ تھا سو اسکے کہ وہ خدا کی عبادت اپنے ابا و اجداد کے طریقہ پر
 کرتے تھے اور اگرچہ انھوں نے بڑی بڑی مصیبتوں میں شاہ
 چارلس کا ساتھ دیا تھا مگر اب اس کی خیر خواہی و وفا شمار ہی میں

واسطے باہم معاہدہ کر لیا تھا لہذا اونھیں گروہ معاہدین کہتے ہیں۔ اب نواب لادسٹر ڈیل صدر کونسل نظامت اسکاٹ لند تھا۔ اچھے آٹھ ہزار کو بیون کا لشکر پیٹ اضلاع کے کسانوں کے گھروں پر تعینات کر دیا تھا اور ان کو بیون کو اجازت دیدی تھی کہ شوق سے ان غسر بیون کو لوٹو اور کسی پر رحم نہ کھاؤ اور کسی شخص کو اجازت نہ تھی کہ بلا منظور بی کونسل اسکاٹ لند سے چلا جائے۔ بڑی مدت سے وہ مظلوم یہ ظلم بلکہ اسے بھی اشتہور سہرے تھے اور دم نہ مارتے تھے لکن اب اونھیں اس قدر ستایا کہ بیخود کر دیا اور انکے غیظ و غضب کی پھلی علامت یہ ظہور میں آئی کہ اونھوں نے شارپ اسقف اعظم کو قریب کلیسائے سینٹ آنڈر ووز کے مقام میگزس موٹر پر مار ڈالا۔ کیفیت اوسکے قتل کی یہ ہے کہ بارہ شخص جنہیں سے ایک کا نام بیلوفر تھا مقام مذکور پر ایک اور شخص کے قتل کے ارادہ سے کھڑے تھے جو شارپ سے کم مرتبہ تھا کہ اتنے میں اونھوں نے اسقف مذکور کو آنے دیکھا اور اوسکے قتل کا مصمم ارادہ کر کے گاڑی پر سے کھینچ لیا اور اوسکی بیٹی کے سامنے اوسے قتل کیا۔ اسقف مذکور کے قتل کے بعد بلوے ہو گیا اور ایک سردار گریجمر باشندہ قریہ کلیونر تھوس اور اوسکے سوار کہ مدت سے معاہدین کو ہنگام نماز جماعت پریشان کر دیتے تھے قریب کوہ کوڈن کے مقام ڈرمکلوگ پر پھانسی

قتل شارپ اسقف اعظم سے متعلق

کہ پارلیمنٹ بنے یہ سمجھ کر کہ پادشاہ کو اولادِ حلال نہیں ہے کہ وہ وارثتِ
 و تاج ہو لہذا اس کو بعد ہی شاہزادہ پادشاہ ہو گا ایک قانون اس واسطے
 تجویز کیا کہ شاہزادہ موصوف کو محبوب لارٹ کر دے۔ اس قانون پر بدترین
 سیاست یعنی فرقہ و ہنگ اور فرقہ ٹوڑی مین بڑا شدید و غلیظ مباحثہ
 ہوا لکن محکمہ عوام مین ۷۹ ممبرن کو غلبہ اسے سے یہ قانون جائز ٹھہر گیا
 مگر پھر محکمہ امرا مین امیر ہیلی فوکس کے حسنِ تقریر اور بلاغتِ کلام سے
 منسوخ ہو گیا تب چارلس اور اس کے بھائی کو دم مین دم آیا۔ ان مباحثات
 و مناقشاتِ شدیدہ مین ہر دو فرقہ متضاد و اربابِ سیاست نے ازراہ تحقیق و توہین
 ایک دوسرے کا نام و ہنگ اور ٹوڑی رکھا مگر اب ان نامون مین کچھ اہانتہ
 و استہجان نہیں باقی رہا ہو۔ فرقہ و ہنگ مین کم مویان یعنی معاندینِ شاہ
 چارلس اول داخل تھے اور فرقہ ٹوڑی مین شہسواران یعنی
 ہوا خواہان پادشاہ موصوف شامل تھے۔ لفظ ٹوڑی کے معنی مجھے
 دوہین اور یہ اصل مین ایئرلنڈ کے قرآنقون کا نام تھا۔ لفظ و ہنگ
 کے معنی کھٹا دودہ ہین۔ شہسواران رند مشرب و کم مویان
 صافی طبیعت و صوفی منش کو بسبب اونکے زہد خشک کے ازراہ
 طعن و ہنگ یعنی شیر تلخ خطاب دیا تھا۔

اسکاٹ لینڈ کی زمین اون مظلوم کو خون ناحق سے
 بتک رنگین ہو رہی تھی جنھوں نے حفظِ آزادی اور حرارتِ دین کے

عَلَى الدَّوْلَةِ وَالْأَسْتِزَارِ نَافِذٌ هُوَ كَيْسٌ — بلحاظِ رفاہ و آزادیِ عامۃ
 رعایا و کاؤنٹریا یہ قانونِ فرمانِ عظیم کا ثانی ہے اور رعایا کی آزادی
 کا کفیل ہے چنانچہ سابق کے پادشاہوں کا یہ دستور تھا کہ دشمن کو مطلوب
 اور رومی قید خانوں میں بلا تکلف قید کرتے تھے اور وہ بیچارہ مین
 پڑا ہوا گھلا کرتا تھا۔ اسکی ایک نظیر یہ ہے کہ میٹری ملکہ اسکاتلنڈ
 انیس برس تک زندانِ بلا میں پڑی رہی یہاں تک کہ اس بیچاری کو
 وجہ منفاصل ہو گیا اور جوانی ہی میں پیر ہو گئی آخر کو اسے قتل کر ڈالا
 اس طرح سے سن و التورنیلی بارہ برس سے زیادہ محبس میں پڑا
 رہا اور لاد اسقف اعظم چار برس تنہا حجرہ میں قید رہا۔ مگر قانون
 ہینریاس کو سرپس کی بموجب کسی پادشاہ کو یہ اختیار نہ رہا کہ ذلیل
 ترین آحادِ ناس میں سے کسی شخص کو بلا تحقیقات جرمِ معادِ معین سے
 زیادہ قید خانے میں رکھ سکے۔ یہ قانون مشہور شاہ چارلس دوم کی
 دوسری پارلیمنٹ فرجاری کیا تھا۔ اسکی پہلی پارلیمنٹ اٹھارہ برس
 برس حکومت رہ کر ۱۶۸۹ء میں برخاست ہوئی۔ جب قانونِ ہینریاس
 کی سرپس جاری ہوا تو انگلستان میں راقین اخبار کو اول مرتبہ اپنا
 مقاصدِ رعایا کی آزادی حاصل ہوئی مگر یہ آزادی چند روزہ تھی۔

شاہزادہ یوئس لٹ برادر پادشاہ سے رعایا ایسی خلاف تھی

۱۔ اس فرمان کا نام میگنا چائرس ناہو اور شاہ جاکن فرما دیا کہ سابق میں کیا گیا

اور ڈیجیٹل وغیرہ دروغ خلفا و ٹھانیوالے نکل پڑے۔ اور
 او کی مجبوری سے صد ہا کیٹھولک قتل کئے گئے۔ ان کشکان ظلم و جفا میں سے
 ولیم ہا و رڈ جس کا خطاب امیر انسٹیٹیوٹ تھا بڑا عالی نسب شخص
 تھا طالمون نے اس کے بڑے پڑے پڑ بھی رحم نہ کیا اور ناحق قتل کر ڈالا۔
 بعد معزولی اصحاب خمسہ ملقب بہ کیبال نواب ڈین بی وزیر اعظم
 مقرر ہوا۔ اس نے ایک خط شاہ فرانس کو مشعر طلب زر لکھا وہ خط پکڑا
 گیا اور اس کی بربادی کا باعث ہوا۔ اس کے بعد سر ولیم ٹیمپل
 کہ نہایت ذی لیاقت شخص تھا پادشاہ کا ہمدوم و ہمراز ہوا اور اس نے یہ
 تدبیر کی کہ چالیس آدمیوں کی ایک کونسل پادشاہ اور پارلیمنٹ کے درمیان
 بین واسطہ فی الثبوت رہے۔ جو لوگ کہ شخص موصوف کے ساتھ انتظام
 امور سیاست میں شریک تھے ان میں سے نواب ہینلی فوکس نہایت
 معزز و ممتاز تھا اور از بسکہ بفحوائے خیر الامور اوسط تھا
 امور سیاست میں افراط و تفریط دونوں سے وہ احتراز کرتا تھا اور ہر دو فقرہ
 متضادہ ارباب سیاست یعنی وہنگ اور ٹورس کے بین بین ایک
 طریق مستقیم اختیار کر لیا تھا لہذا اس زمانہ کے مدبران ملک اسے
 زال القدیمین کہتے تھے مگر اس لقب کو وہ اپنی ہتکن سمجھتا تھا۔

انگلستان کی تاریخ میں وہ دن بھی یادگار ہے جس دن
 قانون حبسیاس کو رپس کو پادشاہ نے منظور کیا اور یہ قانون اس ملک میں

قانون سے تمام اہل کیٹھولک عہدہ ہائے سرکاری سے خارج ہو گئے اور شاہزادہ یوہانس لٹ بھی فوج بحری کی سپہ سالاری سے معزول ہوا۔ بعد اوسکے ایک بدکردار ناہنجار پادری ٹائیس اولس نامی نے یہ خبر مشہور کر دی کہ پوپ نے لوگون سے سازش کی ہے اور پادشاہ اور کل اہل پرائسٹنٹ کے قتل کے ورپے ہے۔ اوسی قسم کے اور چند شخصوں نے اس لغو خبر کی تصدیق کی اور آخر کو اونکا کذب ثابت ہوا۔ اس سازش موہوم کو واقعیت کی دوسری دلیل یہ ہاتھ لگی کہ ایک مشہور کیٹھولک ایڈیٹر ڈکولین نامی کے یہاں سے کچھ کاغذات موہوم و مشوش نکلے اویہ شخص شاہزادہ یوہانس کی بی بی کا دار و فہ تھا۔ تیسرا امر اس خبر کا مصدق یہ ہوا کہ ستر ایڈمنڈس بوی گوڈ فری منصف اہلی جسکی اجلاس پر پادری اولس نے اوس سازش کے واقعیت کی قسم کھاتی تھی اوسکی نعل ایک کھیت میں قریب لنڈن کے اسطرح سے ملی کہ اوسیکلی تلوار اوسکے سینہ میں پیری ہوتی تھی۔ اب سارا انگلستان مارے خوف کے سڑی ہو گیا اور اہل لنڈن محصورین قلعہ کی طرح ہر وقت مسلح رہتے تھے اور عجب طرح کا خوف و ہول طاری تھا۔ انجام کار اہل کیٹھولک کا خون پانی کی طرح بہا گیا اور منجبری کے صلہ میں پادری اولس کو بارہ ہزار روپیہ سالانہ کی پنشن ملی اور تیسرا شاہی من رہنے کو جگہ ملی۔ اس پادری ستکار کی سرخ روئی سے اور بد معاشرتوں کو حوصلہ دیا اور لنڈن کے قمار خانوں اور میخانوں سے بلیا لی

بڑی بے اعتنائی سے پادشاہ نے کھلا بھیجا کہ اصل روپیہ تھیں نہ ملے گا
فقط اوسکے سود پر اکتفا کرو۔ یہ پیام حیرت فرجام سنکر سارا شہر ہراس
ہو گیا اور جب سودا گروں سے اور وں کار و پیہ نہ ادا ہو سکا تو اونھوں
نے داد و ستد موقوف کر دی اور کچھ عرصہ تک تجارت میں بڑی ابتری رہی
غرض یہ سب کچھ ہوا اگر پادشاہ ذرا بھی نہ پسینا جالکے اور خوش ہوا کہ تماشائی نہیں
اڑانے کے واسطے مفت کار و پیہ ہاتھ لگا۔

جب سے لندن میں وہ قیامت کی آگ لگی تھی جسکا ذکر
سابق میں ہوا جسے لوگوں کو فرقہ کیٹھولک سے عداوت زیادہ ہوتی
جاتی تھی۔ اونکی عداوت کا ایک سبب یہ بھی تھا کہ شاہزادہ یوئسٹ نے
بالاعلان اعتقادات مذہب کیٹھولک کا اقرار کر لیا تھا اور یہ بھی
اکثر کو گمان تھا کہ پادشاہ دل سے اپنی مان کے مذہب کا معتقد ہے۔
غرض مذہب کیٹھولک کو سدباب کو واسطی پارلیمنٹ فرسٹ ایکٹ یعنی
قانون آزمائش جاری کیا جس میں یہ حکم لکھا تھا کہ کل عہدہ داران سرکاری اسبات
کی قسم کھائیں کہ ہم مسئلہ قلبی المابیت کو باطل جانتے ہیں۔ اس

قانون سے ایکٹ

سابق میں لکھا گیا کہ یہ مسئلہ منجملہ اصول عقائد مذہب کیٹھولک کے ہو اور اسکو مغویہ میں کہ پوری
دعا پر غور سے روٹی اور شر مقلوب المابیت ہو کہ حقیقتہً لا محذوراً اور استعارۃً جناب علیہ کا گوشت و خون
ہو جاتے ہیں معاذ اللہ اس سخافت عقیدہ و خرافت عقل کو دیکھا چاہیے کہ مرتبات و برہنات
ولیتہ کے خلاف اعتقاد کرتے ہیں کہ **لَعَنَ اللَّهُ مَن شَرَّ وَرَ الشَّيْطَانِ ۱۲**۔

لاڈسٹر ٹریل۔ ان اصحابِ خمسہ کی صلاح ایسی بد تھی اور لوگوں کو اس نے ایسی نفرت تھی کہ اس زمانہ سے ان کے لقب یعنی لفظ کینال کا اطلاق کئی متفقہ آدمیوں کے جتنے پہنچتا ہے جو کسی سرکار میں اپنے رسوخ کے واسطے لوگوں کو لڑوا کر تے ہیں۔

۱۷۷۷ء میں اہل ہالینڈ سے پھر لڑائی شروع ہوئی۔ اوپر انگلستان سے ایک بیڑا جازون کاروانہ ہوا اور دھڑلوی شاہِ فرانس نے دریائے دھاین سے عبور کر کے ممالکِ متفقہ ہالینڈ کو ماتحت و تاراج کیا مگر اہل ہالینڈ نے اپنے سردارِ شجاع ولیخ شاہزادہ ارنج کے حکم سے باندہ کاڈتے اور سمندر کا پانی جوش مارتا ہوا ملک میں بھگ گیا اور شاہِ فرانس کی فوج اپنی جان لیکر بھاگی۔ اسکے بعد بھی ان پادشاہوں میں لڑائی رہی مگر ۱۷۷۷ء میں مقامِ نیملین پر مصاکح ہو گیا۔

چارلس کی اور یہودہ حرکتوں میں سے ایک بے غیرتی کی حرکت یہ بھی تھی کہ اس نے خزانہ عامرہ بند کر دیا۔ لندن کے سناروین اور اور دولت مند تاجروں نے ایک کروڑ تیس لاکھ پونہ آٹھ یا دس روپیہ سیکڑا پر پادشاہ کو قرض دیا تھا اور اس روپیہ کی ضمانت میں اس نے محاصلِ ملکی لکھ دے تھے۔ ایک دن اون بچاروں

بندہ گار ہے مین چارلس ظاہر مین تو لوی کا دشمن بناتا تھا مگر پرورد
 اوسکا نک خوار تھا اور بیٹل لاکھ روپیہ سالانہ اوستے پنشن پاتا تھا اور دونوں
 پادشاہوں مین نامہ و پیام ہو رہا تھا اور ایک عورت فرانسیسی حیدم
 کارول نامی کہ نہایت حسین تھی اوتکے درمیان مین واسطہ تھی۔ تھوڑے
 ہی دنوں مین اس عورت نے پادشاہ کا دل بٹھا لیا اور ریمیس پورٹ
 کا خطاب پایا۔ قصہ مختصر شہر دو ور مین شاہ چارلس نے پادشاہ
 فرانس سے خفیہ معاہدہ کر لیا اور شرط معاہدہ یہ قرار پائے۔ اول چارلس علی
 روٹس لاشہادیہ اقرار کرے کہ میرا مذہب کیتھولک ہے دوئم وہ
 لوی کی طرف سے ہالند کی سلطنت جمہوری ہو لڑو۔ سوم وہ لوی
 کے دعوے کی نسبت سلطنت اسپانیہ کی تائید کرے اسکو عوض مین شاہ فرانس
 نے چارلس سے یہ اقرار کیا کہ مین بہت سا روپیہ آپکو دوں گا اور اگر آپ
 کی رعایا فساد کرے گی تو اوستے دفع کرنے کے واسطے فوج دوں گا۔ ثواب
 کلیرنڈن فریادشاہ کی اس بے ایمانی اور بے حمیت کی بہت شکوہ کیا آخر
 مور و عتاب سلطانی ہوا اور آئندہ وہ خاطر ہو کر برا عظم یوسٹ
 مین چلا گیا۔

اب پانچ شخص پادشاہ کے مشیر خاص ہوئے اور ان پانچوں
 کے نام کے پہلے حرف سے لفظ کیٹال مرگب ہو کر اوسکا لقب کیٹال
 ہو گیا۔ اوسکے نام یہ مین۔ کلیرڈ۔ آرلنگٹن۔ بکنگھم۔ آیشلی

استخوانِ سرسہ ہو کر ایک خون کا لٹخ ہو جاتا تھا مگر سبحانِ اللہ اون لوگوں کی شجاعت و حمیت دیکھا چاہیے کہ باوجود ان عقوباتِ شدیدہ کے وہ ایک ہاتھ میں ٹھٹھک سماویہ اور دوسرے میں تلوار اور پٹنچہ لئے ہوئے میدانِ میں آکر نماز جماعت پڑھتے تھے اور جون جون ظلم و تعدی اوپر مریادہ ہوتی جاتی تھی وہ وہاں اور کھانڈا اور خلوں بڑھتا جاتا تھا

گوپی چار دہم پادشاہِ فرانس کی طمع ملک گیری نے بدلت سے پوٹریپ میں تلاطم ڈال رکھا تھا اور اب اسے ملکِ نیدرلینڈس نے نیکی ہوئی کہ اس ملک کا زوجہ کی جانب سے اسے کچھ استحقاق بھی تھا۔ پادشاہانِ انگلستان و سویڈن نے دیکھا لکھ لکھ کر تمام سلاطینِ یورپ کی مقدارِ حکومت برابر رہے اور پادشاہِ فرانس کو اورون پر غلبہ نہو جائے اس کے مقابلہ پر اتفاق کیا۔ اس اتفاق کو اہل تاریخ کی اصطلاح میں اتفاقِ سلطنت کہتے ہیں اور یہی امر کہ پاپہ حکومت ہر پادشاہ کی جانب برابر ہو بہت سے ہنگاموں کا غشاہ ہوا جن کا حال آئندہ لکھا جائے گا۔ غرض اس اتفاقِ سلطنت سے رعایا سے انگلستان بہت خوش ہوئی اور چارلس اس سے بہت عزیز ہو گیا مگر افسوس ہے کہ اسے اسکی خبر نہ تھی کہ ہمستہ کیا فریب ہو رہا ہے اور پادشاہِ سلامت اپنی عزت میں

نے اپنے مقدمات کی پیروی کے واسطے لنڈن بھیجا تھا۔ وہاں جا کر
 اسنے اپنے محسنین سوداگی اور اون سے منحرف ہونے کے صلہ میں
 چار لکس نے اسے کلیسائے سینٹ انڈریوز کا استغفی اعظم
 مقرر کر دیا۔ ایسے ایسے انعامات شاہی کی طمع میں نو شخص اور سرقہ
 پریس بیٹریوں سے چار لکس کے اغوا میں آگئے اور منصب استغفی
 پایا۔ نواب لیڈ سٹریٹل کہ کسی زمانہ میں یہ بھی پادری شاپ کا اہم
 مشرب تھا یعنی پوتیں بیٹریوں تھا اب مقرر ہو گیا اور اس مذہب
 کا عدوئے جان ہو گیا اور پادشاہ نے اسے اسکیاٹ لنڈ کا
 چیف کمشنر مقرر کیا اور جن لوگوں نے مسلک استغفی کے موافق
 عبادت کرنے سے انکار کیا اونپر سپاہی تعینات کر کے زبردستی جبراً
 لئے اور اکثر لوگوں کے مکانون پر پھرے بٹھوادے یہاں تک جب
 اونسے ایک ایک کوڑی وصول کر لی جب اون بیچاروں کی جان
 چھوڑی۔ آخر کھلکھلایا کڈی ایٹ کے زمینداروں نے ہلوسے
 کر دیا اور قریب ہزار آدمی کے اڈے ڈیلا کر روانہ ہوئے مگر جنرل
 ڈیلزٹیل نے اونھیں مقام سٹریٹلین گسٹن پر قریب کو ہمائے
 پیٹ لنڈ کے شکست دی۔ بعد اوسکے بہت سے اہل پوتیں بیٹریوں
 قتل کئے گئے اور ایسی ایسی سخت سزائیں دیں کہ معاذ اللہ چنانچہ
 اسد عقوبات یہ تھی کہ ٹانگ پر لکڑی کے موڑے چڑھا کر بڑی بجاری
 موگری سے لوسہ کی میخیں ٹھوک دیتے تھے یہاں تک کہ گوشت و

ایرلینڈ میں قوم سییکسن اور قوم سنلٹ میں اب تک فساد
 و عناد چلا جاتا تھا اور منشار فساد زمین کی تقسیم تھی۔ جب کو موول
 حافظ الملک نے اس ملک کو فتح کر کے اپنے بھائی ہنری کو موول
 کو وہاں کا ناظم مقرر کیا تھا تو وہاں کے کیتھولک لوگوں نے زمیندار یا
 چھین کر اپنے ہم مشرب یعنی پیویرٹن لوگوں کو دیدی تھیں اور انھیں
 کو وہاں بسا دیا تھا۔ اب شاہ چارلس نے چاہا کہ ان بیچاروں کو
 ان کی غصب شدہ زمیندار یون میں سے کسی قدر مسترد کر دے اور اس غرض
 سے ایک تازہ قانون بند و بست جاری کیا مگر اسے بھی اس ملک
 کی اصلاح نہوئی کیونکہ کئی ہزار اہل کیتھولک اس کے حقوق منسوبہ
 کی مکافات بہت قلیل کی گئی بلکہ کچھ بھی انھیں نہ دیا اور وہ چارلس
 کی نا انصافی کی شکایت کرتے ہوئے فرانس اور اسپین میں چلے گئے۔

اہل سکاکٹ لینڈ پر یہ بڑی مصیبت کا زمانہ تھا۔
 سابق میں بیان ہو چکا ہے کہ شاہ چارلس اور نواب کلایر لینڈ
 اسپر آمادہ تھے کہ مذہب پر جس بیٹھوتین کو اس ملک میں بیخ و بن
 سے اکھاڑ ڈالیں اور مسلک اسقفی کو وہاں باسحق کام تمام قائم کریں
 اس کو تن کا ایک پادری جیمس شارپ نامزد نہیں لیا گیا۔ یہ پادری لاتی
 آدمی تھا مگر حق و باطل سے اسے کچھ بحث نہ تھی اور اس میں بیٹھوتین

کس و مول کے عہد دولت میں جبکہ فرقہ پیوسر مئی کا ورع
 و تقویٰ خوب چمکا ہوا تھا بہت تراشی اور مصوری گویا انگلستان
 سے مفقود ہو گئی تھی کیونکہ متورعین و عباد پیوسر ٹن کے زعم میں
 ان فنون سے بوسے بت پرستی آتی تھی اور اس زمانہ میں کھیل اور
 تماشہ علی الخصوص تماشہ گاہوں میں شبیہ بنی اور سچھہ پرشکاری کتنی چھوڑی
 کی ممانعت ہو گئی تھی اور وہ امور و لعب شروع جو یکم مئی اور عید ولادت
 جناب مسیح کو ہوا کرتے تھے انکی بھی ممانعت قطعی ہو گئی تھی کس اب
 جو بعد استرداد سلطنت لوگ ان قیود و حدود شدیدہ سے آزاد
 ہوئے تو عیاشی کی افراط کردی چنانچہ خود پادشاہ کابل اور اوپاشس
 تھا اور حسین و ظریف و بدکار عورتوں کی صحبت میں رہتا تھا اور ان
 پادشاہ سے اس قدر رسوخ ہو گیا تھا کہ امور سیاست میں اکثر خیل
 ہوتی تھیں۔ غرض حرام کاری ہر طرف پھیلی ہوئی تھی اور ممبران پارلیمنٹ
 کی ایمانداری کا یہ حال تھا کہ اپنی رائے فروخت کرتے تھے۔ اوسے زمانہ
 سے یہ رسم نکلا کہ تماشہ گاہوں میں بعض مواقع پر عورتیں شبیہ بنتی ہیں
 اور جو مثنویان اوس زمانہ کی تصنیف کی ہوتی ہیں جنکے مطابق عورتیں
 شبیہ بنتی تھیں انکی عبارت اور مضامین میں اس قدر فحش بھرا ہوا
 ہے کہ انہیں پڑھنے سے کراہت آتی ہے۔ غرض حرام کاری کا
 ایسا زور و شور تھا کہ پادریوں نے بھی اوسکے دفع کرنے میں
 کما حقہ کوشش کی

سرخسے سے یہ آگ شروع ہوئی اور چونکہ ہوا تیز چل رہی تھی لہذا پرانے پرانے چوبی مکانات میں آگ جلد پھیل گئی اور ایک ہفتہ تک سارے شہر مجلس ٹاؤن سے مقام ٹیمل تک دھڑ دھڑ جلا کیا یہاں تک کہ مشہور آگ کے آتش کی روشنی جبال چوٹی سے معلوم ہوتی تھی۔ الغرض اس آگ سے کہیں نہ آتش غضب آئی تھا نو اسی گرجے اور تیرہ آسے مکانات سے زیادہ جلا کر خاک ہو گئے اور کلیسائے قدیم سینٹ پال بھی جل گیا اور اسکے کھنڈر میں سرانے معمار مشہور نے وہ عالیشان گنبد بنایا جو لندن کے مکانات دو دو سے بہار ج بلند نظر آتا ہو۔ مگر سچ پوچھو تو یہ آگ بھی مثل اور آفات آسمانی کے ظاہر میں تو آفت عظمیٰ تھی لیکن درحقیقت نعمت عظمیٰ تھی۔ چنانچہ ایک فائدہ اسکو سبب یہ ہوا کہ اوس و با عظیم کے آثار و علامات جو تنگ کوچوں اور غلیظ مکانوں میں باقی رہ گئے تھے وہ بھی اس آگ نے بالکل مٹا دیے اور بہت سی مقامات کہ صد ہا برس سے تاریک اور تنگ پڑے ہوئے تھے اس آگ کے تصدق سے اونھیں روشنی اور ہوا نصیب ہوئی اور نئے نئے مکانات اور چوڑی چوڑی سڑکیں بنیں اور اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ امراض و استقامت میں تخفیف سریع و بین ہوئی۔ اس آتش عظیم کی یادگاری کے واسطے ایک برج رفیع شہر لندن میں بنایا گیا جو اب تک موجود ہے۔

۱۔ یہ پساڈ اسکات لینڈ میں بین اور لندن سے بیسویں میل کے

غریب تو ہزاروں مرگتے اور لنڈن کے بازاروں میں خالی پڑے پڑے
گھاس جم گئی اور تمام شہر میں ایک سنناٹا ہو گیا اگر کبھی سبکی آواز سنائی بھی
دی تو مردوں سے بھرے ہوئے چھکڑوں کی چرچراہٹ۔ جو لوگ باہر میں
مبتلا ہوتے تھے وہ اپنے مکانوں کو بند کر کے دفع ہلاک کے واسطے اونپر
صلیب سیچی کا نقش بنا لیتے تھے اور اکثر یہ کلمات بھی لکھ دیتے تھے
کہ خداوند اہمپر رحم کر۔ ان مکانات بلار سیدہ میں سوا چند خاندان
پادریوں اور طبیبوں کے کسی کو جانیکی جرات نہوتی تھی اور اس ہوائ
فاسد میں وہ اس اطمینان سے پھرتے تھے کہ گویا اونکے پاس کوئی
طلسم یا حرز تھا۔ یہ دستور ہے کہ جس شہر میں و بار آتی ہے وہاں کے
لوگوں آدمی اور شدید گناہ کرنے لگتے ہیں اور جب موت سر پر کھڑی ہوتی ہو
تو اور زیادہ شراب میں پی پی کر ہنگامے کرتے ہیں چنانچہ ہنگام نزول
بلالندن میں بھی یہی کیفیت ہوئی۔ لاکھ آدمی سے زیادہ اس بار سے
ہلاک ہوئے اور جسے پھر کبھی ایسی بلا عظیم مملکت برطانیا پر نہیں
نازل ہوئی۔

اس وبائے عظیم کے برسوں کے بعد لنڈن میں اس زور
وشور سے آگ لگی کہ خدا کی پناہ۔ یہ واقعہ شب یکشنبہ ۲ ستمبر کو ہوا اور
اگرچہ اس زمانہ کے لوگوں کو یہ گمان تھا کہ یہ حرکت کیسے ہو لگ لوگوں کی
ہے مگر اب اکثر کہ یہ یقین ہے کہ یہ آگ اتفاقاً لگ گئی تھی۔ لنڈن کے مشرقی

ہالینڈ کی لڑائی کا آغاز تو اچھا ہوا مگر انجام میں پادشاہ
 انجلیٹڈ کو بڑی ذلت ہوئی۔ پہلے سال انگریزی فوج بحری نے
 بسرواری شاہزادہ یوسٹک ساحل سفکٹ کو مستقل قریب کو مستوفٹ
 کے بڑی لڑائی فتح کی۔ مگر جو روپیہ پارلیمنٹ نے اس لڑائی کے صرف
 کیواسطے دیا تھا وہ سب چارلس نے عیاشی اور تماش بینی میں اڑا
 ڈالا اور پادشاہ ہالینڈ کے عالیشان بیٹرون کے مقابلہ کو ایسی جہاز
 بھیجے کہ سب شکستہ تھے اور کسی کا بادبان تک نہ درست تھا غرض اب
 انگلستان فوجی ذلت اوٹھائی کہ نہ کبھی پہلے اٹھائی تھی اور نہ بعد اٹھائی
 یعنی غیر ملک والوں کی توپوں کی گرج جو اہل لنڈن نے نہ کبھی پشت سنی
 تھی نہ بعد سنی وہ اب سنی اور ہالینڈ کی فوج بحری نے شیورلینڈ کو
 غارت و تاراج کیا اور انگریزی جہازوں کو جو بندرگاہ چیکم کو قریب
 مقیم تھے جلا دیا اور دریائے ٹیمس کی راہ سے قلعہ ٹلبری تک پہنچ گئی
 مگر اہل لنڈن کی خوش قسمتی سے دریارمین ایسا جزیرہ ہوا کہ ہالینڈ کے
 امیر البحر کے جہاز پیچھے بھاگتے اور وہ یہی غنیمت سمجھا کہ سلطان البحر
 یعنی انگلستان کو اتنی ذلت دی یہ کیا تھوڑی ہے۔

۱۶۶۵ء کی گرمی اہل لنڈن کے واسطے عجب ہلاکت کی فصل
 تھی۔ اس قیامت کی و بار نازل ہوئی کہ امراء مارے خوف و گھبراہٹ
 کے مکانات میں بھاگ گئے گردبان بھی پنجہ موت سے جان برہوئے اور

سے مانع ہو چنانچہ اس کے عہد کی پہلی پارلیمنٹ نے اس کو ادا نام ایجنٹ اس قدر محصول متعارف کرانے جن کی تعداد ایک کروڑ بیس لاکھ روپہ تھی۔ اس رقم میں سے کچھ روپہ کی پادشاہ نے کچھ فوج نوکر رکھی جسے اس زمانہ میں جنٹلمین آف دی گارڈس (یعنی پادشاہ کی خواہی کے لوگ کہتے تھے اور اب اسے لایف گارڈس (یعنی حراس) کہتے ہیں اور فوج دائمی جو اس وقت سے آج تک انگلستان میں چلی آتی ہے اس کی اصل یہی فوج ہے

بسبب اپنی فضول خرچی اور آوارگی کے پادشاہ ہمیشہ مفلس ہوتا تھا اور روپہ لینے کے واسطے اس نے بہت ذلیل طریقے کین چنانچہ اس نے روپہ کے واسطے شادی کی اور جس عورت سے شادی کی وہ کیتھرائن شاہزادی پورٹگال تھی جس کا مذہب کیتھولک تھا اور جس کے ہمیزین پادشاہ کو پانچ لاکھ روپہ نقد ملا اور دو قلعے یعنی ٹینجیر اور صر و گو افسر یقیدہ میں اور شہر بمبئی ہندوستان میں ملا۔ شہر ڈنگرلے جسے گرومول نے فتح کیا تھا اوسے بھی پادشاہ نے شاہ فرانس کے ہاتھ کوڑیوں کے مول بیچ ڈالا اور پادشاہ ہالینڈ سے ناحق لڑائی مول لی اور اس لڑائی کا سبب اس کے سوا اور کچھ نہیں معلوم ہوتا ہے کہ پادشاہ چاہتا تھا کہ جو روپہ اس لڑائی کے صرف کیوں واسطے پارلیمنٹ دے گی وہ میرے ہی قبضہ میں رہے۔

اسیہ لفظ پوٹنگس یعنی علم سیاست میں و تدریس منزل کے مصطلحات سے ہے اور اسکے معنی یہ ہیں کہ وہ جماعت منتظمین کی جو بمنزلہ شخص واحد سمجھی جائے اور جسے حسب قانون کسی کام کا انتظام متعلق ہو۔ انگلستان میں ایسی جماعت دو قسم کی ہوتی ہے۔ جماعت اہل دین یعنی اسقف عظم اور اسقف اور نائب اسقف اور اور مناصب و مدارج کے اساتذہ و قسوسین حنیفہ امور دینی کا انصرام متعلق ہوتا ہے۔ اور جماعت اہل دنیا جسے کارپردازان سلطنت و اہل کاران ریاست جیسے شہر وں کے کو تو ال اور تھانہ دار وغیرہ اور ضلعوں کے ناظم اور چکاء دار اور مدرسوں کے منتظم اور تجارت وغیرہ کے کارخانوں کے مالک اور کارکن اور شفاخانوں کے منتظم۔ غرض جو جماعت کہ فرمان شاہی یا پارلیمنٹ کے حکم کے بموجب بحیثیت شخص واحد کسی قسم کے امور کے انصرام کی مجاز ہو اور سپر کورس پوریشی کا لفظ صادق آسکتا ہے۔ پس اب متن کی عبارت کو ملاحظہ کیجیے تو معلوم ہو جائے گا کہ چارٹرس دوم کا یہ مقصد تھا کہ جن لوگوں کو کسی نوع کا دخل امور دینی یا دنیوی میں ہے وہ میرے مطیع و منقاد ہو جائیں اور جو میں کہہ دوں اسے امتداد و قیاس کے قبول کر لیں۔ اور یہ بات ہنری ہشتم کے وقت سر پادشاہان انگلستان کو دماغ میں سمائی ہوئی تھی کہ ہم غلّ اللہ اور خلیفہ اللہ ہیں ہماری طاقت سب پر فرض ہے اور اسی خط میں بعضے مارے گئے جیسے چارلس اول اور بعضی سلطنت سے معزول ہوئے جیسے جیمس دوم۔ ایشیا کے پادشاہ تو اب تک غلّ سبحانی خلیفہ الرحمانی کہلاتے ہیں اور اپنے تئیں خلق اللہ کی جان و مال کا مالک جانتے ہیں مگر یورپ میں اب یہ بات نہیں ہے وہاں پادشاہ کے اختیارات محدود و محدود ہیں جو پادشاہ اسے تجاوز کرتا ہے روکایا کے ہاتھوں سے خوب ٹھیک بنتا ہے مگر ایشیا کی خلقت میں یہ اولوالعزمی اور یہ امت و حمیت اور فہم و فراست کہاں ۱۲۔

سوا مسلک استغفی کے اور کوئی طریق نہ جاری رہے اس سبب سے اہل پوس بٹپورین بہت خائف و ترسان تھے اگرچہ اونکے پاس خود پادشاہ کا لکھا ہوا اصرار موجود تھا کہ تمہارے عہد نامہ حلفی کے خلاف نہ کرونگا مگر جس شخص کا یہ قول ہو کہ پوس بٹپورین شریفون کا مذہب نہیں ہے اسے اہل پوس بٹپورین کیا خاک امید کرتے۔ غرض یہ تشدد و اختلاف جو آرا و عقائد مذہبی میں واقع تھا اسے مٹانے کے واسطے پارلیمنٹ نے قانون توافقی الملتہ جاری کیا جس میں یہ حکم لکھا تھا کہ سب قسپسون کو استغفی امام جہت اور صاحب موعظہ مقرر کیا کریں اور سب پادری نمازا و کتاب اذعیہ سے پڑھا کریں جو بالفعل مروج و متداول ہے۔ دو ہزار قسپسون نے اس حکم کی متابعت سے انکار کیا اور اپنے مناصب سے معزول ہوئے۔ اب پارلیمنٹ نے یہ تجویز کی کہ اہل پوس بٹپورین کا عہد نامہ حلفی علی رؤس الاشہاد جلا دیا جائے اور ڈیٹنڈس یعنی خوا سرج یا مخالفین مسلک استغفی عقوبات شدیدہ میں مبتلا ہوا اور وہ قانون جاری ہوا جس کو پوس بٹپورین ایکٹ کہتے ہیں۔ اس قانون کا یہ مفاد تھا کہ ہر کوئی پوس بٹپورین کو حکام اور اہلکار اس بات کی قسم کھائیں کہ پادشاہ کا مقابلہ اور عدول حکمی ہر حال میں ممنوع و ناجائز ہے۔

اور اسکے ساتھ اور بدعتین بھی موقوف کر دیں جیسے جرمانوں کا ہونا
اور امرا کے مرنے کے بعد اونکے لڑکوں کا پادشاہ کی تولیت
میں آجانا۔ دوسرا امر پادشاہ نے یہ کیا کہ کس و مول کے سپاہیوں
کو موقوف کر دیا اور اب اونھوں نے چپ چاپ اپنے سابقہ کے
پیشے پھر اختیار کر لئے۔ تیسرا امر یہ کیا کہ انگلستان میں مسلک استغنی
از سر نو قائم کیا۔ جو لوگ کہ شاہ چارلس اول کے قتل میں شریک
تھے ان میں سے چند ہی اشخاص نے سزاے موت پائی اور نو اب
اسرا گایل کہ اسکاٹ لینڈ کے اہل چوریں بٹپریچ کا سردار تھا
قتل کیا گیا حالانکہ یہ وہ شخص تھا جسے چارلس مکر سر پر مقام اسکون
میں تاج رکھا تھا اور کس و مول اور اسکے داماد ایوٹن اور
بریڈ شا کے لاشوں کو قبروں سے نکھو کر درخت پر لٹکا دیا
مگر جو لوگ کس و مول کی حکومت سے راضی ہو گئے تھے اونھیں ان
دی گئی اور جنرل مٹک بختاب امیر الباسرا مل ممتاز ہوا۔

اس زمانہ میں مقدمات مذہبی بہت اہتر تھے۔ جن
لوگوں کو کس و مول نے اس واسطے مقرر کیا تھا کہ پاور یون کو لٹس
میں وعظ کرنے کی اجازت دیں اونھوں نے ضلعوں کے گرجوں
میں ان پاور یون کو مقرر کیا تھا جنکا مسلک ایڈ پنڈنٹ اور
پریس بٹپریچ تھا مگر شاہ چارلس اور امیر کلیرنڈن کو ضیہ تھی

سٹرک پر پھول بچھا دئے اور خوشی سے گھنٹے بجائے اور چارلس
کے باپ کے پرانے ہوا خواہ جواج ہیل اور نیئر بی کی لڑائیوں میں
اوسکے ساتھ لڑے تھے مازے خوشی کے رونے لگے۔ کٹر موٹ
کے اہل فوج نہایت غمگین و غضبناک مقام بلیک ہیڈ پر کھڑے
ہوئے یہ تماشا دیکھ رہے تھے مگر کیا کر سکتے تھے کہ ان میں اتفاق
ہی نہ باقی رہا تھا۔ اس سانحہ عظیمہ کا نام اسٹروا دی سلطنت
مشہور ہو گیا اور کوئی ہنگامہ ایسا نہیں ہوا جو اسکی خوشی میں
مخل ہوتا۔

شاہ چارلس کے ساتھ اڈورڈ ہائیڈامنگستان
میں پھر آیا اور اب وہ بخطاب نواب کلیرڈن صدر الصدور
مقرر ہوا اور چند روز کے بعد اوسکی بیٹی این ہائیڈ کی شادی شاہزادہ
جیمس سے ہو گئی اس سبب سے اوسے خاندان شاہی سوا اور
زیادہ خصوصیت ہو گئی۔

منجملہ اون امور کے جو شاہ چارلس نوابتدا سلطنت
میں کئے ایک امر یہ تھا کہ بقیہ آثار آئین فیوڈل سسٹم کو بالکل
محور دیا یعنی یہ شرط جو زمینداری میں اب تک باقی تھی کہ ہنگام جنگ

شہنشاہانِ جس منی

۶۱۵۸ھ

فرزند سوم

لیو پولڈ اول

پوپ

۶۱۵۵ھ

انوسینٹ دہم

الکسانڈر دہم

باب کے منہم عہد شاہ چارلس دوم

سنہ ولادت ۱۶۳۰ء - سنہ جلوس ۱۶۶۰ء - سنہ استر واد سلطنت

۱۶۶۰ء - سنہ وفات ۱۶۸۵ء

شروع ۱۶۶۰ء میں چارلس دوم قصر ولیمٹ مینسٹر میں پادشاہ
کیا گیا اور اسی عہد میں وہ شہر ڈوٹس مین وار دہوا اور اپنی
ساگرہ کے دن بہ ترک و احتشام تمام داخل شہر لندن ہوا۔ جسے
اوسرین انگلستان میں خوشی ہوئی ویسکی بھی تھی گوگون فریاد شاہ کی آمد کیو سطل

سنہ ۱۶۸۵ء میں چارلس دوم کی وفات ہوئی

سماوتیہ کی تعلیم و تدریس میں مشغول رہتا تھا چنانچہ وعظ کرنے کو سب سے
وہ کئی مرتبہ قید بھی پڑا اس فرقہ کو دیگر کے لوگ اب جماعتِ اِصْدِقار
کے لقب سے مشہور ہیں اور نہایت سادہ رفتار اور جفاکش ہیں اور
اونہیں اور اور فریقِ پوائسٹنٹ میں لباس میں فرق ہو اور کسی قدر
طرز گفتگو میں بھی تفاوت ہے اور طریقہ عبادت بھی ان کا سب سے علیحدہ ہے

سلاطین معاصرین

فرانس

سندہ وفات

نوی چار دہم

اسپانیہ

فلپ چارم

سویڈن

۱۸۵۴ء

ملکہ کرسٹینا

۱۸۶۰ء

چارلس دہم

ترکستان روم

۱۸۵۵ء

ابراہیم

۱۸۵۵ء

میں پارلیمنٹ میں مذہب و ملت کی قید نہ رہنی چاہیے تو لوگ کسی
خوش ہوئے کہ اللہ اکبر اور اب وہ ممبران پارلیمنٹ جن کا مذہب پورے
بٹیرین تھا اور جنھیں کرسٹیل پوائنڈ نے نکال دیا تھا اپنے اپنے
مقام پر پارلیمنٹ و راز میں پھر آئے لکن آخر کو یہ نیک نام محکمہ
شکست ہو گیا اور ایک نئی پارلیمنٹ مقرر ہوئی جس کے ممبر اکثر فرقہ
شہسواران اور اہل پورٹس بٹیرین سے تھے مگر یہ پارلیمنٹ
کا بہتے کو تھی چند اشخاص کی مجلس تھی کیونکہ اسے پادشاہ وقت نے
نہ مقرر کیا تھا اور یہ بخوبی ظاہر تھا کہ اہل پارلیمنٹ اور رعایا دونوں
کے دل پادشاہ آوارہ وطن (یعنی چارلس) کی طرف
مائل تھے چنانچہ جب ایک روز سنٹ نے پارلیمنٹ میں کہا کہ
چارلس کا قاصد باہر کھڑا ہوا ہے اور منتظر حکم باریابی ہے تو یہ خبر
فرحت اثر سنکر اہل پارلیمنٹ نہایت مخطوط و مسرور ہوئے اور بڑی
محبت و اشتیاق سے چارلس کو ایک خط مشعر طلب لکھا اور وہ خوشی
خوشی اپنے ملک میں پھر آیا۔

اس زمانہ میں فرقہ پیورٹن سے بہت سے مشرق
شاویہ پیدا ہوئے انہیں سے ایک فرقہ کو ٹیکو کا حال لکھنا ضرور ہے
اس فرقہ کا بانی جارج فوکس باشندہ قصبہ ڈریپن واقع ضلع
لینسٹر تھا۔ یہ شخص کفش و زری کا پیشہ کرتا تھا مگر اکثر صحیفہ مقدسہ

منصب حافظ الملک پر مقرر ہوا مگر جب اتنا بڑا سردار فوج کے سر سے اٹھ گیا تو وہ پھر بغاوت و فساد پر آمادہ ہوئی اور سر چا کر ڈنے پانچ ہی مہینے میں استعفاء دیدیا اور اپنے گاؤں واقع چشمنٹ چلا گیا اور وہاں ۱۸۷۱ء تک آبر و آؤ اساتش کے ساتھ بسر کی۔

پارلیمنٹ وراز کے چند ممبر جو فرقہ اِنڈِ پِنڈِٹ سے تھے اور جنہیں کسٹومول نے نکال دیا تھا اب افسران فوج نے انہیں پھر پارلیمنٹ میں داخل کیا پھر انہیں آپس میں نزاع ہوئی اور پھر اہل فوج نے قصر الامارہ پارلیمنٹ سے انہیں نکال دیا۔ وہ قتبھی انگلستان پر بڑا کٹھن وقت تھا اور معلوم ہوتا تھا کہ اب وہ زمانہ آئینوالا ہے جبکہ سلطنتِ روم قدیم کی طرح اہل فوج اس سلطنت کا بھی نیا ام کریں گے اور جو سب سے زیادہ دام لگائے گا اوسیکر نام چھوڑ دیں گے اور سترقہ شہسواران یعنی ہوا خواہان شاہ چارلس مقتول وراہل پوسن بٹلرین فوج کے خوف سے خصوصیت باہمی بھول گئے۔

مگر فوج کی نا اتفاقی سے ملک بچ گیا۔ اور جب جنرل مَنٹ کہ بہت دانا اور سنجیدہ شخص تھا... کی فوج لیکر اینسکاٹ لُنڈ سے لُنڈن میں آیا تو تمام قوم انگریز ڈر کے مارے کانپ ہی تھی کہ دیکھتے اب سپردار کیا سلوک کرتا ہے پس جب اوسنے کہا کہ میری رائے

سے طرف عالم جاودانی کے رحلت کی اور اوس دن انتقال کیا جس دن
جنگِ ڈنبار اور جنگِ وٹرسڈن اوسنے فتح کی تھی کہ اس دن کو وہ ۱۸
سال مین میمون و مبارک سمجھتا تھا۔ اوسکی زوجہ الزبتھ صلیح
ایٹکس کے ایک شریف کی بیٹی تھی اور اوسے دو بیٹے چار بیٹیاں تھیں
بیٹوں کا نام سچاڑڈ اور ہنری تھا۔

کرومول بڑا مستقل مزاج اور صاحبِ ہمت تھا۔ اوسکی سرسپری
اور کامیابی کا سبب یہ تھا کہ فنِ جنگ میں وہ اقصیٰ مدارِ کمال پر
فائز تھا اور یہ کمال چالیش برس تک حیرتِ خفا میں رہا تھا مگر
اب جنگِ خانگی کے شور و شغب اور تلاطم و انتشار میں مغمض
ظہور میں آیا۔ اوسے آتش و نالاش اور تکلفاتِ ظاہری
سے نفرت تھی اور دوستِ آشناؤں سے جو دل لگی کرتا
تھا تو وہ بھی روکھی اور نفع سے خالی نہوتی تھی۔ اوسکی صورت
روڑھی اور بھدھی تھی اور مسیانہ قد تھا آنکھیں کربخی اور
تیز تھیں اور ناک بہت بڑی اور نہایت سرخ تھی اور چہرہ سے
خشونت و ہیبت آشکار تھی اور گفتار و رفتار میں تا دمِ مرگ دشمنی
اور دہقانیت رہی مگر اس بد صورتِ قالب میں کیا
طبع عالی اور نفسِ زکی پنہان تھا اور کیا زہد و وزع کوٹ
کوٹ کے بھرا تھا۔ کرومول کے بعد اوسکا بیٹا سچاڑڈ

تفاوتِ رہ از کجاست تابِ کجاست۔ ستمبر ۱۸۵۷ء میں جو دوسرا محکمہ عوام
 بنا تو ارباب محکمہ نے کس و ممول سے عرض کیا کہ آپ لقب پاؤ شاہ اختیار
 کریں مگر کس و ممول کو اتنی جرأت نہ تھی کہ اپنے تئیں پاؤ شاہ کہواتا
 اور فقط اتنے ہی امر کا استحقاق حاصل کرنے پر کفایت کی کہ میں اپنا
 جانشین خود مقرر کروں گا۔ اتنے ضمناً اس کا عہدہ موروثی ہو گیا کیونکہ
 اس نے اپنے بیٹے ہی کو اپنا جانشین مقرر کیا۔ مگر جب کس و ممول
 نے ارباب محکمہ عوام سے کہا کہ جن لوگوں کو ہنسنے منصب امارت
 عنایت کیا ہے انہیں تم بھی امیر جانو تو انہوں نے صاف انکار
 کیا تب اس دوسری پارلیمنٹ کو بھی درخواست کر دیا اور باقی
 زندگی بھر خود بنفس نفیس حکومت کی

کس و ممول کے آخرِ ایتامِ زندگانی بڑی صعوبت و تلخی سے
 کئے اور سازش پر سازش اسکے آرام میں مچل جاتی اور اب ایک
 شخص کرنیل ٹائیٹس نامی نے ایک کتاب تحلیل الدہم تصنیف کی اور
 اس میں یہ لکھا کہ کس و ممول کا خون حلال ہے اس سبب سے
 اس پر ہمیشہ خوفِ بلاری رہتا تھا یہاں تک کہ وہ چلچلی کی جوڑی اپنے ساتھ رکھتا تھا
 اور کپڑوں کے نیچے ذرہ چھنے رہتا تھا۔ اب اس کی فوت بھی زائل ہوئے
 لگی اور بیٹی کے مزیکا بھی بڑا صدمہ ہوا کہ اس سے بہت چاہتا تھا آخر
 ۳۔ ستمبر ۱۸۵۷ء میں کس و ممول نے بعارضۃ تپ لرزہ اس دنیا سے فانی

مگر مجھے نہیں پاتے۔ آخر ایسے ایسے خطرناک مقاموں سے شاہزادہ شہر
شورہم واقع ضلع سسکس میں پہنچا اور وہاں سے ایک کویل
کی کشتی میں سوار ہو کر مقام فیکیمپ واقع فرانس میں بخیر و حافیت
پہنچا۔ پس اس طرح سے مملکت اسکاتلنڈ سلطنت جمہوی
انگلنڈ میں شامل ہو کر جنرل منک کے سپرد کر دی گئی۔

اب اہل ہالینڈ سے جنگ بحری شروع ہوتی۔ فوج بحری
ہالینڈ کے سردار وین ٹرومپ اور ڈی رابٹر امیر البحر تھے اور
اونکے مقابلہ میں سپاہ انگریزی کا سردار بلیک تھا۔ شروع ۱۶۵۲ء
میں بلیک نے وین ٹرومپ کو قریب پورٹ لینڈ کر شکست
دی اور گیارہ جہاز اوسکے تباہ کر دیے۔ تب اہل ہالینڈ نے صلح
کی درخواست کی مگر پارلیمنٹ انگریزی نے کس و مول کی طمع ملک گیری سے
خائف ہو کر لڑائی کا ختم ہونا نہ منظور کیا کیونکہ پارلیمنٹ جانتی تھی کہ جب تک
فوج بحری اپنے قبضہ میں ہے جہی تک کس و مول کی سپاہ پر اپنا
تباہ ہے مگر کس و مول نے بھی ایسی تدبیر کی کہ کبھی خلیانہ کر کے اپنی
فوج کے افسروں سے باہر کرکھا کہ جس قدر تنخواہ تمہاری باقی ہے اوس کو واسطہ
پارلیمنٹ کو عرضی دو۔ جبکہ عرضی پارلیمنٹ میں گزرائی گئی تو اہل پارلیمنٹ
نے بہت خفا ہو کر کہا کہ آئندہ سے ایسی عرضیاں بغاوت و فساد پر مشتمل
کی جائیں گی اور اس مضمون کا ایک قانون بنا کر شائع کیا۔ کس و مول

نے لندن کو مراجعت کی تو ایئرینج اور لڈ کو کو ایرلینڈ کی حفاظت
وہنگبانی کیواسطے مقرر کر آیا۔

جب کہ و مول لندن میں پہنچا تو رعایا نے اسکی
خدمات جلیلہ کا شکریہ ادا کیا اور وہ سب سالار افواج سلطنت
جمہوری مقرر ہوا۔ جب اہل اسکات لینڈ کو خبر وحشت اثر قتل
شاہ چارلس پہنچی تو بہت نالان ہوئے اور اس کے بیٹے کو پادشاہ
کر دیا اور کہا کہ ہم جو آمادہ جنگ ہوئے تھے تو اس واسطے ہوئے تھے کہ پادشاہت کو بالکل ٹھانڈا کر دیں بلکہ
اس واسطے کہ مذہب پورس بیٹھوین کہ ہمارے آباء و اجداد کو اس قدر عزیز تھا ہمارے ملک سے زائل نہ ہو جائے
پس اب انھوں نے شاہزادہ نوجوان چارلس کو اسکات لینڈ
میں بلایا۔ پہلے تو شاہزادہ نے اسکی دعوت قبول کی مگر خیال کہ
مجھے بھی گاندھ بکروہ یعنی پورس بیٹھوین اختیار کرنا پڑے گا اور نواب
مونٹروز کو ہالینڈ سے اسکات لینڈ میں بھیجا کہ بلاعات
اہل پورس بیٹھوین وہاں کے لوگوں سے بلوائے کروادے مگر امیر موصوف
نے شکست کھائی اور گرفتار ہو کر قتل کیا گیا پس اب شاہزادہ چارلس
کو سوا اسکے اور کوئی چارہ نہ رہا کہ اپنے تئیں اسکات لینڈ کے
پورس بیٹھوین لوگوں کے سپرد کرے اور اسنے اس کے عہد نامہ
مہر و دستخط کرنا منظور کیا اور دریائے اسپنی کی راہ سے اسکات لینڈ
میں آیا (۲۳ جون ۱۶۵۰ء) جب شاہزادہ چارلس شہر ڈنبرا میں

باغی ہو گیا اور اوروں کے خون کا پیاسا ہوا اور اپنا نام لوہو لیں
(خمارت گن کر کہ اسے کڑوہ ریل کو بحال جرات واستقلال سرکشوں
کو زیر کیا۔

ایرلینڈ کو مغلوب کرنا یہ دوسرا محم اوسے پیش ہوا۔

جب ۱۶۹۱ء میں وہ خونریزی عظیم ہوئی تھی جسے اوس ملک کا حال نہایت
بتر ہو گیا تھا۔ تو اب اُس صندک کہ ایرلینڈ میں بادشاہ مقتول کو ہوا خواہ
کاسر براہ کا رہا تھا اوس ملک کے تمام قلعوں اور گڑھیوں پر قابض
ہو گیا تھا اور اب فقط ڈبلن۔ ڈیڑی۔ بلیکاسٹ۔ یہ شہر
پارلیمنٹ کے قبضہ میں رکھے تھے۔ کسٹومول ایرلینڈ کا ناظم
مقرر ہو کر ۹۰۰ آدمی کی فوج سے قریب شہر ڈبلن کے پہنچا۔
اگرچہ یہ فوج قلیل تھی مگر مغلوب ہونے کا نام بھی نہ جانتی تھی۔
خوش چہ چینیہ میں کسٹومول نے ایرلینڈ میں خیرا ہاں بادشاہ
مقتول کی تخت توڑ دی۔ اس لڑائی میں بڑا کارنایان اوس سے
یہ ہوا کہ شہر ڈبلن کو مغلوب کیا قلعہ کو قلعہ تیغ بیدار کر اور شہر کو شہر اجڑا کر دیں
اور ہر جگہ کیشہولک مذہب لوگوں کو خوف و بھاگ بھاگ پھرتے تھے اور اوس کا
رعب ہیبت اوس کے قلوب پر ایسی طاری ہو گئی تھی کہ اب تک ایرلینڈ
کے جنوب کے لوگ جسکے جانی دشمن ہوتے ہیں اوسے تیرہ عادی تے
ہیں کہ کسٹومول کا قہر تیری جان پر ٹوٹے۔ جب کسٹومول

نے لندن کو مراجعت کی تو ایرین اور کڈ کو ایرلینڈ کی حفاظت
و نگہبانی کیواسطے مقرر کیا۔

جب کہ و مول لندن میں پہنچا تو رعایا نے اسکی
خدمات جلیلہ کا شکریہ ادا کیا اور وہ سپہ سالار افواج سلطنت
جمہوری مقرر ہوا۔ جب اہل اسکات لینڈ کو خبر وحشت اثر قتل
شاہ چارلس پہنچی تو بہت نالان ہوئے اور اسکی بیٹے کو پادشاہ
کر دیا اور کہا کہ ہم جو آمادہ جنگ ہو تھے تو اسواسطی نہ ہو تھے کہ پادشاہت کو بالکل سٹادین بلکہ
اسواسطی کہ مذہب پریس بیٹیرین کہ ہمارے آبا و اجداد کو اسقدر عزیز تھا ہمارے ملک سے زائل نہوجا
پس اب انھوں نے شاہزادہ نوجوان چارلس کو اسکات لینڈ
میں بلایا۔ پہلے تو شاہزادہ نے اسکی عورت منقول کی باین خیال کہ
مجھے بھی گامدہب کر وہ یعنی پریس بیٹیرین اختیار کرنا پڑے گا اور نواب
مونٹ سروز کو ہالینڈ سے اسکات لینڈ میں بھیجا کہ بلاعات
اہل پریس بیٹیرین وہاں کے لوگوں سے ہوا دے کر وادے مگر امیر موصوف
نے شکست کھائی اور گرفتار ہو کر قتل کیا گیا پس اب شاہزادہ چارلس
کو سوا اسکے اور کوئی چارہ نہ رہا کہ اپنے تئیں اسکات لینڈ کے
پریس بیٹیرین لوگوں کے سپرد کرے اور اسنے اسکی عہد نامہ پر
مہر و دستخط کرنا منظور کیا اور دریائے اسپی کی راہ سے اسکات لینڈ
میں آیا (۲۳ جون ۱۶۵۰ء) جب شاہزادہ چارلس شہر ایڈنبرا میں

باغی ہو گیا اور اوروں کے خون کا پیاسا ہوا اور اپنا نام لڑو لیسٹ
(غارت گن) کر کے کروڑوں لڑو بحال جرات و استقلال ان سرکشوں
کو زیر کیا۔

ایرلینڈ کو مغلوب کرنا یہ دوسرا محم اوسے پیش ہوا۔
جب ۱۶۴۱ء میں وہ خونریزی عظیم ہوئی تھی جیسے اوس ملک کا حال نہایت
اتر ہو گیا تھا۔ نواب اوس صندل کہ ایرلینڈ میں بادشاہ مقتول کی ہوا خواہ
کا سربراہ کرتا تھا اوس ملک کے تمام قلعوں اور گڑھیوں پر قابض
ہو گیا تھا اور اب فقط ڈبلن۔ ڈیٹری۔ بلیفاست۔ شہر۔
پارلیمنٹ کے قبضہ میں رہ گئے تھے۔ کراؤمول ایرلینڈ کا ناظم
مقرر ہو کر ۹۰۰ آدمی کی فوج سے قریب شہر ڈبلن کے پہنچا۔
اگرچہ یہ فوج قلیل تھی مگر مغلوب ہونے کا نام بھی نہ جانتی تھی۔
غرض چھ مہینے میں کراؤمول نے ایرلینڈ میں خیرا ہاں بادشاہ
مقتول کی تخت توڑ دی۔ اس لڑائی میں بڑا کارنایان اوس سے
یہ ہوا کہ شہر ڈبلن کو مغلوب کیا قلعہ تیرتیر بیڑیوں کو شہر کو شہر حراغ کر دیں
اور ہر جگہ کیتھولک مذہب لوگوں کو خوف و بھاگ بھاگ پھرتے تھے اور اوس کا
رعب و ہیبت اوس کے قلوب پر ایسی طاری ہو گئی تھی کہ اب تک ایرلینڈ
کے جنوب کے لوگ جسکے جانی دشمن ہوتے ہیں اوس سے یہ عادی ہے
ہیں کہ کراؤمول کا فہر تیری جان پر ٹوٹے۔ جب کراؤمول

باب سوم

سلطنت جمہوری از سنہ ۱۷۹۰ء تا سنہ ۱۷۹۴ء

عہد اول و کرومول اور الماس

سنہ ولادت ۱۷۹۹ء - سنہ تقریر عہدہ دار الماس ۱۷۹۳ء - سنہ وفات ۱۷۹۵ء

اب انگلستان کی سلطنت جمہوری ہو گئی اور گیارہ برس سے زیادہ سطح پر رہی ایک جزیر ضعیف پارلیمنٹ دراز کا اب تک باقی تھا مگر منصب پادشاہت اور محکمہ امراء پارلیمنٹ قطعاً موقوف کر دیے گئے اور اس ملک چالیس ممبروں کی کونسل کے سپرد کیا گیا۔ اس کونسل کا صدرین ریڈ شامقر کیا گیا اور جان میلن فورین سیکس ٹرمی بیٹے وزیر الماس اور کرومول اور فیور فوکس منتظم فوج مقرر ہوئے اور سر ہیری وین کو فوج بحری کا اختیار دیا گیا مگر سچ پوچھتے تو کرومول وراوسکی سپاہ سارے ملک پر حکمران تھی۔ نواب ہیملٹن اور دو واخواہان پادشاہ مقتول نے اپنے آقا کا ساتھ دیا (یعنی قتل کئے گئے)

اب کرومول کو تین بڑی شکلیں درپیش تھیں۔ ایک یہ فوج کا ایک گروہ کہ امراء و شرفاء کے خون کا مزا چکھ چکا تھا اب پھر

اوس کے اقوال و افعال کے باعث ہوتے تھے۔ ایک جیتنے والے کے
 اس وقت - دوسرے ہوس خود سری و مطلق الخانی - ہوس خود سری
 تو اوسنے باپ کی میراث میں باقی تھی اور اوسکی منجھلے بیٹے کی جیت
 کو اوسنے بھی زیادہ ہوس خود سری ہوتی - اس پادشاہ میں کہ غریب
 بھی بڑا غضب کا عیب تھا - اگر مباشرت یا خلیفہ اس کے لئے
 اوس میں کئی وصف لائق تحسین آفرین تھے - زوجہ اور اولاد سے وہ
 محبت کرتا تھا اور صنایع و ہدایع عالی خصوص فرہم صوری سے بڑا
 مذاق رکھتا تھا - اوس زمانہ کے ایک مشہور مشہور و نڈا ایک کی
 کھینچی ہوئی تصویروں سے جو اوس کا حلیہ ظاہر ہوتا ہے وہ یہ ہے -
 رنگ سا و نلا - آنکھوں سے غربت و حزن عیان - بلند ابرو -
 بال لنبہ لنبہ گھونگر والے - موچھین بڑی بڑی - وارٹھی ٹکیلیج -

اس پادشاہ کے عہد میں پارلیمنٹ نو پھلے پھل اراضی پر
 ٹیکس مقرر کیا اور اشیاء ساختہ انگلستان پر محصول مقرر کیا اور یہ
 جنگ خانگی کے مصارف کے واسطے کیا تھا - ورنہ اس روینہ
 مصورین ہالند کی اعانت و سرپرستی شاہ چاکر کی نوکی اور اوسکی
 کے عہد میں آکہ مرقیاسا لہوا ایجاد ہوا اور قومہ کا استحصال
 انگلستان میں شروع ہوا اور ڈاک کا ڈھچھڑا

سلاطین معاصرین

فرانس

سنه وفات

۱۴۳۳

لوی سیزدهم

لوی چهاردهم

اسپانیه

فلپ چهارم

ترکستان و م

۱۴۳۴

عمورت چهارم

ابراهیم

سوئدان

۱۴۳۴

گسلیوس ادلفس

ملکه کریستینا

شهنشاهان جرمنی

۱۴۳۴

فریدرند دوم

فریدرند سوم

یوپ

۱۴۳۴

اربن هشتم

انوسینٹ دهم

پرنس ہینری کو محکمہ میں نہ داخل ہونے دیا اب کوئی چالیس برس
 ممبر فرقیہ انڈین نٹ سے باقی رہ گئے سوا ونون نے دل سے کوہ مول
 کی بڑی بڑی خدمتوں کا شکریہ ادا کیا اور اب پادشاہ کے قتل کا مشتمل ارادہ
 ہو گیا۔ اکثر لوگ شاہ چارلس کا خون گھٹ مول کے سر تھوپتے ہیں
 مگر کلام اس میں ہے کہ وہ پادشاہ کے قتل سے مانع بھی ہو سکتا تھا بلکہ
 حسن ظن کا مظاہرہ تو یہ ہے کہ جیسے افضل المورخین (ہیویم) کا اعتقاد
 ہے ویسے ہی ہم بھی یقین کریں کہ اس ہنگام میں کس مول نے
 فوج کی خوشنودی کے واسطے اپنی فہم اور اپنی مرضی کے خلاف حرکت
 لی اس واسطے کہ جس حکومت کو اس نے خود ایجاد کیا تھا وہ ایسی ہیڈ شپ
 حکومت تھی کہ بعض اوقات خود اس کا بس کچھ نہ چل سکتا تھا اور جبکہ
 وہ یہ چاہتا تھا کہ فوج ہمیشہ میری مطیع رہے تو اس سے بھی کی وقت
 فوج کی اطاعت لازم تھی۔ الغرض کچھ لوگوں نے خود ایک عدالت
 بنائی اور خود ہی اس کا نام دارالانصاف رکھ لیا اور یہ عدالت
 جسٹس مینسٹروں میں پادشاہ کی تحقیقات کیواسطے اجلاس فرماتی
 ہے۔ یہ سب اس مقدمہ میں کچھ دخل نہیں دیا مان قریب شہر
 کے ایک شخص اور اس زمانہ کی برائے نام پارلیمنٹ میں
 ایک شخص اور ایک وکیل بریڈ شام نامی صدر
 وکیل بن گیا۔ پادشاہ کو محکمہ اس
 سے رخصت میں داخل کیا اور یہ جرم اوپر

کرومول کے پوشیدہ حکم سے کوئرینٹ بھی یس نے کچھ سو
 ہمراہ لیکر بادشاہ کو ہولمبی ہووس میں گرفتار کر لیا اور اوسے
 قید کر کے قلعہ بہ قلعہ پھرایا آخر کو وہ کسی تدبیر سے بھاگ گیا اور جزیر
 وایت میں پہنچا اور اس امید میں تھا کہ یورپ کے کسی ملک میں چلا
 جائے مگر دشمنوں کے یورش سے قلعہ کیڑ سبروول میں پناہ لی
 اور وہاں سب جگہ سے زیادہ شدت اوسپر کی۔ اہل اسکاتلنڈ
 فرقہ اینڈینٹ کی قوت سے کہ روز بروز افزون ہوتی جاتی تھی
 خائف ہو کر سرحد جنوبی کوٹے کے انگلنڈ میں آئے اور اونکا
 سردار نواب ہیملٹن تھا۔ ادھر ضلع اسٹیکس وکینٹ میں بادشاہ
 کے خیر خواہ کمنائے۔ جنرل فیرفوکس کو ان لوگوں کی گوشمالی
 کو چھوڑ کر کرومول جلد جلد کوئچ کر گوشمال میں پہنچا اور نواب ہیملٹن کو
 لنگشیر میں شکست دی اور اڈنبرا میں ایسی حکومت قائم کی جو
 شاہ چارلس کے مخالف و معاند تھی۔

کرومول کی غیبت میں اہل پریس بیٹریں نے اوسو بڑی
 ہنگامہ دین کہ اب تک جماعت کثیر ممبران پارلیمنٹ کی اسی فرقہ سو تھی
 اب کرومول لندن میں پھرایا تو اسنے اونکی دھمکیوں کا جواب
 نہ دیا کہ ۴ دسمبر کو ۱۶۴۸ء میں صبح کو وقت کرنیل پر اید کو ترک سوار لیکر
 نے قصر الامارۃ پارلیمنٹ کو چار طرف سے گھیر لیا اور قریب دو سو ممبران فرقہ

ممبروں میں اتفاق نہ رہا تھا اور لڑائی کے زمانہ میں رفتہ رفتہ اوٹے
 دو فریق متضاد ہو گئے تھے ایک فریق تو اہل پورس بٹیرین کا تھا
 وہ یہ چاہتے تھے کہ بادشاہ کی حکومت فقط محدود ہو جائے مگر دوسری
 فریق کے لوگ یعنی انڈینڈ نٹس اسپر آمادہ تھے کہ بادشاہت کو بالکل
 سداہن۔ چارلس نے اس امید موہوم سے کہ فرقہ پورس بٹیرین
 کی اعانت سے مجھے بادشاہت مل جائے گی اسکاتلنڈ کی فوج
 سے فورس لکٹین جاکر سپاہ لی اور سپاہ مذکورہ محبت و کجوتی
 اوستے پیش آئی اور عرض کیا کہ ہم آپ کی مدد کو حاضر ہیں مگر بشرطیکہ
 آپ ہمارے عہد نامہ پر دستخط کر دیں۔ بادشاہ نے یہ امر نہ قبول کیا
 اور چند مدت کے بعد خود ہی درخواست کر کے اپنی انگریز کی رعایا
 سے پوچھا آیا۔ لیکن اہل اسکاتلنڈ نے انگریز کی پارلیمنٹ سے
 بادشاہ کو اس شرط سے حوالہ کرتے ہیں کہ اس کی حفاظت
 کی جائے گی اور اس پر پارلیمنٹ بہت خفا ہوئی اور کہا کہ تم ہم پر
 یہ کہتے ہو کہ ہم اپنے بادشاہ کے بدخواہ ہیں۔ پس انصاف کی بات
 یہ ہے کہ اسکاتلنڈ نے بادشاہ کو پارلیمنٹ انگریز
 کے حوالہ کیا تو وہ جس جگہ و گمان بھی نہ تھا کہ قصر و دہلیز نکال
 کر جیتے جیتے بادشاہ قتل کیا جائے گا۔

یہ بددشمنی کے نتیجے میں ان بہت جلد ہوئے لگا۔

ہر سال کے لوگوں سے خلوص عقیدہ و صدق نیت کے آثار عیان تھے
چنانچہ تمام افسر اور سپاہی خیموں اور بار کون میں بلا ناغہ نماز کے واسطے
حاضر ہوتے تھے اور نہ وہ جو وغیرہ کھیلتے تھے نہ شراب پیتے تھے
نہ ناحق قسم کھاتے تھے اور جب وہ لڑائی پر جاتے تھے تو نہ پور کی
تلاوت کرتے جاتے تھے اور انکی شجاعت کا یہ حال تھا کہ جب
کچھ عرصہ کے بعد وہ انگلستان کی طرف سے بڑا عظیم یورپ
میں جا کر لڑے تو بڑی بڑی عمدہ فوجیں انکے حملہ کی تاب نہ لاسکیں
اور روپ فرار ہوئیں۔

اس جنگ خانگی میں خاتمہ کی لڑائی مقام بنز بی واقع
ضلع نور تھمپٹن میں ہوئی اور اس میں فوج پادشاہی نے شکست
فاش کھائی۔ امیر مونٹ رُوز نے چھ لڑائیاں پے در پے اسکا
میں فتح کیں اور گویا اس ملک پر بالکل قابض ہو گیا اور اسکی فتح
سے پادشاہ کو بھی اس ملک کی طرف سے کچھ امید ہوتی مگر یہ امید
بہت جلد منقطع ہو گئی اور وہ بد نصیب پادشاہ (جاسر لیس)
اکسفرڈ میں بھاگ گیا اور وہاں سے اسکات لینڈ کی فوج میں
بقام نورٹ لک چلا گیا۔

غرض اس طرح سے پارلیمنٹ ظفریاب ہوئی مگر اب اس کے

لڑائی ہوئی اور اسمین بھی شاہ چارلس نے شکست کھائی۔

چند مدت سے فرقہ پیورٹن کی ایک شاخ انگلستان میں نشوونما پاتی جاتی تھی اور اس طائفہ کا نام انڈل پنڈنٹ یعنی اخباری تھا اور اس کا رئیس کرومول تھا۔ اعتقادات مذہبی میں اس فرقہ کا یہ قول تھا کہ ہر ایک جماعت عیسائیوں کی بجائے خود ایک کلیسائے مستقل ہے اور قسطنطین و آساقفہ کی جماعتوں کی اطاعت فرض نہیں ہے اور امور سیاست ملک میں اس فرقہ کی یہ رائے تھی کہ سلطنت شخصی موقوف ہو جائے اور سلطنت جمہوری قائم کی جائے۔ اپنی زمانہ میں یہ فرقہ بلقبِ منج ٹن مشہور تھا اور اسکی کوششیں ۱۶۴۵ء میں ایک قانون جاری ہوا جسے قانون خود فراموشی کہتے ہیں اور جس میں ممبران پارلیمنٹ کو ممانعت لکھی تھی کہ فوج کی افسرئی قبول کریں پس اس سبب سے امیر اسٹیکس اور نواب منچسٹر فوج سے برطرف ہو گئے اور سن ٹامس فیڈ فوکس تمام فوج کا سپہ سالار مقرر ہوا اور اگرچہ کرومول پارلیمنٹ کا ممبر تھا اس پر بھی وہ نائب سپہ سالار مقرر ہوا اور سب سالار اور متعلق ہو کر مقررہ برای نام نائب سپہ سالار تھا فی حقیقت تمام لشکر کا سردار وہی تھا۔ غرض اس نظم و نسق سے عجیب و غریب فوج مرتب ہوئی جسکی بہت کمزوری مول سے بڑے بڑے کاریزیان ہوتے اور اگرچہ اس میں شک نہیں کہ اس فوج میں منافق بھی تھے مگر ہر لیڈن اور

اعلیٰ کردون گا۔ القرض کس و مول نے پہلے اپنی ہی رسالہ کو درست کیا کہ وہ اب کرنیلی کا عہدہ پاچکا تھا اور اسمین چن چن کر ایسے لوگ بھرتی کئے جو بہت متشرع اور خداترس تھے اور انہیں ایسے چست اور عمدہ طریقہ سے قواعد سکھائی کہ چند ہی روز میں وہ کرنیل کس و مول کی سپاہ آہنی کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

بموجب شروط اس عہد نامہ خلفی کے جو پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ اسکات لینڈ میں تحریر ہو چکا تھا فوج اسکات لینڈ جمعیت اکیس ہزار نفر شروع ۱۷۴۶ء میں سرحد جنوبی کوٹے کے دارو انگلنڈ ہوتی۔ شاہ چارلس نے بھی کچھ فوج قلیل مدد اور لینڈ سے منگائی۔ جنوب انگلنڈ میں تو پارلیمنٹ کی فوج نے بسداری امیر ایسکس کی مرتبہ شکست کھائی مگر مقام ہارسل میں موسمین سپاہ کم مویان نے باعانت فوج اسکات لینڈ فتح میںین ظفر کار حاصل کی اور اوسدن کس و مول اور اسکی سپاہ آہنی کو سانہو کسی کے قدم نہ ٹکے اور اگرچہ شاہزادہ مٹا و پوٹ اور اسکی سوار بڑے بڑے زور و شور کے حملوں میں ظفر یاب ہوئے تھے مگر ایس لائی میں دلاوران فوج پیوسٹن کے حملہ شدید کی مقاومت کر سکے۔ آخر پارلیمنٹ کی فوج نے فتح پائی اور فوراً شہر یوسٹ اور نیوکیسل پر قبضہ کر لیا۔ قریب اختتام جنگ خانگی مقام نیو یوچی پر دوبار

خوش ہوا کہ شہر گلو سٹر کا محاصرہ کر لیا مگر جب اس سے اس شہر کی منہج
کا یقین ہوا تو امیر ایٹیکس بسرعت تمام فوج لیکر لنڈن سے آیا اور محاصرہ
ترک کر دیا اور کچھ دنوں کے بعد فوج پادشاہی کو نیوہری کی پھلی
لڑائی میں شکست دی۔ گلو سٹر کے محاصرہ سے لڑائی کا رنگ بد لگیا
اور پارلیمنٹ کو قوت و غلبہ ہوا اگرچہ ہیمپڈن کا مارا جانا اس پر بہت
دشوار ہوا اور ہیمپڈن آغاز جنگ میں شاہزادہ سٹوہٹ کو
سواروں سے لڑتے دیکھ کر مارا گیا تھا۔

گر ہیمپڈن سے بھی بڑا سپاہی اور سیاست دان
اور اس معرکہ میں موجود تھا۔ یہ شخص اولوٹرکس و مول تھا جو اچھل
کی لڑائی میں سواروں کا کپتان تھا اور پارلیمنٹ کی فوج میں لڑا تھا۔
اس وقت اس کی عمر چالیس برس سے زیادہ تھی اور مدت تک اس نے
ضلع کھنٹنگڈن میں جہان کا وہ باشندہ تھا ہاسن و راحت بسر
کی تھی۔ پارلیمنٹ و راز کے ممبروں میں کو و مول کی شناخت
تھی کہ جس قطع اور جس رنگ کا سرکہ پیوٹن کا لباس تھا
وہی ہی میلے کپڑے وہ بھی پہنتا تھا اور اس کی تقریر کچھ عجیب کی
اکثر اور پریشان ہوتی تھی۔ پیشتر جو پادشاہ کی فتح ہوتی تو کو و مول
اس کی گنتہ سمجھ گیا اور اس نے دل میں ٹھان لیا کہ تھوڑے ہی دنوں
میں پارلیمنٹ کی گوار دل فوج کو پادشاہ کی کار از مودہ سپاہ سے

اعلیٰ کردون گا۔ الغرض کہ وُمول نے پہلے اپنی ہی رسالہ کو درست کیا کہ وہ اب کرنیل کا عہدہ پا چکا تھا اور اُسٹین چُن چُن کر ایسے لوگ بھرتی کئے جو بہت متشعاع اور خداترس تھے اور انہیں ایسے چست اور عمدہ طریقہ سے قواعد سکھائی کہ چند ہی روز میں وہ کرنیل کہ وُمول کی سپاہ آہنی کے لقب سے مشہور ہو گئے۔

بموجب شروط اس عہد نامہ حلفی کے جو پارلیمنٹ انگلنڈ اور پارلیمنٹ اسکات لینڈ میں تحریر ہو چکا تھا فوج اسکات لینڈ جمیٹ اکیس ہزار نفر شروع شدہ ۱۶۴۲ء میں سرحد جنوبی کوٹے کے وارو انگلنڈ ہوتی۔ شاہ چارلس نے بھی کچھ قدرے قلیل مدد اولنڈ سے منگائی۔ جنوب انگلنڈ میں تو پارلیمنٹ کی فوج نے بے درمی امیر ایسیکس کی مرتب شکست کھائی مگر مقام مارٹن موں میں سپاہ کم مویان نے باعانت فوج اسکات لینڈ فتح میں ظفر کاٹ حاصل کی اور اوس دن کہ وُمول اور اسکی سپاہ آہنی کو سامنے کسی کے قدم نہ ٹکے اور اگرچہ شاہزادہ مٹاؤ پوٹ اور اس کے سوار بڑے بڑے زور و شور کے حملوں میں ظفر برباد ہوئے تھے مگر اس زانی میں دلاوران فوج پیوسٹن کے حملہ شدید کی مقاومت کر کے آخر پارلیمنٹ کی فوج نے فتح پائی اور فوراً شہر پیوسٹ اور نیوکیسل پر قبضہ کر لیا۔ قریب اختتام جنگ خانگی مقام نیو بوجی پر دوبار

خوش ہوا کہ شہر گلوئسٹر کا محاصرہ کر لیا مگر جب اسے اس شہر کی فتح
کالینٹین ہوا تو امیر ایٹیکس بسرعت تمام فوج لیکر لنڈن سے آیا اور محاصرہ
ترک کر دیا اور کچھ دنوں کے بعد فوج پادشاہی کو نیوہری کی پھلی
لڑائی میں شکست دی۔ گلوئسٹر کے محاصرہ سے لڑائی کا رنگ بد لگیا
اور پارلیمنٹ کو قوت و غلبہ ہوا اگرچہ ہیملٹن کا مارا جانا اس پر بہت
دشوار ہوا اور ہیملٹن آغاز جنگ میں شاہزادہ اس وینرٹ کو
سواروں سے لڑتے دیکھ کر مارا گیا تھا۔

گر ہیملٹن سے بھی بڑا سپاہی اور سیاست دان
اوس معرکہ میں موجود تھا۔ یہ شخص اولوٹرکس و مول تھا جو اچھل
کی لڑائی میں سواروں کا کپتان تھا اور پارلیمنٹ کی فوج میں لڑا تھا۔
اوس وقت اوسکی عمر چالیس برس سے زیادہ تھی اور مدت تک اوسنے
خلع کنگڈم میں جہان کا وہ باشندہ تھا ہاسن راحت بسر
کرتی تھی۔ پارلیمنٹ دراز کے ممبروں میں کرومول کی شناخت
تھی کہ جس قطع اور جس رنگ کا سرورہ پیوسٹن کا لباس تھا تھا
یوسٹن کے کپڑے وہ بھی پہنتا تھا اور اوسکی تقریر کچھ عجیب کی
اکھڑا پریشان ہوتی تھی۔ پیشتر جو پادشاہ کی فتح ہوتی تو کرومول
اوسکی گنہ سمجھ گیا اور اوسنے دل میں ٹھان لیا کہ تھوڑے ہی دنوں
میں پارلیمنٹ کی گوارڈل فوج کو پادشاہ کی کارآزمودہ سپاہ سے

۱۲۲
۱۶۴۲ء میں علم پادشاہی شہر نوٹنگھم میں افراس تہ ہوا اور دن
ہزار آدمی اوسکے گرد جمع ہوئے۔

پادشاہی فوج کے سپاہی سب شریف تھے اور ساز و سامان
سے درست اور فن سپاہگری میں بہت ہوشیار تھے مگر اوسکے پاس
توپ اور میخزین کم تھا اور روپیہ کے باب میں پادشاہ کو نقصان اپنی فوج
کی خیر خواہی پر بھروسہ تھا۔ پارلیمنٹ کی فوج میں ہر واسطے اور سوداگر
بکھرے ہوئے تھے اور سب نا تجربہ کار اور غیر تعلیم یافتہ تھے مگر چونکہ
لنڈن اور دریائے ٹیمس پارلیمنٹ کے قبضہ میں تھا اور محصول
مقرر کرنے کا بھی اوسے اختیار تھا لہذا اس لڑائی میں ہر طرح سے
اوسے کو غلبہ تھا۔ فوج شہسواران کا سردار خود پادشاہ تھا اور
سپاہ کم مویان کا سپہ سالار امیر اسٹیکس مقرر کیا گیا اور پادشاہ
کا بھتیجا شاہنشاہ زادہ سٹراوچرٹ سواران فوج شاہی کا
سردار مقرر ہوا۔ پھلی لڑائی کوہ ایچ ہیل واقع ضلع وارلڈ میں ہوئی
مگر کسی فریق کی فتح و شکست نہوتی۔ چارے کی فصل میں شاہ چارلس
نے مع فوج شہر اکسفورڈ میں قیام کیا جہاں کے قدیم مدرسہ کے
لوگ ہمیشہ سے پادشاہ کے خیر خواہ ہیں۔ ۱۶۴۴ء کی لڑائی میں تین سو
یادگار ہوئے۔ ایک یہ کہ فوج پادشاہی نے شہر کو سہل لے لیا
اس وقت زمانہ میں یہ شہر دوسرا لنڈن تھا۔ اس فتح سے پادشاہ ایسا

اور کیا اقرار کیا مگر اس کے افعال اور اس کے قول کے مکذب ہوئے اور
 اس کی ابتدا میں اس نے ممبرانِ محکمہ عوام میں سے پانچ شخصوں
 کو کہ اس کے بیٹے قومی دشمن تھے بہت مت بدخواہی و نمک حرامی
 قی کرنے کا حکم دیا۔ ان پانچ شخصوں کے نام یہ ہیں پٹنم، ہٹیمپڈن،
 جینز، لوگ، ہوولیس، اسٹروڈ۔ مگر محکمہ عوام والوں نے
 ان اشخاص کو پادشاہ کو نہ دیا آخر دوسرے روز وہ فوج لیکر اوشین
 گرفتار کر نیوگیا مگر قبل اس کے کہ پادشاہ محکمہ کے اندر داخل ہو وہ لوگ
 بھاگ گئے۔ جسن یہ معرکہ ہوا اس دن تمام شب اہل لندن مسلح
 و مکمل سڑکوں پر کھڑے رہے اور سب لوگ پادشاہ پر بہت جھلٹائے
 ہوئے تھے کہ اس نے باری قوم کو ذلیل کیا ہے۔ آخر پادشاہ دارالسلطنت
 کو پہنچ کر شہر یورک میں بھاگ گیا اور ملکہ ہالینڈ میں بھاگ گئی۔

کئی مہینے تک پادشاہ اور پارلیمنٹ میں نامہ و پیام رہا
 اور دوسرے کا مطیع نہ ہونا چاہتا تھا۔ آخر الامر
 یہ پایا گیا کہ عوام نے حکم کیا کہ پادشاہ فوج کی حکومت چھوڑ دے
 اور اس کی طاقت فوج بہت قدیم حقوق سلطانی میں سے تھا
 اس لئے اس کے ترک سے انکار کیا اور جنگ خانگی شروع
 ہوئی۔ چنانچہ پادشاہ نے شہر ہل میں داخل ہونا
 چاہا مگر شہر کے روزے بند کر کے ۲۵ اگست

ایک گروہ عظیم کاشت کاروں اور سودا گروں کا ہو گیا۔ جو لوگ بادشاہ کی طرف تھے اور ان کا لقب بسبب اون کی ہیبت و سطوت و شہسواروں کے شہسواران ہو گیا اور اوس کے خلاف جو فرقہ تھا اوس کا لقب کم ہو گیا ہو گیا کیونکہ اس فرقہ کے لوگ جن کا مذہب پیورٹن تھا چھوٹے چھوٹے بال سر پر رکھتے تھے۔ اگرچہ بعد چند عرصہ کے ان دونوں فرقوں کے نام بدل کر ٹوسری اور وہیک ہو گئے اور پھر یہ نام بدل کر گولڈسٹون پیورٹن اور لبرل کے لقب سے مشہور ہوئے مگر ان کے اصول ہمیشہ یکساں رہے۔ ایک فرقہ (یعنی ٹوسری) کا تکیہ کلام ضابطہ قدیم ہے دوسرے (یعنی وہیک) کا ترقی۔ فرقہ ٹوسری یہ چاہتا ہے کہ اگلے زمانہ کے رسوم و قوانین جن کے سبب ہوا انگلستان ایسا سرسبز رہا ہے بحال خود باقی رہیں اور فرقہ وہیک اس بات کی کوشش کرتا ہے کہ قوانین قدیمہ میں بعد تدبیر و تعمیق بسیار ہمیشہ ایسے تغیرات کئے جائیں کہ ملک روز بروز زیادہ سرسبز و ترقی پذیر ہوتا جائے۔

۲۲۔ نومبر ۱۸۴۱ء میں بعد مباحثہ بسیار (یہ پھلی لڑائی ان دونوں فرقوں میں خوب جم کے ہوئی) گیارہ ممبروں کی غلبہ رائے سے آر باؤس محکمہ عوام نے چاہا کہ ایک عرضی شکایتی لکھی جائے اور اوس میں بادشاہ کی حکومت کی شکایتیں لکھی جائیں۔ بادشاہ نے لیمینٹ کو منغٹ و آشفٹہ خاطر پا کر اوسکی تسکین کیواسطے بہت سے

ایک حکمنامہ مشعر جرم و سزا دی تو اب موصوف لکھا اور محکمہ امراء نے بھی اسے منظور کر لیا اب فقط پادشاہ کا دستخط کرنا باقی رہ گیا۔ چارلس نے بہت پس و پیش کیا مگر امیر اسٹریٹفیلڈ نے ایک خط مین لکھ بھیجا کہ مجھے قسمت پر چھوڑ دیجیے بس اسی پر اس مقدمہ کا خاتمہ ہو گیا (۱۷۱۱ء)۔ لاکڈ چار برس تک قید خانہ مین رہا بعد اس کے وہ بھی قتل کیا گیا۔

تو اب اسٹریٹفیلڈ کی تدبیر کامل کا اثر جزائیوں کو لگند پر ہوا وہ سابق مین بیان کیا گیا اب اس اثر کا دفع شروع ہوا کہ اہل کیتھولک نے ایک سازش عظیم کی جس کا نہر تمام قوم مین پھیل گیا۔ صوبہ السٹر کے امرا جن کا لقب اوٹیلس تھا دوسرے ہی روز آمادہ فساد ہوئے مگر ۱۷۱۱ء مین سب سے زیادہ واقعہ جانگزا یہ ہوا کہ متعصبین فرقہ گیتھولک نے اہل پروٹیسٹنٹ کو تیر تیغ بیدریغ کیا چنانچہ لکھا ہے کہ چالیس ہزار آدمی اس سنگ عظیم مین مقتول ہوئے۔

قریب اسی زمانہ کے دو فرقے عظیم ارباب سیاست کے پیدا ہوئے اور اب تک تمام قوم انگریز ان دو فرقوں پر منقسم ہو کر کبھی ایک فرقہ کی حکومت ہو جاتی ہے کبھی دوسرے کی۔ امراء و شرفاء و قسٹس یہ سب تو پادشاہ کی طرف ہو گئے اور دوسری طرف کچھ امیر اور

پر بہ نسبت سابق کے زیادہ تر استحکام سے قائم ہوئی۔

چارلس کی خوشی تو یہ تھی کہ سرکشان اسکات لینڈ کو ایسا دباؤن کہ پھر کبھی سر نہ اٹھا سکین مگر وہ یہ کہ نہونی سے ہر روز وہ تازہ مصیبتوں میں گرفتار ہوتا گیا آخر مجبور ہو کر اوسے نے پارلیمنٹ میں چوتھا جلسہ پارلیمنٹ کا منعقد کیا مگر اہل پارلیمنٹ نے پھر اوتھیں باتوں کی درخواست کی جنکی سابق میں کی تھی لہذا اوسنے پارلیمنٹ کو جلد برخاست کر دیا۔ اب اوسنے فقط امرار کی ایک کونسل قرار دی مگر یہ لوگ اپنے ملک کے آئین سلطنت کو خوب جانتے تھے پس یہ وکلاء رعایا سے علیحدہ کوئی بات کیونکر کرتے۔ اس اثنائیں اسکات لینڈ کی فوج ب سرداری امیر لوزی حد و جنوبی کوٹے کر گئی تھی اور شہر نیوکیسل کو لے لیا تھا۔

اب چارلس کے عہد کی پانچویں پارلیمنٹ نے اجلاس لیا جو بلقب پارلیمنٹ دراز مشہور ہے کیونکہ یہ انیس برس سے زیادہ رہی اور پہلے ہی اجلاس میں اسنے امیر ایسٹس یفسر کو خود کیا اور لارڈ اسقف اعظم کو قید کیا۔ امیر موصوف کے و اخذہ میں پھر سرگردہ بنا اور اوسپر یہ جرم قائم کیا کہ رعایا آزادی میں مغل ہوتا ہے۔ الغرض ممبران محکمہ عوام نے

۱۲۱۔ اسقف مقرر کئے اور چار برس کے بعد یہ حکم جاری کیا کہ اگرچہ
 کے گردون میں ایک خاص دعاؤں کی کتاب سے نماز پڑھی جائے مگر
 جبکہ کلیسائے سیکنٹ گائیلنس میں اسقف اس نئی کتابِ دعویہ
 کو پڑھنے اٹھا تو ایک شخص جتنی گڈا توڑنے ایک مونڈھا او سکے سر پر
 کھینچ مارا اور کلیسائے بڑا ہلڑ گچا اور اسقف اور نائب اسقف ڈر کر
 مارے بھاگ گئے۔ جب یہ بلوئے ہوا تو چارلس نے حکم بھیجا کہ اگر
 لوگ یوں نہیں مانتے تو سپاہیوں کو حکم دو کہ وہ زبردستی اونے
 بھی نئی دعاؤں کی کتاب پڑھوائیں تب تو اہل اسکاتلنڈ کو
 حمایتِ قومی نے جوش کیا اور دو مہینے کے اندر یعنی فروری سے
 مارچ ۱۷۳۸ء تک بین میں سے انیس احصائے اہل اسکاتلنڈ
 کو ایک عہد نامہ مرتب کر کے اور ہمسردست خط خود موثق کر دیا۔ اس عہد نامہ قومی کہتے ہیں
 اور اس میں یہ لکھا تھا کہ ہم سب پر فرض ہے کہ اپنے ملک (اسکاتلنڈ)
 میں مذہب کی تھوڑی کٹ کو دوبارہ شائع ہونے دیں اور یکدل ہو کر
 اپنے ملک کے قوانین اور اپنی آزادی اور اپنے پادشاہ کی نصرت
 و حمایت کریں گے۔ اس ماجرے کے تھوڑے عرصہ کے بعد
 شہ گیارہ سو گویں ایک مجلسِ عام منعقد ہوئی اور اس اسقفوں
 کو تہذیبیت سے خارج کر کے حکومتِ اسقفی کو اسکاتلنڈ
 میں سوتوت کرتے۔ پس اسٹیج سے تین دن میں تیس برس کا کھیل کر گیا
 اور کھیل کے اسکاتلنڈ کی بنیاد مذہب پر جس ٹیڈرین

حقیقات محکمہ مال میں ہوئی اور اس محکمہ کے اکثر ججوں نے جنھیں جج مقرر دینے کا اختیار ملی پادشاہ کو تھا ہیملٹن کے خلاف فیصلہ کیا۔

اس زمانہ میں اکثر شرفائے عالی نسب جنکا مذہب پیورٹن تھا انگلستان سے نکلے چلے جاتے تھے۔ اونکی آوارہ وطنی کا یہ سبب تھا کہ لارڈ اسٹیف اعظم کے گویندے اور گوشہ نشینی میں بھی اونہیں چین نہ لینے دیتے تھے اور ناحق اونہیں محکمہ ہائی کمیشن میں بھیج لیجاتے تھے اور اونکا اسباب چین ہوتے تھے اور بڑے عذاب اور پیر کرنے تھے یہاں تک ہاتھ پاؤں کٹوا دیتے تھے پس کچھ تعجب کا مقام نہیں کہ اگرچہ یہ مظلوم بلارسیدہ اپنی وطن (انگلستان) کو بہت دوست رکھتے تھے مگر اونہوں نے اسیکا کے وحشت ناک جنگوں میں جا کر رہنا قبول کیا کہ وہاں تو شام کو عبادت کرنے سے یا خوب جی کھو کر دعا مانگنے سے اونہیں کوئی منع نہ کیا۔ ہیملٹن اور پیر اور کس و مول جہاز پر سوار ہوئے انگلند واقع امریکا ٹو جاتے تھے کہ پادشاہ کا حکم آیا کہ یہ جہاز نہ جانے پائے۔

اسکاٹ لند کے انتظام میں چارلس فوائے باپ کا ویرہ اختیار کیا کہ جب ۱۷۳۲ء میں وہ اس ملک میں گیا تو

حکومت مطلقہ حاصل تھی۔

جتنے ناجائز ٹیکس شاہ چارلس نے مقرر کئے تھے
اون میں سے جہاز کا محصول بڑا ظلم تھا۔ قدیم زمانہ میں یہ دستور
تھا کہ جواضلاع و قصبات لب دریا واقع ہیں وہاں کے لوگوں کو
یادشاہ حکم کرتا تھا کہ اپنے ملک کی حفاظت کے واسطے اپنے پاس
سے جہاز تیار کرو مگر یہ ٹیکس جب مقرر ہوا تھا جب کہ ڈینی مارک
والون نے انگلنڈ پر حملہ کیا تھا اتنی مدت کے بعد اب
ہیچمنٹ منصف علی اور ٹوی وٹیل العدالت نے یہ ٹیکس بھرجا
یہ کہ اس ٹیکس کی کچھ حقیقت نہ تھی مگر لوگوں کو حکام کی انصاف
استمال جو کہ اول تو یہ ٹیکس لڑائی کے زمانہ میں جاری ہوتا تھا
اب یہ زمانہ ہے اب اسکا کیا کام ہے دوسرے یہ کہ یہ
انصاف ہے جو تھا اضلاع اندرونی پر کبھی نہیں مقرر ہوا
جیسے کہ اب ہوتا ہے یہ کہ اس ٹیکس کا روپیہ فوج بحری کے سامان
یہ معزز کیا جاتا تھا یہی کا کفیل اسے کبھی نہیں کیا گیا چوتھے
ایہ کہ یہ ٹیکس جہاز سے مقرر ہوتا تھا۔ الغرض تین برس
اس ٹیکس نے تھوڑے سا عرصہ میں بجا جانے لگا تھا
اس ٹیکس کے خلاف سے تھا دس روپیہ کا
چھوٹے علاقہ کے لئے یہ تھا نہ دیا اور اسکی

اوسکے سامنے پارلیمنٹ وغیرہ کی حکومت نہ چلے۔۔۔ فرخنجی بہ
 ۱۹۳۳ء میں نواب موصوف ایروینڈا کا ناظم مقرر ہوا تو پہلی مرتبہ
 اوس تدبیر کو امتحاناً عمل میں لایا اور سات برس تک ایروینڈا کے
 باشندے اور جو لوگ انگلینڈ سے وہاں جا کر رہے تھے اوسکی حکومت
 شدید و غلیظ سے ترسان و لرزان دم بخود پڑے رہے۔ اب
 ولیم لاد اسقف اعظم کنٹر بوری کا حال سننے کو اوسے کلیسا کی
 حکومت متعلق تھی اور اوسکا مسک قریب قریب مذہب کیسٹھوٹک
 کے تھا لہذا وہ فرقہ پیورٹن کے اعمال و عبادات سے نہایت
 کارہ و متنفر تھا۔

اب اہل انگلستان تین ظالم محکومین کے ظلم میں
 مبتلا تھے اور ان تینوں کے منتظم خاصۃً سی۔ و۔ ٹون وزیر تھے
 (یعنی لاد اسقف اعظم اور نواب اسٹورٹسڈ) محکمہ اسٹاک
 چیمبرلینز ایوان کو اکب میں بھرم مخالفت اور امر سلطانی لوگوں پر
 جرمانہ اور قید اور قطع اعضا کا حکم دیا جاتا تھا اور جو لوگ اعتقاد
 مذہبی میں لاد سے مخالفت کی جرأت کرتے تھے انہیں محکمہ
 ہائی کمیشن میں سخت سزا دی جاتی تھی۔ علاوہ ان محکومین
 کے ایک اور کونسل شہر یورک میں اجلاس کرتی تھی اور اس کا
 انتظام نواب اسٹورٹسڈ کے سپرد تھا اور اسے اضلاع شمالی پر

میں برائے شلو وزیر ورائس کے مطیع ہو گئے۔

اوسے سال شاہ چارلس فرقیسرا جلسہ پارلیمنٹ منعقد کیا مگر قبل روپیہ دینے کے ارباب محکمہ عوام نے ایک قانون کا مسودہ لکھا جس کا نام عرضداشت حقوق مشہور ہے اور اس میں یہ لکھا کہ بدون استرخناے پارلیمنٹ پادشاہ کسی قسم کا ٹیکس نہیں مقرر کر سکتا اور نہ بلا تحقیقات کسی کو قید خانہ میں مقید رکھ سکتا ہے اور لوگوں کے گھروں پر پھرا بٹھا سکتا ہے۔ غرض بحال جبر و اکراہ چارلس نے اس قانون کو منظور کیا اور محکمہ عوام والے اس قانون کو اہل انگلستان کی آزادی کا دوسرا فرمان شاہی سمجھ کر ایسا خوش ہوئے کہ پانچ پیش کشین جن کی مقدار قریب چالیس لاکھ روپیہ کے تھی پادشاہ کو نذرین مگر تین ہی ہفتہ کو زمانہ میں معلوم ہو گیا کہ پادشاہ کو اپنا اقرار حلفی کا خاک خیال نہیں ہے۔

غرض جب یہ بے ایمانی پادشاہ کی دیکھی تو جمہور محکمہ عوام بہت چڑچڑائے مگر پادشاہ نے ایک کی بھی نہ سنی آخر اوٹھون نے ایک شکایت کی عرضی لکھنی شروع کی پادشاہ اس میں بھی دست اندازی و موجود ہوا تب اوٹھون نے کچھری کا دروازہ بند کر کے قفل لٹا دیا و شاہ نے نہار کو بلوا کر دروازہ توڑا و والا مگر جب وہ اندر گیا تو دیکھا کہ

چون و چرا کیا قید کیے گئے۔

قطع نظر اور مشکون کے اب ایک تازہ شکل شاہ چارلس کو پڑی کہ فرانسس سے جنگ شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی امیر بکننگھم کے سبب سے ہوئی کہ وہ کارڈنل بریشلو وزیر اعظم شاہ فرانس سے لڑا اور بریشلو نے ممانعت کر دی کہ امیر بکننگھم حملہ آری فرانس میں قدم نہ رکھنے پائے۔ کارڈنل بریشلو کو بڑے بڑے اہم امور پر نظر تھے اور ان میں سے ایک امر یہ تھا کہ اہل پراٹسٹنٹ کو مقبوضہ و مخدول کر لینا اور سننے اور سکے مستحق قلعہ لاروشیل واقع خلیج بیکس کا محاصرہ کر لیا مگر جب اوشہرہ لاروشیل کو خشکی کی جانب سے نہ لے سکا تو اس نے اوس بندرگاہ کے وہانہ پر آدمی بھیج کر ایک باندہ بندھوا دیا۔ دو مرتبہ سپاہ انگریزی محصورین قلعہ مذکورہ کے کمک کو گئی اور پہلی مرتبہ امیر بکننگھم سپہ سالار بن گیا مگر قریب فوج کے جو اس کے ہمراہ گئی تھی قتل ہوئی اور وہیں میں پھرا یا اور اب اس نے بندرگاہ پورٹسموتھ میں دوسری مرتبہ فوج کشی کرنے کا سامان کیا کہ اتنے میں لفٹننٹ فیلڈ نے جسے اس نے فوج سے برطرف کر دیا تھا اس کے پہلو میں کنار ماری۔ بعد اس کے امیر لنڈسبی وہ جو سازون کا بیڑا لاروشیل کو لیکھا مگر وہ باندہ ایسا غضب کا تھا کہ کوئی حملہ اس پر کارگر نہوا اور اہل شہر ۱۶۴۸ ع

صرف کیواسطے شاہ چارلس نے اپنے عہد کی پہلی پارلیمنٹ
 روپیہ طلب کیا مگر چونکہ اکثر ممبران محکمہ عوام کا مذہب پیوسٹ
 تھا لہذا وہ ملکہ سے جسکا طریقہ کیٹھولک تھا خا رکھا کرتے اور ان
 نے فقط ۱۲ لاکھ روپیہ اور فی ٹن اور فی پونڈ کی قدر حصول
 ایک برس کے واسطے بادشاہ کو دیا۔ پارلیمنٹ کی اس بے اعتباری سے
 اور خاصہ اس وجہ سے کہ امیر بکننگھم پر اسے کچھ شمتیں لگائی
 تھیں بادشاہ بہت غصہ ہوا اور پارلیمنٹ کو برخواست کر دیا اور اپنی
 حکومت سے ٹیکس مقرر کئے اور وہ قدیم بدعت یعنی نذرانہ کار روپیہ
 پھر جاری کی اور لوگوں کے گھروں پر پھر سے بٹھانے شروع کئے۔
 اب بادشاہ کے بڑے مشیر ملکہ اور امیر بکننگھم تھے۔ ملکہ ہنس چٹا
 چونکہ کیٹھولک تھی لہذا پیوسٹ ٹن لوگوں سے جلتی تھی اور خود سری
 بر مرتی تھی یہ وصف اس نے اپنے باپ سے پایا تھا اور جب تک
 شاہ زندہ رہا ملکہ اس خطرناک راہ پر اسے گھریدے گئی جو اس نے
 اپنے مقتضی طبیعت سے اختیار کی تھی۔

پارلیمنٹ کا دوسرا جلسہ ۱۶۲۶ء میں منعقد ہوا اور امیر
 بکننگھم پر ناش کرنیکی تیاری کی مگر ابھی وہ ایک قانون بھی نہ جاری
 کی تھی کہ بادشاہ نے اسے برخواست کر دیا اور کوئی تدبیر اسکی
 آئی اور پھر وہی ناجائز حصول مستدر کئے اور جن لوگوں نے

شہنشاہانِ جرمنی

۱۲۱۶ء	سروڈلف دوم
۱۶۱۹ء	میکسٹیمیلیان
.....	فریڈرک دوم

پوپ

۱۴۰۵ء	کلیمنٹ ہشتم
۱۶۲۳ء	لیو یازدہم
.....	اگر بن ہشتم

باب دوم

عہد شاہ چارلس اول

سنہ ولادت ۱۶۰۰ء - سنہ جلوس ۱۶۲۵ء - سنہ قتل ۱۶۴۹ء

جیمس اول کا منجھلا بیٹا چارلس پچیس برس کے سن میں پادشاہ ہوا۔ اس نے ہنری چہارم پادشاہ فرانس کی بیٹی ماری ٹامپل سے شادی کی۔ ماری بہ کثیر الکھارف کہ پادشاہ سابق کے غم میں پادشاہ اسپانیہ سے شروع ہوا تھا اب تک باقی تھا۔ اس جنگ کے

سلاطین معاصرین

فرانس

هنری چهارم

لوئی سیزدهم

سنه وفات

۱۶۱۰

اسپانیہ

فلیپ سوم

فلیپ چهارم

۱۶۱۴

سوئڈن

چارلس نهم

گسٹاویوس اول

۱۶۱۱

ترکستان و روم

محمد سوم

احمد اول

مصطفیٰ اول

۱۶۰۴

۱۶۱۵

۱۶۱۶

۱۶۲۲

۱۶۲۳

عثمان دوم

مصطفیٰ دوم

عمرت چهارم

ہوا۔ جیمس کی بیٹی الزبتھ اور اوسکا شوہر کہ جہا منی کا شاہزادہ
تھا خاندان شاہی برٹن کے جدِ اعلیٰ تھے اور یہی خاندان اب مالک
تاج و تخت انگلستان ہے۔

اپنی علمیت پر نازان ہونا۔ اپنی بات کی ضد کرنا۔ اور
اپنے مصاحبوں کو سر پر چڑھانا۔ یہ عادتیں شاہ جیمس کی قوساقت
بیان ہو چکی ہیں اب یہ بیان کرنا ہے کہ اوسمیں متضاد اوصاف جمع تھے
ذہنیت کو وقت تو شکار اور مرغ بازی اور میخواری کی صحبتوں میں
شریک ہوتا تھا مگر باوجود اس لہو و لعب کے اوسنے کچھ کتابیں بھی
تصنیف کیں جنسے اوسے امتیاز علمی حاصل ہوا۔ گھٹنوں کو ضعیف
ہونے سے اوسکی صورت بد قطع ہو گئی تھی اور پوشاک کا اوسے کچھ
خیال نہ تھا بلکہ کثیف رہتا تھا۔

سندھ میں نیپائو باشندہ فرچسٹن لوگارٹم
کے عزم کے تحت تیار کیا اور مقیاسوں حرارۃ اور خرد و عین
نما۔ رت میں سندھ کے بادشاہ کے ابتدا سے عہد میں لینے
سندھ کے حکمران نے یہ بات دریافت کی کہ خون نسام
تیسری سے تیسری تیسری ہے۔

نسبت چھوٹ گئی۔ اور اس نے یہ حیلہ کیا کہ والد نے مجھے بلا بھیجا
ہو اور میڈرڈ (پاپے تخت اسپانینہ) سے بے جلت روانہ
ہوا اور تھوڑے عرصہ کے بعد اس کی نسبت فرانسس کی شاہزادی
ہنریٹا میرا یا سے ٹھہر گئی۔ آخر پھلی نسبت کے چھوٹنے کا یہ
نتیجہ ہوا کہ پادشاہ اسپانینہ سے لڑائی ہوئی۔

۱۶۰۱ء سے ۱۶۰۶ء تک بسبب جنگ نئی سالہ کے

اقلیم یورپ میں تلاطم عظیم برپا رہا۔ اس جنگ کا سبب قریب یہ
تھا کہ فرڈرک شاہزادہ جبرامنی اور فرڈرک پادشاہ اسٹریا
میں ریاست مجیمیا کی نسبت نزاع تھی اور اکابر سپلاطین و اسٹینٹ
شاہزادہ موصوف کی طرف تھے اور اعظم پادشاہان کیٹھولک
پادشاہ اسٹریا کے شریک تھے مگر چونکہ شاہ جیمس کی بڑی بیٹی
الزبتھ شاہزادہ فرڈرک سے منسوب تھی لہذا اس نے تھوڑی سی
فوج داماد کی مدد کو بھیجی لیکن یہ بات اس نے دل سے نہ کی تھی آخر
اس محم میں کامیاب نہوا۔

۱۶۰۲ء میں شاہ جیمس نے بعارضہ شب لرزہ و نفرس

انسٹیم برس کو سن میں انتقال کیا۔ اس کا بڑا بیٹا ہنری انیس
برس کے سن میں مر گیا تھا لہذا منجھلا بیٹا چارلس اس کا جانشین

پادشاہ اور پارلیمنٹ میں سب امور سے زیادہ اس
امر میں مناقشہ ہوا کہ نواب بکننگھم کی وساطت سے چارلس
ولیم کی نسبت اسپانیہ کی شاہزادی سے ٹھہر گئی۔ اس نسبت
سے شاہ جیمس کو یہ مقصود تھا کہ پادشاہ اسپانیہ کی اعانت
سے جنگ نئی سالہ کو موقوف کروادون مگر پارلیمنٹ اور رعایا اس
نسبت سے مانع ہوئی اور تین شکایت کی عرضیان ممبران محکمہ عوام
نے پادشاہ کو بھیجیں اور ہر عرضی کی عبارت بہ نسبت دوسری کے
زیادہ سخت تھی اور ان میں سے آخر کی عرضی میں یہ فقرہ لکھا کہ اپنی
مطالب کو آزادانہ عرض کرنا ہمارا موروثی حق ہے اور کوئی پادشاہ
اس حق سے ہمیں محروم نہیں کر سکتا۔ یہ عرضی پارلیمنٹ کو روزناموں
کی کتاب میں چڑھ گئی اور دوسرے دن پادشاہ نے غیظ میں آکر
اوس کتاب کو منگوا بھیجا اور اپنی ہاتھ سے اوس عرضی کو اوسین تیر
نکال دیا۔ اس کے بعد اس کو سنی پارلیمنٹ کو درخواست کر دیا اسو اس پر کہ پادشاہ کا معمول تھا
کہ جب پارلیمنٹ کسی بات میں زیادہ احتجاج و اصرار کرتی تھی تو وہ درخواست کر دیتا تھا

مگر جس نسبت سے تمام رعایا کو ایسی نفرت تھی اوسکا انجام
بخیر نہ ہوا۔ شاہزادہ چارلس اور امیر بکننگھم جیسے بکر اسپانیہ
کو روانہ ہوئے کہ شاہزادہ اپنی دلس کو خود دیکھ لے مگر وہاں آپ
بکننگھم اور وزیر اسپانیہ سے لڑائی ہوئی اور شاہزادہ کی

کہ کیس طرح سے خود سر و مطابق العنان ہو جائیں اور اس خواہش قبیح کو خوشامدیوں نے اور اشتہارِ ملک دی اور خاصۃً پادریوں نے کہنا شروع کیا کہ پادشاہ کا حق نسبتِ سلطنت کے متوجہاً نہیں ہے اور اس کی شان اس سے ارفع ہے کہ وہ کسی قانون کی تابعدار نہ ہو چنانچہ ڈاکٹر گولڈ ایک کتاب تصنیف کی جس میں اس عجیب و غریب مسئلہ کو محض بدعت ہی تسلیم نہ کیا بلکہ پالیمینٹ نے بھی حکومت کی لی اور باوجودِ کما کہ یہ کتاب منسوخ کر دی جاسکتے آخر پادشاہ نے اشتہار جاری کیا کہ اس کتاب پر کوئی عمل نہ کرے۔ اب ممبرانِ محکمہ عوام پالیمینٹ کو دو بڑے ظلموں کی شکایت تھی۔ ایک تو وہی ظلم کہ تھا کہ غلہ وغیرہ پادشاہ کی واسطے ضبط کر لیا جاتا تھا اور دوسرا ظلم یہ تھا کہ پادشاہ حق تجارت میٹھاتا تھا یعنی سوداگروں سے کچھ روپیہ لیکر بعض اشیاء کی تجارت ان سے مخصوص کر دیتا تھا اس سبب سے تمام ملک کی تجارت دوٹو یا اس سے کچھ کم و بیش آدمیوں پر منحصر ہو گئی تھی وکلاء رعایا یعنی ممبرانِ محکمہ عوام کا پادشاہ پر یہ دباؤ تھا کہ روپیہ کا دینا ندینا ان کے اختیار میں تھا مگر جب انھوں نے یہ دباؤ ڈالنا چاہا تو پادشاہ نے اخذِ زر کی نئی نئی تدبیریں نکالیں اور محکمہ اسٹارچیمبلر (ایوانِ کواکب) بہت کثرت سے اور شدید جرم مانے لینے شروع کئے اور امارت کے خطابِ علانیہ کہنے لگے اور ایک نیا درجہ امارت یعنی بیریٹ کا درجہ ایجاد ہوا اور اس کی قیمت دس ہزار روپیہ مقرر کی گئی۔

جرم مجسٹریٹ میں مقید ہوا کہ وہ اون مفسدون کا شریک تھا جنہوں نے پادشاہ کی چچا زاد بہن لیڈی ازابلا کو تخت پر بیٹھانا چاہا تھا۔ غرض بارہ برس تک ریلی قید خانہ میں پڑا رہا اور قید کے پہاڑ سے دن تاسیخ العالم کی تصنیف میں کاٹے۔ اس تاسیخ میں ابتداء سنہ مسیحی تک کا حال لکھا ہے اور اب تک لوگ اسکی بہت تعریف کرتے ہیں جب ریلی قید سے بتگ آگیا تو اسنے اپنی رہائی کے عوض میں یہ اقرار کیا کہ امریکا نے جنوبی میں ایک سونیکا معدن مجھے معلوم ہے میں پادشاہ کو بتلا دوں گا۔ غرض پادشاہ نے اسے رہا کر دیا اور اس جہم کے واسطے چودہ جہاز اسے عنایت کیے مگر جب وہ ساحل امریکا آئے جنوبی پر پہنچا تو اہل اسپانیہ اسے درود سے مانع ہوئے اور کچھ تھوڑی سی لڑائی ہوئی اور قبیلہ سینٹ ٹامس کہ اہل اسپانیہ کے قبضہ میں تھا جلا دیا گیا۔ جب ریلی نئی دنیا سے پھر انگلستان میں آیا تو اسپانیہ کے پادشاہ کے خوش کرنے کے واسطے جیمس بہ ہمت شرکت مفسدین اسے قتل کروا دالا۔

اس پادشاہ کے عہد میں وہ مناقشہ پارلیمنٹ سے شروع ہوا جو پادشاہان اسٹوارٹ کے زمانہ کے سوانح غلیظ میں ہے اور اس نزاع کا انجام یہ ہوا کہ خاندان قدیم اسٹوارٹ سلطنت سے معزول ہو گیا۔ اس خاندان کے سب پادشاہوں کو یہ ضبط سوار تھا

کہ تمام صوبہ السائٹس واران باغی سے چھین لیا اور بولوگ بوطین اعظم سے وہاں آکر بسے تھے اور نین تقسیم کر دیا اور ایرلینڈ کے باشندوں میں سے چولوگ پادشاہ کے مطیع ہو گئے وہ بھی اس تقسیم میں شریک نہ ہو گئے۔ بوطین اعظم سے لوگوں کا شمال ایرلینڈ میں جائے بسنا اور اس ملک کی سرسبزی کا باعث ہوا اور اس زمانہ سے اب تک صوبہ السائٹس ایرلینڈ میں اہل پراسٹینٹ کا مانن و ماوے ہے۔

شاہ جیمس اپنے مصاحبوں پر بڑا اعتماد رکھتا تھا اور خاصۃً رابوٹ کاڈ جو بعد چند روز کے امیر شمس سنٹ کے خطاب سے ممتاز ہوا اور جارج ولیمس جو خطاب امیر لیکنگہم مشہور ہوئے دونوں سے پادشاہ بہت محبت کرتا تھا۔ کاسٹ اسکاٹ لینڈ کا رہنے والا تھا اور اگرچہ جوان حسین تھا مگر بد اطوار تھا اور ایک بیگناہ کے قتل میں شریک ہوا تھا اس سبب سے وہ ایسا بدنام ہو گیا تھا کہ جیمس نے مجبور ہو کر اس سے دربار سے نکال دیا اور ولیمس بھی ایسا ہی بدکار تھا مگر کاڈ سے زیادہ ہوشیار تھا۔ ان مقربان پادشاہ کی خوش آمد و چاہوسی ایسے ایسے لوگ کرتے تھے جیسے حکیم ٹیکن جو اس زمانہ میں صدر الصدور تھا۔

اس پادشاہ کے اوائلی عہد میں سٹرا و الٹورسٹیل بہن

حیرت انگیز کلمات کہنے لگے تھے کہ پارلیمنٹ پر ایک بلا غلطیہ آنیوالی ہے
 مگر اوسے یہ نہ معلوم ہوگا کہ اس بلا کا باعث کون ہے۔ غرض یہ چھٹی نسل
 میں پیش ہوئی اور پھر پادشاہ ہی نے قیاساً معلوم کر لیا کہ بلا غلطیہ
 مراد باروت ہو غرض اوس تہ خانہ کی تلاشی لی گئی تو دیکھا کہ ایک افسر
 ایسا نیپہ کار رہنے والا گئی فاکس نامی فلیٹ تیار کر رہا ہے کہ صبح کو
 باروت میں آگ دیدے۔ غرض جتنے بمبے باروت میں
 شریک تھے وہاں بھاگ گئے اور وہاں خوب جی توڑ کر لڑے مگر
 اونسے ٹکڑے اڑا دے گئے اور ۵۔ نومبر ۱۹۰۵ء اس جرم عظیم کی سزا
 کیواسطے مقرر کی گئی۔ اس سزائے کا صرف یہ نتیجہ ہوا کہ بہت شدید
 قانون فرقہ کیٹھوٹاک پر جاری ہوئے اور اوس فرقہ کے کئی شخصوں کو
 لنڈن میں رہنے کی اجازت نہ دی اور نہ کسی کو وکالت اور طبابت کرنے
 کا اختیار رہا۔ اور کیٹھوٹاک لوگ حفاظت قانونی سے محروم
 کئے گئے یعنی ہر شخص کو اجازت تھی کہ جسوقت چاہے بلا خوف سزا
 اونسے گھروں میں گھس جائے اور اونسے اسباب کو غارت کرے۔

اسکاٹ لنڈن کی حکومت میں جیسے کا مقصود انجمن
 یہ تھا کہ بارہ سال کے بچے جباری کرے مگر اس امر میں کلیسا سے
 ایسی بڑبڑائیں کی جماعت عام نے پادشاہ کا مقابلہ شدید
 کیا اور وہ کامیاب ہوا۔ مگر ایئر لنڈن سے پادشاہ نے اچھا سلوک کیا

اگرچہ اسکے پیشتر کے نسخے اون حروف میں چھپے تھے جنہیں پُرانی
انگریزی حروف کہتے ہیں اور انہیں کیسٹن جسٹری فنی سے
لا یا تھا۔ اس ترجمہ صحیفہ ساویہ کے سب نسخوں کی ابتدا میں وہ خطبہ
لکھا ہے جو اسکے مترجموں نے شاہ جیمس اول کے نام لکھا تھا اور
یہی ترجمہ اب تک انگلستان میں عموماً مستعمل ہے۔

جب اہل کیٹھولک فر دیکھا کہ بادشاہ کا یہ ارادہ نہیں
ہے کہ مذہب پوائسٹنٹ کو انگلستان سے مٹا دے تو وہ بہت ہی
آشفقتہ خاطر ہوئے اور مصمم قصد کیا کہ بادشاہ اور محکمہ امراء و محکمہ
عوام پارلیمنٹ کو باروت سے اڑا دیں اور رابوٹ کیٹسبی اور
اوسلڈ ڈی گبی اوکو سربراہ کار بنے۔ الغرض اٹھارہ مہینے تک ان
باغیوں نے بادشاہ اور اہل پارلیمنٹ کے اڑا دینے کا سامان کیا
اور اگرچہ بہت سے لوگ اس سازش خفیہ میں شریک تھے مگر کسی نے
زبان سے نہیں نکالا اور محکمہ امراء کے نیچے ایک تہ خانہ کرایہ
کولیا اور چھتیس پیسے باروت کے اوسمین رکھ دئے اور ان کے اوپر
گویلے اور لکڑیاں بچھا دیں بعد اوسکے تہ خانہ کا دروازہ بے کھٹکے کھول دیا
اب تک کسی کو یہ کرتب نہ معلوم ہوا لیکن چند روز پیشتر وقت محمود کے
امیر مونٹ ایگل کے پاس ایک بے نام کی چٹھی آئی کہ خبردار ابھی
پارلیمنٹ کے اجلاس میں نہ شریک ہو جائے گا اور اوس چٹھی میں یہ

ایسٹ کیپٹین کو تو اسپر بھروسہ تھا کہ بادشاہ پیشتر ہی سے ہمارے قیدیوں
کی حکومت مذہبی کا عاشق ہے۔ فرقہ کی تھوڑا کر لوگ یہ سمجھتے ہوئے
تھے کہ ملکہ میراجی کا بیٹا خواہ مخواہ اپنی ماں ہی کا دین پسند کرے گا۔
فرقہ پیورٹن والے یہ آرزو رکھتے تھے کہ بادشاہ نے تو پر سبلیٹین
لوگوں میں تعلیم پائی ہے پس وہ مذہب پیورٹن کو ناپسند نہ کرے گا۔
مگر چند ہی روز میں معلوم ہو گیا کہ شاہ جیمس اس بات پر آمادہ ہے
کہ تمام برٹن اعظم میں مسلک اسقفی قائم کرے۔ اب برٹن اعظم
سلطنت متحدہ انگلنڈ و اسکاٹ لینڈ کا نام ہو گیا تھا۔

سنہ ۱۷۶۱ء میں اکابر و اعظم ہر دو فرقہ عظیم پر اسقفی
مقام ہیٹھ پائین کوڈٹ میں برسرِ مناظرہ جمع ہوئے اور اسی
مناظرہ میں بادشاہ کی رغبت بہ نسبت اس طریقہ عبادت کے جو
تابعین مسلک اسقفی کا مختار تھا ظاہر ہو گئی اور چونکہ وہ اپنے
تفقہ و علمیت پر بہت نازان تھا لہذا وہ خود مباحثہ
کرنے لگا اور علما سے پیورٹن کے دلائل کے جواب میں
بار بار یہی کہتا تھا کہ اگر اسقفی کی حکومت نہیں تو بادشاہ
کی بھی نہیں۔ اس مباحثہ کا ثمرہ قطعیہ ہوا کہ سخت سادہ کا ترجمہ
ہوا اور سیٹالیس قسطنین برس تک اس کام میں مشغول رہے
(یعنی سنہ ۱۷۶۷ء سے سنہ ۱۷۸۱ء تک)۔ یہ ترجمہ دُومَن حروف میں چھاپا گیا

اگرچہ اسکے پیشتر کے نسخے اون حروف میں چھپے تھے جنہیں پرانے
انگریزی حروف کہتے ہیں اور انہیں کیسٹسٹن جیٹسٹن سے
لایا تھا۔ اس ترجمہ صحیفہ سادہ کے سب نسخوں کی ابتداء میں وہ خطبہ
لکھا ہے جو اسکے مترجموں نے شاہ جیمس اول کے نام لکھا تھا اور
یہی ترجمہ اب تک انگلستان میں عموماً مستعمل ہے۔

جب اہل کیٹھولک نو دیکھا کہ پادشاہ کا یہ ارادہ نہیں
ہے کہ مذہب پوائسٹنٹ کو انگلستان سے مٹا دے تو وہ بہت ہی
آشفقہ خاطر ہوئے اور مصمم قصد کیا کہ پادشاہ اور محکمہ امراء و محکمہ
عوام پارلیمنٹ کو باروت سے اڑا دیں اور رابوٹ کیٹسبی اور
اوسلڈ ڈی گبی اوکو سربراہ کار بنے۔ الغرض اٹھارہ مہینے تک ان
باغیوں نے پادشاہ اور اہل پارلیمنٹ کے اڑا دینے کا سامان کیا
اور اگرچہ بہت سے لوگ اس سازش خفیہ میں شریک تھے مگر کسی نے
زبان سے نہیں نکالا اور محکمہ امراء کے نیچے ایک تہ خانہ کرایہ
بولیا اور چھتیس پیلے باروت کے اوسمین رکھ دئے اور ان کے اوپر
پیلے اور لکڑیاں بچھا دیں بعد اوسکے تہ خانہ کا دروازہ بے کھٹکے کھول دیا
بتک کسی کو یہ کرتب نہ معلوم ہوا لیکن چند روز پیشتر وقت محمود کے
یرمونٹ اپگل کے پاس ایک بے نام کی چٹھی آئی کہ خبردار ابھی
پارلیمنٹ کے اجلاس میں نہ شریک ہو جائے گا اور اوس چٹھی میں یہ

سینکپیلین کو تو اسپربر و ساتھ کہ بادشاہ پیشتر ہی سے ہمارے قسطن
 حکومت مذہبی کا عاشق ہے۔ فرقہ کی تھوڑی سی لوگ یہ سمجھتے ہوئے
 تھے کہ ملکہ میراجی کا بیٹا خواہ مخواہ اپنی مان ہی کا دین پسند کرے گا۔
 فرقہ پُورٹن والے یہ آرزو رکھتے تھے کہ بادشاہ نے تو پربلٹیرین
 لوگوں میں تعلیم پائی ہے پس وہ مذہب پُورٹن کو ناپسند نہ کرے گا۔
 مگر چند ہی روز میں معلوم ہو گیا کہ شاہ جیمس اس بات پر آمادہ ہے
 کہ تمام برٹن اعظم میں مسلک اسقفی قائم کرے۔ اب برٹن اعظم
 سلطنت متحدہ انگلنڈ و اسکاتلنڈ کا نام ہو گیا تھا۔

سنہ ۱۶۰۷ء میں اکابر و اعظم ہر دو فرقہ عظیم پربلٹیرین
 مقام ہیملپٹن کوڈٹ میں برسرِ مناظرہ جمع ہوئے اور اسی
 مناظرہ میں بادشاہ کی رغبت بہ نسبت اوس طریقہ عبادت کے جو
 تابعین مسلک اسقفی کا مختار تھا ظاہر ہو گئی اور چونکہ وہ اپنے
 تفقہ و علمیت پر بہت نازان تھا لہذا وہ خود مباحثہ
 کرنے لگا اور حلائے پُورٹن کے دلائل کے جواب میں
 بار بار یہی کہتا تھا کہ اگر اسقفی کی حکومت نہیں تو بادشاہ
 کی بھی نہیں۔ اس مباحثہ کا ثمرہ قطعیہ ہوا کہ صحیفہ سہادیہ کا
 ہوا اور سینکپیلین قسطن میں برس تک اس کام میں مشغول
 رہے۔ (سنہ ۱۶۰۷ء سے ۱۶۱۵ء تک)۔ یہ ترجمہ رومن حروف میں

خارج از بحث ہو۔ پرائسٹنٹ کو اصول عقائد میں یہ بات داخل ہے کہ تصویرات کا ہنگام
عبادت سامنے رکھنا شرک و بت پرستی ہے اور پوپ ہرگز خلیفہ جناب مسیح اور امام مقرر فی الحقیقت
نہیں ہو۔ پھر اس فرقہ کے بہت سی اقسام ثانوی ہیں۔ وہ زمین میں ایک قسم مسکاب اپسیرکپیلا ہیں
اور اس مسکاب کو کلیسا یا انگلستان بھی کہتے ہیں اور اس کا نام مسکاب اسٹیفنی بھی ہے
اس مسکاب میں قسطنطین یعنی علماء دین کو مداح مقرر ہیں اور ان کی تقلید باعتبار اذکار مناصب کے
فرض ہے چنانچہ سب سے اعلیٰ درجہ ادچریشپ یعنی اسٹیفن عظم کا ہو اس کے بعد اسٹیفن اسکو
بعد اور قسطنطین میں جیسو امام جماعت اضلاع و بلاد و قصبات و دیہات و اہل فوج وغیرہ اور
ان سب قسطنطین و ائمہ جماعت کے نام اور اختیارات جدا جدا ہیں مگر اسٹیفنوں کا مقرر کرنا
پادشاہ وقت کے اختیار میں ہے۔ اہل انگلنڈ اور اکثر صاحبان انگریز جو ہندوستان
میں حاکم ہیں وہ اسی مسکاب اسٹیفنی یعنی کلیسا انگلستان کے پیرو ہیں اور باعتبار اس
مسکاب کو انگلنڈ کی دو قسمیں ہیں کیٹھولک یعنی اور یوڈک اور ان دونوں میں دو اسٹیفن
اعظم مقرر ہیں جن کے ماتحت تمام درج و مناصب کو اسٹیفن و قسطنطین میں پرائسٹنٹ کا
دوسرا فرقہ پوئس بپٹریں ہے اس فرقہ میں انصرام اور مذہبی علماء دین کی کئی جماعتوں
متعلق ہے اور اسٹیفن و قسطنطین کے درج زمین مقرر ہیں اور یہ مثل پیر و ان مسکاب
اسٹیفنی کہ یہ ان کی تقلید فرض جائز ہیں چنانچہ اکثر اہل مسکاب انڈیا کے اسی مسکاب ہے۔ تیسرا فرقہ
پیورٹن ہے اس فرقہ کا یہ اعتقاد ہے کہ فقط کلام خدا پر عمل کرنا فرض ہے اور اسٹیفن و قسطنطین کی
تقلید اپنی ہی امام ہے چنانچہ پیورٹن اس فرقہ کا نام پیورٹن یعنی خالص العقیدہ ہو گیا۔ چارواہ
ان فرقوں کو اور بہت سی فرقہ پرائسٹنٹ کو زمین جیسو آئنڈ پینڈنٹ۔ ڈسٹنٹس۔
گوئیکنس۔ میتھڈسٹ۔ ان سب کا ذکر اس تاریخ میں مجملہ ہے فقط۔

پایہ اول

عہد شاہ جیمس اول

سنہ ولادت ۱۵۶۴ء سنہ جلوس ۱۶۰۳ء سنہ وفات ۱۶۲۵ء

جیمس ششم شاہ اسکاٹ لینڈ اس وجہ سے تخت سلطنت انگلینڈ پر بیٹھا کہ وہ شاہزادی صاگر کی بیٹی کی نسل سے تھا اور وہ ہینری ہفتم کی بیٹی تھی۔ نئی رعیت کے خوش کرنے کے واسطے پادشاہ نے چھ ہفتہ کے زمانہ میں دو سو آدمیوں کو امارت کا درجہ عنایت کیا۔

اس زمانہ میں اہل انگلستان کے تین بڑے فرقے ہو گئے تھے یعنی اسکیتھولین، کیتھولک اور پریسٹرن۔ اور یہ تینوں فرقے پادشاہ کی عنایت خاص کے امیدوار تھے۔ فرقہ

یہ خوب یاد رہے کہ بعد مد و ث زہب پرائسٹنٹ کے نصاریٰ کے دو فرقے معلوم ہو کر رہے۔ دوسرے کیتھولک اور پرائسٹنٹ۔ جیسے مسلمانوں میں سنی اور شیعہ ہیں۔ دوسرے کیتھولک نصاریٰ قدیم کا نام ہے اور اس فرقہ کے اصول دین میں دو باتیں داخل ہیں اول یہ کہ بنکام عبادت یہ لوگ کنس میں حضرت مسیح اور جناب مریم اور حواریں وغیرہ کے تصور میں سامنے رکھتے ہیں دوم یہ لوگ پوپ کو جناب مسیح کا خلیفہ برحق اور قاسم جنت و نار اور امام و امیر و اہل لافاطہ سمجھتے ہیں اور اور بعض اعتقادات ان کے نہایت غریب ہیں اور ان کا بیان

اہل پرائسٹنٹین
برس نیک ظلم و تعدی ہوئی

..... میری ۱۵۵۵ء

کلیسا و انگلستان
بخوبی قائم ہو گیا

..... الریتہ ۱۵۶۲ء

فرقہ پُورٹن (صافیہ)
مسک اشقی نہ منحرف ہو گیا

..... ایضاً ۱۵۶۶ء

زمانہ پادشاہان اسٹوارٹ

از ۱۶۰۳ء تا ۱۷۰۲ء - ۱۱ سال ۶ پادشاہ

جیمس اول (پیر میری ملکہ اسکات لند) ۱۶۰۳ء

چارلس اول (پیر) ۱۶۲۵ء

سلطنت جمہوری جیمس کیمبرجول ۱۶۴۹ء سے شروع ہوئی

پانچ برس تک از انعام رہا ۱۶۴۹ء میں ختم ہوئی

چارلس دوم (پیر چارلس اول) ۱۶۶۰ء

جیمس دوم (برادر) ۱۶۸۵ء

ولیم سوم (برادر زادہ) ۱۶۸۹ء

ملکہ میری دوم (دختر جیمس دوم) ۱۶۸۹ء

ملکہ میری نووفات کی اور اب ۱۶۸۹ء

فقط ولیم سوم پادشاہ رہ گیا ۱۶۸۹ء

ملکہ این (دختر جیمس دوم) ۱۶۸۹ء - ۱۷۰۲ء

حدوث و شیوع مذہب پر السلٹ

سنہ وقوع	عدد وقوع	سامنے
۱۵۱۷ھ	لیوٹننٹ ۹۵ مسٹر مستتر کے
۱۵۱۹ھ	اوسو اور علما ریکٹھوٹک سوشل لیڈرک مین مناظرہ ہوا
۱۵۲۰ھ	اوسو پوپ کا حکنامہ جلایا
۱۵۲۱ھ	ہنری ہشتم کو پوپ فر ناحصر المملہ خطاب دیا
۱۵۲۵ھ	یادشاہ انگلستان نے خلیفہ روم سے
۱۵۲۶ھ	نگن بیعت کی
۱۵۲۷ھ	کو ردیل کا ترجمہ کتب مقدسہ سیاورہ مستتر ہوا
۱۵۲۹ھ	کرمن کا مرتب کیا ہوا نسخہ کتب مقدسہ کا مقبہ بہ
۱۵۲۹ھ	المصحف الکبیر شائع ہوا
۱۵۲۹ھ	قانون خونین نافذ ہوا

یہ سامع ملک
جہاں مہیہ

یہ سامع انگلستان
میں ہوئے

مالک مستحصہ و مشترعہ

۱۳۹۷ھ	ہندوستانی	کیبٹ نو براغلم اویکا
۱۲۵۸ھ	میراجی	فامہد کیا
۱۲۹۲-۹۳ھ	الزبتہ	شہر کیلی حکومت انگریزی
			سے نکل گیا
			شہر ہیرو کی فتح ہو کر پھر
			انگریزوں کو قبضہ سے نکل گیا

جنگ پانٹ

۱۳۸۷ھ	ہندوستانی ہشتم	جنگ اسٹوک
۱۵۱۳ھ	ہندوستانی ہشتم	جنگ اسپیڈس
۱۵۱۳ھ	ایشا	جنگ فلوڈن
۱۵۴۸ھ	ادورس ہشتم	جنگ پنکی
۱۵۸۸ھ	الزبتہ	ہزیت فوج غیر مغلوب اسپانیہ

تاریخات سونخ علیہ منہ پادشاہان یوڈس

سوانح عامہ

سند وقوع

عبدالوہاب

ساخه

٤١٢٩٢

...خندری با مفتن

کلمہ بس فرخا رغبت الہند
ظاہر کئے

بسم الله

...: هنري ششم.

علاقہ ہندوستان
وزارتیں برسرِ زمین

٤١٥٣٤

.. هنري شتم.

اہل ویلیس کی طرف سے
ممبر پارلیمنٹ انگریزی میں
شہر یک ہوئے

۵۵۴. تاریخ

... میاں

ملکہ میری اولیٰ نور قلب
شاہ اسپانیہ سر شادی کی
میری ملکہ اسکاٹ لند
قتل کی گمتی

51046.

...الزَّيْبَةُ.

اے ست اندیا کپنی کو
فرمان شاہی غلامتہ ہوا

۱۴۰۰

.....ایضاً.....

فوانسین بیکن

۱۸۵۱ء سے ۱۸۶۶ء تک رہا۔ صدر کونسل اور

ملکت برطانیہ کے سرخاطب بہ اہم

سینٹ الہنس تھا اور بڑا حکیم و

فلسفی تھا۔ اس کتاب میں تصنیف کیں

جنہیں سے بڑی کتاب انسٹار شین

اف دی سائینس (احیاء العلوم)

ہے۔ یہ کتاب دو کتابوں کا مجموعہ ہے

جنہیں سے ایک کا نام پروفیشنل اینڈ

ادوانسمنٹ اف لرننگ فیسٹ

و ترقی علم ہے جو ۱۸۵۱ء میں تصنیف

ہوئی تھی اور دوسری کا نام نو و

اوس گینم (آلہ العلوم) ہے جو

۱۸۶۱ء میں تصنیف ہوئی تھی

قریب ۱۸۵۱ء کے تین بڑے مصور اطالیہ میں ہوئے یعنی فریڈرک

ولنسی۔ رافیل۔ ٹشین۔ اور قریب اسی زمانہ کو البرٹ

ڈیوسر ڈشہر نیورمبرگ میں ہوا مگر انگلستان میں کوئی

صناع مشہور نہیں ہوا چنانچہ اکثر تصویریں پادشاہان یورپ

کی عینس ہولبین کی کھینچی ہوئی ہیں اور یہ مصور جرمانی

کا رہنے والا تھا۔

یہ مشنوی تمثیلات و استعارات سے پر ہے اور قطعہ بند ہی اور نو نو مصرع کا ایک قطعہ ہے۔

کرسٹوفر مارلو..... ۱۵۶۲ء سے ۱۵۹۲ء تک رہا۔ آٹھ

نقلین نظم کین جنہیں سرفاسٹس اور جیو آف مالٹا مشہور ہیں

ولیم شیکسپیر..... ۱۵۶۴ء سے ۱۶۱۶ء تک رہا۔ سلطان

الشعرا ہی۔ شہر اسٹرائفڈ واقع

دریائے آون میں پیدا ہوا اور وہیں

وفات کی۔ اکثر لنڈن میں رہتا تھا۔

۱۵۹۱ء اور ۱۶۱۲ء کے درمیان میں

پینتیس^{۳۵} نقلین نظم کین اور

گیت بناؤ اور حکایات بھی نظم کین

سروالڈر ریڈی..... ۱۵۵۲ء سے ۱۶۱۸ء تک رہا۔ جوانی میں

اشعار کہے اور علم سیاست میں

میں کتابیں تصنیف کیں۔ بارہ برس

زیادہ محبس ناؤ میں قید رہا

اور تاریخ العالم کی تصنیف میں مشغول

رہا اور نہ مسمیٰ سے قریب ۷۰ برس

پیشتر تک کا حال اس کتاب میں لکھا

۴۰۴
 گون د گلاس شاعر اور ڈیجٹل کا اسقف
 قریب ۱۵۰۰ کے ہوا اور مشن
 پیلیس آف اونور بار گاہ
 تصنیف کی۔ پچھلے اسی نو ورجیل
 شاعر رومی کے دیوان انڈیا کا ترجمہ
 نظم انگریزی میں کیا۔

دربانِ انگریزی جدید

سرفیل سیدی ۱۵۵۴ء سے ۱۵۸۹ء تک ہا۔ ایک استانی
 مسیحی بہ اسرا کیڈ یا ٹرین مکھی اور
 اشعار بھی تصنیف کئے۔ جنگ زلفین
 واقع نڈل ٹنڈس میں مارا گیا
 ۱۵۵۳ء سے ۱۵۹۱ء تک ہا۔ شاعر
 جلیل القدر میں اسکا دوسرا درجہ ہا۔ ناظم
 ایرلند کا سکرٹھ اور شہر کلکون
 واقع ضلع کوراک میں رہتا تھا۔ اہلی
 تصنیفات میں مشنوی فیڈی کوین
 (ملکہ حسن آرا) مشہور ہے۔

سے لا کر انگلستان میں رواج دیا اور وٹس جیل شاعر رومی کے
بعض دیوان کا ترجمہ پہلے پہل نظم غیر مقتضی میں کیا۔ ہنری شتم اور مورڈالا
ولیم ٹینڈیل مدرسہ عالیہ اکسفورڈ کا تعلیم یافتہ

تھا۔ کتب مکتوبہ سماویہ کا ترجمہ
انگریزی میں کیا۔ ۱۸۵۶ء میں قریب
شہر انٹورپ کے زندہ جلا دیا
گیا۔

مایکس کوئرڈیل ۱۸۹۹ء سے ۱۹۵۰ء تک رہا۔
مدرسہ عالیہ کیجا بوجہ میں علوم تحصیل
کئے تھے۔ تمام مکتوبہ سماویہ کا
ترجمہ انگریزی میں کیا۔

ولیم ڈنبار شاعر اور اسکات لینڈ کا تیس
تھا۔ قریب ۱۸۵۰ء کو ہوا۔
پادشاہ اسکات لینڈ کا حساب
تھا۔ مثنویان پیر از لائل و
استعارات تصنیف کیں۔ انہیں
سے ڈینس (رقص) اور یونین
اف دئی تھیل و قہ ڈی راز
(دوسل خمار و گل) بڑی مثنویان ہیں

مطبوعِ خلاق تھا۔ پیارِ هنری ہشتم کے اہل و پار میں سے
تھا اور اسکا خاص مقصود یہ تھا کہ مذہب کی تصویروں کی ہر ہنر سے

مشاہیرِ اہل تصنیف زمانہ پادشاہانِ یورپ

در انگریزی طبقہ اوسط

سِر ٹامس مٹون ۱۷۸۳ء سے ۱۸۳۳ء تک رہا۔ شاعر تھا۔

صدر الصدور رہا۔ اسکی بڑی تصنیفات

یہ ہیں۔ یوٹوپیا۔ اسپین ایک مضمون

خیالی عنوان سلطنت پر لکھا ہوا اور پہلے

یہ کتاب لاطینی زبان میں لکھی تھی

تاریخ اڈورڈ پنجم و سچارڈ

سوم۔ اس شخص کو هنری ہشتم

نے مروا ڈالا۔

سِر ٹامس وائٹ ۱۷۸۳ء سے ۱۸۳۳ء تک رہا۔

شاعر غزل گو تھا۔

ٹامس ہاورڈ امیرِ بری ۱۸۱۴ء سے ۱۸۳۳ء تک رہا

شاعر اور جلا دہندہ شاعرِ انگریزی تھا۔

اسنے ایک خاص قسم کا شعر طالع

موقوف ہو لہذا جب مصحف سماوتیہ کو شہرت اور شیوع ہوا تو ان زبانوں
 کی جاننے کی بھی زیادہ خواہش ہوئی اور اس زمانہ سے یہ مدارس
 و معلمین ارکان تعلیم میں داخل ہیں۔ اریکسمس عالم یونانی
 و باشندہ ہالند نے کہ ہنری ہشتم کے وقت میں مدرسہ عالیہ
 اکسفورڈ میں یونانی کا مدرس اعلیٰ تھا اس نے قدیمہ کی ترقی میں بڑی
 سعی کی۔ ہنری ہشتم اور اڈورڈ ششم اور ملکہ جین گری
 اور ملکہ مہیری یہ سب ان قدیم زبانوں کے اچھے عالم تھے اور ملکہ
 الزبتھ کو بعد پادشاہ ہونے کے بھی ان زبانوں کا اس قدر شوق
 رہا کہ اوسکا استاد و جراح اس کو کتاب ہے کہ ایک دن میں ملکہ اس قدر
 یونانی کتابیں پڑھتی تھی کہ کوئی پادری ایک ہفتہ میں بھی اوتنی
 لاطینی نہ پڑھے گا۔ اڈورڈ ششم نے مدرسہ ولیسٹ فلسفہ
 مقرر کیا اور علاوہ اسکے اوسنے بہت سے شفا خانوں اور نحو
 صرف کے مدرسوں کا تعلق کیا اور اسی پادشاہ کے عہد میں مدرسہ
 رگی ایک شخص شرف نامی نے قائم کیا۔ پہلے چار پادشاہان
 نیوڈس کے زمانہ میں طبقہ اوسط کی انگریزی زبان انگلستان میں
 تشریف آور نہ ہوئی تھی مگر ملکہ الزبتھ کے عہد میں انگریزی جدید
 پیدا ہوئی جو جسے اب تک برابر جاری ہے۔ مارلو اور شیکسپیر
 شاعر کمرانی و منحکات شاعر ہونے سے پیشتر چھوٹی چھوٹی مثنویاں مشہور
 ہوئی تھیں اور ان کے مثنویوں میں جان ہنی وڈ کا کلام بہت

جھول ڈالتے تھے کہ وہ زمین تک لٹکتی تھی اور اس کے اندر ایک آدمی چھپا رہتا تھا اور وہ گھوڑے کی طرح اُچکتا پھرتا تھا۔

پادشاہانِ یورپ کے زمانہ میں انگلستان کے لوگ تین قسم کے وہم میں مبتلا تھے یعنی فنِ سحر۔ علمِ نجوم۔ اور علمِ کیمیا۔ جھلار کا یہ اعتقاد تھا کہ جو نئی باتیں علوم و فنون کی ظاہر ہوتی ہیں اور جو تازہ صنعتیں ایجاد ہوتی ہیں وہ شیطان کی اعانت سے ہوتی ہیں چنانچہ انگلستان میں سُر و جہا بیکن حکیم اور جہنمی میں فاسٹ حکیم جھلار کے زعمِ باطل میں بندۂ شیطان تھے اور سحر کا اعتقاد ان کو ذہنِ ناقص میں ایسا رخ تھا کہ خدا ضعیف و ناتوان پڑھیوں کو خیالِ جادو گر می مار ڈالا اور جس قدر عورت کبیر السن اور ضعیفُ الجثہ اور لاغر و ناتوان ہوتی تھی اسی قدر اعتقادِ دائم و یقین و ثبوت ہوتا تھا کہ یہ ساحرہ ہے اور ہر قسم کی بلا کو اس کی طرف منسوب کرتے تھے انچہ اگر بچہ بیمار پڑتا تھا اور ضائع ہو جاتا تھا تو بھی یقین ہوتا تھا کہ سہی ساحرہ فرما سے مار ڈالا اور اگر آندھی آتی تھی تو وہ حقانِ مار کے در کے کاپنے لگتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ جادو گرِ نیاں جھاڑو کو لوں پر سوار ہو کر آدھی رات کو نکلے ہیں۔ یہ اعتقاد لوگوں کو اس ی کی ابتدا تک رہا اور اب تک بعض دور دور کے ضلعوں کے یہ میں باقی ہے۔ نجومیوں کا علم تو چار ہزار برس سے زرا ہے۔

اور ہر ضلع میں ایک شخص کو پادشاہ بناتے تھے اور اس کے ساتھ بہت سے شہدے سبز اور زرد کپڑے پہنے ہوئے اور اوپر رنگ برنگی فیتے لگے ہوئے فل کرتے اور نقارے بجاتے ہوئے گھومتے پھرتے تھے اور بعض اوقات عین نماز کے وقت گرجوں کے اندر گھس جاتے تھے۔ یہ سانگ والے خولدار ٹوپیان پہنتے تھے جنہر بکری اور ہرن اور سانڈ کی شکل بنی ہوتی تھی اور اکثر جانوروں کی کمال پہنتے تھے جیسے اونکی قطع و حشیون کی سی، جالی تھی۔ ہنری ہشتم کی اہل دربار بڑی تزک و اعتشام سے سانگ بنتے تھے۔ علاوہ بڑے ون کے مٹی ڈی کی عید بھی اگلے زمانہ میں ہوتی تھی اور اس عید میں یہ رسم تھا کہ نصف شب کے بعد درخت کی سبز ٹھنیاں توڑتے تھے اور ایک شخص کو پادشاہ اور ایک کو پادشاہزادی بناتے تھے اور ایک جھنڈا لٹا کرتے تھے اور اسے بار پھول پھنا کے اس کے گردناچتے تھے۔ انہیں تماشوں کے مشابہ ایک اور قسم کا تماشا ہوتا تھا جسے مسلمانوں نے مانج کہتے تھے کیونکہ بھنگا قول تھا کہ یہ مانج اُنڈس کے مسلمانوں سے اہل انگلستان نے سیکھا ہے۔ اس مانج میں بڑا ناچنے والا بہت بھاری کپڑے پہنتا تھا اور سب ناچنے والوں کے دامن اور بازو اور گھٹنے میں گھنگرو بندھے ہوتے تھے اور بعضے عجیب و غریب تیلیں بنتے تھے اور ایک نیلی گھوڑی بھی ناچ کی حجت میں ضرور ہوتی تھی۔ اس کی کیفیت یہ ہے کہ نازک لکڑی کے گھوڑے پر اتنی بڑی

کہ یہ بخت ہر زمانہ میں لوگوں کو غارت کرتے ہیں۔ چوسہ۔ اوٹاس
یہ کھیل بھی کھیلے جاتے تھے۔ چوسہ کو تو کہتے ہیں کہ یہ ایشیا سے
انگلستان میں آیا تھا اور فتح فرانس سے سوہرس پیشتر سوہرس
ملک میں رائج تھا اور طاش اس واسطے ایجاد کیا گیا تھا کہ چاسا لیس
ششم شاہ فرانس کا جی بٹلے کہ وہ دیوانہ ہو گیا تھا اس نالچ اور گانے
کا شغل کرتی گھنٹہ تک رہتا تھا مگر شام ہوتے ہی نالچ موقوف ہو جاتا
تھا برخلاف اس زمانہ کے رسم کے کہ اس کے بالکس ہے۔ اگرچہ
پادشاہان فرانس من کے وقت کے بھاٹ اور بازیگر سلاطین
یہودوں کے زمانہ میں بہت ذلیل سمجھے جاتے تھے تاہم گھرون
میں علم موسیقی کا بہت چرچا رہتا تھا اور آلات موسیقی میں سے
سٹرن ایک قسم کا ستار تھا جسے لیوٹ بھی کہتے ہیں اور
وٹ جٹل ایک تار کا باجہ تھا کہ کبھی سے کو کا جاتا تھا اور یہی باب
آجکل کے باجون ہورن پسکن سڈ اور پیانو کی اصل ہے۔

کسی شخص سے ایام ولادت حضرت مسیح مین خوب
خوب تماشے ہوتے تھے اور سب کو اجازت عام تھی اور سب قسم کے
یہودہ تماشے ہوتے تھے اور پادشاہ سے فقیر تک سب لوگ عجب
عجب طرح کے کپڑے پہنکر اور بھیچیں بد لکڑیاں گنتے تھے اور جھین
بھیس بدسنے کا سامان نہ بیتر آتا تھا وہ منہ پر کالک لگا لیتے تھے

بڑی بڑی گڈاں گئے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ گئے ماریجاتو تھے
یا زخمی ہو جاتے تھے تو اور کتے چھوڑ دیتے تھے اور جب وہ بچہ
بیچارہ اندھا ہو جاتا تھا تو بڑی بیرحمی سے اسے کوڑے مارتے تھے۔
مردوں کا تو کیا ذکر عورتیں بھی ان مکروہ تماشوں سے بہت خوش ہوتی
تھیں پس جب اونکی طبیعت ایسی سخت و درشت ہو تو کچھ تعجب کی
بات نہیں کہ اوس زمانہ کی زبان نہایت سخت و درشت تھی مگر اس
سب پر نظر یہ ہے کہ ملکہ الزبتہ کے آخر عہد تک یوم السبت کو کہ
نمارسی کا یوم العبادہ ہے ایسے ایسے مکروہ و بیہودہ امور و لعب
میں مشغول ہوتے تھے۔ دیہاتی کھیلوں میں سے تیر اندازی۔
پیدل دوڑنا۔ اور مختلف قسم کی گیند بازی۔ یہ بڑے کھیل تھے۔
گیند بازی کی قسموں میں سے ایک قسم یہ تھی کہ ڈنڈوں سے گیند کھیلتے
تھے (یہی آج کل کے کھیل کرکٹ کی اصل ہے) اور ایک بچہ گیند پر
موگرمی لگاتے تھے کہ وہ ایک آہنی حلقہ کے اندر سے نکل جاتا تھا۔
گھر کے اندر کے کھیلوں میں سے بڑا کھیل یہ تھا کہ ایک شفاف میز پر
کچھ چٹے گیند سیسہ وغیرہ کے رکھے جاتے تھے اور اوس میز کے سرے
سے چار اونچے کے فاصلہ پر ایک لکیر کھینچ دی جاتی تھی تو کھیلنے والے کا کمال
یہ تھا کہ گیند کو اس طرح سے لٹکا دے کہ اوس لکیر کے پار نہ نکل جائے
مگر میز کے نیچے گرے۔ علاوہ ان کھیلوں کے تختہ نرد۔ کابٹین۔

فوج کی قوت سردارانِ غرق در آہن پر نہ منحصر تھی مگر گرمی کی فصل میں
 دریائے ٹیمس اور اور دریاؤں پر نیزہ بازی کا شغل ہوتا تھا۔
 اس کھیل کی کیفیت یہ ہے کہ لوگ کاٹ کے نیزے اور سپرن لیکر
 اور کشتیوں پر پٹے رکھ کر اونپر بیٹھتے تھے اور جب ایک کشتی کو بہت
 جلد دوسری کشتی کے پاس سے لیجاتے تھے تو ہر شخص یہ چاہتا تھا کہ
 اپنے حریف کو نیزہ مار کے پانی میں گرا دے۔ ہر قسم کا شکار اور خاصۃً
 ہرن کا شکار ہر زمانہ میں اہل انگلستان کو مرغوب رہا مگر بادشاہان
 ٹیوڈر کے زمانہ میں عورتیں بھی اکثر شکار میں شریک ہوتی
 تھیں اور تیر سے شکار کھیلتی تھیں چنانچہ ملکہ الزبتھ بڑھاپے
 میں بھی ایک دن بیچ شکار کھیلا کرتی تھی۔ باز سے شکار کھیلنا اب تک
 مرسوم تھا مگر اب موقوف ہوتا جاتا تھا کیونکہ اب تو بندوق کا رواج
 ہوتا جاتا تھا۔ گھڑ دوڑ بھی ہوتی تھی مگر انعام دیا جاتا تھا ہا بھیت
 نہوتی تھی جیسا کہ آج کل دستور ہے۔ ریچھ اور مینڈھے کو شکاری
 کتوں سے بھڑوانا یہ تماشا تو بڑے بڑے امیرون کو نہایت مرغوب
 تھا چنانچہ ایک مرتبہ ملکہ میڈی اپنی بہن کی ملاقات کو مقام ھینٹ
 فیلڈ میں گئی تو بڑی دھوم دھام سے اس طرح کا ریچھ کا تماشا
 ہوا اور جب ملکہ الزبتھ نے ڈینمارک کے سفیر سے مقام
 گنیپ میں ملاقات کی تو اسی طرح کا تماشا کروایا۔ اس تماشے
 کی یہ کیفیت ہے کہ ریچھ کو کسی کشادہ مقام پر باندھ کر اوسپر

شوق تھا۔ فینٹزنو نامے ایک سیاح جس منی نے اپنی سیاحت کے حال میں ملکہ الزبتھ کی یہ کیفیت لکھی ہے۔ تو کہ۔ بعد اوسکے ملکہ آئی۔ اوسکا سن پینسٹھ برس کا تھا اور نہایت شاندار تھی۔ اوسکا منہ نبا تھا اور رنگ گورا تھا مگر منہ پر جھڑیاں پڑی ہوئی تھیں اور اوسکے کانوں میں دو گوشوارے موتی کے تھے اور سر پر سرخ بال بچے ہوئے تھے اور ایک چھوٹا سا تاج پہنے ہوئے تھی اور سفید ریشمی کپڑے پہنے تھی جسکے کناروں پر سفید موتی سیم کے بیج کے برابر لگے تھے اور اوپر ایک سیاہ چادر تار کشی کی اوڑھے ہوئے تھی اور اوسکا سایہ اسقدر لمبا تھا کہ اوسے ایک خواص ہاتھوں پر اٹھاتے ہوئے تھی۔ شرفار کا یہ دستور تھا کہ چھوٹے چھوٹے پتے رکھتے تھے اور داڑھیاں لنبی لنبی گاؤ دم۔ ملکہ کی اردلی میں جو لوگ رہتے تھے اونکی پوشاک سے معلوم ہوتا ہے کہ سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ میں مردوں کا لباس اچھا ہوتا تھا۔ جب انگلستان میں سن پیدا ہوا اور سوت نکلا تو اوس سے جزا بین بڑا اور بادبان کا کپڑا نایکا مصلح ہم بھنجا اور ندے اور قالین اوسے تو بافراط بستے لگے اور ان چیزوں کو کپڑا صاف کر نیوالوں نے بہت نفیس کر دیا۔ یہ کاریگر بسبب ظلم و تعدی کے اور بلا دیورپ سے بھاگ کر انگلستان میں آئے تھے

اب نیز بازی کا شغل فقط ایک کھیل رہ گیا تھا کیونکہ اب

مگر بادشاہ کے اہل دربار کی وضع جیسو اب بدلتی رہتی ہے ویسے ہی جب بھی بدلتی رہتی تھی چنانچہ ہنری ہشتم جس قدر موٹا ہوتا گیا اس قدر اس کے مصاحبوں نے اپنے کپڑے پھلانے شروع کئے تاکہ اس کی شکل بھی بادشاہ کے مشابہ ہو جائے۔ ملکہ کیٹھارین ہاکوورڈ نے فرانسیس سے سوتیان لاکر انگلستان میں رواج دین اور چونکہ پچھلے یہ سوتیان بہت گران قیمت ہوتی تھیں لہذا شوہروں نے اپنی بیویوں کو ان سوتیوں کی واسطے علیحدہ روپیہ مقرر کر دیا اور اس روپیہ کو سوتیوں کا روپیہ کہنے لگے۔ ملکہ جیری کو عہد میں بڑے بڑے گھیزار سائے پھنے کا رسم اسدیانہ سے انگلستان میں آیا اور مرد و عورت دونوں اپنی پوشاک میں گردن اور کلائی پر ریشم کی جھولہ اریلیٹین بنواتے تھے اور پیشتر یہ دستور تھا کہ ان پلیٹون میں لکڑی یا ہاتھی دانت کے ٹکڑے لگا دیتے تھے تاکہ جھول بھلا رہے مگر الزبتھ کی وقت سے یہ ہوا کہ اونچیں زرد کلف سے سخت کر دیتے ہیں۔ پیشتر سب لوگ کپڑے کے موزے پھنرتے تھے مگر ملکہ الزبتھ کے جوس کو تیسرے سال اس کو کسی نے ریشمی جرابین نذر دین پھر اس نے اور کسی قسم کی جراب کبھی نہیں پہنی۔ اس ملکہ کے توشے خانہ میں اس کے مرنے کے بعد تین ہزار جوڑے کپڑے کے تیار تھے اللہ اکبر کیا کپڑا کیا یہ سوتیوں کا روپیہ مثل اسکے ہے جیسے ہمارے ملک میں بڑے آدمی بھوون یا بیٹیوں کے پاندان کا خرچ مقرر کر دیتے ہیں ۱۲۔

واقع امر یہ کہ اسے آلو انگلستان میں لایا اور پہلے یہ ترکاری ضلع کینکشیئر
 میں بولی گئی۔ بعد اوس کے سر والٹر نیلی آلو کو آئرلینڈ میں لے
 گیا اور یہی شخص جزائر غربی امریکا سے تنباکو بھی انگلستان میں
 لایا اور وہاں کے لوگوں کو تنباکو پینا سکھایا۔ ہنری ہشتم کے زمانہ میں
 گاڑ اور بکری کا گوشت مکے کا آدہ سیر بکتا تھا اور چھیرے کا گوشت اور بڑا
 گوشت تین دام کا آدہ سیر ملتا تھا مگر تازہ گوشت تو اشراف بھی نکھاتے
 تھے ہاں عید وسط گریہ سے عید میکائیل تک تازہ گوشت کھاتے
 تھے۔ اب تک یہی دستور تھا کہ امر و شر فا اور اسکے لڑکے بالے
 اور لوکر جا کر سب بڑے کمرے میں کھانا کھاتے تھے اور میز کے
 بیچ بیچ میں ایک بڑا سانک دان چاندی یا جست کا رکھا رہتا تھا اور
 اوسکی اوپر کیرٹن صاب خانہ اور اوسکے لڑکے بالے اور مہمان بیٹھتے
 تھے اور بچہ کیرٹن سب درجون کے ملازم اور خدمتگار بیٹھتے تھے۔
 امرانے اپنی وضع شاہانہ رکھی تھی چنانچہ امیر لیسٹن جو قلعہ کینلوئر
 کا مالک تھا اوسکے قلعہ میں دس ہزار آدمی کے ہتھیار رہتے تھے اور
 اوسے قلعہ میں بیسویں صدی میں ملکہ الزبتھ کی دعوت سرور ورتک
 نہایت تیز رفتاری سے اور اگرچہ نواب بولی خود امیر بن بیٹھا تھا اپنی
 دوسکے پیش رفت تھے اور انہیں سے ہر ایک کا خرچ و دل ہزار
 سیر سنا رہا تھا اور خدمتگاروں کا کچھ ذکر نہیں۔
 میرت کے نوک جگے جگے زر و رنگ کر کرتے پینتے تھے

لوگ امراض و بابتہ میں مبتلا ہوتے تھے۔ مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ میں مکانات اکثر خوب بلوط کے بنتے تھے اور اسی زمانہ میں بہت سی تغیرات اسباب خانہ میں ہوئے اور بستر خواب میں بھی بہت نفاس آتی چنانچہ پادشاہان یوڈس کے عہد کے شروع میں بچھونسکی یہ حقیقت تھی کہ بیچے بہت سی پیال بچھالی اور پیر ایک بولڈ کپڑے کی چادر اور زندہ ڈال دیا اور ٹیکہ کے بدلے ایک لنبا سا کندہ سر باز رکھ لیا اور جو شخص بھوسہ بھر دے وہ ٹیکہ پر سر رکھ کے سوتا تھا اور سے بڑا عیاش سمجھتے تھے۔ الزبتھ کے زمانہ کے پیشتر رکابیان اور چمچے کاٹ کے ہوتے تھے مگر اس کے عہد میں جست کے طباق اور چاندی یا تین کے پتے کسانوں اور اس قسم کے لوگوں میں رائج ہوتے۔ پہلے تہمت کی رکابیان مسطح بنتی تھیں مگر اب مثل طاس کے عجوف بننے لگیں۔ تہریب نشاء کے کوچ گاڑی کا رواج ہوا قبل اسکے یہ دستور تھا کہ کہ عورتیں زمین کے پیچھے بیٹھتی تھیں اور ان کے آگے خدمت گار بیٹھتے تھے اور وہ پیچھے سے ان کی کمر بند پکڑے رہتی تھیں۔

کئی قسم کردخت اب چلی مرتبہ انگلستان میں بوڑگئے اور گرم کلاہ آلو بالو۔ خرما۔ خوبانی۔ انگوریہ میوے انگلستان کے باغات میں ہونے لگے اور اکثر لوگ گیہون کی روٹی کھانے لگے اور جو وغیرہ کی روٹی فقط غریب کھاتے تھے۔ مگر فرانسیسی ڈریک جزیرہ سپینٹانی

رانج تھے اور کروں اور ہٹاؤ کروں اور سسکس پنس یہ
سکے اڈ و سڈ ششم نے جاری کئے تھے۔

بادشاہان ٹیوڈس کے زمانہ میں جو طرز عمارت رائج تھا اوس
مکمل کاری کا کام کئے تھے اس واسطے کہ مکانات میں نقش و نگار
بہت بناتے جاتے تھے۔ ہنری ہفتم کا بنوایا ہوا اگر جا جو اب تک
ولسٹن منسٹر میں موجود ہے اس طرز کی عمارت کا عمدہ نمونہ ہے۔
اب بڑے آدمیوں کے مکانات اینٹ اور پتھر کے بنے گئے اور شیشہ
کے دروازے عام ہو گئے مگر غریب جھانکڑ وغیرہ پر کہ مکمل لگا کر اپنے
جھوٹے بنالیتے تھے۔ چولہے والا ان کے بیچ میں بناتے جاتے
تھے اور سقف دود آلود میں ایک سوراخ بنا ہوتا تھا کہ اوس میں
سے دھواں نکل جاتا تھا۔ ہنری ہفتم کے زمانہ تک سب مکانات
کا یہی حال رہا مگر اوس کے زمانہ سے مکانات میں دودکش بننے
لگے۔ اریسٹمس (کہ ہنری ہشتم کے زمانہ میں مدرسہ عالیہ کسٹرف
میں علوم یونانیہ کا مدرسہ علی تھا) غریب کے مکانات کے صحن کا حال
ایسا سقیم لگتا ہے۔ قولہ۔ والا لون کی زمین پر چکنی مٹی لپی ہوئی
ہے اور اوس پر گھاس بچھی ہے اوسکے نیچے ایک خزانہ شراب
اور چربی اور استخوان اور آب دہن اور غلیظ چیزوں کا خدا جانے
کتنی بڑت سے جمع ہے۔ چنانچہ اسی غایب و نجاست کے باعث

لوگ امراض و بابتہ میں مبتلا ہوتے تھے۔ مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ میں مکانات اکثر خوب بلوط کے بنے تھے اور اسی زمانہ میں بہت سی تغیرات اسباب خانہ میں ہوئے اور بستر خواب میں بھی بہت نفاست آگئی چنانچہ پادشاہان یوڈس کے عہد کے شروع میں چھوٹے کی یہ حقیقت تھی کہ نیچے بہت سی پیاں پچھالی اوپر ایک بڑی کپڑے کی چادر اور زندہ ڈال دیا اور ٹیکہ کے بدلے ایک لنبا سا کندہ سر باز رکھ لیا اور جو شخص بھوسی بھر ہو کر ٹیکہ پر سر رکھ کے سوتا تھا اس سے بڑا عیاش سمجھتے تھے۔ الزبتھ کے زمانہ کے پیشتر رکابیان اور چمچے کاٹ کے ہوتے تھے مگر اس کے عہد میں جست کے طباق اور چاندی یا تین کے پتے کسانوں اور اور اس قسم کے لوگوں میں رائج ہوتے۔ پہلے تہمت کی رکابیان مسطح بنتی تھیں مگر اب مثل طاس کے مجھوٹ بننے لگیں۔ و تہرب شہاء کے کوچ گاڑی کا رواج ہوا قبل اسکے یہ دستور تھا کہ کہ عورتیں زمین کے پیچھے بیٹھتی تھیں اور ان کے آگے خدمت گار بیٹھتے تھے اور وہ پیچھوڑے اونکو کر بند پکڑے رہتی تھیں۔

کئی قسم کو درخت اب چلی مرتبہ انگلستان میں بوڑ گئے اور کرم کلہ بالو۔ خرما۔ خوبانی۔ انگور یہ میوے انگلستان کے باغات میں ہونے لگے اور اکثر لوگ گھون کی روٹی کھانے لگے اور جو وغیرہ کی روٹی فقط کھاتے تھے۔ مگر فرانسیسی ڈسریک جزیرہ سینٹا فی

انچ تھے اور کروں اور کھان کروں اور سکس پنس یہ
کے اڈ و سڈ ششم نے جاری کئے تھے۔

پادشاہان یوڈ سر کے زمانہ میں جو طرز عمارت آج تھا اور
نکل کاری کا کام کتے تھے اس واسطے کہ مکانات میں نقش و نگار
بہت بناتے جاتے تھے۔ ہنری ہفتم کا بنوایا ہوا اگر جا جو اب تک
ولسٹ منسٹر میں موجود ہے اس طرز کی عمارت کا عمدہ نمونہ ہے۔
اب بڑے آدمیوں کے مکانات اینٹ اور پتھر کے بنے لگے اور شیشہ
کے دروازے عام ہو گئے مگر غریب جھانکڑ وغیرہ پر کھل لگا کر اپنے
چوڑے بنا لیتے تھے۔ چوڑے دالان کے بیچ میں بناتے جاتے
تھے اور سقف دو دالوں میں ایک سوراخ بنا ہوتا تھا کہ اوس میں
سورج کی کرنیں نکل جاتا تھا۔ ہنری ہفتم کے زمانہ تک سب مکانات
یہ تھے کہ ہنری ہفتم کے زمانہ میں مدرسہ عالیہ کشف
نقش و نگار علی تھا غریب کے مکانات کے صحن کا مالک
تھا۔ دالانوں کی زمین پر چینی مٹی لپی ہو
تھی۔ اس کے نیچے ایک خزانہ شراب
تھی اور غلیظ چیزوں کا خزانہ
تھی۔ چنانچہ اسی غلیظ و نجاست کے باعث

میں بلکہ اس اٹھارویں صدی کی ابتدا تک اُن کی زندگی کا حال نہایت اُترنا
اور قوم سُلٹ اور قوم سٹیکسن کی عداوت باہمی کے علاوہ اب فرقہ
کیٹھولک اور فرقہ پرائسٹنٹ میں حجادلہ و مناقشہ شروع ہوا

باب ہفتم

طرز معاشرت اہل انگلستان و عہدِ سلاطین یورپ

قبل شیعہ مذہب پرائسٹنٹ انگلستان میں ہر قسم کا گناہ بکثرت ہوتا تھا
چنانچہ ہنری ہشتم کے عہد میں ہر سال قریب دو ہزار آدمی کے فقط چوری
کی علت میں پھانسی پاتا تھا مگر ملکہ الزبتھ کے زمانہ میں مجرموں کی تعداد
تین یا چار سے سالانہ رہ گئی۔ اس میں شک نہیں کہ یہ تغیر عظیم سب فرقوں
کے آداب و اخلاق میں کلامِ خدا کے شایع ہونے کی سبب سے ہوا۔ ملکہ
الزبتھ کے جلوس کے پانچویں سال فقراء و مساکین کی پرورش کے
واسطے پہلی مرتبہ قانون جاری ہوا۔ اس زمانہ میں انگلستان کی آبادی
پچاس لاکھ سے کم تھی اور آمدنی ملک پچاس لاکھ روپیہ سالانہ سے زیادہ
نہ تھی اور سود کا بھاء زیادہ سے زیادہ دس روپیہ ہزار حسب قانون
تھا اور جو چاندی کے سکے اب رائج ہیں ان میں سے اکثر جب بھی

کر کے اور پل بنا کے اوس ملک میں تجارت وغیرہ کی ترقی کرے، یہ تدبیر
ساتب اور صلاح معقول جب تو نہ منظور ہوئی لکن بہت برسوں کے بعد
عمل میں آئی۔

۱۷۹۵ء میں کہ ملکہ الزبتھ کے جلوس کا سینتیسواں سال تھا
انگلنڈ اور ایرلینڈ میں آخری لڑائی ہوئی۔ اسکی کیفیت یہ کہ ہیواؤنیل ایر
ٹاکیر وون نے بلوے کیا۔ یامیر انگلنڈ کی دوستی کے پردہ میں مدد
اپنی تدبیریں پختہ کر رہا تھا۔ ۱۷۹۹ء میں اوسنے بڑی لڑائی فتح کی جس کے
سبب سوسوٹہ منسٹر اوسکے قبضہ میں آگیا۔ اوسے پادشاہ اسپانیہ
سے مدد ملنے کی امید تھی کہ وہ یورپ کے پادشاہان کی تمولٹ میں
تامم برآوردہ تھا۔ نواب ایسکس نے امیر تھاکس وول سے
مقابلہ کیا مگر کچھ نہ ہو سکا۔ اس امیر غدار کو شکست دینے اور ایرلینڈ
پر فتح کامل حاصل کر نیکی ناموری نواب مونٹ جوی کے حصہ میں تھی
ایک گروہ سپاہ اسپانیہ کا امیر ٹائرون کی کمک کیوں کر کنسٹیل
میں وارد ہوا مگر نواب مونٹ جوی نے اوسے چاروں طرف سے
گمیریا تب اوونیل خود اپنے مددگار وون کو دشمن سے بچانے آیا مگر
اوسنے شکست کھائی اور تھاکس سپاہ اسپانیہ نے بھی چارنا چار
پادشاہ انگلنڈ کی اطاعت قبول کر لی۔ پس اس طرح سے ۱۷۹۲ء
میں سات برس کے بعد امیر ٹائرون کا فساد دفع ہوا۔ اس زمانہ

قانون کا نام اس شخص کے نام سے مشتق ہے جو اس ملک کا
ناظم تھا اور اسکے سبب ہی بادشاہ انگلنڈ کو ایرلنڈ کی پارلیمنٹ
پر اختیار کلی حاصل ہو گیا۔ اس قانون میں یہ احکام مندرج تھے۔
اول۔ ایرلنڈ کی پارلیمنٹ بے بادشاہ انگلنڈ کی اجازت کے
بے منعقد ہو۔ دوم۔ کوئی قانون ایرلنڈ میں نہ تجویز کیا جاتے
الا اینکه پیشتر وہ بادشاہ انگلنڈ کو ملاحظہ سے گذر چکا ہو تو وہ تمام قوانین
انگلنڈ جو مدت سے نافذ ہو رہے ہیں ایرلنڈ میں واجب العمل تصور کئے جائیں۔

ہنری ہشتم کے عہد میں خاندان فائوجیولڈ اور
خاندان بٹلی کے امیرون کے آپس کی لڑائی جھگڑے سے ایرلنڈ
میں تلاطم رہا۔ اس عہد میں بادشاہ موصوف نے ایرلنڈ کی نظامت
توڑ کر اسے سلطنت کر دیا اور اس ملک کے اکثر سرداروں کو امیر
کا خطاب عنایت کیا۔

لیکھ الزبتھ کے عہد میں مذہب پروٹیسٹنٹ ایرلنڈ
میں قائم ہوا مگر چونکہ وہاں کے لوگ مذہب کیتھولک میں بڑے
متعصب تھے لہذا وہ مذہب جدید کے بہت سدا راہ ہوئے مگر ملکہ نے
اس ملک کی پارلیمنٹ کو اپنے حکم کا تابع کر لیا۔ ملکہ نے اس میں سوجان
پیوٹ ایرلنڈ کا ناظم مقرر ہوا اور اس نے یہ تجویز کی کہ سکرین جاری

ملکہ کے وفات کی خبر لیکر اڈنبرا میں پہنچا چنانچہ ملکہ شہر میں چھنڈ میں
جمعرات کے دن تین بجے مری تھی اور وہ ہتھولی ٹراڈ میں ہفتہ
کے شام کو پھینچ گیا۔

حالاتِ ایرلنڈ

از ۱۳ تا ۱۶ مارچ ۱۹۱۳ء

شاہس چارڈ دوم دو مرتبہ ایرلنڈ میں وہاں کے مفسدہ پرداز
لوگوں کی گوشمالی کے واسطے گیا تھا اور وہ لوگ آپس میں لڑتے لڑتے
ایسے ضعیف ہو گئے تھے کہ فوراً پادشاہ کی اطاعت قبول کر لی مگر پھر بھی
سالہا سال اس ملک میں فساد رہا اور اس فساد کے زمانہ میں بہت
کم سوداگری کے جہاز وہاں کی عمدہ بندرگاہوں میں نظر آتے تھے اور فقط
چمڑا اور پھل و ہانسی اور ملکوں میں جاتی تھی۔ محاربہ برطانوی
میں امرائے ایرلنڈ اکثر خاندان یوسٹ کے طرفدار رہے چنانچہ
یہی وجہ ہے کہ جن دو حکمرانوں نے ہنری ہنتم کی سلطنت غلبہ
کرنی چاہی تھی انھوں نے بیشتر ایرلنڈ ہی میں خروج کیا۔
ایرلنڈ کے سرکش ایرون پر سلامین ٹیوڈس کا کچھ اختیار تھا
مگر جب ۱۶۹۱ء میں قانون پویننگسن جاری ہوا تب یہ سب ہو گیا۔

اسکاٹ لینڈ ہوئے۔ ۱۷۵۶ء کے اخیر میں جان نوکس نے انتقال کیا۔ جیمس ششم جاسر بریکائن عالم مشہور کی فیض تعلیم سے عالم ہوا مگر عالم باریا۔ اوسنے اپنی دختر شاہ ڈینی مارک سے شادی کی اور بیفائدہ اس بات کی کوشش کی کہ مذہب پوس بنائوین کو مٹا کر مسلک اُسقفی اسکاٹ لینڈ میں قائم کرے۔ اس پادشاہ کے عہد میں سب سے عجیب تر یہ سانحہ ہوا کہ ایک مرتبہ وہ مقام فاکلنڈ میں شکار کھیل رہا تھا کہ کسی شخص نے جھوٹا موٹ لکھ دیا کہ ایک آدمی سونے کا گڑا لیتے جاتا تھا اوسے شہر پورٹہ کے قریب گرفتار کر رکھا ہے۔ اوسکے اشتیاق میں پادشاہ ایک مکان پر گیا جسکا نام گوری ٹھوس تھا۔ اوس مکان کا مالک امیر گوری نے پادشاہ کی بہت خاطر و مدارت کی اور کھانا کھلایا بعد کھانا کھانے کے امیر مذکور کے بھائی الگرنڈ ہارڈ ٹھون نے پادشاہ کو گرفتار کر کے چاہا کہ اوسکی مشکین باندہ لے۔ پادشاہ چلا یا کہ دوڑے مجھے مارے ڈالتے ہیں۔ یہ سنکر تین خواص اوسکے اندر گھس آئے اور اس ٹھون کو مار ڈالا امیر کوڑی شور و غل سنکر دست برقبضہ نمشیر دوڑا اور وہ بھی مارا گیا۔ یہ ساری حکایت عجب معجزہ لا حل ہوئی اور اسکا نام سازش گوری مشہور ہے۔

جب ملکہ الزبتھ ۱۷۵۳ء میں راہی ملک بٹا ہوئی تو جیمس م جزیرہ برطانیہ کا بے خرخشہ پادشاہ ہو گیا۔ مئی مئی کیوری

خود اوس کے قبضہ میں آگئی اور انھوں نے اوسے سلطنت سے معزول کر کے قلعہ لوٹ لوٹ میں قید کیا۔ اوس کا تیسرا شوہر جو تھوٹا بھارتیہ آرکینی میں بھاگ گیا بعد اوس کے ڈینمارک میں بھاگا اور دس برس کے بعد وہاں دیوانہ ہو کر قید خانہ میں مر گیا۔

نورانی مکتبہ کی کتاب

امیر موسوی شاہزادہ شیر خواجہ جس کی طرف سے متولی سلطنت مقرر ہوا اور شاہزادی میدی ویلی ڈگلاس کی مدد سے قید خانہ سے بھاگ گئی اور امرائے کیتھولک کو جمع کر کے مقام لینک سائیڈ پر شہر گلاسگو کے قریب سلطنت مکرہ کے واسطے آخری لڑائی خوب جی توڑ کے لڑی مگر کچھ نہ ہو سکا آخر لاچار ہو کر انگلنڈ میں بھاگ گئی اور ملکہ الزبتھ کے ظل عافیت میں عافیت گزین ہوئی۔ باقی حال پر ملال اس شاہزادی کا ملکہ الزبتھ کے زمانہ کے حالات میں ملاحظہ کیجئے۔

تین برس تک امیر موسوی جو بہ لقب متولی نیکیت مشہور ہے برسر حکومت رہا آخر کوشہر لنلتھ گو کی شہر پر ایک شخص ٹیملٹن نامے نے اوسے کھڑکی میں سے گولی ماری اور موسوی شہید ہو گیا۔ بعد امیر موسوی کے نواب لینکس اور نواب موسیٹن کے بعد دیگرے متولی مملکت

بے خوف و خطر ھو لی سُرڈ کے پادشاہی گرجے میں مذہب کی تھوٹ
کے نماز کی عزت کرنی شروع کی۔

شاہزادی میروی اور اوسکی رعایا میں نفاق بڑھتا گیا
اور اوسپر بد وضعی کا شبہ ہوا اور اب جو اوسنے امیر ڈار نلی سے
شادی کر لی تو اس سبب اوسکا مشکوک النسب بھائی امیر مولیٰ بھی
کہ راہبان کلیسا سیلنٹ انڈسٹریوز کا سردار اور فرقہ پوائسٹنٹ
کا پیشوا تھا اوسے منحرف ہو گیا۔ اسکے بعد شاہزادی ایک گویٹی
ڈیوڈ ریو نامی پر عاشق ہوئی اور اوسکے شوہر ڈار نلی کو شک پیدا
ہوا آخر اوسنے اوس کو پیو کو ھو لی سُرڈ میں مار ڈالا۔ میرامی کا
بیٹا یعنی شاہ جیمس ششم^{۱۶۶۰}ء میں پیدا ہوا اور دوسرے برس
اوسکا شوہر ڈار نلی فیلڈ کے گرجے میں مار ڈالا گیا۔ یہ گرجا اوس
مقام پر واقع تھا جہاں پر اب اڈنبل کا کالج ہے اور آدھی رات کو
لوگوں نے اسے اڑا دیا اور ڈار نلی کو بک کر رہ گیا۔ بوٹھول
پر اس گناہ کا شبہ قوی ہوا مگر باوجود اسکے دو ہی مہینے کے بعد
شاہزادی میروی نے اوس سے شادی کر لی۔ نہیں معلوم کہ شاہزادی
اون گناہوں کی مرتکب ہوئی تھی جنسے وہ شہم کی گئی ہے یا نہیں یہ
تو عالم بافی الضمائر کو خوب معلوم ہے مگر ایسے ایسے حکایت ناشارتہ سے
رعایا کے دل اوسے پھر گئے اور امر ابگر کھڑے ہوئے آخر شاہزادی

حرکات سے بہت بیزار تھی۔ اس زمانہ میں جان فوکس تلمیذِ
 قتیسِ مقتول و شہادتِ درِ رفیقِ کیلون اہل اسکاتلند کا
 پیشوا تھا۔ یہ شخص ۱۷۷۳ء میں پیدا ہوا تھا اور اب مذہب پر اسٹنٹ
 اختیار کیا اور پہلی مرتبہ کلیسائے سینٹ انڈس وزین مذہب
 پر اسٹنٹ کے مؤید و غلط کہا۔ آخر متولی سلطنت اسکاتلند
 گرفتار کر کے فرانسیس میں بھجوا دیا اور جس دوام کا حکم دیا مگر انیس
 مہینے کے بعد اڈورسڈ ششم کے کہنے سے اسکی بیڑیاں کاٹ دیں
 اور وہ چند مدت تک پادشاہ موصوف کے دربار میں رہا لیکن جب
 ملکہ میسری اولے نے اہل پر اسٹنٹ پر ظلم و تعدی شروع کی تو جان
 فوکس مجبور ہو کر پھر بڑا عظیم یورپ میں چلا گیا اور کئی سال آوارہ
 وطن اور اسیر رہا اور اس امید میں رہا کہ پھر عقائدِ مذہب پر اسٹنٹ
 کلیسائے سینٹ انڈس وزین تلقین کروں کہ مدت سے یہ کلیسا
 اسکاتلند میں اہل پر اسٹنٹ کا حصین حصین ہے۔ آخر
 اسکی امید برآئی اور اجون ۱۷۷۵ء کو اسنے کلیسائے مذکور کے
 منبر پر بڑے زور و شور سے وعظ کیا اور اسکی آواز مثل برق و طعن
 تمام سکنتہ اسکاتلند کے قلوب پر موثر ہوئی اور تمام شیعہ فاکٹ
 مکہ تمام ملک اسکاتلند میں لوگوں نے بہت توڑ ڈالے۔ پھر
 نے کے کر ڈالے دعاؤں کی کتابیں پارہ پارہ کر ڈالیں اور پادریوں
 کے نماز کے کپڑے پریشہ اڑا ڈالے۔ بعد اس کے جان فوکس نے

اب یہ تیسری دفعہ بسبب پادشاہ کی نابالغی کے مدت تک اسکاتلنڈ میں تلامم رہا اور تیرہ برس تک امرار واسطے تولیت شاہزادہ نابالغ کے آپس میں لڑائی اور پھر خاندان ڈگلاس کے امیر شاہزادہ کے مرنے کے بعد مگر شہزادہ میں شاہزادہ خردسال جیمس محلہ سے فاکلنڈ سے بھاگ گیا جہاں وہ نظر بند تھا اور قلعہ اسٹرنلنگ میں پھنچ کر حکومت اپنے ہاتھ میں لے لی۔

مگر اسے بھی عظیم تر ایک سانحہ ۱۷۰۶ء میں ہوا کہ جن دینداروں کے نام قبور شہداء کیلئے سینٹ انڈرووز پر کندہ ہیں ان میں سے پہلے پیٹرک ہیملٹن۔ ہنری فورسٹ جارج وشرٹ۔ اور والٹر مل مذہب پر اسٹینٹ کی نصرت و حمایت میں زندہ جلا دئے گئے۔ مگر دین مذہب کا خمیہ اسکاتلنڈ کی زمین میں پڑ چکا تھا اور جیمس بیفائدہ کوشش کرتا تھا کہ اسکی قوت متزائدہ کو زائل کر دے۔ شاہ جیمس خود سری شادی میری ٹیسزادی گائیس سے کی تاکہ فرانسیس کے کیتھولک مذہب لوگوں سے رشتہ اتحاد و موافقت مستحکم ہو جائے۔

جیمس پنجم کے آخر عہد میں اسے اور پادشاہ انگلنڈ سے مناقشہ ہوا۔ اسکا سبب یہ ہوا کہ ہنری ہشتم نے چاہا کہ

عہد میں بڑے سانحے یہ ہوئے کہ اوسنے پورگن وار بٹ کو اپنی ملک
میں پناہ دی۔ اور اوسنے سلسلہء امین ہنسی ہفتیم کی بڑی بیٹی
مارکمیٹ سے شادی کی اور سلسلہء امین جنگ فلوڈن ہوئی۔

جس لڑائی کا خاتمہ جنگ فلوڈن میں ہوا اوسکا سبب
قریب یہ ہوا کہ انگریزوں نے اسکات لینڈ کے ایک سوداگر
انڈریو بارٹن کے جہازوں پر حملہ کیا اور بارٹن کو قتل کر کے
اوسکا جہاز بطور مال غنیمت کے دریائے جیمس میں لے گئے۔
فوج انگریزی کا سردار فواب ستری تھا اور دونوں فوجوں کا
مواجهہ دریائے ٹل کے کناروں پر ہوا جو دریائے ٹوئیڈ کی ایک
شاخ ہے۔ جیمس نے کوہ فلوڈن پر کہ سلسلہء جبال چوئیٹ
میں ہے مضبوط مورچہ باندھا اور ستمبر سلسلہء اے کو لڑائی ہوئی۔
جیمس سے یہ بڑی خطا ہوئی کہ سپاہ انگریزی کو ٹل ندی سے
ملوہ اتر جانے دیا حالانکہ یہ ممکن تھا کہ جب انگریزی فوج کا ازدام
اوس تنگ پل پر ہوا تھا تو وہ پہاڑ پر سے توپیں مار کر اوسکو ہویں
اڑا دیتا۔ آخر اس فاش فطلی کی کچھ مکافات نہوسکی۔ چارمردن
سے شام تک بازار قتال گرم رہا اور اسکات لینڈ والوں نے شکست
فاش کھائی اور شاد جیمس اور تیرہ امیر اوسکے متوسلین میں سے
کشتوں کے انبار میں بیجان نظر آئے۔

کے زمانہ میں ملک پر نازل ہوتی ہیں۔ خاندان ہوائیڈ اور خاندان
 ہیملٹن کے امیرون میں ہمیشہ آپس میں جھگڑا رہتا تھا جس کے سبب سے
 تمام ملک کی آسائش میں خلل پڑ گیا تھا۔ جب شاہ جیمس چہارم
 ہوا تو نہایت ضعیف العقل اور مجہول ہو گیا اور سب سے بدتر اوسے یہ
 عادت تھی کہ تمام کاروبار سلطنت نالائق مصاحبوں پر چھوڑ دیا تھا
 پس جب امرا اور اراکین دولت نے دیکھا کہ معمار اور ڈوم ڈھاری
 اور درزی پادشاہ کے مقرب اور ہم راز بنے ہیں تو انہیں بڑا خار
 گذر آخر کو انہوں نے مقربان شاہی میں سے ایک شخص کو جس کا نام
 رابوٹ کی چرٹن تھا اور جسے ازراہ حقارت تھوٹی کہا کرتے
 تھے پکڑ کر پھانسی دیدی اور اسی ہی پانچ شخصوں کو او سکڑا
 ڈس کے پل پر لٹا دیا۔ انجام کار امرا نے بلوے کر دیا اور پادشاہ
 نے بڑے بیٹے جیمس کو اپنا سرخنا بنایا اور ملہری ہفتم شاہ
 گلنڈ نے اوسے اور ترغیب دی۔ آخر کار مقام سپاہی ہو
 قلع ضلع اسٹرنلنگ میں لڑائی ہوئی اور شاہ جیمس نے
 ست کھائی اور میدان جنگ سے سرپٹ گھوڑا بھگایا اور جب گھوڑے
 اوسے گرا دیا تو قریب کے ایک چھوٹے مین جا کر پڑا کہ ایک اری
 سپاہی نے اوسے سینہ میں کٹار مار دی اور اوسکا خاتمہ کر دیا

اب جیمس چہارم سلطنت پر قابض ہوا۔ اس پادشاہ کو

بھاگ گیا اور خون نے وہیں جا کے اسے قتل کیا۔

جب جیمس اول مارا گیا تو اس کا بیٹا جیمس دوم کل چھ برس کا تھا اور اس کی نابالغی کے زمانہ میں امرا کے تین فرقے متضاد ہو گئے اور پادشاہ متغیر السن ایک گروہ سے دوسرے پاس اور دوسرے تیسرے پاس غرض آپطرح گردش میں رہا مگر آخر کو خاندان ڈگلاس کو ایسا غلبہ ہوا کہ یہ خوف تھا کہ خاندان اسٹوارٹ سے سلطنت چھین لے گا۔ اس دشمن قومی کو زیر کرنے کے واسطے شاہ جیمس کو قتل شدہ کا مرتکب ہونا پڑا اور اس نے امیر ڈگلاس کی دعوت کی اور جب کھانے سے فراغت ہوئی تو اس سے اندر کے کمرہ میں لیجا کر باتیں کرنے لگا اور مہمان کو اپنے ہاتھ سے مارا۔ اس گناہ کا ثمرہ یہ ہوا کہ پادشاہ انگلنڈ سے لڑائی ہوئی اور اثنائے جنگ میں بیگم محاصرہ قلعہ روکسبرو ایک گولہ پھٹ گیا جس کے صدمہ سے جیمس ہلاک ہوا۔ اس زمانہ میں اہل اسکاتلنڈ کے نزدیک توپ ایک بالکل نئی چیز تھی اور انھوں نے لوہے کی پیڑیوں پر حلقے چڑھا کے توپیں بنائی تھیں۔

چونکہ جیمس دوم کا سن کل آٹھ برس کا تھا لہذا اہل اسکاتلنڈ پھر ان آفات میں مبتلا ہوئے جو پادشاہ کی نابالغی

پادشاہوں کا تسلط امیرانِ جزائرِ شمالی پر ہو گیا۔ ۱۹ء میں البتو
 مدارِ المہام سلطنت مر گیا اور اوسکا بیٹا ہرڈک مدارِ المہام ہوا مگر اوسکی
 ضعیف حکومت میں امر اور رعیت نہایت منتشر و پریشان ہو گئی
 اور جب ۲۲ء میں جیمس اول اپنے ملک کو پھر گیا تو رعایا کا حال
 بہت ابتر پایا مگر قید رہنے سے اوسے بڑا فائدہ ہوا کہ اوسنو انگلند
 کے قوانین اور آئین سلطنت کو خوب دیکھا اور فنِ شعر اور موسیقی میں
 بڑا کمال پیدا کیا۔ اب پادشاہ موصوف کو بڑی آفت کا سامنا ہو
 کہ سب فرقے اوسکی رعایا کے قانون کی کچھ حقیقت نہ سمجھتے تھے
 مگر اوسنے بڑی مشقت اور استقلال سے انتظام سلطنت کیا اور اوسکی
 پارلیمنٹ نے بہت سے عمدہ قانون متعلق بہ اجرت و اوزان و پیمانہ
 و پولیس جاری کیئے اور یہ قانون اوس زبان میں تحریر کیئے جو اوس
 ملک میں رائج تھی اور ٹیکس باضابطہ جاری کیئے اور پادشاہان سابق
 نے جو بڑی بڑی جاگیریں اُسرا کو ناحق بخش دی تھیں انھیں مسترد
 کر لیا۔ یہ امر یعنی استدرا د جاگیر بہت خطرناک تھا آخر پادشاہ نے
 مجبور ہو کر بہت سے امراے سرکش کو قتل کروا ڈالا کہ وہ کسی طرح سے
 اوسکا حکم نہ مانتے تھے۔ مگر اوسکی مفید سلطنت کا زمانہ جلد تمام ہو گیا
 کہ ۳۳ء میں وہ خائفہ بلیک فرایوس واقعہ شہر پرتہ میں
 بتقریب عیدِ ولادت باسعادت حضرت مسیح ع معترف تھا کہ چند
 بدعاش خائفہ کے اندر گھس آئے اور پادشاہ بخوف جان تہ خانہ میں

لڑائی کیواسطے چٹنے گئے مگر جب لڑائی کا وقت آیا تو ایک سردار قبیلہ
چینٹو مین سے موجود نہ تھا پس ہنری گوف نے کہ شہر پورٹہ کا ایک
لہار تھا نصف صرٹ دیکر چاہا کہ اوس سردار کی جگہ مجھے بلجائے۔
جب لڑائی ہو چکی تو ایک پہلوان تو جیتا بچا باقی اسٹھ پہلوان یا بالکل مگر باخچی
ہوتے۔ اس لڑائی سے اتنا فائدہ ہوا کہ اسکات لینڈ کی زمین گوڈوکر تہہ ولے
ان کو ہی دشمنوں کی لوٹ مار سے بچے۔ یہ سانحہ اسکات شاعر
کی ثنوی مشہور تھی بہ فیز مینڈاؤن پرتہ (معشوقہ پرتہ) مین
مرفوم ہے۔ شاہ سراپوٹ نے اپنے بیٹے جیمس کو اوسکے
چچا البنی کے کینڈ سے بچانیکے واسطے فرانس مین بھیج دیا مگر شاہزادہ
کے جہاز پر شاہ ہنری چہارم کے جہاز رانوں نے حملہ کر کے اوسے
گرفتار کر لیا اور چودہ برس کی عمر مین اوسے لندن کے محبس ڈاور
مین مقید کیا۔ بیٹے کی جدائی کے سد مہ نے اس نیکیخت بادشاہ راپوٹ
کو مار ڈالا اور اوسنے مقام سراوٹھیسے مین سنہ ۱۷۱۷ء مین انتقال کیا۔

شاہزادہ جیمس اینڈل برس تک انگلنڈ مین رہا اور تیرہ
برس تک البنی مدار الہام مملکت اسکات لینڈ رہا۔ اس اثنا
مین بڑے سانحہ اوس ملک مین یہ ہوئے کہ شہزادہ مین جان سٹی
بسیب اسکے کہ اوسکا مذہب گو لورڈ تھا شہر پورٹہ مین قتل کیا گیا
اور سنہ ۱۷۱۷ء مین جنگ ہیمل کلا ہوئی جسے اسکات لینڈ کے

اسٹوارٹ پیدا ہوا۔ ان دونوں کا بیٹا رابوٹ دوم اس مشہور اور بد نصیب خاندان کا پہلا بادشاہ تھا۔ اسی بادشاہ کے عہد میں جنگ چوی چیس امرائے پرسی و ڈگلاس میں ہوئی۔ یہ لڑائی مقام آٹوین میں کہ قریب نیوکیسل کے پرگنہ سڈیل میں ایک گاؤں ہے ہوئی تھی اور اہل اسکاتلنڈ نے بڑا نقصان اٹھا کر یہ لڑائی فتح کی تھی کہ اسکا امیر کیرڈگلاس مارا گیا تھا رابوٹ دوم نے ۱۲۹۰ء میں انتقال کیا۔

بعد اوسکے اوسکا بیٹا جان بختاب شاہ رابوٹ سوم حامل ہوائے سلطنت ہوا اور یہ لقب اوسے اوساطے اختیار کیا کہ بیلیمال کا نام بھی جان تھا لہذا اس نام کو وہ منحوس اور بدین سمجھتا تھا بادشاہ نیک بخت تھا اور دائم المرض رہتا تھا اور جوانی میں اوسکو ٹانگ گھوڑی کی لات سے ٹوٹ گئی تھی اس سبب سواوسکا بھائی البنی امور سلطنت کا انتظام کرتا تھا۔ رابوٹ کے بڑے بیٹے ڈیوڈ نے کہ بہت آوارہ و سرکش تھا اپنے چچا البنی کی حکومت کو نہ مانا مگر البنی سے اوس آوارہ لڑکے کو کیا نسبت تھی آخر وہ قتل ہوا۔ فاکلنڈ میں مقید ہوا اور جھوکون کے مارے مر گیا۔ رابوٹ سوم کے عہد میں ایک مشہور سانحہ یہ ہوا کہ شہر پرتہ میں کی اور چیلٹر کو ہی قبیلوں میں لڑائی ہوئی اور دونوں طرف تینس تینس پہلوان

باب ہشتم

سلطنت بادشاہان اسٹوارٹ اسکاتلنڈ
از ۱۳۳۳ء تا ۱۷۰۶ء کل ۳۷۳ سال ۹ بادشاہ

اسماء سلطین اسکاتلنڈ	سنہ جلوس
رابرت دوم..... (نیرہ رابرت برٹس).....	۱۳۲۹ء
رابرت سوم..... (پیر).....	۱۳۹۰ء
جیمس اول..... (منجھلا بیٹا).....	۱۴۰۶ء
جیمس دوم..... (اکلوتا بیٹا).....	۱۴۲۳ء
جیمس سوم..... (پیر).....	۱۴۶۰ء
جیمس چہارم..... (پیر).....	۱۴۸۹ء
جیمس پنجم..... (پیر).....	۱۵۱۳ء
ملکہ میری..... (دختر).....	۱۵۴۲ء
جیمس ششم اسکاتلنڈ و اول انگلنڈ..... (پیر).....	۱۵۶۷ء
اتحاد بہرہ و سلطنت انگلنڈ و اسکاتلنڈ.....	۱۷۰۶ء

جب مادرِ جری بروس دخترِ شاہ رابرت عظیم فر
والدِ امیر اسکاتلنڈ سے شادی کی تو او سے خاندان سارطین

ترکستان دوم

سنه وفات

.....	سلیمان اول	۱۵۶۶ ع
.....	سلیم دوم	۱۵۶۴ ع
.....	عمورت سوم	۱۵۹۵ ع
.....	محمد سوم	

شهنشاهان بحر منی

.....	فرزند اول	۱۵۶۴ ع
.....	میکسین دوم	۱۵۶۴ ع
.....	سرولف دوم	

پوپ

.....	پال چهارم	۱۵۵۹ ع
.....	پالینس چهارم	۱۵۶۶ ع
.....	پالینس پنجم	۱۵۶۳ ع
.....	گورگری سیزدهم	۱۵۸۵ ع
.....	سکسٹس پنجم	۱۵۹۰ ع
.....	گورگری چهاردهم	۱۵۹۰ ع
.....	گورگری پانزدهم	۱۵۹۱ ع
.....	انوسینٹ ششم	۱۵۹۲ ع
.....	کلمنت ششم	

قتل عام اور الٹا واقعہ نڈرلنڈس کے ظلم و ستم سے سیکڑوں کاریگر اور اہل حرفہ بوطن اعظمین آکر رہے۔ فرانسیس سے جو لوگ آئے تھے وہ ریشم باف تھے اور فلینڈرٹس سے جو آئے تھے وہ اکثر اوننی کپڑا رنگا اور صاف کیا کرتے تھے۔ پس ان واقعات کے سبب ریشم بافی اور رنگ سازی ان دو بہروں کی انگلستان میں بڑی ترقی ہوئی

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لینڈ ملکہ میری
 سنہ وفات (سلطنت سے معزول ہوئی) ۱۷۹۴ء
 جیمس ششم

فرانس

..... ۱۷۹۲ء
 ۱۷۹۰ء
 ۱۷۸۳ء
 ۱۷۸۱ء

اسپانیہ

..... ۱۷۹۱ء

ملکِ مین کے صہرا سے پر فراہمین مثنوی فانی کی کہی بن نظم کی
 وراوسی زمانہ میں فلیپ سڈنی شاعر مشہور ہوا جس کی شہان اراکین دیا
 شہرین مشہور ہے اور اوسے وقت میں ملک شاعر ولیم شکسپیئر
 نے کہی دیوان تصنیف کئے اور افضل حکماء فرانسیس بیکن و فلسفہ جدید
 کی بنیاد ڈالی۔

اسی ملک کے عہد میں اخبار بھی جاری ہوئے۔ اخباروں کی
 ابتدا یہ ہوتی کہ اہل و عیال نے کہ ۱۵۶۴ء میں کون سے مشغول ہوا
 تھے ایک اخبار چھاپا اور چونکہ وہ ایک چھوٹے سے شہر کو بکاتا تھا
 جس کا نام گنٹا تھا لہذا اوس کا نام بھی گنٹا ہو گیا۔ اسی کے شاہ
 ایک اخبار انگلستان میں بھی ۱۶۷۷ء میں جاری ہوا جبکہ اسمبلی آف
 کی فوج غیر مغلوب قریب ساحل برطانیہ مقیم تھی۔

ملکہ الزبتھ کے عہد میں دو سانحے عظیم بڑا عظیم یوسپ
 میں ہوئے۔ ایک یہ کہ ہالینڈ میں سلطنت جمہوری قائم ہوئی اور ولیم
 ناسا شاہزادہ اسٹیج اوس کا سربراہ کار ہوا۔ دوسرے یہ کہ کمیونٹ
 یوس تھو لو میو کے عرس کے دن فرانسیس میں قتل عام ہوا (۱۶۷۹ء)
 یہ دونوں سانحے حدوث مذہب و ایسٹنٹ کے سبب ہوئے۔
 ملکہ الزبتھ کی شرکت سے شاہزادہ اسٹیج کو غلبہ ہوا اور فرانسیس

تو یہ دانائی طلب نہ رہے باز رہتی تھی چنانچہ جب مسئلہ اعرین پارلیمنٹ نے اجلاس کیا اور بعض اشیاء کی خرید و فروخت جو چالیس برس سے ملکہ نے بعض سوداگروں کے مخصوص کردی تھی اسے اہل پارلیمنٹ مانع ہوئے تو اس ہنگام میں ملکہ نے بڑی دانائی ظاہر کی۔ اسکی تفصیل یہ ہے کہ ملکہ الزبتھ نے بہت سہ فرمان سوداگروں کو لکھ دئے تھے جنکے بموجب کوہا۔ تیل۔ کوئلہ۔ نشاستہ۔ چمڑا۔ شیشہ۔ ایسی چیزیں فقط انہیں سوداگروں سے مل سکتی تھیں جنکے پاس فرامین شاہی تھیں وہ بہت زیادہ قیمت لیتے تھے غرض جب ملکہ نے دیکھا کہ اس مقدمہ میں رعایا کا مزاج دگرگون ہے تو کہا کہ میں اس بار عزمین سے مباحثہ نہیں کرتی اور اس فرقہ کی طرف ہو گئی جو اصلاح کا درپے تھا اور ممبران محکمہ عوام کا شکریہ بنیان فصیح و بلیغ ادا کیا کہ تم رفاہ عام کا دل سے خیال رکھتے ہو غرض اسطرح سے رعایا کا دل پھر اپنی طرف مائل کر لیا۔ اس ملک میں بھجوب و خود نمائی بڑا عیب تھا چنانچہ بعض موثر خدین نے پیار سی شاہزادی کے بوڑھے غمزون کا حال ایسا لکھا ہے کہ ستر برس کے سن میں وہ امیر بریلی اور نواب اترکس سے خزانے کرتی تھی کہ اوپر ہنسی آتی ہے۔

ملکہ الزبتھ کا عہد منجملہ اون سعید زمانوں کے ہے جنہیں انگریزی عالم ادب خوب چمکا چنانچہ اویسگر عہدِ دو مین اڈمڈ اسٹیس

رہیں اوی ٹوٹنگھ کی عیادت کیواسے گئی کہ وہ قریب ہرگ تھی اس
 نیک بخت بی بی نے ملکہ سے کہا کہ ہاں تو اب ایٹیکس نے مجھے وہ انگوٹھی
 حضور کی عنایت کی ہوئی دی تھی اور رکھا تھا کہ اسے ملکہ کی خدمت میں پیش پا دو
 مگر میرا شوہر تو اب موصوف کا دشمن جانی تھا اوسکے ڈر کے مارے میں
 وہ انگوٹھی حضور میں نہ حاضر کر سکی پس یہ سنکر ملکہ بہت غصہ ہوئی اور
 ہڑا صدمہ ہوا یہاں تک کہ بعضوں نے لکھا ہے کہ اوس بیچاری امیرزادی
 کو اوس عالم احتضار میں جھنجھوڑا لا عرض تو اب ایٹیکس کے مرنے کے
 بعد پھر بھی ملکہ خوش نہوتی اور اسی صدمہ میں مگر گتی چنانچہ لکھا ہے کہ دس
 دن تک ملکہ زمین پر سنبجھا سنبڑی رہی اور نہ کھانا کھایا نہ دوا پی
 اور بیخبر سو رہی تھی کہ عالم خواب میں طائر روح پرواز کر گیا۔ شہر برس
 کے سن میں اوسنے انتقال کیا۔

ملکہ الزبتھ بڑی متقل المزاج اور ثابت قدم اور بیدار مغز
 تھی اور اوسکا نفس اوسکے قابو میں تھا اور اوسکی مثل بہت کم پادشاہ
 انگلستان میں ہوتے ہیں۔ یہ ملکہ کسی بات میں اسراف نہ کرتی تھی سوا
 پوشاک کے اور اس کفایت شعاری سے اوسنے اتنا انبار قرض جو اوسکو
 پیشتر کے پادشاہوں نے لیا تھا ادا کر دیا۔ مگر وہ بڑی غصہ ور تھی
 اور چاہتی تھی کہ خود سر و مطلق العنان ہو جاؤں مگر عیا کے مزاج سے
 خوب واقف تھی اور جب جانتی تھی کہ میں نے اسے بہت روپیہ طلب کیا ہے

فوج کو شہرِ قادس کے فتح کرنیکے واسطے لے گیا تھا مگر ملکہ اوسپر مرتی تھی اور اوسکی جہالت سے بہت چشم پوشی کرتی تھی چنانچہ ایک مرتبہ ہانسٹم ایولنڈ کے مقرر کرنے کے باب میں نواب اور ملکہ میں مباحثہ ہوا اور نواب نے بنظر حقارت ملکہ کی طرف سے پیٹھ موڑ لی ملکہ نے اٹھ کر ایک تحپیڑ اوسکے منہ پر مارا نواب ایسا جھٹلایا کہ یہ بھی نہ خیال کیا کہ یہ عورت ہے اور پادشاہ وقت ہے اور تلوار کے قبضہ پر ہاتھ ڈال کر کہا کہ تم تو کیا ہو تمہارے باپ تو یہ شہدین مجھ سے کر نہیں سکتے۔ لیکن باوجود اس سوادب کے ملکہ نے نواب موصوف کو سپہ سالار کر کے ایل لینڈ میں رفع فساد کے واسطے بھیجا کہ وہاں ہٹیو اوٹیل نواب یارن فریوے کیا تھا مگر اس مہم میں نواب اسٹیکس کامیاب نہوا اور ملکہ کے براؤن انگلینڈ میں پھرایا آخر ذلیل و رسوا ہوا اور قید کیا گیا مگر الزبتھ تو اوسپر جان ہی دیتی تھی آخر اوسے پھر چھوڑ دیا پھر اوسنے نواب سوٹھمپٹن کی شرکت سے چاہا کہ ایل لینڈ کو آمادہ فساد کرے۔ اس جرم کی تحقیقات کی گئی اور نواب اسٹیکس کے قتل کا حکم صادر ہوا مگر اب بھی اوسکی خطا معاف ہو جاتی اگر وہ انگوٹھی ملکہ کے پاس پہنچ جاتی جو اوسنے اوسے کبھی پیار کے عالم میں دی تھی اور کھدیا تھا کہ جب تم پر کوئی بلا نازل ہو تو اس انگوٹھی کو میرے پاس بھیج دینا مگر وہ انگوٹھی ملکہ کو نہ پہنچی اور نواب موصوف چونٹیکل برس کی عمر میں مقامِ تاؤر ہیل پر قتل کیا گیا۔ اس حادثہ کے دو برس کے بعد ملکہ

لکڑوں سے چھ گئے اور کل ترین جہاز اسپانیا میں پہنچے و
بھی شکستہ۔

چالیش برس تک نواب بولی ملکہ الزبتھ کا مشیر رہا۔
یہ شخص عقل مند اور سنجیدہ فراج تھا اور ترقی پاکر مہتمم خزانہ عامرہ مقہ
ہوا تھا اور اپنی عقل و خطرات سے اس نے ملک کی آمدنی بہت زیادہ
کروی۔ سر فرانسس بیکن بھی ملکہ الزبتھ کا بڑا مقرب تھا اور
منشی الملوک تھا مگر اوسط عمر میں ملکہ نواب لیسٹر سے بہت محبت
کرنے لگی تھی اور اس کے تعشق ظاہری سے نواب موصوف کو
امید ہوتی کہ ملکہ کا ارادہ ہے کہ مجھے شادی کر لے چنانچہ نواب
کے اس خیال خام پر اور جو نتائج بد اس سے پیدا ہوئے ان
انکسٹ شاعر نے ایک قصہ نظم کیا ہے جس کا نام کنلو سرائے
مشہور ہے کیونکہ اس قلعہ (کنلو سرائے) کا مالک یہی نواب
لیسٹر تھا۔

مگر جس شخص پر ملکہ بڑھاپے میں عاشق ہوئی اور اس کے
حال میں ذرا طول دینا چاہتے۔ وہ نواب انکسٹ جیسا حال
و جبری تھا جس نے ۱۹۰۹ء میں فوج کشی کر کے چاہا تھا کہ انٹونین
کو تخت سلطنت پر بگال پر بٹھائے اور پھر ۱۹۰۹ء میں انگریز

اوسکے مقابلہ کو روانہ ہوا مگر ذرا دور رہا کہ مبادا سپاہ مخالف کے لوگ اپنے جہازوں پر چڑھ آئیں اور وہیں سے گولوں کا منہ برسیا۔ اسپانیہ والوں نے بڑے بڑے گولے مارنے شروع کئے مگر اوسکے جہازوں کے غرٹے ایسے بلند تھے کہ اوسکے گولہ صاف انگریزی جہازوں کے اوپر سے نکل گئے۔ انجام کار فوج غیر مغلوب آہستہ آہستہ بحیرہ برطانیہ کی راہ سے کیلی کی جانب چلی اور انگریزی جہازوں نے اوسکا تعاقب کیا۔ کیلی کے قریب سپاہ اسپانیہ نے لشکر کیا اور نواب پادشاہ کی منتظر رہی مگر سپہ سالار انگریزی نے آٹھ توپخانوں کے جہاز قلب لشکر مخالف میں بھیجے اوسہوں نے ایسی آگ برساتی کہ اسپانیہ والوں نے خوف زدہ ہو کر جہازوں کے لشکر کاٹ دئے۔ سپہ سالار انگریزی بڑا دانا شخص تھا ایسے وقت کو کب ہاتھ سے پٹے دیتا تھا غرض وہ دفعۂ دشمن کی فوج پریشان پر ٹوٹ پڑا اور آٹھ توپخانے تباہ کر دیئے اور اب فوج غیر مغلوب بخوبی مغلوب ہو کر رہ گئی۔ بحیرہ کی راہ سے توفان کی راہ سے توجانہ سکتی تھی کیونکہ یہ توجانہ تھی دوسرے سپاہ انگریزی قریب کے بندر گاہوں سے بحیرہ کی راہ سے توفان کی راہ سے توفان کی شدت سے توجانہ تھی۔ بحیرہ کی راہ سے توفان کی شدت سے توجانہ تھی۔ بحیرہ کی راہ سے توفان کی شدت سے توجانہ تھی۔

کی فوج بحری میں کل تیس ہزار تھے اور یہ بھی چھوٹے چھوٹے جہاز تھے۔
مگر امرا و تجار و شرفاء انگلستان سب ملکہ کی حضور میں روپیہ لیکر لیکر
حاضر ہوئے اور اپنے پاس سے جہاز تیار کر کے لڑائی پر بھیجے۔
غرض ہم اب جہازوں کا بیڑا اس محکم کو سر کرنا کہ اسطر وانہ ہوا اور اگرچہ جہاز تو چھوٹے
چھوٹے تھے مگر سب سے بہتر جہاز ان اور اشجع دلاوران انگلستان اوپر
سوار تھے اور لاکسٹڈ ہاوس ڈی امیرالبحر تھا اور اس کے ماتحت
اور ہاکنس اور فرور ویشٹریہ سردار تھے۔ فوج انگلینڈ میں
آدمی تھے مگر سب ناقص تھے تین فرقوں میں منقسم کی گئی ایک
سپاہ ساحل جنوبی کی حفاظت کے واسطے مقرر کیا گیا ایک فرقہ
ٹلبری پر دارالسلطنت کی حراست کیواسطے تعینات کیا گیا
تیسرا فرقہ اسواسطے مقرر کیا گیا کہ دشمن کو خشکی پر نہ آنے دے۔

فوج غیر مغلوب طوفان کے سبب سوڑ کر رہی تھی
آخر الامرا انگریزی امیر بحر نے جو بندرگاہ پلٹی متعلقہ تعینات
دیکھا کہ فوج مخالف کو جہاز و رسات میل کے دورہ میں بھروسہ
ہلال حلقہ باندھے پڑے ہیں۔ یہ دیکھ کر سپہ سالار انگریزی فوج
اسپانیہ کی فوج بحری جس سے یہ معرکہ عظیم ہوا تھا اسکا نام فوج غلیظ
مشہور ہے کیونکہ مشاء اسپانیہ کے زعم ناقص میں یہ تھا کہ اس فوج کو کوا
مغلوب کر سکتا ہے۔

مل جاتا تھا اسے لوٹ لیتے تھے اور اسی زمانہ میں حبشی غلاموں کی بیع و شر شروع ہوئی۔

ملکہ الزبتھ کے عہد میں سب سے عظیم ترین واقعہ ہو کہ اسپانینہ کی فوج بحری کو شکست ہوئی اور حبشیہ کا نمایاں اہل انگلستان سے ظہور میں آیا جسے وہ سلطان البحرین سے تفصیل اس جمال کی یہ ہے کہ فلیپ دوم شاہ اسپانینہ نے ایک عظیم الشان بیڑا جہازوں کا انگلستان کے فتح کرنیکو بھیجا اور یہ امر عظیم اس کے مد نظر تھا کہ مذہب یو انٹینٹ کو معدوم و مغلوث کر دے مگر علاوہ اسکے بہت سے بیڑوں کے جہاز اس کے انگریزوں نے لوٹ لئے تھے اسکا بھی اس سے بہت ملال تھا اور یہ بھی مشہور تھا کہ اس نے ملکہ الزبتھ کو شادی کا پیام بھیجا اس نے انکار کیا اس سبب سے وہ افروختہ خاطر ہوا۔ الغرض ایک سے تیس جہازیں لیسبن سے بقتصد فتح انگلستان روانہ ہو کر وراو پیرس واسے خدام جہاز کے قریب بیس ہزار سپاہی اور ۲۴۳۰۰۰ سرب توپہ رنجی تھی اور ساتھ ہی اسکے اس فوج قہار کی کمک کے لئے نواب پارما کے بڑا پرانا اور مشاق افسر تھا چالیس ہزار آدمی لیکر ساحل فلندز میں سے چلا۔ اس فوج بحری کا سپہ سالار نواب میڈینا سیدونیا تھا جو پہلے سردار سینٹا کرویز کے دفعتہ مر جانے کے بعد اس عہدہ پر مقرر کیا گیا تھا۔ انگلستان

سے قتل کرنے کا وجہ ملکہ عظمیٰ الزبتھ کے نام پر قیامت تک باقی رہے گا۔

اس ملکہ کے عہد دولت میں انگلستان کی شوکت و سطوت بحری بھی خوب چمکی۔ اہل اسپانیہ و ہالند و پرتگال نے نامعلوم دریاؤں کے ظاہر کرنے میں تقدیم کی اور اہل انگلستان بھی اونکے دھڑے پر چلے۔ سر جان ہاکنس نے ساحل گنی کا سراغ لگایا اور ماداغاسکار نے زمرستان بحر شمالی کو قطع کیا اور سر فرانسیس ڈریک اس ہورن کے گرد دورہ کر کے اور بحر الکاہل ذخار کوٹے کر کے ساحل ہندوستان پر پہنچا اور اس گدھوچ کی راہ سے وطن باؤف کو مراجعت کی اور کتنا بڑا نام حاصل کیا کہ پہلے یہی انگریزی جہاز ان تمام دنیا کے گرد گھوم آیا۔ سر والٹرس لیلی نے ساحل امریکا پر بستی بسائی اور اپنی ملکہ کی خاطر سے اس کا نام ورجینیا (باکرہ) رکھا۔ حق تعالیٰ نے ایسی ایسی نعمتیں ہندو کو عطا فرمائیں مگر اونکی بد نیستی دیکھا چاہیے کہ جہاز انون نے یہ بدعت شروع کی کہ جب کوئی اسپانیہ کے خزانہ کا جہاز راہ میں

ماترینہ عبارت تو اس کا مقتضی ہے کہ ملکہ الزبتھ کی خاطر سے کہ وہ ہمیشہ باکرہ رہی یہ لفظ شادی نہیں کی اس بستی کا نام ورجینیا (عزرا) رکھا تھا مگر شاید اسے حضرت مریم عزرا کی طرف کنایہ ہو۔

منسبت سے خلاصی پاؤں مگر کوئی اوسکی طرف سے گفتگو کرنے والا نہ تھا اور وہ دشمنوں کے سامنے اکیلی بیخوف گھری تھی اور اوسکا حسن کہ کسی زمانہ میں شہرہ آفاق تھا بسبب قید دراز کہ بے رونق ہو گیا تھا۔ شاہزادی نے ہر سوال کا جواب صاف اور جلد دیا اور کہا کہ گواہوں کو میرے سامنے تو لاؤ مگر کوئی گواہ نہ لایا اور تھوڑی دیر میں اوسکو قتل کا حکم سنادیا۔ لیکن اوسکے قتل کا ممکنہ ملکہ الزبتھ نے بکراہت ظاہری یا واقعی روک رکھا اور اس اثنا میں ہنری ہم شاہ فرانس نے بھی اوس شاہزادی کی طرف سے جسکے قتل کا فتویٰ جاری ہو چکا تھا بہت سخت گفتگو کی اور چیمپس ششم شاہ اسکات لینڈ نے بھی اپنی مان کی جان بری کیواسلے کچھ خفیف سی کوشش کی۔ آخر الامر ملکہ الزبتھ نے میوری کے قتل نامہ پر دستخط کر دئے اور اپنے وزیر ڈیوہین کے ہاتھ وہ قتل نامہ داروغہ دیوان خانہ پاس بھیجا کہ اوسپر مہر سلطانی ثبت کی جائے۔ دوسرے دن ملکہ نے یہ حکم منسوخ کر دیا مگر اب کیا ہو سکتا تھا مہر سلطانی قتل نامہ پر ثبت ہو چکی تھی اور وہ قتل گاہ خود سانگی کو روانہ بھی ہو چکا تھا۔ اس واقعہ کے ایک تفسیریں علی التبع شاہزادی میوری یا دکار خانہ ان سلامیت استوارٹ بسن چل سالگی قتل کی گئی۔ اس شاہزادی کا قصور و خطا جو کچھ ہو سو ہو مگر انیس برس کی قید شدہ بین جواذیت اوسے پہنچی وہ دو چہرہ سزا کے برابر تھی اور اوست اس ظلم و ستم

الزبتہ کے نافذ ہوئے تھے۔ قانون امامت پادشاہ کو موجب تمام پادری اور ملازمین سرکاری مامور تھے کہ اس بات کی قسم کھاتین کہ ملکہ الزبتہ امور دینی و دنیوی اور مقدمات کلیسائی و ملکی دونوں کی مالک و مختار ہے اور کسی غیر ملک کے پادشاہ کو یہ استحقاق نہیں ہے کہ انگلستان کے مقدمات میں دخل دے سکے۔ یہ قانون بالذات پوپ کی نقض خلافت کے واسطے جاری کیا گیا تھا کہ وہ اب تک حکومت انگلستان کا مدعی تھا۔ قانون تقلید مذہب مختار بوجہ عقوبات شدیدہ سوائے مذہب مختار و طریقہ مرعیتہ عبادت کے اور تمام طرق و اخارج عبادت سے مانع تھا۔ ان قوانین کے سبب سے بہت سی لوگ فرقہ کیٹھولک کے قتل کئے گئے اور فرقہ پیورٹن کے لوگ بھی اکثر انکی متابعت کرنے سے قید اور جرمانون میں مبتلا ہوئے اور اسوجہ سے اونکا لقب خوارج ہو گیا۔

اٹھارہ برس سے زیادہ عرصہ تک میڈری شاہزادی اسکات لینڈ انگلستان کے مجلس میں پڑی رہی۔ یہ شاہزادی ۱۸۶۱ء میں انگلستان میں بھاگ آئی تھی اور دوسری برس نواب نور فاک نے کہ امراے انگلستان میں سب سے اوّل تھا اور پکا کیٹھولک اور بہت حمیدہ خصائل تھا ملکہ موصوفہ کو شادی کا پیام دیا۔ البتہ یہ امر خطرناک تھا اور الزبتہ کی خفگی کا باعث ہوا

کہ فرانسیس کے اہل پرائسٹنٹ کا سردار تھا شہر ہیڈور پر ایک انگلستان کا قبضہ کروادیا مگر برٹش روز سے بھی کم مدت میں وہ شہر حکومت انگریزی سے نکل گیا۔

اب وہ پیشوایانِ فرقہ پرائسٹنٹ جو اسمتھ فیلڈ کے شعلہ آتش نشان سے بچکر بلا دیورس پ میں منتشر ہو گئے تھے انگلستان میں پھرتے اور کچھ عرصہ تک کلیسا و انگلند کے مقلد رہے مگر جب ان سے یہ اصرار کیا گیا کہ ملکہ الوبتہ کو امامِ اعظم کلیسا جانو تو وہ چند ہی سال میں زمرہ تابعینِ کلیسا سے انگلند سے علیحدہ ہو گئے اور چونکہ وہ چاہتے تھے کہ طریقہ رائج سے پاکیزہ تر اور صاف تر مسلک مقرر ہو لہذا ان کا نام پیورٹن (فرقہ صافیہ) ہو گیا۔ اس فرقہ جدید کے لوگ جبہٴ آسقفی اور نشانِ صلیب نہ گام اصطلاح اور استعمال کتاب ادعیہ مخصوصہ اور ترمین کنائس تصویر کاغذی و حجری اور تلوین ابواب کنائس اور حکومت مذہبی اساتذہ ان امور پر قانع و معترض ہوئے اور فرقہ پیورٹن کی مخالفت و انحراف کا باعث قانونِ امامتِ پادشاہ اور قانونِ تقلیدِ مذہب مختار ہوئے کہ یہ دونوں تھوڑی ہی مدت بعد بلکس ملکہ

۱۔ یہ ایک خاص قسم کا سفید جامہ ہوتا ہے کہ پوری لوگ بوقت نماز جماعت پہننا شروع اور
بعض فرقے اسی شہ پر صحتِ عبادت جانتے ہیں ۱۲۔

نڈرلنڈس۔ خاصۃً ان ملکوں سے ملکہ الزبتھ کو مقدمات
 سیاست درپیش رہی۔ جب میڈری ملکہ اسکاتلنڈ کی شادی
 فرانسیس دوم ولیم شاہ فرانس سے ہوئی تو اس نسبت کے
 سبب سو ان دونوں ملکوں میں سابق سے بھی زیادہ اتحاد ہو گیا۔ ملکہ
 موصوفہ نے دو ملکوں کی سلطنت پر بھی قناعت نہ کی بلکہ انگلستان
 کی سلطنت کا دعوے بھی اس بنیاد پر کیا کہ الزبتھ تو غیر صبیحہ نسب
 قرار پا چکی ہے لہذا اس کے بعد میں سلطنت کی وارث ہون کہ میں
 شاہ ہنری ہفتم کی بڑی بیٹی مارگریٹ کی اولاد سے ہوں۔
 ملکہ الزبتھ نے یہ قصور شاہزادی میڈری کا کہی نہ معاف کیا اور
 جب یہ شاہزادی نو برس کے سن میں بیوہ ہو کے فرانسیس سے چلی آئی
 اور سات برس اپنے ملک اسکاتلنڈ میں بلا موصیت میں
 مبتلا رہ کر وہاں سے بھاگی اور سرحد جنوبی کوٹے کر کے ملکہ انگلستان
 سے طالب امان ہوئی تو اس نے رقیب سمجھ کر اس پر رحم نہ کھایا اور
 جھانچا نہ میں ڈلوادیا۔ تھوڑی مدت بعد ملکہ میڈری کے فرانسیس
 چلے آنے کے اس ملک میں جنگ خانگی شروع ہوئی اور یہ لڑائی بھی
 مثل اور بڑی لڑائیوں کے جو سو برس تک بعد حادثہ مذہب
 پراسٹنٹ یوسپ۔ میں ہوا کہین درمیان مشرق
 پراسٹنٹ اور فرقہ کی تھولک کے ہوئی۔ ملکہ انگلستان ایل
 پراسٹنٹ کی طرف ہو گئی اور ۱۵۶۲ء میں شاہزادہ کوئی نڈی

پاچه پنجم

عمر ملکہ الزبتہ سنہ ولادت ۱۵۳۲ء۔

سنہ جلوس ۱۵۵۱ء۔ سنہ وفات ۱۵۶۷ء

جب شاہزادی الزبتہ تخت سلطنت پر جلوہ افروز ہوئی تو خوشی کے گھنٹے بجے اور آگ روشن کی گئی۔ یہ شاہزادی شاہ ہنری ششم اور ملکہ این بولین کی بیٹی تھی۔ جب تک اسکی بہن ملکہ میری جیتی رہی جب تک وہ محسوس ہینفیلڈ میں رہی اور اگرچہ پرانے نام آزاد تھی مگر فی آئینہ قید تھی۔ جب یہ ملکہ پادشاہ ہوئی تو پہلے اسنے مذہب پروٹسٹنٹ کے بحال کرنے کی تدبیر کی اور اس کی تکمیل ۱۵۶۲ء میں ہوئی جبکہ بیا لیس اعتقادات مذہبی نہیں کہ جس اسقف از مرتب کیا تھا اونہیں گٹھا کر انٹالیس اعتقادات کردئے اور کلیسا سے انگلستان اوس بہیت پر قائم کیا گیا جس طرح پرکہ وہ اب ہے۔ جس شخص بدتر سیاست دان کی صلاح سے ملکہ الزبتہ نے یہ تغیر اعتقادات مذہبی میں کیا اور اہم معاملات سلطنت کو انجام دیا وہ ولیم سیسل تھا جو بعد اوسکے مخاطب بہ نواب بولی ہوا۔

اسکاٹ لینڈ۔ فرانس۔ اسپانیہ۔ اور

ملکہ میری اکثر بیمار رہتی تھی اور مرض استسقا میں مبتلا تھی اور اب اوسکا دل بھی نالان و پریشان رہتا تھا اور شہر کیلی کے جانور کا ایسا سدہ غلیم ہوا کہ وہ اکثر کہا کرتی تھی کہ مرنیکے بعد بھی اس شہر کا نام میرے دل پر لکھا رہے گا۔ علاوہ برین اوسکا شوہر بھی اوسپر مطلق توجہ نہ کرتا تھا اور وہ جانتی تھی کہ عایا مجھے ناراض ہے اور مجھے کوئی اولاد نہیں ہے اور میری سوتیلی بہن الزبتھ جسکا مذہب میرے دین کے خلاف ہے یعنی وہ پوائسٹنٹ ہے اور میری سوتیلی ماں این بولین کی بیٹی ہے میرے بعد پادشاہ ہوگی غرض ایسے ایسے صدمات سے اوسو تپ کہنہ لاحق ہوئی اور اوستے وہ ہلاک ہوئی۔

اگرچہ حق تعالیٰ بنائے کی بہتری کے واسطے اوسے غم دیا اور مگر ملکہ میری نے چھپن میں ایسے سدے اوٹھائے تھے کہ اوسکا دل سخت ہو گیا تھا اور مزاج میں درشتی آگئی تھی اور مذہب پوائسٹنٹ سے اوسے سب سے زیادہ عداوت تھی پس بعض اوقات اسے شاہزادی کوہم میں سیسفا کہ کے لقب سے ملقب کرین میں لازم آتا کہ اسکے حال پر مہرت و مانت کرین کہ اسنے بسبب غلبہ حرارت مذہبی کے رحم کو بھی نبلا دیا کہ یہ عورت کی عادت جلتی ہے اور اوستے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ کوئی ارمان اوسکا نہ نکلا اور کوئی آرزو اوسکے دل کی نہ برآئی۔

آتش فشان میں ڈال دیا یہاں تک کہ وہ چمک کر لاپرواہ اور کئی ہفتے جا گیا کہ
کہا کہ یہ نالائق ہاتھ اسے قابض تھا اور جب اس کے ہاتھ میں آگ
لگی تو اس کے چہرہ سے آثار درد و اطم مطلق نہ معلوم ہر سانس سے آواز جیسا
وہ جل گیا تو اس کا دل خاکستر حیرت منور ختمہ میں سے نکل گیا وہ عالم ہوا۔

اگرچہ ملکہ صیبری کو اپنی شوہر فلپ دوم بادشاہ اسپینا نے
کی سروسری اور بے اعتنائی کا براہِ عمدہ تھا مگر جب وہ شاہ فرانسس
سے لڑنے پر آمادہ ہوا تو وہ اس کی شہر یکساں ہوئی اور انگریزی فوج
نڈرلینڈس میں پہنچی اور اس کو قلعہ ہیلینڈس کی فائز سے
مغلوب کرنے میں سپاہ اسپانیا کی مدد کی مگر اس خفیہ شہر کے
بعد فوج انگریزی نے نقصان عظیم اٹھایا۔ عیسوی شہر سرامین
نواب گائیس شہر کیلی پر دفعۃً آپڑا اور چونکہ یہ شہر فرانسیس کے پتہ
میں واقع تھا اور قلعہ میں بھی بہت کم لوگ رہ گئے تھے کیونکہ حکام
انگریزی کا قاعدہ تھا کہ بلحاظ کفایت و قلت خمدیچ بہت سے
فوج کو موسم خریف میں قلعہ سے درخواست کر دیتے تھے لہذا جب
سپاہ فرانسیس نے خشکی اور تری دونوں طرف سے حملہ کیا تو شہر کیلی
کہ فرانسیس کی کنجی تھی اور اڈہ و راڈہ سوم کے وقت سے انگریزوں
کے قبضہ میں تھا آٹھ ہی روز کے عرصہ میں ان سے بچھن
گیا۔

سفارہ کے ظلم و ستم سہلہ اک ہوا بعد اس کے ٹھوہرا سقف گلو سٹر
یون گھنٹہ نہایت درد و الم میں مبتلا رہا اور اس نے ایک ہاتھ تو اپنا
لٹکا دیا اور دوسرے ہاتھ سے خوب چھاتی پٹی اور اس قدر بزدلی
کہ اس کی زبان بوجھ گئی اور بولنے سے عاجز ہو گیا۔ سر ڈلی اسقف
لن بن اولیٹس جو کسی زمانہ میں ورس سٹر کا اسقف تھا یہ دونوں
پادری ساتھ مقام اکسفرڈ میں زندہ جلا دے گئے چنانچہ لکھا
ہے کہ جب لیٹس کے اعصار لاغر کو لکڑی میں باندھ دیا تو اس نے
اپنے ہمدرد سر ڈلی سے کہا کہ امی بھاتی خوش اور لبشاش رہو
آج ہم انگلستان میں ایسی مشعل (ہدایت) روشن کریں گے کہ
خدا سے امید ہے کہ وہ کبھی نہ بجھے گی۔ آخر بارود کا تھیلا
ان دونوں کے گرد رکھ کے آگ دیدی اور لیٹس تو یکبارگی اُڑ
گیا سر ڈلی کی جان آہستہ آہستہ نکلی

سہ طاعرین کی نیہ کو بھی قتل کرنے لیچاے اور چونکہ وہ قید
دراز سے شکستہ دل ہو گیا تھا اور اسے جان بخشی اور عزت افزائی
کا وہ دیکھا انداز سے طمع دامنی ہوئی اور وہ مذہب پرالسنٹ کے
اشراف و ارباب پر راضی ہو گیا مگر پھر جو اس نے اپنے مقام پر غور و
تأمل کیا تو بہت ناوم و پشیمان ہوا اور جو مذہب اختیار کیا تھا اس
کا نہ ثابت قدم رہا اور مرنے سے نہ ڈرا بلکہ خود اپنا ہاتھ شعلے

ہو گئی۔ القصبہ تین برس کے عرصہ میں ۲۸۸ مرد و عورت و اطفال اس سبب سو کرے اور کا مذہب پر اسٹینٹ تھانڈہ جلا دئے گئے اور ہزار ہا آدمی اسے خفیف تر عقوبات میں مبتلا ہوئے۔ ان غیر انگیز حادثوں کا ظہور مقام اسمتہ فیلڈ واقع لنڈن میں ہوا جہاں اکثر اشخاص محکوم بہ عقوبت موت ہو کر دھکتی ہوئی آگ کی شعلوں میں جلا کر ہو گئے اور ہزار پادریوں سے زیادہ ممبروں پر سے آثار یہ گئے اور جوان میں سے بچ گئے وہ اس طوفان عظیم سے بھاگ کر بڑا عظم یورپ میں عافیت گزین ہوئے۔ یہ پادری اکثر شہر فرسٹ فرسٹ اور جینوا میں مقیم ہوئے اور انہیں کے زمرہ سے جان لوکس مذہب ملٹر اسکات لنڈن اور فوکس مصنف کتاب الشہداء اور کورڈیل مترجم صحف سماویہ تھے اور چونکہ یہ پادری زمانہ جلائے وطن میں لوگوں کی صحبت میں رہے جو بڑا عظم یورپ میں مذہب پر اسٹینٹ اسکات کے پیشوا تھے لہذا انھوں نے ملٹر مذہب کے اعتقادات و اعمال کا علم صحیح حاصل کیا اور جب انگلستان کو مراجعت کی تو اس فرقہ کی بناؤ الی جسے پیورٹائی (فرقہ صافیہ) کہتے ہیں اور بعد چند مدت کے یہ فرقہ انگلستان میں بہت مشہور و معروف ہو گیا۔

پہلے جان روجرس خاوم کلیسائے سینٹ ہال ملکہ

اب لندن میں بھی جاری ہوگی۔ انقض منلع ڈیون اور منلع کینٹ
میں بلوے ہوا۔ ڈیون کا فساد تو آسانی دفع ہو گیا مگر اہل کینٹ
نے سٹیم لٹ اور ویسٹ منسٹر چیمین لیا بعد اسکے وہ بھی غلوہ
وہ تہور ہوئے اور اونکا سرگروہ سرٹاکس وائیٹ مقام ٹینیل بار
پر گرفتار ہوا اور قتل کیا گیا اور چار سے آدمی اسکے ساتھیوں میں سے
بھی قتل کئے گئے۔ اس عذر میں نواب سفلٹ بھی شریک تھا اور اسکا
گناہ اسکی بیٹی جین کی بی اور اسکے شوہر کے قتل کا حیا معقول
ہاتھ لگا اور یہ شاہزادی اور اسکا شوہر جس ٹاکور کو اندر قتل کئے گئے مگر پھر اسکے
شوہر ڈیوی کو قتل کیا اور اسکی خون آلود لاش کرایس ہوا وہ بھی قتل کر ڈیوی
اور اسنے باطینان و بشارت جان دی اور مرتے دم تک اپنی دین میں
ثبات قدم رہی۔ تھوڑی دیر قبل اپنے قتل ہونے کے اسنے ایک یونانی
نسخہ مصنف ساویہ کا اپنی بہن کو بطور ہدیہ آخری کے بھیجا اور تھوڑے عرصہ
کے بعد اسکا باپ بھی قتل کیا گیا۔

اب وہ ظلم و تعدی شدید شروع ہوئی جسکے سبب سے
ملکہ ایلے انگلستان کا نام صیری سفاک ہو گیا۔ کارڈنل
پول نائب امام روم (پوپ) نے کہ انگلستان کے خاندان شاہی
سے تھاناکہ بدعشوہ درگد کی صلاح دی مگر گارڈنر اور بونواسٹین
نے سدائے بکشید و بسوزید بلند کی اور ملکہ کی رائے بھی افسر مشتق

کے حاصل کرینگے واسطی ملکہ نے شاہ اسپانیہ سے شادی کر لی اور ماہ جولائی ۱۷۰۲ء
 میں ملکہ کا عقد فلپ پیر شہنشاہ چارلس و وارث سلطنت اسپانیہ
 ہوا اور دوسرے سال فلپ سریر آراے ملک مذکور ہوا۔ اس عقد سے کہ
 سلاطین کی تھوڑی المذہب سے ہوا تھا ملکہ کا حوصلہ بھی نکلا اور وہ
 معشوق بھی نصیب ہوا کہ وہ فلپ پر عاشق تھی مگر فلپ کی طبیعت
 چند ہی روز میں اپنی زوجہ کے حسد اور بد مزاجی سے برخاستہ ہو گئی اور
 ایک سبب اس کا یہ بھی ہوا کہ بی بی میان سے گیارہ برس بڑی تھی اور
 چونکہ رعایاے انگلستان بھی اس شاہزادہ کے کبر و غرور سے خوش تھی
 لہذا وہ برس روز کے اندر ہی اس ملک سے چلا گیا اور عرصہ اربعین
 فقط چند روز کے واسطے پھر آیا مگر بعد اوسکے پھر کبھی اپنی بی بی کے
 دیکھنے کو نہ آیا۔

تمام قوم انگریز اس شادی سے ناراض تھی اور سب کہتے
 کہ اب چند ہی روز میں انگلستان ملک اسپانیہ کا ایک صوبہ
 بنے گا اور وہ عدالت سراپا ظلم و بدعت یعنی دارالقصاص
 عدالت کا نام انکو دپیشن تھا اور یہ شاہ فرڈیننڈ و ملکہ ازابلا کے وقت
 اندلس میں اس غرض خاص سے متعین ہوئی تھی کہ منکرین مذہب کی تھوڑی
 کی بجائی تھی چنانچہ اس عدالت سراپا ظلم کو حکم ہو ہزار بیگناہ عرق و ضرب و دیگر
 یہ سے قتل کیے گئے اس سبب اس کا نام دارالقصاص رکھا گیا۔

ہر جگہ خطاب میسر می ملکہ اوٹے انگلستان او سکی منادی کروادی
نواب نور فتح پور لند اور نواب سفلٹ اور امیر گل فز د ڈڈلی
اور شاہزادی جیان گئی یہ سب قید کئے گئے اور نواب نور فتح پور لند
تو فوراً قتل کیا گیا مگر اور قیدی کچھ روز بچے رہے

ملکہ میسرانی کے حمایت کرنے والوں کے پاس دلیل قوی یہ
تھی کہ اوسکا دعویٰ نسبت سلطنت کے سب پر اوٹے واقعہ ہے۔
ملکہ مذکورہ کا سن اب تین برس کا تھا اور اپنی مان کی ذلت اور اپنی
بے آبروئی سے اوسکا مزاج چڑچڑا ہو گیا تھا مگر مذہب کی تھوٹ
کی دل سے مستند تھی اور اوسکا مقصد عظیم یہ تھا کہ وہ مذہب بہمان
شان و شوکت اور عظمت و سطوت انگلستان میں از سر نو قائم ہو جا
پس مجبوراً جلوس تخت سلطنت اور سوار او قسطنطین کی تھوٹ مذہب
کو قید سے رہا کر دیا اور گارڈن اور بو تو کو عہدہ استغنیٰ پر بحال
کر دیا اور نواب نور فاک کو خلاص کر دیا اور میرٹھامرومان منسلح
سفلٹ سے نفس غمد کیا کہ وہ قوانین مذہبی جنہیں اڈورڈ ششم
نے جاری کیا تھا منسوخ کر دے اور کئی نفس و سر ڈلی و لیٹن و
دیگر پیشوایان مذہب پر اسٹینٹ کو مجبور کیا۔ غرض ملکہ کی ان
حرکات سے تمام انگلستان خائف و ترسان تھا مگر ابھی سے بھی بدتر
ایک امر ہو نیا لایا تھا۔ وہ یہ تھا کہ اس مقصد عظیم (یعنی مذہب کی تھوٹ)

باب پنجم

عہد ملکہ میڈری اوّلے سینہ ولادت ۱۵۱۶ء۔

سنہ جلوس ۱۵۵۳ء۔ سنہ وفات ۱۵۵۸ء۔

بعد وفات اڈورڈ ششم کے لیڈی جین کی بی نواب نورفہم لنڈ کے حکم سے فوراً پادشاہ کی گئی۔ اس شاہزادی کا سن کل سولہ برس کا تھا اور بڑی ذی کمال اور خوبصورت اور خوش سیرت تھی۔ پادشاہ متوفی کے ساتھ اسے یونانی اور لاطینی زبانیں پڑھی تھیں اور اسکی طرح یہ بھی تنہائی اور عزت گزینی کو دوست رکھتی تھی۔ جو آفتین پادشاہت کو لازم ہیں اونسے وہ بہت خائف تھی اور اونسے بے جبر و اکراہ سے اپنے خسر (یعنی نورفہم لنڈ) کے حکم کو کیا مگر وہ کیونکر پادشاہ ہو سکتی تھی کہ رعیت کا دل تو شاہزادی میڈری مائل تھا کہ وہ ملکہ کی جھانین (زوجہ اولیٰ ہنری ہشتم) کی بی بی اور اونسے ضلع سٹاک سے خط لکھ لکھ کر بڑے بڑے راکین دولت کو اپنی طرف جمع کر لیا اور اسکی فوج روز بروز بڑھتی گئی مگر ادھر نواب نورفہم لنڈ سے کل چہ ہزار آدمی آئے اور ان میں سے بھی اکثر کھسکے جاتے تھے۔ الغرض رباب

سلاطین معاصرین

اسکات لند سنه وفات
ملکه میری

فرانس

فرانسس اول ۱۵۴۷
هنری دوم

اسپانیہ

چارلس اول

ترکستان مراوم

سلیمان اول

شہنشاہ جرمنی

چارلس پنجم

پوپ

پال دوم ۱۵۵۶
جولیئس سوم

فرانس کے ولی عہد سے منسوب ہے لہذا اب پادشاہت شاہزادہ
 ڈوہن سمیت کا حق ٹھہرا کہ وہ میڈی ٹیوٹس کی بیٹی ہو جو کسی
 میں فرانسیس کی ملکہ تھی اور بعد اوس کے رئیس زادی سفالت
 خطاب سے ممتاز ہوتی تھی لہذا اوس کے بعد سلطنت کی وارث
 اوسکی بیٹی لیڈی جین گئی تھی۔ از بسکہ پادشاہ
 کو مذہب پروٹسٹنٹ سے کمال خلوص محبت تھی لہذا وہ اس انتظام
 پر راضی ہو گیا اور اگرچہ بعض ارباب کو نسل نے اسپین پس و پیش کیا
 مگر آخر کو نواب نور تھہر لڈ کی راجہ کو علیحدہ اور فرانین پادشاہی پان
 مضمون جاری ہوئے کہ سلطنت انگلستان خاندان یونیورس کے
 شہنشاہ صفر کے کی طرف منتقل کی گئی

ہموز یہ امر طے ہوا تھا کہ پادشاہ بہت بیمار ہو گیا اور تپ دق
 آثار بدعیان ہوئے۔ نواب نور تھہر لڈ نے کہ ہر وقت پادشاہ کے
 کے قریب رہتا تھا اوسکا علاج ایک عورت سے متعلق کر دیا کہ بڑی
 مشہور تھی مگر اوسکی دوا سے پادشاہ کا حال زیادہ سقیم ہوا چنانچہ اسی
 سے شبہ ہوتا ہے کہ اوسے زہر دیکر مار ڈالا۔ پادشاہ نے سٹوارٹس
 مقام گن پنچمین انتقال کیا۔ یہ لڑکا نیک بخت اور فکر و خوش
 اور بڑا سلیم الطبع تھا۔ اوسکے ہاتھ کا لکھا ہوا روزنامہ حبیبین
 سلطنت کے سوانح لکھے ہیں اب تک عجیب خاصہ اگر نہ ہو تو

جستے اور سکی طمع کو تسکین ہوئی مگر اور سکا رقیب نواب سہم سہٹ اگرچہ
 عہدہ حافظ الملک سے معزول ہو گیا تھا لیکن پھر بھی ہر دل عزیز تھا۔
 اب اس رقیب کو فارت کرنیکا وقت آ گیا تھا آخر اس سے اس تہمت پر
 قید کیا کہ شمال کے ملک میں اس نے بلوچ کو دایا اور نواب نور محمد ہاں لندن
 دیگر اراکین دولت کے مار ڈالنے کی فکر میں تھا الغرض حافظ الملک
 معزول کی رو بکاری ستائیس امیرون کے اجلاس میں ہوئی جن میں نواب
 ونچسٹر نہر کونسل تھا اور اس پر جسرم غلیم ثابت کر کے
 ناورھیل پر قتل کیا۔ جب نواب حافظ الملک کے قتل کا وقت
 آیا تو لوگ اس کے غم کے مارے اس کے قصور و ن کو بھول گئے اور اس کے
 خون میں اپنے رومال تر کر کے گھروں میں اپنے مال کے ساتھ رکھے۔

اب نواب نور محمد ہاں لندن انگلستان پر حکمران تھا اور چونکہ
 چند مدت سے پادشاہ بیمار رہتا تھا لہذا اس نواب طاع کو شب و روز
 ہی خیال رہتا تھا کہ پادشاہ مرے تو سلطنت میرے خاندان کو ملے اور وہ
 شاہ اڈورڈ کو سمجھاتا تھا کہ آپ کی بھین یعنی شاہزادی صلیوی
 والی بہتہ تو پادشاہ ہو ہی نہیں سکتیں اس واسطے کہ پارلیمنٹ نے
 ایک خاص قانون میں اوشیں آپ کے والد کی اولاد وغیرہ حلال قرار
 دیا ہے اور نہ اسکاٹ لینڈ کی شاہزادی آپ کے بعد پادشاہ
 ہو سکتی ہے کیونکہ اول تو وہ غیر ملک کی شاہزادی ہے دوسرے پادشاہ

نہیں لڑی کا خطاب دیا تھا اور اب وہ کونسل تو لیت کا ممبر تھا اور سبب اپنی طمع کے کونسل میں بڑا آدمی ہو گیا تھا اور اب چونکہ وہ نواب سہمڑی کے فریق مخالف کا سرگروہ تھا لہذا اونسس سے ہماری اور زور آزمائی کرنے لگا۔

مگر اس زمانہ میں رعایا کی جو کیفیت تھی اس کا بیان کرنا ان دو طامع امیروں کے آپس کے چھکڑے لکھنے سے بہتر ہے پس واضح ہو کہ اگرچہ خانقاہوں میں بری باتیں ہوتی تھیں مگر پھر بھی ان سے بہت فائدے تھے۔ چنانچہ ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ غریب آدمی اور مسافرات کو خانقاہوں میں ملگتے تھے اور جو جاگیریں ان کو نامزد تھیں وہ چھوٹے چھوٹے زمینداروں کو معتدل قیمت پر بطور ٹھیکہ کے دی جاتی تھیں اور ان خانقاہوں کے مالک یعنی رہب ان زمینداروں سے رعایت کرتے تھے اور ان کا غلبہ بے عذر و منت خرید لیتے تھے۔ پس ان خانقاہوں کے شکست ہونے سے غدار و فساد برپا ہوا کیونکہ ایک کینہ و عناد لوگوں کے دل میں باقی تھا۔ قطع نظر زمینداروں کو الٰہی حروف کو تازہ شکایتیں پیدا ہوئیں اس کا سبب یہ ہوا کہ لوگوں کو ان کی اس قدر ضرورت ہوئی کہ بہت سی زمین مزرع اور بھون سے بھریوں کی چراگاہ کر دی اور کسانوں اور کاشتکاروں کو ضروری بہت کم باب ہو گئی اس پر طرہ یہ ہوا کہ مزدوری کی مقدار بہت کم ہو گئی

اور اس کا رخیرین کر نمل استغف اعظم نے سب سے زیادہ جدوجہد کی
اور اسکی اعانت سر ڈی اسٹیف لندن اور لیڈیم اسٹیف ورسٹر
نے بھی کی اور صحف سماویہ کو زیادہ تر عام و شائع کیا اور بنظر انخلاص عقابہ
حقہ از او ہام و دوساوس باطلہ بارہ خطبہ شہر کیے اور گرجون میں جو
مورقین اور تصویرین نصب تھیں اونھیں توڑ ڈالا اور لا طینی زبان
میں جو دعا پڑھی جاتی تھی اوستہ موقوف کر دیا اور اس کے مقام پر
وہ کتاب ادعیہ مقرر کی جو اب تک کلیسا و انگلستان میں پڑھی جاتی
ہے اور انگلستان کے اہل پوائسٹنٹ کیواسطے بایس اعتقادات
یا اصول دین منضبط کئے۔

سابق میں بیان کیا گیا کہ نواب سہرست نے بخون وال
حکومت اسکات لندن سے مراجعت کی اور فی الحقیقت لوگ اسکی
حکومت کے درپے تھے اور خود اسکا بھائی سپنمور امیر تھ جسے
شاہ ہنری ہشتم کی زن بیوہ سے شادی کر لی تھی اسکا جانی دشمن
تھا۔ اگرچہ سپنمور امیر تھ کے ٹاکور ہل پر قتل ہونے سے
یہ سازش توڑ گئی مگر اب ایک اور مقابلہ ایسا بیڈھب آپڑا کہ
نواب حافظ الملک کو لینے کے دینے پڑ گئے۔ ڈڈلی نواب
وارلڈ اس امیر ڈڈلی کا بیٹا تھا جو ہنری ہشتم کو زبردستی
لوگوں سے روپیہ دلا دیتا تھا اور اس کے بیٹے کو ہنری ہشتم نے

سے کہ دیجائے مگر اہل اسکاتلنڈ اس نسبت سے ناراض تھے
اور انھیں زبردستی اس نسبت پر راضی کرینکے واسطے نواب بہرہ رشتہ
اٹھارہ ہزار آدمیوں کی فوج سرحد جنوبی اسکاتلنڈ میں لیکیا
اور اس ملک کے متولی سلطنت نواب آسٹنٹ نے اس کا مقابلہ مقام
پینکی پر مسلحہ ہرا کے قریب کیا مگر شکست کھائی (۱۵ ستمبر ۱۷۴۵ء)۔ نواب
حافظ الملک نے اپنے زوال حکومت کی تدبیروں کی خبر سنکر لندن
کو مراجعت کی اور اس لڑائی کا خاتمہ ہو گیا مگر اہل انگلنڈ کو کچھ خاک
نفع نہوا بلکہ ان کی اس کوشش سے کہ اسکاتلنڈ والوں سے
زبردستی یہ نسبت قبول کروالیں وہ لوگ بھی اون میں سے برخلاف
ہو گئے جو کہ اس شادی سے راضی تھے اور نواب ہنٹلی نے کہا
کہ میں یہ شادی ناپسند نہیں ہے مگر جس طور سے شادی کی بات
چیت کی ہے وہ ہمارے خلاف ہے اور اسکاتلنڈ کی شاہزادی کو
کہ اس کی شادی حفاظت کی نظر سے فرانس میں بہجوا دیا۔

اس بادشاہ کے عہد میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ دین محمدیہ
کی تعمیل ہوئی اس واسطی کہ چونکہ نواب حافظ الملک مذہب پرانے
کا معتقد تھا لہذا اس نے اس امر میں اہتمام لینا کیا کہ نو عمر بادشاہ تکا و
لوگوں کی رسائی ہو جو دین محمدیہ کے معتقد ہوں۔ نواب بہرہ
کی حسن تدبیر اور سعی جمیل سے کلیسا و انگلستان کی وہ صورت ہو گئی جو آج

باب سوم

عہد شاہ اڈورڈ ششمینہ ولادت ۱۵۳۷ء -
سنہ جاوین ۱۵۴۷ء - سنہ وفات ۱۵۵۳ء

ہنری ہشتم کے وصیت نامہ میں یہ حکم لکھا تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ
جسکا سن اب دس برس کا تھا اٹھارہ برس کی عمر میں بالغ سمجھا جاوے
اور اس کے زمانہ نابالغی میں اٹھائیس امیرون اور قسپون کی کونسل
امور سلطنت کا انتظام کرے۔ اس کونسل نے کسی سردار کا ہونا
ضروری جانکر نواب ہنری ٹفسڈ کو بختاب حافظ الملک اپنا
سردار مقرر کیا کہ وہ ملکہ جین سپھنٹی کا بھائی اور پادشاہ کا مامو
تھا۔ بہت سے لوگوں کو درجہ امارت عنایت ہوا اور بھتوں کے
درجہ کی ترقی ہوئی۔ جن امیرون کو درجہ کی ترقی ہوئی ان میں سے
نواب حافظ الملک کو نواب ہنری ٹفسڈ کا خطاب ملا۔ کونسل
اسٹنٹ انکم کونسل تولیت کے ممبران اعلیٰ میں سے تھا۔

شاہ ہنری کے وصیت نامہ میں یہ حکم بھی لکھا تھا کہ اگر
مکین ہو تو شاہزادہ اڈورڈ کی شادی میوری شاہزادی اسکاتلنڈ

سند فو

فرانس

۱۵۱۵ع

لوي دوازدهم

فرانسس اول

اسپانيه

۱۵۱۴ع

فرديناند

چارلس اول

ترکستان مروم

۱۵۲۰ع

سليم اول

شهنشاه جبر منفي

۱۵۱۹ع

میکسلاين اول

چارلس پنجم

پوپ

۱۵۱۳ع

جوليس دوم

۱۵۲۱ع

ليو دهم

۱۵۲۳ع

ادريان ششم

۱۵۲۲ع

کامنط هفتم

پال سوم

شاہ حسنیٰ مین غرور اور خود بینی بہت تھی اور وہ اپنی
 علم پر نازان تھا اور جوانی مین اپنے حسن پر بھی مغرور تھا مگر خاتون
 تلون بلع اور عدم استقلال اور خود روی کے سبب سزاوے بڑے بڑے
 گناہ سرزد ہوئے اور او سے زیادہ بہت کم پادشاہان انگلستان
 خود سر و مملکت العینان ہوئے۔ اٹھارہ برس کے سن مین تو وہ بڑا حسیر
 اور رنگیلا جوان تھا اور علم موسیقی مین مشاق اور انشا پردازی مین
 طاق تھا مگر جب اس کا سن پینسٹھ برس کا ہوا تو وہ محض بیکار مضغیہ
 گوشت اور مجسم شہوات نفسانیت خبیثہ ہو گیا۔

حسنیٰ ہشتم کے عہد مین بڑا واقعہ تاریخی یہ ہوا کہ انگلستان
 مین مذہب پرائسٹنٹ کی بنیاد پڑی۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لینڈ

سنہ ۱۵۲۳ء

جیمس چارم

جیمس پنجم

ملکہ میری

ہاوس آف کامنز کا چاراد بجاتی تھا اور اس شہسپر قتل کیا گیا کہ سلطنت لینے کی فکر میں ہے اور اس کے جرم پر بڑی دغیل یہ پیش کی گئی کہ اس نے اپنی سپر شاہ آڈ وٹس مجاہد کا سرکہ بنوایا ہے حالانکہ وہ سرکہ اس کے بزرگون کے وقت سے چلا آتا تھا۔ نواب سٹری کا باب نواب نور فک بھی بیٹے کے ساتھ گرفتار ہوا تھا اور وہ بھی قید خانہ میں قتل کا منتظر تھا کہ ہنری کے مرینکی خبر آئی۔

کئی روز سے اہل وریار خوب جانتے تھے کہ پادشاہ مر رہا ہے مگر اس کے خوف سے کوئی زبان سے نہ نکال سکتا تھا آخر الام سر ایٹنی ڈینی نے پادشاہ کو آگاہ کیا کہ موت قریب ہے۔ تب پادشاہ نے کوئٹ اسقف اعظم کو یاد فرمایا مگر اسقف اعظم جب آیا جبکہ پادشاہ میں طاقت گتار نہ باقی رہی تھی۔ جب کہیں نے کہا کہ اپنا اعتقاد نسبت حضرت مسیح کے ظاہر کیجئے تو پادشاہ نے اس کا تھہ دبا دیا اور اس کی روح مفارقت کر گئی۔ اس پادشاہ فرچہ شادیاں تھیں اور تین اولاد تھے۔ قریب ایک مہینے پیشتر اپنی وفات کے اوسنے وصیت نامہ لکھا تھا جس کے بموجب شاہزادہ آڈ وٹس رٹ تحت وناج تھا بعد اس کے شاہزادی میڈی اوس کے بعد شاہزادی الزبتھ۔ یہ وصیت پادشاہ کی بعینہء محفل میں

آخر میں جنرل میسٹرم اسکات لنڈ اور فرانسیس کی لڑائیوں میں مشغول رہا مگر ان لڑائیوں کی تفصیل لکھنا کچھ ضرور نہیں ہے۔
 پادشاہ کی چھٹی بی بی کی تھکرا این پار امیر لیٹس کی زن ہو چکی۔
 اوس کے محلوں میں سے فقط یہ بی بی بیج گئی اگرچہ اسکا سر بھی کئی مرتبہ جا ہی چکا تھا۔ پادشاہ کا مزاج ایک تو خلقت سے سخت و درشت تھا اب زیادہ مٹا پے اور ایک ٹانگ میں ناسور پڑ جانے کے سبب سے وہ اور بھی بد مزاج ہو گیا تھا چنانچہ ایک روز اعتقادات مذہبی کے بارے میں ملکہ اور پادشاہ میں کچھ گفتگو ہوئی اور ملکہ نے اوس کے کلام کی رد کی اس پر پادشاہ ایسا غصہ ہوا کہ اوسے قید کر نیکا حکم دیا مگر ملکہ کے ایک دوست نے اتفاقاً اوس حکیمانہ کو دیکھ لیا اور اوسے کھدیا یا پھر جو پادشاہ سے ملاقات ہوئی تو ملکہ نے بحال انکسار و ناجزئی عرض کیا کہ عورت ناقص العقل ہوتی ہے اور میں آپ کی ہدایت کی نہایت شکر گزار ہوں غرض ملکہ کا غدر مقبول ہوا اور جب قاضی القضاۃ اوسے گرفتار کر نیکو آیا تو پادشاہ ڈاؤن کر کہا کہ پتلے جاؤ۔

سب سے آخر جو شخص اس پادشاہ جائز کے قہر میں مبتلا ہوا وہ ہما ویرڈ نواب سرتی تھا۔ یہ امیر سوا سطر مشہور ہے کہ اس نے انگریزی عالم ادب کو بہت رونق و بلادی اور بے شمار سے پیشتر اوش اشعار غیر مقفی تصنیف کئے۔ نواب موصوف ملکہ کی تھکرا این

قریب ڈیڑھ برس کو زمانہ تک تو ملکہ کیتھرائن ہاؤس^۱ کا حسن و جمال پادشاہ کے مطبوع خاطر رہا بعد اوسکے کچھ حالات موصوف اور سکی جوانی کو زمانہ کے مشہور ہوئے اور کسی نمبر نے ایک عرضی میں یہ حالات ملکہ کے لکھکر پادشاہ کو بھیجے پہلے تو پادشاہ نے اونکا یقین کیا لیکن جب کہ ملکہ نے خود اقرار کیا اور بہت سے گواہوں نے بحدی بیان کیا کہ وہ قبل شادی کے آوارہ و بیض تھی تو پادشاہ کی آتش حسد بھڑکی اور سوا ملکہ کے خون کے کوئی چیز اوسکو نہ بچھا سکی آخر ملکہ مقام ٹاؤسٹل پر قتل کی گئی اور اوسکو ساتھ ایک اور عورت لیدی سروسچفرڈ بھی قتل ہوئی کہ وہ اوسکے بدکاری میں شریک ہوئی تھی اور ملکہ این بولین خاصۃً اوسکی گواہی سے قتل کی گئی تھی۔

جس طرح شاہ ہنری نے اپنی شادیوں کے امر میں تلاموز^۲ طبع اور عدم استقلال ظاہر کیا اوس طرح امور مذہبی میں بھی تغیرات کئے چنانچہ پہلے جو اعتقادات سیدھے اوسنے مقرر کئے تھے اونپر بھی وہ قائم نہ رہا اور اب دو کتابیں پے در پے مشتمل ہیں اور ان میں مختلف و متناقض مسلک مقرر کئے اور سابق میں جو پادشاہ نے تلاوت صحیف سماویہ کی اجازت عام دی تھی اب اوسے بھی اشرف اور تجارت پر منحصر و محدود کر دیا۔

دیکھا آئی اوسے اوسکی صورت پسند آئی اور اوسے انگلستان میں طلب
 کیا مگر جب بادشاہ اس شاہزادی کے دیکھنے کو آیا تو اودے فلیڈمہ میں
 کی ٹیمبی گھوڑی میں خطاب دیا اسواسلیکہ اس شاہزادی میں نہ حسن
 تھانہ نزاکت تھی اور سوا اپنے ملک کی زبان کے اور کوئی زبان بجاتی
 تھی۔ الفتنہ کی قدر تاخیر کے بعد شادی ہوئی مگر بادشاہ نے اس
 مشاطہ گری کا قصور کس و مول کو ہرگز نہ معاف کیا اور اب تین
 باتوں کی فکر اوسے ہوئی ایک یہ کہ کس و مول سے انتقام لے
 دوسرے یہ کہ شاہزادی آئین کو طلاق دے تیسرے یہ کہ کیتھولک
 ہاؤس سے شادی کرے۔ اس ملکہ کا مذہب کیتھولک تھا
 اور یہ نواب نور فک کی بھتیجی تھی۔ چنانچہ ہی میں یہ تینوں مقصد
 بادشاہ کے حاصل ہوئے یعنی کس و مول کو بہت مت کفر و بدخواہی
 قتل کروا دیا اور ملکہ آئین کو اوس کی مرضی سے اپنے سے جدا کیا اور
 اہمیت العروہ انگلستان میں رہی اور تین ہزار روپیہ سالانہ پنشن
 پایا کی اور ملکہ کیتھولک ہاؤس کو بادشاہ نے اپنا ساتھ
 تخت پر بنایا۔ ملکہ مونا ووفہ کے تخت نشین ہونے سے چند قیر
 کیتھولک کے آپک کہ اوسکے ہم مذہب تھے بہت خوش ہوئے
 اور اوسکے اور کو وہ شکون نیک تھے۔ ملکہ جین سپنوس و
 آئین کلیس میں دیکھتھیں ہاؤس ان تین شاہزادیوں
 نے دین مذہب کی تائید و تقویت کی۔

میں تھانہ کلیسا اور روم کا تابع تھانہ مذہب جدید کا پابند بلکہ وہ اس بات
کی کوشش کرتا تھا کہ کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں فرقوں
کے قلوب کو اپنا آرا و عقائدِ مخترعہ پر مائل کرے یہاں تک کہ ان دونوں
فرقوں میں سے جن لوگوں نے اس کی راے سے مخالفت اعراض
کیا انہیں اس سے زندہ جلو ا دیا۔ پادشاہ کے مسائلِ مخترعہ کے
اعتقاداتِ سبعہ مقرر ہوئے جنہیں اوّل و اہتم یہ اعتقاد تھا
کہ سب لوگ مسئلہ قلبِ ماریتہ کو حق جانیں اور اسکے انکار کو
باعثِ قتل سمجھیں۔ چونکہ ان اعتقاداتِ سبعہ مخترعہ کو سب سے
بہت لوگ قتل ہوئے لہذا انہیں آئینِ خونین کہنے لگے۔ قریب
اسی زمانہ کے پارلیمنٹ نے حکمِ قطعی جاری کیا کہ جن امور کو پادشاہ
ہنری شہر کرے انہیں قوانینِ واجب العمل سمجھنا چاہیے۔
یہ حکم پارلیمنٹ کا کلاً و قاطبہ حقیقتِ آئین انگلستان کے خلاف
تھا کیونکہ اسے ضمناً شاہِ ہنری کو ایسا خود سر و مطلق العنان
کر دیا جیسا شہنشاہِ روس یا شاہِ ایران ہے

ہنری کی چوتھی بی بی آئن رئیسِ زادی کلیوس تھی
جس کا باپ پروٹسٹنٹ مذہب کا ایک شاہزادہ تھا۔ یہ شادی
کو رومول کی تجویز سے ہوئی تھی کہ اس سے یہ مقصود تھا کہ مذہبِ پروٹسٹنٹ
انگلستان میں مستحکم ہو جائے۔ الغرض شاہزادی مذکورہ کی تصویر یا شاہ

صلیب مسیحی اور جامِ مطہر نصب تھا۔ شہر یورک اور رگل کچھ دنوں ان لوگوں کے قبضہ میں رہا آخر بوعده عفو قصور اور شدتِ بارش سرما کے سبب سمودہ اپنے اپنے گھروں کو پھر گئے۔ دوسری سال کی شروع میں پھر بلوے ہوا مگر بیکار ہوا اور اسلٹ و دیگر سردارانِ فرقہ باغیہ قتل کئے گئے

ولادت و سرزندار جندسجکا نام بعد ادا سے رسومِ اصطلاح اڈہ و سڈر کھا گیا شاہِ ہنری کو سرورِ موفور ہوا اور اوسکی ولادت کی خوشی پادشاہ کو اسقدر ہوئی کہ ملکہ جین ہینڈ کے مرنے کا غم بھی بھول گیا اگرچہ چند ہی روز بعد ولادت شاہزادہ کے ملکہ نے انتقال کیا تھا

اگرچہ پادشاہ نے پوپ سے تو بالکل قطع کر دی تھی مگر وہ لیو تھس کا بھی دوست نہ تھا اور اب تک وہ قدیم اعتقادات پر ثابت تھا علی الخصوص عقیدہ قلبِ ناہیت پر جس کے یہ معنی ہیں کہ جو لوگ عشاءِ مقدس عیسوی تناول کرتے ہیں انھیں یہ سمجھنا چاہیے کہ وہ روٹی نہیں کھاتے نہ شراب پیتے ہیں بلکہ وہ روٹی اور شراب (معاذ اللہ) نفسِ الامر میں مقلوبِ الماہیت ہو کر حضرت مسیحؑ کا گوشت و خون ہو جاتے ہیں۔ الغرض ہنری پنچ ادھر

نسخہ کو سر دیل کو ترجمہ کتب مقدسہ کا ہر ضلع کے گرجے کے سستون
یا منبرین باندہ دیا گیا تاکہ جس شخص کا جی چاہے اس کی تلاوت کر دے
۱۹۲۹ء میں ایک اور ترجمہ صحف سماویہ کا بنام مصحف کبیر
مشہور ہوا۔ یہ ترجمہ کسٹنس کے اہتمام سے تیار ہوا تھا جو اب
کنڈوری کا اسقف اعظم تھا۔ ان نعمات غیر مترقبہ (سینے تبراہم
صحف سماویہ) کو لوگوں نے بخوشی قبول کیا اور کتاب مقدس کا
ایک ایک نسخہ خریدنے کے واسطے کہ اب تک وہ گران قیمت تھی
ہر گھر میں کچھ کچھ روپیہ جمع ہوا اور جو لوگ پڑھنا جانتے تھے اکثر
اونکے پاس سننے والوں کے بھیڑ لگی رہتی تھی اور سامعین کمال
توجہ و اشتیاق اس کلام پاک کو سنتے تھے جس میں حیات ابدی
کا وعدہ ہے

خاقا ہون کے شکست ہونے سے لوگ بہت ناخوش
ہوئے علی الخصوص اضلاع شمالی میں بہت شورش ہوئی اور دریائے
ٹونٹ کے شمال کے ملک میں چالیس ہزار آدمیوں نے بیکاسر براہ
کار ایک شخص اسٹک نامی تھا بلوے کیا۔ چونکہ ان لوگوں کا یہ
مقصود تھا کہ کلیسا و روم دینے مذہب قدیم کی تھوٹ کو
بحال کریں لہذا انھوں نے اس فساد کا نام جہاد فی سبیل اللہ
رکھا۔ ان باغیوں کے آگے آگے قس چلتے تھے اور ان کے علمبردار

بیچاری کے دوستوں میں سے فقط کوئٹہ کی طرف سے بولا۔
الغرض ملکہ مذکورہ کو پادشاہ کی خیانت و بیوفائی کی تمت لگا کے
قتل کا حکم دیا اور بوقت قتل وہ بٹاش رہی اور پادشاہ کے حق میں
وعائے خیر کی۔ اس شاہزادی کو ایک بیٹی الزبتھ تھی جو بعد چند مدت
کے ملکہ انگلستان ہوئی۔ دوسرے روز جین سپمور پادشاہ
کی محل بنیں

اس پادشاہ کے عہد میں مذہب پرائسٹنٹ کا مذاق
و مدار فقط بائبل (یعنی مجموعہ صحف سماویہ) پر ہو گیا۔ قریب
دویرہ سے برس کے گزرے تھے کہ جان وکلف نے کتب مقدسہ
سماویہ کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا تھا مگر ہنری ہشتم کے ابدار
عہد میں جو ترجمہ کتب مذکورہ کا انگلستان میں شائع تھا وہ ولیم ٹنڈیل
کا کیا ہوا تھا۔ یہ عالم مدرسہ عالیہ آکسفورڈ کا تعلیم یافتہ تھا اور ۱۵۲۶ء
میں اس نے کتب عہد جدید کا ترجمہ کر کے مشترک کیا پھر چار برس کو بعد
کتب عہد عتیق کا ترجمہ بھی مشترک کیا۔ ۱۵۳۵ء میں عالم موصوف
صوبہ فلیمنڈس میں زندہ جلادیا گیا اور اسی سال مایلسن
کو رڈیل نے کہ کیمبرج کے علما میں سے تھا کل صحف سماویہ
کا ترجمہ انگریزی زبان میں کر کے مشترک کیا۔ یہ ترجمہ صحف سماویہ
کے نسخہ لاطینی سے کئے گئے تھے اور پادشاہ کے حکم سے ایک ایک

قانون فیوڈل سسٹم کی بڑی بڑی خرابیاں اب تک
ملک ویلس میں باقی تھیں۔ اوس ملک کے امرا و غدار اپنے
اپنے ضلعوں میں کوس لین الملک بجاتے تھے اور ہمیشہ باہم
مجادلہ و مقاتلہ کیا کرتے تھے اور ہر روز خونریزی اور نہب اموال
اونکا شعار ہو گیا تھا مگر اب ان امراے سرکش کے اختیارات
سلب ہو گئے اور ہر مقام پر قوانین انگریزی جاری و نافذ
کئے گئے۔ اسی زمانہ سے چوبیس ممبر اہل ویلس کی طرف سے
پارلیمنٹ میں شریک شوراے ہوئے اور اب وہ ملک حقیقۃً انگلستان
سے متحد ہو گیا۔

دھرم پاشتم کی بیاہتابی بی ملکہ کیتھلین نے ۶ جنوری
۱۵۳۶ء میں انتقال کیا اور اوس سال ۱۹ مئی کو اوسکی سوت
این بولین قتل کی گئی۔ جب تک ملکہ کیتھلین کے طلاق کا
مقدمہ طے نہوا تھا جب تک تو پادشاہ این بولین کا عاشق زار
رہا مگر جب پادشاہ کے مراد بر آتی (یعنی خاص محل کو طلاق
ہو گیا) تو اب خرد محل سے بھی بے اعتنائی و سرد مہری کرنے
لگا اور اوسکی طبیعت بے ثبات ایک اور معشوقہ نازک اداپر
فریفتہ ہوئی جسکا نام جین سیمور تھا۔ این بولین کے
دشمنوں نے اوسکی طرف سے پادشاہ کے کان بھرے اور اوس

کے کفر و الحاد کا فتوے دیدیا مگر پادشاہ نے اوسکی ایک نہ سنی

اب پادشاہ نے مصمم ارادہ کیا کہ خانقاہین شکست کر دے اور کرومول نے جسے کل اختیار کلیسا کا دیا گیا تھا اور نائب امام کا خطاب عنایت ہوا تھا خانقاہوں کو توڑنا شروع کیا۔ بہت لوگوں کی رائے میں خانقاہوں کے شکست کرنے کی معقول وجہیں تھیں اور وہ کہتے تھے کہ اکثر راہب فاسق و فاجر ہوتے ہیں اور اکثر خانقاہین دار الفسق ہیں مگر پادشاہ نے اونکے فسق و فجور کے سبب سزا و عین نہیں شکست کیا بلکہ اونکے برباد کرنے سے اوسکی یہ غرض تھی کہ پوپ کی حکومت بالکل زائل ہو جائے اور راہبوں کی دولت خزانہ شاہی میں داخل ہو۔ الغرض پارلیمنٹ نے کہ ہمہ تن پادشاہ کی مطیع تھی اور اب اوسکا چھٹھا اجلاس تھا ایک قانون جاری کیا کہ جتنی خانقاہوں کی آمدنی دو ہزار روپیہ سالانہ سے کم ہے وہ شکست کی جائیں۔ تین برس کے بعد بری خانقاہیں بھی برباد کی گئیں اور کل ۳۲۱۹ عبادت خانے بالکل خراب و برباد کر دئے گئے اور اونکی سالانہ آمدنی کہ ۱۹۱۰۰۰ تھی پادشاہ کے ہاتھ لگی اور اونکو عوض میں چھ علاقے اسقفون کے مقرر کئے گئے

کی خبر پوپ کو پہنچی تو اس نے بہت غضبناک ہو کر کہا کہ اگر بادشاہ پھرنی
ملکہ کی تھلہاں کی طرف پھر نہ رجوع کرے گا تو اسے ملعون کر دوں گا اگر بادشاہ
بھی ایسا جن تھا کہ اس دھمکی سے ذرا بھی نہ پسپا۔

جب طلاق کا مقدمہ طے ہو گیا تو اب یہ امر محل نزاع رہا کہ
کلیسا سے انگلستان کا امام کون ہے بادشاہ یا پوپ۔ یہ امر بھی ۱۵۳۴ء
کی پارلیمنٹ نے مفصل کر دیا اور منصب امامت مع کل اختیارات متعلقہ
ان بادشاہ کو عنایت کیا۔ قریب اس زمانہ کے ضلع کینٹ میں ایک
پاک بی بی پیدا ہوئیں یہ عورت مجنون و مصروع تھی اور عقائد جدیدہ کی مذمت میں
برائی تھی اور بادشاہ کو کوسنی دیتی تھی کہ اسنو ملکہ کی تھلہاں میں سو ایسا
سلوک کیا۔ اس مجنونہ کا اصلی نام الزبتھ برٹن تھا اور بعض اشخاص
نے یہ اظہار کیا کہ یہ عورت فقط مفسدون کے اغواء سے یہ باتیں کرتی ہے
پس اس کے اغوا کرنے والے بھی اکثر اس کے ساتھ قتل کئے گئے۔ مگر وہ
بہت بڑے شخص اس بادشاہ چارل کے قہر سے ہلاک ہوئے یعنی جان شہر
انقلابی اور چیمبرلین اور سر ٹامس مور جسکی کتاب اٹوپیا مشہور
ہے۔ یہ دونوں شخص نامی ملکہ امین اس جرم پر قتل کیے گئے کہ انھوں
نے بادشاہ کی امامت کا انکار کیا تھا۔ اب بادشاہ انگلستان سے اور
پوپ سے بالکل قطع ہو گئی اور اس زمانہ کی کلیسا سے انگلستان
اتر ایک علیحدہ مسلک ہو گیا۔ پوپ پال دوم خلیفہ وقت فرانسہ پھرنی

بن پری۔ کرومول نے بھی اس طرح سے کوئی مشورہ دیا اور پادشاہ
مقرب ہو گیا۔ اس شخص کے حالات بہت مختلف و متشتت رہے۔ پچھلا
یہ شہر انڈورپ کو ایک کارخانہ تجارت میں متصدی تھا بعد ازاں وہ
کی تارا جی میں یہ سپاہی ہوا پھر وینس میں محرم ہوا بعد اوسکا انگلستان
میں وکالت کرنے لگا آخر کو ولزی وزیر اعظم کا وکیل ہو گیا۔ اسی شخص کے
مشورہ سے شاہ ہنری نے پوپ کی امامت کا انکار کیا اور اپنے
تین کلیسا سے انگلستان کا امام بنایا

اب وہ سلسلہ امامت و مامویت جسے اہل انگلستان
سے خلیفہ روم (یعنی پوپ) کے قید اطاعت میں تھے حلقہ بچقہ
ٹوٹنے لگا۔ ۱۵۲۷ء میں جو مجلس پارلیمنٹ منعقد ہوئی تو اسے پادشاہ
کی امامت و ولایت تسلیم کر لی۔ پھر ۱۵۳۲ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کر دی
کہ پوپ کو پچھلا پھل نہ دیا جائے۔ یہ ایک قسم کا خراج تھا کہ جب اسقفوں
کے عہدے خالی ہوتے تھے تو ان کے پچھلے سال کی آمدنی پوپ کو نذر
کیجاتی تھی۔ بعد اوسکے ۱۵۳۳ء کی پارلیمنٹ نے ممانعت کر دی کہ مقدسات
کا ممانعہ پوپ کی عدالت میں نہ کیا جائے۔ اسی سال میں این بولین
پادشاہ کی خاص محل ہوئی اور ملکہ کی تھراپن کو پادشاہ نے طلاق دیدیا
اور وہ اوسکو پاس سے چلی گئی اور تین برس کے بعد ضلع ہنٹنگڈون
میں مر گئی اور ایک بیٹی جسکا نام میرای تھا چھوڑ گئی۔ جب اس بات

اس وقت و خواری کو بعد فقط ایک برس اور زندہ رہا۔ اوسکی وفات کی کیفیت
 کہ نواب نور محمد لہندہ اور سوجرم بدخواہی تک حرامی مقید کر کے لندن میں
 مانسی دینے کے واسطے بھیجا کہ اثنار راہ میں اوسے پچش ہو گئی اور
 انتقال لیسٹون میں اوسے انتقال کیا۔ مرتے وقت اوسے عجب
 بہت انگیز کلمات کہو کہ جس سرگرمی اور جانفشانی سے میں پادشاہ
 کی خدمت کی ہے اگر اس طرح میں خدا کی عبادت کرتا تو وہ اس عالم پر
 میں مجھے چھوڑ نہ دیتا مگر میری جزا یہی ہے۔

شاہ ہنری کی طبیعت رفتہ رفتہ ہمد بین ملت
 کی طرف راغب مائل ہوتی جاتی تھی اور اس میلان طبیعت کا سبب
 منافع ملکی تھوڑے فوائد دینی۔ اب ہمد بین ملت فر شہر اسپائٹوس
 کے شورے میں اپنا نام پرائسٹنٹ یعنی منکرین مسلک پوپ
 رکھا۔ اس زمانہ میں ٹامس کرمر اور ٹامس کرمر فول پادشاہ
 کے مشیران خاص تھے۔ ٹامس کرمر نے کہ منجملہ ممبران مدرسہ عالیہ
 کیمبرج تھا پادشاہ سے عرض کیا کہ طلاق کے مقدمہ میں مدارس عالیہ
 کے علماء سے استصواب کیا جائے۔ پادشاہ نے یہ شکر کہا کہ ہاں کیا
 خوب بات تمنے کہی ہے اور کرمر کے مشورہ پر عمل کیا۔ الغرض مقدمہ
 طلاق تمام مدارس عالیہ یورپ میں بطور استفتاء بھیجا گیا اور تمام
 اہل حل و عقد نے شاہ ہنری کے موافق فیصلہ کیا۔ اس سحر کی کرمر

ہوسکتا تھا۔ غرض اب ولزلی حیران ہوا کہ کیا کروں اور دھر پوپ پر
 شہنشاہ جرمی کا رعب ایسا غالب ہو کہ وہ ہنری کی درخواست درباب
 اجازت طلاق کا ہیکو منظور کرے گا اور دھر مجھے اتنی طاقت نہیں کہ پوپ
 کا مقابلہ کروں۔ آخر اسقف مذکور نے دوہری چال چل کر اپنی تین
 غارت کیا کہ ظاہر میں تو وہ طلاق کا درپے رہا مگر باطن میں اس نے
 پوپ کی اطاعت سے طلاق میں لیت و لعل ڈال دیا۔ آخر الامراس
 مقدمہ کی تحقیقات کیواسطے لنڈن میں ایک خاص عدالت مقرر ہوئی
 اور ولزلی اور کیمپبجیو کو اٹالیہ کا ایک اسقف تھا اس عدالت
 میں منصف بنکر بیٹھو۔ پہلے روز ایک عجیب و انگیز ماجرا ہوا کہ جب
 ملکہ کی تھراپن کا نام پکارا گیا تو وہ آئی اور قسم تو نہ کھائی مگر چشم گریان اپنی
 تین اپنی شوہر کے پانون پر گرا دیا اور کہا کہ مجھے رحم کرو کہ میں تمہاری ملک
 میں مسافر ہوں اور تین برس سے تمہاری کیسی وفاداری بی ہوں آخر جب
 ملکہ کی کچھ شنوائی ہوئی تو وہ باہر چلی گئی لیکن ہنری کو کچھ اثر نہوا
 اور وہ اس مقدمہ طلاق میں پیروی کیے گیا مگر کچھ فیصلہ نہوا اور قریب
 دو مہینوں کے اجلاس کے بعد پوپ نے اس عدالت کو روم میں منتقل
 کر دیا۔ اس تاخیر سے شاہ ہنری ولزلی پر بہت غصہ ہوا اور مہر
 پادشاہی اور ترقیہ منصب صدر الصدوری اس سے چھین کر سرٹامس
 صو کو دیا اور اسکی محل ہراجکانام قصر سفید ہر مع مال و اسباب
 کے ضبط کر لی۔ آخر ولزلی ناچار ہو کر ضلع یورک میں عزت گزین ہوا

زیرِ صوبہ شہنشاہ چارلس کو دینی کا اقرار کیا مگر اس وعدہ کو وفا نہ کیا۔
 دو برس بعد اس مصالحو کے جبکہ شہنشاہ چارلس کی فوج نوبہداری
 بوسلون جو فرانسیس سے بھاگ آیا تھا سروسم کو تاخت و تاراج کیا
 اور یوپ کو قید کر لیا تو ہنری اور فرانسیس نے خوب سختی کا شہس
 کر کر چاہا کہ یوپ کو رہا کر لیں اور شہنشاہ موصوف کے ملک میں لڑائی
 ڈال دیں

میں جس کی معاشرت و مواصلت کے بعد شاہ ہنری
 نے یہ حیلہ نکالا کہ مجھے شاہزادی کیتھارین سے جواز نکاح میں
 کلام ہو کہ یہ تو میرے برا درموتوئی کی زوجہ ہے۔ یہ شاہزادی خوبصورت
 اور نیک سیرت تھی اور حق تو یہ ہے کہ ہنری کی طبیعت اس سے
 سیر ہو گئی تھی اور اسکی ایک خواص این بولین پر نہایت مائل تھی۔
 یہ عورت نواب اول نوسفلٹ کی پوتی تھی۔ اب ہنری کو یہ وطن
 پڑ گئی کہ سیطرح ملکہ کو طلاق دیدون مگر اسمین بڑی وقتیں تھیں کیونکہ
 اول تو ملکہ کیتھارین چارلس پنجم شہنشاہ جرمنی کی بھینھی تھی دوم
 یہ کہ وہ بڑی مستعجب کیتھولک تھی اور یوپ کی بڑی
 مقرب تھی۔ مگر ہنری نے کہا کہ میں اسے طلاق دون پروون اور
 ولزی سے بھی یہ راز کہدیا۔ وہ کئی گھنٹہ تک پادشاہ کو قدموں
 پر سر رکھے رہا اور ہزار چاہا کہ اسے اس ارادہ سے باز رکھے مگر کیا

اور صدر محکمہ بیسٹامس موس نے اوسکی تائید کی مگر ممبران محکمہ مذکورہ نے فقط نصف مبلغ مطلوب دیا اور جب اوس قسٹس سرکش (ولزی) نے طلب زرین حجت و تکرار زیادہ کی تو ارباب محکمہ نے اوس سے کہا کہ ایسے مقدمات میں فقط ہم مباحثہ و تقریر کو حجاز میں تمھیں کیا دخل ہے

اب ہنری کی تدبیریں بلکہ یہ کہنا چاہیے کہ اوسکے وزیر ولزی کی تدبیریں نسبت ممالک غیر کے بدل گئیں اس واسطے کہ اب دوپوپ مرچر تھریئے لیو دہم ۱۸۵۱ء میں مرگیا تھا اور اڑھائی لاکھ ۱۸۵۲ء میں راہی ملک عدم ہوا تھا مگر ان دونوں اماموں کے مرنے سے جو ولزی کو آرزوی حصول منصب امامت تھی وہ نہ برآئی اور دو مرتبہ جو وہ حصول مرام سے مایوس و ناکام ہوا تو پادشاہ کی طرف سے اسکا دل ٹھنڈا ہو گیا کیونکہ پادشاہ ہی کے وعدہ نصرت و حمایت پر تو اس نے اتنی مدت سے مشقت نظم امور سیاست گوارا کی تھی اب فالانس شاہ فرانس کا حال بھی قابلِ عبرت ہو گیا تھا چنانچہ خود اسکا قول تھا کہ یورپ کی لڑائی میں (جو ۲۵ فروری ۱۸۵۲ء میں ہوئی تھی) سوا عزت کے اور کچھ میرے پاس نہ رہا اور اب وہ شاہ چارلس کا اسیر تھا۔ غرض برس روز تک پادشاہ فرانس کو رہائی نہ نصیب ہوئی آخر میلڈ سٹڈ کے مصالحو میں اوسنے اپنی جان بخشی کے عوض میں برکنڈی جیسا

سکون پر کندہ ہیں۔ لیو تھما نے بڑے زور و شور سے اور بلا خوف
 و خطر ہنری کے کتاب کی رو دکھی اور اب تمام اہل یورپ
 کی نظر اس مباحثہ پر جم گئی۔ الفرض اس کا رخیمین جسکا بانی لیو تھما
 ہوا تھا خدا نے برکت دی اور ہر وزیرین و مہذب کی اتباع و اشباع
 زیادہ ہوتے گئے۔

چارلس پنجم اور فرانسیس اول میں جو لڑائی شروع
 ہوئی تو پہلے ہنری شاہ چارلس کی طرف ہو گیا اور فوج
 انگریزی نے دو مرتبہ فرانسیس پر حملہ کیا مگر کامیاب نہ ہوئی اگرچہ دوسرے
 حملہ میں سپاہ انگریزی ایک شہر میں پہنچ گئی کہ اسے اور پیرس
 پاسے تخت فرانس سے کل ساڑھے سولہ کوس کا فاصلہ تھا۔
 منجملہ اور اسباب کو روپیہ کا نہونا بھی ایک سبب شکست فوج انگریزی
 کا ہوا اس واسطیکہ پاؤ شاہ متوفی کے خزانہ وافرہ خالی ہو چکے تھے
 اب ان خزانوں کو پرکرنیکو واسطی ہنری نے مجبوری ۱۵۲۳ء میں مجلس پارلیمنٹ
 منعقد کی کہ سات برس سو دونوں محکمہ پارلیمنٹ کو نہ تھو اور اب محکمہ کو افعال سے پاؤ شاہ
 ایسا ناراض تھا کہ سات برس اور اونچین معطل رکھا۔ اس سات
 برس کے عرصہ میں نذرانہ کے روپیہ سے پاؤ شاہ کو بڑی آمدنی رہی
 اور اب جو محکمہ عوام پارلیمنٹ منعقد ہوا تو ولزی داخل
 قعر الامارہ ہوا اور اسے لاکھ روپیہ پاؤ شاہ کے واسطی طلب کیا

ان مغفرت ناموں کے عقیدہ پر معترض و قاضی ہوا اور پچانوے مسئلے
مستنبط کر کے کلیسا سے وٹنبرگ کے دروازہ پر معلق کر دے۔
اون مین سے ایک مسئلہ یہ تھا کہ فقط حضرت مسیح پر ایمان لانا سے
نجات ملیگی۔ بعد ازاں شہر لپنرگ میں اعظم علماء و عقلاء
جرمنی شمالی جمع ہوئے اور ان کے سامنے لیو تھر نے یہ مسئلہ ثابت
کیا کہ فقط صحیفہ سماویہ یردین و ایمان کی بناء اور مدار ہے
اور ہر شخص کو اختیار ہے کہ کلام ربانی کی تلاوت اور تفسیر بجاے خود
کرے۔ قلعہ وٹنبرگ کے دروازہ پر لیو تھر نے کلیسا سے
روم سے تعلقات مذہبی بالکل قطع کر ڈالے اور پوپ کے حکمنامہ کو
جسین اوسنے لیو تھر کے کفر و ارتداد کا فتویٰ دیا تھا آگ میں ڈال دیا
ان باتوں کی خبر سن کر اکثر اہل انگلستان جنہیں جان و کلف کو
عقائد حقہ یاد تھو اور ان کی عظمت و احترام کرتے تھے بہت خوش
ہوئے مگر شاہ ہنری اب تک پکا کیتھولک یعنی تابع دین قدیم
تھا اور اوسنوی لاطینی زبان میں ایک کتاب تصنیف کی اور اوس میں
مسائل سببہ کلیسا سے روم کی تائید و تقویت کی اور ایک نقل
اوسکی پوپ کو بھیجی۔ پوپ لیو کہ امام وقت تھا ایسے عظیم الشان
پادشاہ کی نصرت سے بہت خوش ہوا اور اوسے مونسید الدین ناصر الملک کا
خطاب عنایت کیا چنانچہ اب تک پادشاہان انگلستان اسی خطاب سے
مناطیہ ہیں اور اس لقب کے پہلے دو حرف انگلستان کے سب

ذرا شمال کی طرف ساحل دریا پر واقع ہے اور جو کچھ ذرا ذرا ہو محبت ٹھنڈی
کو شاہ فرانسس سے ہو گئی تھی وہ بھی اس ملاقات میں اوسکے
صفحہ خاطر سے بالکل محو ہو گئی

جب ٹھنڈی نے انگلستان کو مراجعت کی تو اڈ و سٹ
اسٹفڈ نواب بکننگھم کو قتل کروا دلا۔ نواب موصوف بنجمن
کے اغوا اور اپنی شاہزادی کے غرور سے کچھ کلمات ناؤنستہ کہہ بیٹھا تھا
جنسے کنایت یہ مطلب تھا کہ اگر پادشاہ بے اولاد مرے گا تو میں سلطنت
لوں گا۔ اسی نواب پر انگلستان میں عمدہ نظارت کا خاتمہ ہو گیا۔

اب شیوع دین مہذب کہ اعظم سواح متعلقہ تاریخ جدیدہ انگلستان
میں ہو تا جاتا تھا۔ کئی سال سے دریاے ٹیگر کے کنارہ پر سیلنٹ
پٹر کا کلیسا عظیم الشان تیار ہو رہا تھا۔ اس عمارت کے صرف
دو سٹوپ نیو دہم نے فراہم کیے تھے۔ نامیہ کو مغفرت نام لیکر بھیجا تھا کہ
میں نے لاؤ۔ یہ مغفرت نام پوپ اڈن دوم نے غزوات
بلیبی کے زمانہ میں اختراع کیے تھے اور لوگوں کو یہ گمان تھا
جو روپیہ ہم ان کاغذ کے پرزوں کے عوض میں دیتے ہیں اوسکی جزا
نہیں ملے گا۔ اور اب اتقیا بلین کے سمارٹن لیو تھس کہ فرقہ
سٹاکین سے ایک راہب تھا اور ملک میکسنی کا باشندہ تھا۔

سیکو قبضہ میں تھے۔ فرانسیسیں کا ملک مستحکم و سرسبز تھا اور چارلس
 فریق و منتشر عملداری کے بیچ بیچ میں واقع تھا لہذا چارلس کو اس
 مقام خوف تھا۔ ہنری کی سلطنت ان دونوں کو ملک کے
 باہر تو تھی مگر خلیج برطانی اور بحر شمالی کے حامل ہونے سے محفوظ
 رہا۔ اس قرب و اتصال کے سبب سو پادشاہ انگلستان ایک
 ہی ہفتہ میں ان دونوں پادشاہوں کے ملک میں فوج لے جاسکتا تھا لہذا
 یہ دونوں اسکی خوش آمد کر فرم گئے۔ شاہ فرانس نے قریب شہر کیلی کے
 ایک مجلس میں ہنری کو بلایا اور چارلس خود اسکی ملاقات کے انگلستان
 میں آیا۔ ولزلی کو بڑی آرزو تھی کہ میں پوپ ہو جاؤں چارلس
 نے اس سے وعدہ کیا کہ جہاں تک مجھ سے ممکن ہو گا یہ آرزو آپ کی
 بر لاؤں گا اور اسلحہ سے اسقف مذکور کو اپنا دوست بنایا۔

شاہ ہنری نے فوراً شہر کیلی میں پہنچ کر فرانسیسیں
 پادشاہ فرانس سے درمیان گائیڈ لیس اور اس کے رشتہ داروں ملازمین
 کی اور چونکہ اس صحبت میں دونوں پادشاہ اور اس کے رشتہ داروں ملازمین
 بڑے زرق برق ہو کر آتے تھے لہذا اسکا نام بزم زرقین ہو گیا
 ان فرض تین ہفتہ خالی خولی ملاقاتیں اور نیزہ بازی ان اور ضیافتیں
 ہوئیں مگر کوئی کام کی بات نہ ہوئی۔ بعد اسکے شاہ ہنری اور
 چارلس میں قبضہ گر یولینس میں ملاقات ہوئی جو شہر کے

و پہنچتی کہ جب پادشاہی گرجے میں جاتا تھا تو اپنی کلاہ استغنی تین
مقام صدر کلیسا میں رکھتا تھا اور جب ^{۱۵۸۱ء} اعمین وہ پوپ کا خلیفہ
مقرر ہوا تو اسے بڑی بڑی امراے انگلستان کو سلفچی اور آفتابہ
دیگر محافل و مجالس میں اپنے ہاتھ دھلوائے۔ ولزی کی شان
وشوکت اور غرور و نخوت دیکھ کر وہ لوگ خوش ہوئے چکے زمرہ سر
اوسنے اوج حاصل کیا تھا اور اسے علوم و فنون کو ایسی جلا اور
رونق دی کہ عقلا بہ بھی اسکی معرفت و رطب اللسان ہوئے۔

اب فرانسیس اول سریر آراء سلطنت فرانس ہوا۔
اس پادشاہ کو ملک اطالیہ فتح کرنیکی آرزو ہوئی تھی لہذا وہ پادشاہ
انگلستان سے صلح و آشتی کا متمنی ہوا اور اس مطلب کو حاصل کرنے
کے واسطے اسنے ارسال تحائف اور چاپلوسی کے ذریعہ سے
ولزی کو اپنے اوپر مہربان کیا آخر اسکا ثمرہ یہ ہوا کہ ولزی نو پادشاہ
فرانس کو ٹوس فی مشرورکروا دیا۔ ^{۱۵۸۱ء} اعمین ^{۱۵۸۱ء} مہیکسیر لین
شہنشاہ جہانمنی مرگیا اور چارلس پنجم اسکا جانشین کیا گیا۔
اب چارلس اور فرانسیس اور ہنری یہ تین پادشاہ سر آمد
سلاطین یورپ تھے اور انکو ممالک محروسہ میں بھی اتصال تام تھا۔
چارلس کے تحت حکومت اسپانیا۔ اسٹریا۔ نیپلس۔
بالجیر۔ اور ہالینڈ تھے اور نئی دنیا اور اس کے سعادون طلا و نقر

ٹ لندن امیر ہنری کی سپہ سالار فوج انگلنڈ کے امیر ہوئی۔

اس بادشاہ کے عہد میں ایکس برس تک کارڈنل
وُلزلی بہت مشہور و معروف رہا۔ یہ شخص ایک امیر و
سچ پر پیدا ہوا تھا اور کل چودہ برس کے سن میں اس کی مدرسہ عالیہ
کسفرڈ سے سند فضیلت حاصل کی اور اس کا لقب طفلِ عالم
مشہور ہو گیا اور نواب ڈورسہٹ نے جس کے لڑکوں کو اس نے
پیشہ کیا تھا شہرِ لنگٹن واقع ضلع سٹمرسٹ کا پادری اوسے مقرر کر دیا
بعد ازاں وُلزلی شہر کیلی کا قیس مقرر ہوا وہاں اوسنے فوکس
اسقف اعظم وینچسٹر سے تعارف پیدا کیا اور اوس نے اوسکی سفارت
شاہ ہنری ہفتم سے کی۔ وُلزلی نے بادشاہ کی خدمت ایسی گرمی
اور جانفشانی سے کی کہ اسکے صلہ میں ضلع لنکن کا نائب اسقف اعظم بادشاہی
خیرات خانہ کا داروغہ مقرر ہوا۔ از بسکہ ہنری ہفتم اس کے انجامِ نیک
تھا لہذا جب دسٹے اس قیس کو دیکھا کہ کار و بار سلطنت کے انجامِ نیک
کی بھی عمدہ لیاقت رکھتا ہے اور محفلِ قصور میں سر و دین میخواری اور
ناچنے گانے سے بھی پاک مہین رکھتا تو اوسے یوراک کا اسقف اعظم
تمام انگلستان کا صدر القصد کر دیا اور اس قیس کی خدمت و شہرت
بادشاہ کے برابر ہو گئی اور آٹھ سے آدمی اوسکی جلو میں رہنے
اور اوسکی ریشمی پوشاک فقر و غلامی سے دکنو لگی اور اوسکی نخواستہ

جنوب سے حملہ کرے مگر فرہاد نند شاہ اسپانیہ فرج انگریزی کو
اپنی ذاتی لڑائی میں حاکم نوار سے لڑنا چاہا اس سبب سوسہ سالار
انگریزی برخاستہ خاطر ہو کر انگلستان کو پھرایا اور صوبہ گلین پر حملہ کیا مگر تاہم
پہلی لڑائی میں لوی شاہ فرانس کا بڑا نقصان ہوا اور جب اوسکی
فوج اطالیہ سے فرانسیس میں برخاست ہو آئی تو صوبہ بلبرڈی
میں جو اوسنے بڑے بڑے شہر اور قلعے مغلوب کر لیے تھے اونیہ سے
چند ہی قلعے اوسکی پاس رہ گئے باقی سب پوپ نے لے لئے۔

۱۳۰۰ء کے اجلاس میں پارلیمنٹ نے شاہ ہنری کو
ایک قسم کا محصول بخش دیا اور روپیہ بھی دیا اور پادشاہ مع فوج
شہر کیلی کو روانہ ہوا اور وہاں میکسملین شہنشاہ جرمنی بھی آکر
اوسکا شریک ہوا۔ الغرض ٹرون کہ ایک قریہ قرائے فرانسیس میں ہے
ہو محصور ہوا مگر اہل قلعہ دو مہینے تک لڑا کئے اور اس عرصہ میں ہنری
نے جنگ گنسکیٹ فتح کی جسکا لقب بسبب سرعت فرار سواران فرانسیسی
کے جنگ ہمیر مشہور ہے۔ بعد اوسکے پادشاہ نے شہر ٹورنی
کو مغلوب کر کے بفتح و فیروزی معاودت بسوے انگلستان کی۔ اس
اثنائین جیمس چہارم شاہ اسکاٹ لینڈ نے پادشاہ فرانس کی
دوستی اور اتحاد دلی کے بہرے پر انگلنڈ پر حملہ کیا تھا مگر اوسکی فوج
فلوڈن کے میدان میں منہزم ہوئی اور وہ خود اور اکٹھ شہر امرا

کے دل میں ٹھنڈک پڑی اور ایسا امن و اطمینان حاصل ہوا کہ پانچ پادشاہوں کے عہد میں اوسکا نام نہ جانتے تھے۔ یہ دستور ہر کہنجیل باپ کا بیٹا مسرف ہوتا ہے۔ چنانچہ بیان بھی ایسا ہی ہوا کہ نواب ستوی کی ترغیب و تحریص سے کہ اب وہ وزیر اعظم تھا پادشاہ نوجوان عیش و عشرت میں غرق ہو گیا اور شغل نیزہ بازی اور رقص و سرود اور تماشے اور میخواری و تماش بینی برابر ہونے لگی اور اگر ایک آدھ گھنٹے پادشاہ کو ان اشغال سے فرصت ملی تو موسیقی اور علم ادب کا کچھ چرچا ہوا۔

اول سال جلوس میں کھنری نے اپنے بھائی ارٹھر کی زن بیوہ کیتھرائن سے شادی کی

پادشاہان فرانس کو مدت سوا طالیہ کفتح کرنیکی آرزو تھی اور اب ظن غالب تھا کہ لوی دواز دہم اوس ملک کو مغلوب کر لے۔ پوپ جو لیس دوم امام رومہ الکبریٰ نے فرہڈ نند شاہ اسپانیہ اور اہل و نس سے سازش کر کے افواج فرانسیسی سے مقابلہ کرنا چاہا اور شاہ جتے کے ایک گلاب کا پھول کہ بیشک سو معطر اور دُھن سے دُھن تھا۔

یہ یہ کہ کچھ کراہی بدو ہوا۔ اس ہدیہ سے پادشاہ انگلستان بچول

نہیں ہو پیت یہ کہ شریک ہو گیا اور پارلیمنٹ نے پہلے ہی اجلاس میں اوس

میں یہ یہ کہ لوی دواز دہم نے اسپانیہ کو روانہ ہوتی کہ فرانسیسی

سے آئے تھے۔ یہ کہ شریک ہو گیا اور پارلیمنٹ نے پہلے ہی اجلاس میں اوس

سنہ وفات

یوہا

۱۴۹۲ ع

۱۵۰۳ ع

انوسینٹ ہشتم

الگز ندرا ششم

پایس سوم

باب دوم

عہد شاہ ہنری ہشتم

سنہ ولادت ۱۴۹۱ م۔ سنہ جلوس ۱۵۰۵ م۔ سنہ وفات ۱۵۴۷ ع

ہنری ہشتم اٹھارہ برس کے سن میں پادشاہ ہوا۔ چونکہ وہ باب
کی جانب سے خاندان لنکسٹر سے تھا اور مان کی جانب سے
اوسکا نسب خاندان یوراک کی طرف منشی ہوتا تھا لہذا اس میں
ان دونوں متضاد خاندانوں کے حقوق جمع تھے۔ رعایا کہ پادشاہ
مٹوئی کی حرص مال سے پسگئی تھی اس پادشاہ کی سرپرستی سے کہ
بظاہر شجاع و سخا تھا خوش و مسرور ہوتی۔ سب سے پیشتر اس پادشاہ
نے یہ کام کیا کہ ڈڈلی اور ایجنسن کو قتل کر دیا والا اب لوگوں

معتقدین حقیقی کے نزدیک اشرف نعمات ہے جمیع اقطار و اکثاف عالم
میں از شرق تا غرب جاری و ساری ہیں

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لند سنہ وفات
جیمس سوم ۱۴۹۸ء
جیمس چہارم

فرانس

چارلس ہشتم ۱۴۹۸ء
لوی دوازہم

اسپانیہ

شاہ فرڈیننڈ و ملکہ ازابلا سنہ ۱۵۰۴ء

شہنشاہان ہندوستانی

فرڈیننڈ چہارم ۱۴۹۸ء
میکسیکو ۱۵۱۹ء

کو ظاہر کیا۔ اوسے پیشتر شاہ اسپانیہ سے مدد مانگی تھی جب اوس نے
کچھ شنوائی نہ کی تو کلبیس نے اپنے بھائی برتھولو میو کو انگلستان
میں بھیجا کہ شاہ ہنری سے جہاز طلب کرے۔ جب برتھولو میو
انگلستان میں آیا تو اپنے ساتھ نقشے بھی لیتا آیا اور یہ اول مرتبہ وہاں
کے لوگوں نے نقشے دیکھے۔ نقشہ ہزاران نکور اپنی بھائی کلبیس کے
پادشاہ انگلستان کی ملازمت کے واسطے بلائے جاتا تھا کہ راہ میں دزدان
دریائے او سے گرفتار کر لیا۔ اس اثنا میں کلبیس نے پادشاہ
اسپانیہ سے جہاز لیکر وہ خوفناک سفر دریا شروع کر دیا تھا۔ مگر
برا عظیم امریکا کے ظاہر کرنا اختیار انگریزوں ہی نے اپنی عالی ہمتی
سے حاصل کیا کہ شاہ ہنری نے مسیحیائین کی بلڈ کو کہ ولس
کا ہزاران تقاشہ بر سٹل سے بھیجا اور وہ ۱۶۹۷ء میں ساحل
لیبریڈ ورس پر پہنچا اور بہت جنوب فلوریڈا کو روانہ ہوا۔
وہی سال ویسکوڈی گاٹا باشندہ پرتگال نے اس گڈھوپ
کے گرد دورہ کیا اور تری سے ہندوستان کی راہ نکالی۔ ان واقعات
کے سامنے اور سوانح جو ہنری ہفتم کے عہد میں ممالک یورپ میں
قیامت نہیں رکھتے اور اوس زمانہ سے عہدہ اور مقیم شہر
و لایتوں سے علی الاصل انگلستان میں چلی آتی ہیں اور یہ
عقل ہے جسے علوم حکمت و فنون فلسفہ اور علم
انگریزی اور ان سب سواولی و افندہ دین مسیحی کے

جو قوانین ہنری ہفتم نے جاری کئے ان میں سے وہ قانون سب سے
 اہم و کثیر النفع تھا جس کے بموجب امرا کو اجازت دیکھائی تھی کہ اپنی جاگیریں
 بدون مراعات عقد انڈیل بیع کر دالین۔ عقد انڈیل کو یہ معنی
 ہے کہ مورث اپنی جائداد کو کسی خاص طبقہ ورثہ کو پاتے نام اس طرح کر دے
 کہ کسی وارث کو بذریعہ بیع یا وصیت کے اس کے انتقال کا اختیار نہ ہے
 اس قانون کے جاری کرنے سے ہنری کا یہ مطلب تھا کہ امرا کی قوت
 کم ہو جائے جس سے وہ ڈرنا تھا مگر اس قانون سے غریب بھی امیر
 ہو گئے اور جن لوگوں نے کچھ روپیہ پیدا کیا تھا اوغنون نے امرا کی
 جاگیریں خرید لیں اور امرا بھی ایسے قرضدار تھے کہ اوغنون نے بھی خوشی
 سے بیچیں۔ جنگ خانگی میں بہت سے امرا کے گھر تباہ ہو گئے تھے چنانچہ
 ۱۵۴۷ء میں ترین امرا جلیل القدر شاہ ہنری ششم کی طلب سے حاضر
 ہوئے تھے مگر ۱۵۴۸ء میں کل انتیس امیر جمع ہوئے اور یہ بھی نو خیر تھے
 نیز اس طرح سے ایک فرقہ جدید امرا کا پیدا ہوا جس میں صنادید عوام داخل تھے

ہنری ہفتم کے حکم سے ایک بڑا بھاری جنگی جہاز تیار ہوا جس میں
 ۱۵۴۷ء میں اس جہاز کا نام ہادی ہو اور اسکی تیاری میں
 ایک لاکھ پندرہ سو روپیہ خرچ ہوا تھا اور اس میں ۲۸۰۰۰ من اسباب
 موجود تھے۔ مگر یہ جہاز بعد خاصۃً اس بات سے مشہور و ممتاز ہو گیا
 کہ ۱۵۴۷ء میں کلمنس نے جزائر بھیتما

شاہ ہنری ہفتم نے ۱۵۰۲ء موسم بہار میں اس دارنیا پایدار سے رحلت کی۔ فقیر نس کے متواتر دوروں کے سبب سے وہ دائم المرض ہو گیا تھا آخر کو اسے دق ہو گیا۔ مرتے وقت اسنو حکم کیا کہ جن لوگوں کو ہم سے کوئی ضرر پہنچا ہو اسے اسکی مکافاۃ کیجائی۔ اس پادشاہ نے ایک ہی شادی کی۔ اسکا بڑا بیٹا اس تھا اس کے سامنے ہی مر گیا تھا اور اسکا منجھلا بیٹا شاہ ہنری ہشتم تھا اور اسکی بیٹیوں کی شادی پادشاہوں سے ہوتی تھی یعنی شاہزادی مارکٹ جیمس چہارم شاہ اسکٹ لینڈ کی زوجہ تھی اور شاہزادی میری لوی دوازدہم شاہ فرانس کی ملکہ تھی۔ اس دوسری شاہزادی کو بعد بیوہ ہونے کے بونڈن بواب سفاک ہو شادی کر لی تھی۔

میگکالی صاحب مورخ نے تین وصف پادشاہان یوڈر کے بیان کئے ہیں اول یہ پادشاہ بہ نسبت سلاطین پلین پلین ٹیجٹ کے زیادہ خود سر اور مطلق العنان تھے دوئم وہ اپنے رعایا کے مزاج سے خوب واقف تھے سوئم وہ سب جبری اور قوی الارادہ تھے۔ مگر ہنری ہفتم میں یہ دو صفتیں بڑھ ہی ہوئی تھیں کہ بدگمان اور گھونا تھا اور حرص اس میں بڑا عیب تھا مگر اس پادشاہ کے عہد میں بہت سے مفید قانون جاری ہوئے اور ملک میں امن و امان رہی اور انگلستان میں تجارت کی بنیاد پڑی

ہنری ہفتم کی شروع سلطنت سے برابر لوگوں سے بھرپور
 لیا گیا اور سر چارڈ ایپسن اور ڈیڈ منڈ ڈیڈلی کے ذریعہ
 سے پادشاہ رعایا کو ٹوٹا تھا۔ یہ دونوں شخص وکیل
 تھے اور ڈیڈلی محکمہ عوام پارلیمنٹ کا اسپیکر (مقرر)
 مقرر ہوا تھا۔ ایک ہی بات سے پادشاہ کے ظلم و جبر کی کیفیت
 معلوم ہو جائیگی۔ ایک تہ پادشاہ ایک مقرب سردار نواب اکسفورڈ کی
 ملاقات کو گیا اور جب وہاں سے مراجعت کرنے لگا تو راستہ میں
 کچھ خوبصورت، جوان خوب زرق برق پوشا کین بچنے ہوئے دونوں
 جانب صف بستہ دیکھے پس پادشاہ نے نواب اکسفورڈ سے پوچھا کہ
 کیوں نواب یہ لوگ تو تمہارے ہی ملازم ہیں۔ نواب فرمایا کہ
 کہا کہ قبلہ عالم بچلا غلام کو ایسے نوکر رکھنے کا گمان مقدور ہو
 خیر بھی میرے ساتھ ہیں اور حضرت کے مجرے کو حاضر ہو رہے ہیں
 پس پادشاہ بہت چوگنا ہوا اور کہا کہ نواب ہم تمہاری مہانداری
 سے بہت خوش ہوئے لیکن صاحب ہم یہ نہیں ہو سکتا کہ ہماری
 برو برو کوئی امر ہمارے قانون کے خلاف کیا جائے۔ اس سے
 وہ قانون مراد تھا جسکی بموجب مرا کا وظیفہ رعایتی موقوف ہو گیا تھا
 اور (سبحان اللہ) پادشاہ کی عالی ہمتی دیکھا جاتے ہیں کہ نواب اکسفورڈ
 پر لاکھ روپیہ جرمانہ کیا اسواستیکہ ہمارے اعزاز و اکرام میں اتنا اہتمام
 کیوں کیا۔

روپیہ جمع کیجیے اور انگلنڈ واسکاٹ لنڈ میں جو قدیم زمانہ سے عداوت چلی
آتی تھی اور علی الخصوص اضلاع سرحدی میں بشدت عداوت تھی سو یہ خصوصیت
پادشاہ فراسطرح دفع کی کہ اپنی بڑی بیٹی مارگروٹ کی شادی جیمس چارم
شاہ اسکاٹ لنڈ سے کر دی۔ یہ شادی خوب یاد رکھنی چاہیے کیونکہ یہی
عقد ۱۷۰۷ء میں اتحاد سلطنت انگلنڈ واسکاٹ لنڈ کا منشا ہوا۔ ملک غیر میں
اپنا اقتدار بڑھانے کو اسطرح ہنری فرانسز بڑی بیٹی ارکھر کی شادی کیتھر این
دوفر فرٹ لنڈ وانا بلا پادشاہ و ملکہ اسپانیہ سے کر دی مگر وہاں
بیچارہ بڑا نیکبخت اور ذی علم شاہزادہ تھا بعد شادی کے کل چھ مہینے
جیا اور اوسکی زن بیوہ سے اوسکو بھائی ہنری نے پوپ کے فتوے
سے شادی کر لی۔ ۱۷۰۷ء میں ملکہ نے انتقال کیا اور اب پادشاہ اس
فکر میں لگا کہ کوئی مالدار بی بی بیاہ لائے مگر کوئی تدبیر اوسکی نہ چلی

شاہ سچا رڈ سوم خاندان سفٹ کو سلطنت دے گیا تھا۔
ادمنڈ نے کہ جان ڈی لاپول کا بھائی تھا جو جنگ اسٹوک
میں مارا گیا تھا نواب مقتول کی جاگیر کا دعوے کیا مگر ہنری فرانسز
کے دعوے کا انکار کیا اور وہ اپنی چچی شاہزادی ہوگنڈی پاس بھاگ
گیا۔ ہنری ایسا خائف ہوا کہ خاندان سفٹ کو کتنی شاہزادوں کو
گرفتار کر لیا اور نواب سفٹ اپنی چچی کے مرنے سے مفلس ہو گیا اور
نواب اعظم فلپ فرانسز سے پادشاہ کو حوالہ کر دیا اور وہ مجلس ٹاؤر میں قید کیا گیا

آواز بلند پڑھا بعد اسکے اوسے مجلس ٹاؤس میں قید کیا جان وہ نصیب
شاہزادہ نواب وارڈ قید تھا۔ ان دونوں قیدیوں میں باہم دوستی ہو گئی
اور انھوں نے بھاگ جانے کی تدبیر کی مگر پکڑے گئے اور قتل کئے گئے۔
واسرے نے ٹائیڈن میں پھانسی پائی اور مرتے وقت اپنی جمل کا
اقرار کیا اور پادشاہ سے استغفار قبول چاہا۔ اب رہا وہ بد نصیب شاہزادہ نواب
وارڈ جسکی تمام عمر قید خانہ میں بسر ہو گئی تھی اور اسکا کچھ گناہ نہ تھا سوا
اسکے کہ پادشاہان پلین ٹیجمنٹ کی اولاد و ذکور میں ایک ہی شاہزادہ
باقی رہ گیا تھا سوا سبھی فتنہ پردازی کی تمت لگا کر پھانسی دیدی

تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ رالف ولفرڈ نے کہ ایک موچی کا لڑکا
تھا نفع کینٹ میں خرچ کیا تھا اور کہتا تھا کہ شاہزادہ وارڈ میں ہی
ہوں اور ایک قسٹس پیٹرک نامی نے پیشتر اس راز نہفتہ کو خطبہ میں
بیان کیا تھا۔ غرض ولفرڈ کو تو حسب قانون پھانسی دیدی اور
پیٹرک قید خانہ میں مر گیا۔ ولفرڈ کے فساد سے ہنری شاہزادہ
وارڈ کو مشہم کر کے قتل کیا۔ اس بیگناہ شاہزادہ کو قتل کا بڑا دھبہ
شاہ ہنری کے نام پر رہ گیا

اب پادشاہ کی سلطنت جم گئی اور اب اوسے اس بات کی فکر ہوئی کہ اپنے
لڑکوں کی شادیاں اور مالکوں کو پادشاہ ہونے کو وہاں بھی اپنا رنگ جلاتے اور کیسے طرح سے

تک پونچھے پونچھے اوسکے پاس چھ ہزار آدمی جمع ہو گئے اور اوسنو اوس
 شہر کا محاصرہ کر لیا مگر توپوں کے نہونے سے اور اہل شہر کی جو اندری و
 استقلال سے کہ انہون نے شہر کے پھاٹک میں آگ روشن کر دی کہ باغی
 آگ نہ بڑھ سکے اور اپنی مورچے پاندہ لئے واسر باک خائب و خاسر
 ہو کر پھر گیا۔ بعد ازاں اوسنے شہر ٹانٹن پر حملہ کیا مگر چونکہ پادشاہی لشکر
 قریب تھا اور لڑائی کا یقین تھا اس سبب سواوسکی بہت ٹوٹ گئی اور
 جن لوگون کو وہ اوسکے گھروں سے کھینچ لایا تھا اونہیں بلا میں پھنسا کر
 خود چپکے سے کھسک گیا اور مجدد پولیو واقع ھیمپ شایر میں پونچھا
 القصہ باغیوں نے ہتھیار ڈال دیے کچھ لوگون نے پھانسی پائی باقی
 اپنے گھروں کو بھجوا دیے گئے۔ واد باک کی زوجہ پادشاہ کے ہاتھ لگی
 اور معزز عہدہ پر مقرر ہوئی یعنی ملکہ کی خواصون میں داخل ہوتی —
 اس نئی خواص کو ملکہ نے گلاب سفید کا خطاب دیا کہ کسی زمانہ میں اوسکا
 شوہر اس خطاب سے مشہور تھا۔ اب واد باک کو لوگون نے سمجھا یا کہ جا کر
 پادشاہ کے قدموں پر گر اور اوسے مجمع عام میں لٹدن میں لاسے اور
 اوسے پونچھ پانچھ شروع کی۔ اوسنے اپنے جملہ مکر کا اعتراف کامل کیا
 اور اوسکا اظہار شہر کیا گیا تاکہ لوگون کو اطمینان ہو جائے۔ بعد ازاں
 واد باک کو شدید حوالات میں رکھا مگر چھ مہینے میں وہ بھاگ گیا اور
 پھر پکڑا گیا اور حکم ہوا کہ دو دن تک اسکا پاؤں کاٹ میں پڑا رہے تب تو
 مجبور ہو کر اوسنے اپنی ولایت حقیقی اور دعوئے کاذب کا چھپا ہوا اشتہار

فیلڈ وکیل اور جو ذیقت نعلبند بلوے کیا اور مقام ویلی
اسیراڈلی بھی اونکا شریک ہوا اور فوج باغی سٹیلسبری اور وینچ
سے ہو کر مقام بلیکھیتہ میں پونہچی جہاں سے لنڈن کے مکانات
دیتے تھے۔ ان باغیوں کے مقابلہ میں شاہ ہنری وہ فوج لیگیا جو
اہل سکات لنڈ سے لڑنیکورکھی تھی۔ باغیوں پاس فقط تیرا کر
اور ہنسیان یہ ہتھیار تھے پس وہ پادشاہ کے حملہ کی تاب نہ لاسکے اور اونکی
سردار گرفتار ہو کر قتل کئے گئے

جیمس شاہ اسکات لنڈ نے پھر انگلنڈ پر فوج کشی کی
اور قلعہ نورسھو کا محاصرہ کر لیا لیکن فتح نہ نصیب ہوئی لہذا وہ صلح کا
خواہان ہوا اور سفیر اسپانیہ متخاصمین واسطہ ہوا۔ پادشاہان ٹیوڈر
کے زمانہ میں اسپانیہ یعنی اندلس بھی مالک یورپ میں بہت عزیز
و ممتاز تھا۔ الغرض پادشاہان انگلنڈ و اسکات لنڈ میں مصالحہ
ہو گیا اور اب وار بک کو اسکات لنڈ میں رہنا محال ہو گیا پس
اپنی بی بی اور چند رفیقوں کو ساتھ لیکر ایرلنڈ میں چلا گیا اور کچھ دنوں
اوس جزیرہ کے جنگلوں میں پڑا رہا۔ مگر کوسر نوال کے لوگوں میں اب تک
خاوت کا حوصلہ باقی تھا لہذا وار بک نے بھی دوسرے حملہ پر کربانڈھی
دروہ خلیج وھٹ سینڈ میں ساحل کوسر نوال پر وارد ہوا اور پرتیو
ہچا سڈ چارم بنا کر اپنا جھنڈا مقام بوڈمین گاڑا۔ اگر

وارڈک کی سفارش شاہ جیمس ہو کی تھی لہذا اوس بڑی خاطر ودارا
 اوسکی کی اور اوس جوان رعنا کو حسن ووجاہت اور پسندیدہ اطوار اور اوسکی
 عجیب و غریب رواد سے شاہ اسکات لنڈ کا دل بھی پگھل گیا اور ایک
 اور شخص کا دل بھی اوس پر آیا یعنی ایک شاہزادی اسکات لنڈ کی اوس سے
 محبت کرنے لگی اسی شاہزادی کا نام کیتھرائن گوڈن ہے اور یہ تو اب
 ہنٹلی کی بیٹی تھی۔ الغرض شاہ اسکات لنڈ کی مرضی سے وارڈک کی
 شادی شاہزادی موصوفہ سے ہو گئی بلکہ شاہ جیمس نے اس سے بھی
 زیادہ سلوک و شکر کیا کہ چاندی کے برتن ترڑا کر وپیہ بنوایا اور فوج نوکر رکھی
 اور عین شدت سرمایین وارڈک کو ساتھ لیکر حد و جنوبی کو طی کیا۔
 مگر اہل انگلنڈ کو بڑی بڑی کاہشیں اور مصیبتیں اوٹھا کر امن و صلح
 کی قدر معلوم ہوئی تھی لہذا وہ حملہ آور ان اسکات لنڈ کے شریک نہ ہو
 لکہ فوج اسکات لنڈ کی لوٹ مار سے وہ اور غصہ ہوئے۔ شاہ اسکات لنڈ
 نے جو یہ کیفیت دیکھی اور یہ خبر سنی کہ فوج میری مقابلہ کو روانہ ہوتی ہے تو
 سیدھا اپنے ملک کو پھر گیا

اس حملہ کو رد کرنے کے واسطے جو شاہ ہنری نے ٹیکس مقرر کیے
 ح کور نوال مین بلوے ہوا اور وہاں کے لوگوں نے یہ شکایت کی
 شاہ نے جو یہ بار گران پیر لاد ہے تو اس سے ہمیں کچھ نفع نہیں
 ملاح شمالی کا فائدہ ہے۔ الغرض اہل کور نوال ڈیبر براہ کاری

غصہ ہوا کہ انگریزی کپڑے کا بازار شہر آنتورپ سے کیلی ہین منگوایا
اور فلینڈرس سے کوسو گروں کو اپنی فکر و سے نکلوا دیا اور اپنی احایا
کو حکم کیا کہ ممالک ہسپت کو چھوڑ کر چلے آئیں۔ اس حکم سے چند روز تک
انگریزوں اور بلجیئم والوں میں تجارت معطل رہی اور اہل بلجیئم
نے ایسے شدید نقصان اٹھائے کہ وہ بہت مضطرب ہوئے اور وطن پر
سے دریاب تجارت منساکھ کر لیا۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ایک اور جای پناہ
وارنٹ کے ہاتھ سے نکل گئی۔

آخر وارنٹ فلینڈرس سے کوسو لکھ کو روانہ ہوا
مگر اس شہر میں انگریزی عملداری ایسی مستحکم تھی کہ وہاں فساد برپا کرنے کی
گنجائش نہ تھی۔ ایولنڈ میں سدیاب فساد ایک قانون کے سبب سو
ہوا تھا جسے قانون یوٹینگ کہتے ہیں۔ اس قانون کا وضع
سٹر اڈورڈ پوٹینگ صوبہ وار ایولنڈ تھا اور اس میں یہ حکم لکھا تھا کہ تمام قوانین
سابقہ انگریزی ایولنڈ میں نافذ اور معمول سمجھے جائیں اور کوئی قانون ایولنڈ کی
پارلیمنٹ نہ تجویز کرے جب تک کہ پارلیمنٹ انگریزی اس وقت منظور کرے جب ایولنڈ میں شاہ
نہ ملی تو وارنٹ جیمس چارم شاہ اسکات لینڈ کے پاس چلا گیا
اور وہ نہ مرا سم شاہانہ اوس سے پیش آیا۔ اوس زمانہ میں شاہ اسکات
لینڈ اور پادشاہ فرانس میں ہڑا تھا اور چونکہ پادشاہ فرانس نے
اس سے ہالینڈ اور بلجیئم مراد ہے کہ یہ ملک شیب میں واقع ہیں ۱۲۔

رجبہ لگو ہوئے تھو اور بڑی بڑی تھو زمین پاڑتے۔ کلنڈر ڈو تو اپنی ساتھیوں و غاکی
 ورجو لوگ اس سازش میں سربراہ کا رتھے وہ سب یکبارگی گرفتار ہوئے
 ورجو خطوط و تھون نے فلینڈرس میں بھیجے تھے وہی ان کی ثبوت
 جرم میں پیش کئے گئے اور سٹیمن مونٹفرڈ ٹراہوٹ دیکھ کاف
 ولیئم ڈا بنی اور کلاسڈ فائو والٹویہ سب مفسد قتل کئے گئے۔
 سر ولیئم اسٹینلی بھی مشارکت مفسدین سے شرم ہوا اور اپنے جرم کا
 اعتراف کیا اور قتل کیا گیا حالانکہ یہ وہ شخص تھا جسے بوسورٹ نے
 لڑائی میں پادشاہ کی جان بچائی تھی اور اسکے بھائی امیر اسٹینلی فریڈرک
 جنگ میں پادشاہ کے سر پر تاج رکھا تھا اور چونکہ ولیئم اسٹینلی لڑا
 مالدار شخص تھا لہذا اس کے قتل سے بہت سی دولت ہنری کے
 ہاتھ لگی۔

ایسے ایسے نقصانوں سے وارن ہیک کے طرفدار بہت ہار گئے
 اور اب کڈ آپ اکسپر نے لڑنے کا قصد مصمم کیا۔ غرض تین برس بعد
 پہلے خروج کے وہ چند اشخاص کے ساتھ مقام ڈیل میں پڑھیا اور
 کچھ لوگ اطراف و جوانب میں بھیجے کہ لوگوں کو اس کی اعانت پر آمادہ کر
 مگر اشرف و صنادید اہل کینٹ نے باغیوں کو مار کر نکال دیا اور
 گرفتار کر لیا اور وارن ہیک نے فلینڈرس کو مراجعت کی۔
 فلینڈرس نے وارن ہیک کو پناہ دی اس سبب سر پادشاہ ای

اب اس کذاب اکبر پر کن واریک نے خروج کیا۔ یہ شخص نوینی کارہنے والا تھا اور اس نے یہ مشہور کیا تھا کہ میں سر چارلس پلین یٹجمنٹ نواب یورسٹ ہون اور شاہ اڈورسٹ چہارم کا منجھلا بیٹا ہوں۔ اگرچہ اس امر کی دلیل قوی موجود ہے کہ جس شاہزادہ کی نقل یہ شخص بنا تھا وہ مجلس ٹاور میں قتل ہو چکا تھا مگر تو بھی یہ ایسا لامل معنی ہے کہ واریک کے وقت کے لوگ بھی اوسکی بات کا یقین لائے اور مؤرخین حال نے بھی اوسکے موافق دلیلین لکھی ہیں پہلے اس شخص نے ایرلینڈ میں خروج کیا تھا بعد ازاں وہ پاریس میں طلب کیا گیا مگر جب شاہ فرانس نے ہنری سے مصاحبہ کر لیا تو واریک مجبوری فرانسس سے چلا گیا اور مارگرٹ شاہزادی برگنڈی نے کہ ہنری کے دشمنوں کی دوست صادق تھی اوسو اپنا بھتیجا بنایا اور اوسکی اردلی کیواسے سوار مقرر کئے اور جو عزت و آبرو شاہزادوں کی کرنی چاہیے اوسطرح اوسکی عزت کی اور اوسکا نام گلاب سفید رکھا۔ الغرض طرفداران خاندان یورسٹ نے ہنری کی سلطنت لے نیکی تدبیر کی اور شاہ ابرٹ کا قتل کرنے کا ارادہ کیا برگنڈی کا کارندہ تھا واریک سے کوئی ملاقاتین کہیں اور انکلینڈ کو جو خطوط بھیجے انہیں لکھا کہ بیشک واریک نواب یورسٹ ہے۔ مگر ادھر ہنری بھی خوب ہوشیار تھا اور اوسکو گویند ہے

اس سے یہ کہنا یہ تھا کہ واریک خاندان یورسٹ کا شاہزادہ ہے کیونکہ گلاب سفید

اوس خاندان کا لقب ہو گیا تھا ۱۲۔

نے محصول مقرر کیا تو انگلستان کے شمال میں بلوچستان کو گیا مگر نواب
 سترپی نے باغیوں کو منتشر و پریشان کر دیا اور ایک سردار اور نواح
 ایچیمبر شہر یو سٹ میں قتل کیا گیا اور دوسرا سردار باغیوں کا
 سردار بھان اگرو وٹ بیگم کی گنڈاپی کے پاس بھاگ گیا۔ ان
 رئیس زادی بریٹین کی نسبت برطانوی شاہ ہنری چہارم نے کہ
 میکسلیٹن سے شہری تھی مگر بچاؤ لیس پارشاہ فرانسس نو رئیس اوی فرکو
 کی شادی زبردستی اپنے ساتھ کر لی اس سبب سے پادشاہ انگلستان
 آبادی جنگ فرانسس ہوا۔ پادشاہ کے اس ارادہ سے رعایا خوش
 ہوئی اس واسطے کہ وہ دست سے لڑائی کی باتیں کرتا تھا اور لڑائی
 کی واسطے اسے پارلیمنٹ نے بھی روپیہ دیا تھا اور اسے زبردستی
 نذرانہ کار روپیہ بھی لیا تھا مگر اس ارادہ کی تکمیل کبھی نہ ہوئی تھی اور پادشاہ
 تاخیر و تعویق کو اسباب پیدا کرتا تھا آخر اکتوبر ۱۷۹۳ء میں وہ فرانسس
 پونچا اور شہر بولون کا محاصرہ کر لیا۔ مگر فرانسس کا پادشاہ جانتا تھا کہ
 ہنری پر روپیہ کی محبت کا بہت غلبہ ہے لہذا اسے بہت سارے روپیہ
 دینے کا وعدہ کر کے ہنری سے صلح کر لی ابابا انگلستان نے ہامی واپلا
 مچائی کیونکہ بہت سے سرداروں اور امیروں نے اپنے تئیں برباد کر دیا
 تھا اور روپیہ قرض لیکر اور اپنی جاگیریں بچکے بچکر پادشاہ کو روپیہ دیا تھا
 فقط اس امید سے کہ فرانسس کی غنیمت میں سے ہم بھی حصہ پاتے
 گے

ختمیارات حاصل کئے۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ تھی کہ جس قصر میں یہ چھری ہوتی تھی
 اوسمیں نقش و نگار بہت بنے ہوئے تھے۔ اس محکمہ کے حاکم صدر الصدور
 خزانچی داروغہ دیوان خانہ ایک اسقف ایک امیر اور کئی بڑے بچے تھے۔ اس
 بڑا کام یہ انجام دینا تھا کہ وظیفہ رعایتی کو موقوف کر دے۔ وظیفہ
 رعایتی امر کو سرکار شاہی سے ملا کرتا تھا جسکے ذریعہ سے وہ بد معاشوں کو
 وردیان دیکر نوکر رکھتے تھے اور اونسے قسم لیتے تھے کہ جب کسی سے لڑائی
 جھگڑا ہو تو ہماری طرف سے لڑنا

شاہ ہنری نے اپنے ہم عصر پادشاہوں سے طریقہ صلح و اشتی
 مرغی رکھا اور فقط ایک مرتبہ وہ طوعاً و کرہاً پادشاہ فرانس سے لڑا۔ تفصیل اس
 احوال کی یہ ہے کہ جن تو بڑے بڑے تعلقے سلطنت فرانسیس سے متعلق تھے اور نہیں
 فقط بریٹین کا تعلقہ خود سر ہو گیا تھا اور باقی تعلقہ تدریجاً شامل سلطنت فرانس
 ہو گئے تھے۔ جب اس تعلقہ کارٹیس فرانسیس مر گیا تو اوسکی ریاست آئین اوسکی
 دختر دوازده سالہ کو ملی مگر پادشاہ فرانس نے اوس ریاست کا دعویٰ کیا اور
 چونکہ ہنری عالم جلا وطنی میں مدت مدید تک ریاست بریٹین میں رہا تھا لہ
 وہ مجبور ہو گیا کہ اوس رئیس زادی بے مونس و بے یار کی مدد کے واسطے فون
 بھیجے مگر اس مدد میں یہ قید گادی کہ جب قدر روپیہ رئیس زادی موصوفہ کی اعانت
 صرف ہوگا اوسکی ضمانت میں وہ دو قلعے پادشاہ کو دیدے اور بغیر پادشاہ
 اجازت کہ وہ اپنی شادی نہ کرے۔ اس فوج کو سامان درست کرنے کو واسطے جو

اور سمنل فرانس کے قریب ضلع لنکسٹر میں آپونے پہلی بار پادشاہ پرچون مارنے کے قصد سے آگے بڑھتے آئے ہیں۔ غرض پادشاہ نے بجلیک تمام فوج کو مقام فوس لک میں جمع کیا مگر اسے اور سکرین ایسی خراب تھیں کہ فوج شاہی نوٹنگھم اور فوس لک کے درمیان میں راستہ بھول گئی اور مقام اسٹول پر باغی پادشاہی لشکر پڑے اور آگے کے لوگوں پر حملہ کیا مگر پادشاہی فوج بڑی شجاعت اور استقلال سے انکو حملہ کو روکیا اور انھیں پس پا کیا کہ اتنے میں پادشاہی سوار چاروں طرف سے ٹوٹ پڑے اور باغیوں کو شکست فاش ہوئی۔ نواب لنکن لڑائی میں کام آیا اور امیر لوں جو اس محم میں باغیوں کا شریک ہوا تھا اس دن سے مفقود و اخیر ہو گیا اور سمنل اور سمنل نے پادشاہ کی اطاعت قبول کر لی سمنل تو قید خانہ میں سر کیا سمنل کو پادشاہ کے باورچی خانہ میں دیکھ سڑتی کی خدمت عطا ہوئی بعد اسکے وہ عمدہ بازواری ہو سرفراز ہوا۔

ملکہ کو پادشاہ سے استحقاق سلطنت زیادہ تھا لہذا پادشاہ اس پر غار کھاتا تھا اور اسے ایک گوشہ تنہائی میں ڈال دیتا تھا مگر اب ملکہ کی تاجداری بڑے عزت و احتشام سے ہوتی اور یہ امر رعایا کی ذمہ داری تھا کہ رعایا نے اس باب میں ایسی سخت گفتگو کی کہ پادشاہ کو یہ جرأت ہوئی کہ ملکہ کی نسبت مراسم شایانہ ادا کرنے سے انکار کرے۔ قریب اسی زمانہ کو ایک جدید محکمہ نے جو بنام اسٹارچیمینٹز ایوان کو ایک مشہور ہوا

یورسٹ کا بڑا بچا دوست تھا لہذا اس نے پسران پز کو خاندان یورسٹ کا شاہزادہ ٹھہرا کر اوسکا بڑا اعزاز و احترام کیا مگر چار اسقف جبکا نام بتلے تھا اور شہر واپس فرار کے لوگ شاہ ہنری کے خیر خواہ رہے باقی تمام اہل ایولنڈ نواب کلڈ بری کے شریک ہو گئے اور اوس نان بائی کو لنڈی کو خطاب اڈ ورسٹ ششم پادشاہ بنایا۔ اب تو شاہ ہنری کی سیٹی بھولی اور امرا و اراکین دولت و قسینین کو جمع کیا اور انکو مشورہ سے جو لوگ سابق میں اوسکے دشمن تھے اوسکے جرائم کو عفو کیا اور جو فی الحقیقت شاہزادہ وارسٹ تھا اوسے مجلس اوس سے نکال کر تمام اہل شہر کے سامنے کلیساے سینٹ پال میں لیگیا اور وہاں سے اوسے محبس اے شین میں لیگیا مگر اس کا سبب کچھ نہیں معلوم ہوتا کہ پادشاہ نے ملکہ بیوہ الزبتھ کو کیوں خانقاہ برمنڈ سی میں قید کیا۔

اب پادشاہ کو ایک اور خوف پیدا ہوا کہ نواب لنکن نو اوسکا ساتھ چھوڑ دیا حالانکہ یہ شاہزادہ شاہ سراچارڈ کی وفات کے زمانہ سے ہنری کا خیر خواہ اور جان نثار رہا تھا۔ مگر اب وہ اپنی چچی شاہزادی برگنڈی کو پاس بھاگ گیا اور دو ہزار آدمی کی جمیعت سے ڈبلن میں جا کر سمنل کا شریک ہوا۔ اب اوس طفل کا ذب مدعی سلطنت سے تاج پھنا اور اوسکے نام سے پارلیمنٹ منعقد ہوتی۔ شاہ ہنری کنلور تھے میں اپنی ملکہ کے مکان پر تھا کہ اوسنے سنا کہ نواب لنکن

ادورڈ چہارم کی بہن تھی اور ہنری ہفتم کو زمانہ میں کئی مرتبہ مدعیان سلطنت انگلشیہ فراس شاہزادی کو بیان جا کر پناہ لی۔ جب یہ فساد دفع ہو گیا تو پادشاہ نے پھر دورہ کرنا شروع کیا اور شہر یورک میں تین ہفتہ قیام کیا اور لوگوں کو خطبہا و عزت عنایت کئی اور بدانتظامیوں کو دفع کیا وہاں سے پادشاہ بریٹن میں گیا اور ہر ضلع میں وہاں کے امرا و حکام اور سکریٹریز کے ساتھ ہوا۔ بریٹن میں پادشاہ نے بڑا احسان کیا کہ صنایع اہل شہر کو جہاز بنانے اور تجارت کرنے کی ترغیب دی کہ جنگ خانگی کے زمانہ میں وہاں کی تجارت بہت کم ہو گئی تھی۔

اس پادشاہ کے زمانہ کو زمانہ خدع و مکر کہنا چاہئے۔ سابق میں بیان کیا گیا کہ ایک شخص وارث تخت و تاج مجسٹاوس میں مقید تھا یعنی شاہزادہ نوجوان نواب و اس کے پس یہ بڑے تعجب کی بات کہ اگرچہ سب لوگ اس کی حقیقت حال سے واقف تھے مگر شہرڈ بلن میں ایک پادری مہمن باشندہ اکسفرڈ نے خروج کیا اور ایک لڑکے کو شاہزادہ ادورڈ نواب و اس کے مشہور کر دیا حالانکہ فی الحقیقت وہ ایک نان بائی کالر کا تھا جس کا نام لیما بٹ سمٹل تھا۔ اس چارڈ نواب یورک شاہ ہنری ششم کی طرف سے ایرلینڈ کا حاکم رہا تھا اور نواب کلیں نس بھی اس ملک کا ناظم رہا تھا اس سبب سے گلاب سفید (یعنی خاندان یورک) وہاں کے لوگوں کا بڑا محبوب تھا اور اب چونکہ نواب کلیڈ یو ایرلینڈ کا صوبہ دار تھا اور وہ خاندان

چاہی اور کہا کہ مجھے سلطنت کا استحقاق موروثی اور بھت فتح دونوں طرح سے ہے اور اپنے استحقاق اور شاہزادگان سے ورنہ کی عداوت دفع کرنے کے واسطے اوسنے شاہزادی الزبتھ دختر کلان اڈورڈ چہارم سے شادی کر لی۔ علاوہ براین پادشاہ نے پوپ انوسینٹ ہشتم سے ایک فرمان باین مضمون حاصل کیا کہ جو شخص شاہ ہنری یا اوسکی اولاد اتحاد کی سلطنت میں مخل و خارج ہوگا وہ ملعون و مرتد ہو جائے گا۔ ہنری ہفتم کو خاصہ جان مورٹن اور سچارڈ فوکس ان دو قشیسوں پر بڑا وثوق و اعتماد تھا کہ یہ دونوں عالم جلاوطنی میں اوسکو یار و کمکسار رہے تھے۔ چنانچہ اوسنے مورٹن کو کینٹنبری کا اسقف اعظم کر دیا اور فوکس کو ونچسٹر کا اسقف کیا۔

مگر باوجود اس دورانیشی اور پیش بینی کے پندرہ برس تک ہنری کی سلطنت معرض خوف و غلیم میں رہی اور سازش پر سازش مخل امن و عافیت ہوتی چنانچہ ایک مرتبہ پادشاہ شمال کے ملک میں دورہ کرتا تھا اور شہر لنکن میں تھا کہ اوسے خبر پہنچی کہ ضلع یورک میں بسربراہکاری امیر لوکل اور ضلع ورسٹرمین باغواسے چند اشخاص مسیحی بہ اسٹیفورڈس فساد ہوا مگر یہ فساد جلد دفع ہو گیا اور بڑے اسٹیفورڈ کو بچانسی دیدی اور امیر لوکل نے رئیس بگنڈی کی زوجہ بیوہ ماسراگسٹ کی یہاں جا کے پناہ لی۔ یہ شاہزادی شاہ

کمال و استحکام کو پہنچ گیا اور جب اس خاندان رفیع الشان کا دور دورہ ہو
جو بالفعل حاملِ لو اسے سلطنت پر توجہ دیا اور اسبابِ صحت اور اصول
عافیت سے مطمئن ہو کر ہمیشہ آرامِ تمام زیر سایہ ہا پائے پادشاہان
عالی مقام رہنے لگی۔

ہنری ہفتم و شمنون سے خالی نہ تھا۔ ایک رقیب اور
مقام شرفِ ہائے واقع ضلع یورک میں موجود تھا وہ اڈورس
نواب و اس کے پسر نواب کلپورنس تھا جس کا سن اب پندرہ برس
تھا۔ دوسرا رقیب جان ڈی لا پوول نواب لنکن تھا جس کا
سوم اپنا وارث مقرر کر چکا تھا۔ یہ شاہزادہ الیویٹ کا بیٹا تھا اور وہ
اڈورس ڈچہارم کی بڑی بیٹی تھی۔ نواب و اس کے حکم شاہ ہنری
مجلسِ ناوس میں بھجوا دیا گیا مگر نواب لنکن نے پادشاہ کی بیعت کا
لہذا وہ قید سے محفوظ رہا۔

پادشاہ کالڈن مین بہتر تک و احتشام داخل ہونا اور سو
تاجداری ادا کرنا ۲۲ اگست ۱۷۹۳ کو تبریک ملتوی رہا اس کا سبب یہ ہوا
کہ ایک وابر نازل ہوئی تھی جس کی علامت قومی شدتِ تعزیت تھی لہذا وہ
پسینہ کی بیماری کہنے لگے تھے۔ جب سوم تاجداری سے فراغت ہو
تو پادشاہ نے مجلسِ پارلیمنٹ منعقد کی اور اس سے اپنے حق کی تصدیق

پاباؤل

عند شاہ ہنری ہفتم

سنہ ولادت ۱۵۰۸ء - سنہ جلوس ۱۵۵۸ء - سنہ وفات ۱۵۵۹ء

انگلستان کی حقیقی تاریخ ہنری ہفتم کے عہد سے شروع ہے۔ جیسے طوفان
ہوا کو صاف کر دیتا ہے اویس طرح سو جنگ خانگی نے بقیہ آثار قانون فیوڈل
سیسٹم کو اس ملک سے دفع کیا اور سب باتون کا انتظام تازہ اور درست
ہو گیا۔ یہ دولت علم خانقاہوں میں مخزون و محصور تھی لیکن اب بذریعہ
چھپی ہوئی کتابوں کے یہ دولت لوگوں کے گھروں میں پونجی اور اب لوگ
بجائے خود پڑھنے اور فکر کرنے لگے۔ اب تک تو ناظرین نے ملاحظہ کیا کہ
پادشاہ فرانسیسی افواج انگریزی کے ساتھ ولایت فرانسیس میں
عیش کرتے تھے اور یہ بھی ملاحظہ کیا کہ امرائے انگلستان مثل قزاقان (دوب
نو ترک) کے تھے اور دہقان مثل غلامان (حبش و دیلم) کے تھے مگر اب
دیکھتے گا کہ پادشاہان برطانیہ تخت سلطنت برطانیہ پر تکرار میں اور غلام آزاد
ہو گئے اور ایک اوسط درجہ کا فرقہ زمینداروں اور سوداگروں کا پیدا ہوا۔
الغرض سلاطین ٹیوڈر کے زمانہ میں علم ادب اور فن تجارت اور مذہب
پراٹسٹنٹ کی ترقی انگلستان میں شروع ہوئی اور چند مدت کے بعد
میں سلطنت انگلستان کہ کئی سہ برس سے ترقی کرتا چلا آتا تھا اعلیٰ مرتبہ

زمانہ

بادشاہان یوڈس

از ۱۲۸۵ء تا سنہ ۱۶۰۳ء بمقامی ۱۱۸ سال ۵ پادشاہ

سنہ جلوس

۱۲۸۵ء	ہنری ہفتم
۱۵۰۹ء (پس)	ہنری ہشتم
۱۵۴۷ء (پس)	ادورڈ ہشتم
۱۵۵۳ء (خواہر علاتی)	ملکہ صیری
۱۶۰۳-۵۱ء (خواہر علاتی)	ملکہ الزبتھ

وقائع عظیمہ متعلقہ زمانہ ہذا

(۱) حدوث مذہب پرائسٹنٹ

(۲) احیاء علوم ادبیہ

(۳) ترقی و توسیع تجارت

شجرہ نسب

مشعر قرابت خاندان پلین یٹجنت خاندان ٹیوڈس

ادورڈ سوم

اسکے سنبھلے بیٹے

جان نواب لنکسٹر کو شاہزادی
کیتھرائن سولفرڈ سے یہ اولاد تھی

جان بوفرٹ نواب سمرسٹ

شاہزادی مارگریٹ بوفرٹ نے

کیتھرائن شاہ ہنری پنجم
کی ملکہ بیوہ نے اوں
ٹیوڈس سے شادی کی

نواب سرچند
سے شادی کی

ہنری نواب سرچند جو بعد ازاں شاہ ہنری ہفتم ہوا

جنگهای تدریجی

از سال ۱۷۵۵ تا سال ۱۷۶۴ - ۳ سال جنگ

عدد وقوع فریق طرفیاب سند وقوع

جنگ اول سینٹ الینس	۱۷۵۵ ع
جنگ بلور هیت	۱۷۵۹ ع
جنگ فور تمپان	۱۷۶۰ ع
جنگ ویکفیلد	۱۷۶۰ ع
جنگ مورتمرس کوس	۱۷۶۱ ع
جنگ دوم سینٹ الینس	۱۷۶۱ ع
خانان یوراک	
خانان لنگسٹر	

هشتم

جنگ ٹوٹن	۱۷۶۱ ع
جنگ هجلی مور	۱۷۶۲ ع
جنگ هگروم	۱۷۶۲ ع
جنگ برنٹ	۱۷۶۱ ع
جنگ نیوکسبری	۱۷۶۱ ع
جنگ بوسورت	۱۷۶۵ ع
خانان لنگسٹر	

دوم و چهارم

پنجم

تغیرات سلطنت

کیٹی کے سوا سب شہر فرانسس کو { ہنری ششم برس ۱۴۵۱ء
سلطنت انگلستان سے منسلک گئے

محاربات و مصاحبات

نام جنگ	حد وقوع	سنہ وقوع
جنگ نسبت مور	ہنری چہارم ۱۴۵۲ء
جنگ کوہ ہوملڈن	ایضا ۱۴۵۲ء
جنگ شروزبری	ایضا ۱۴۵۳ء
جنگ اگنکورٹ	ہنری پنجم ۱۴۵۵ء
محاصرہ روج	ایضا ۱۴۵۹ء
مصاحبہ ٹروٹن	ایضا ۱۴۶۰ء
جنگ کرونٹ	ہنری ششم ۱۴۶۳ء
جنگ ورسٹول	ایضا ۱۴۶۴ء
کیڈ کی بغاوت	ایضا ۱۴۶۵ء
مصاحبہ پکنی	ادورڈ چہارم ۱۴۶۵ء

والسنگھ راہب تھا۔ اسنو قریب ۱۸۸۷ء

کے تاریخ تصنیف کی

سراجان فورٹسکیو قریب ۱۸۸۷ء کے ہوا منصف اعلیٰ تھا۔

اسکی مشہور کتاب آئین انگلستان ہے

ولیم کیکنسٹن ۱۸۷۱ء سے ۱۸۹۱ء تک لایہ پھلا

چھاپنیوالا انگلستان میں ہوا اور اسنو قریب
ساتھ کتابوں کے تصنیف اور ترجمہ میں

تاریخات سوانح عظیمہ زائے ہذا (از ۱۸۹۹ء تا ۱۸۷۵ء)

وقائع عامہ عہد وقوع سنہ وقوع

شہادت ساکو ہنری چام ۱۸۷۱ء

رہائی جیمس اول شاہ ہنری ششم ۱۸۷۲ء
اسکاٹ لینڈ

جون مد عجیہ سات ایضاً ۱۸۷۳ء
زندہ جلاوی گئی

انگلستان میں پہلی مرتبہ ادور چام ۱۸۷۴ء
کتاب چھاپی گئی

نہ اور علامات سوا وقف و لا کے ہوتے تھے اور الفاظ کے اسلے میں صرف
اصواتِ حروف کا لحاظ رہتا تھا لہذا ہر مصنف کو اسلے کا طریقہ جدا تھا
اور اکثر اوقات ایک ہی صفحہ میں ایک ہی لفظ بظہور مختلفہ مرقوم ہوتا تھا۔
اس زمانہ میں طبقہ اوسط کی انگریزی رائج تھی اور اس زبان میں
اور چاسٹر شاعر کی نظم سہمی بہ حکایات کنڈر بوی کی عبارت میں
کچھ تھوڑا ہی سافرق ہے۔

مشاہیر اہل تصنیف مانتہ ہذا (از سنہ ۱۷۵۵ء تا ۱۷۸۵ء)
درا انگریزی طبقہ اوسط

جیمس اول پادشاہ اسکات لینڈ انیسٹریس
تک انگلنڈ میں قید رہا اور چاسٹر
شاعر کی نظم کا مطالعہ کیا اور مثنویان
تصنیف کیں۔ اب فقط ایک کتاب
اوسکی بغیر کنگس کو ہمیں باقی رہ سکتی ہو
جان لڈ گیٹ قرینہ ۱۷۸۵ء کو ہوا۔ یہ ایک اہل شاعر تھا اور
خاصہ ایک مدرسہ شعر آموزی کیوہ اسطو جاری کیا تھا
اسکو بڑے تصنیف تاریخ تھیلبس
اور محاصرہ ٹی وی این

کے حالات معلوم ہو جائیں مگر اسے بہت سورا دب ہوتا تھا۔ شاہ
 ہنری چہارم کے عہد میں اس طرح کی ایک شبیہ عجیب از مقامِ اجماع فیملہ
 میں بنائی گئی اور آٹھ دن تک لوگوں کو دکھلائی گئی اور از ابتدا
 خلقتِ عالم تمام حالات مرقومہ صحتِ سماویہ اس شبیہ میں مُتشکل کئے
 گئے۔ قریب زمانہ شاہ ہنری ششم کے اخلاق کی شبیہ میں بنائی
 کا رسم نکلا اور یہ شبیہیں اشباہ معجزات سے نہایت بہتر و پاکیزہ تر
 تھیں کہ ان میں اہل دنیا (نہ اہل دین یعنی پادری) شبیہ
 بنتے تھے اور انبیاء و رسل (جنکا ذکر کتبِ سماویہ میں ہے) کی شبیہیں نہ
 بنائی جاتی تھیں۔ ایسی شبیہوں کو اشباہِ اخلاق کہتے تھے اس واسطیکہ
 شبیہ بننے والے رحم اور عدل اور صدق اور اخلاق حمیدہ کی صورت
 بنتے تھے۔ پادشاہانِ ٹیوڈر کے زمانہ میں (بعوضِ اشباہِ فنیہ کی)
 اشباہِ خارجہ کی شبیہیں بننے لگے جنکا استخراج تواریخ اور طرزِ معیشت
 و عنوانِ معاشرت سے کیا جاتا تھا۔

کل تواریخِ زمانہ جدید میں کوئی واقعہ ایسا نہیں مرقوم ہے جس سے
 ایسے منافع کثیر و دائمی پیدا ہوئے ہوں جیسے چھاپہ کی ایجاد سے ہوئے ہیں۔
 جیسے یہ ہر اختراع ہو کتاب بنانے کا طریقہ بالکل بدل گیا اور قلمی کتابوں
 کی عوض چھپی ہوئی کتابیں شائع ہوئیں مگر اس زمانہ تک نہ تو چھپی ہوئی کتابوں
 کی ابتدا میں مصنف اور کتاب کا نام ہوتا تھا نہ بڑے حرف لکھی جاتے تھے

تنگ کوچوں میں مقابل کے مکانات میں فقط چذ فیٹ کا تفاوت باہم
 رہ جاتا تھا چنانچہ یہ طرز عمارت اب تک پرانے قصبوں کے مکانات میں جیسے
 چسٹو ہو موجود ہے۔ اسکا سبب یہ تھا کہ اب تک لوگوں کو صاف و شنی
 اور تازہ ہوا کی قدر نہ معلوم تھی کہ یہ جسم و دل دونوں کو کس قدر نافع ہیں
 امر اور اہل قدرت دن بھر میں چار مرتبہ کھانا کھاتے تھے اس طرح سے
 کہ پانچ بجے صبح کو اٹھتے تھے اور سات بجے حاضری کھاتے تھے
 پھر دس بجے کھانا کھاتے تھے پھر چار بجے چاشت نوش کرتے تھے پھر
 نو بجے رات کو ناشتہ کرتے تھے جس میں کچھ تھوڑے سے کچے اور
 خوشبو شراب ہوتی تھی اور یہ غذا سونیکے کمرون میں کھائی جاتی تھی۔
 غریبہ اور محنتی لوگ دوپھر کو کھانا کھاتے تھے اور یہی وقت اونکو کھانیکا
 اب تک باقی ہے اس واسطے کہ امر کو اتنی فرصت اور اطمینان رہتا ہے
 کہ وہ اپنے کھانے کے اوقات بدلا کرتے ہیں مگر محنتی لوگ بسبب زمرہ
 کی مشقت کے مجبور رہتے ہیں اور انکے اوقات غذا ہر زمانہ میں یکساں
 رہتے ہیں۔

اس زمانہ میں نقول و حکایات کی شہیدیں (جیسے واجد علی
 شاہ کاہن تھا) باقاعدہ بنے لگین اور پہلے خود پادری گرجوں میں
 ایسی شہیدیں بنتے تھے اور انہیں اشباہ معجزات کہتے تھے اور
 ان شہیدوں سے یہ مقصود تھا کہ عوام الناس کو صحیفہ مشرق سے واقف

اس امر عظیم کی زیادہ تائید و تقویت ہوئی اور خاندان یٹوڈس کی
ابتداء سلطنت میں بندہ گری انگلستان سے قطعاً معدوم و مفقود ہو گئی

انگلستان میں جیسے اب سلطنت شخصی محدود ہے ویسے ہی جب بھی
تھی۔ یہ طرز حکومت و عنوان سیاست اس قبیل سے ہے جو قرن وسط
میں یورپ میں عین حادث ہوا تھا اور اس قسم کی سلطنت میں انگلستان
کا آئین حکومت احسن و اعلیٰ ہے۔ پادشاہ کا عہدہ قطعاً موروثی ہو گیا
تھا اور پادشاہ کو حکومت الکل فی الکل حاصل تھی اور وہ تمام ملک مالک
تھا مگر اس کی حکومت میں اصول عظیمہ سیاست ہو کہ قدیم الا یام سے ملحوظ
و مرعی تھے محدود و مقید تھی اول پادشاہ کو آتی قانون بدون استرضاء
پارلیمنٹ نہ بنا سکتا تھا و دوم پادشاہ بدون رضامندی محکمہ مذکورہ رعایا
ٹیکس نہ لے سکتا تھا سوم سیاست ملک میں اسے قانون کی پابندی واجب تھی
اور اگر وہ خلاف قانون کرتا تھا تو اس کے کارندے اور شیر مشغول الذمہ
رہتے تھے۔

اب امرائے بعوض قلعوں کے جنکا حال سابق میں لکھا گیا
بڑے بڑے چوبی مکانات بنانے شروع کیے اور اونچین نقش و نگار
آراستہ کیا اور کمرون میں مشجر کے پردے ڈالے۔ قصبوں کے مکانات
میں اوپر کے درجے نیچے کے درجے سے اتنے باہر نکلتے ہوتے تھے

فن سپاہگری کو بہت ضروری سمجھتے تھے۔ ادفے واعلیٰ براہ مصیبت
وبلا میں مبتلا تھے امراء اور اہل دول کے خاندان کے خاندان غارت
ہو گئے بڑے بڑے عظیم الشان قلعے منہدم ہو گئے اور سیکڑوں دیہات
جل کر خاک ہو گئے۔

اس زمانہ میں انگلستان کے طرز معاشرت میں ایک بڑی
ترقی یہ ہوئی کہ غلام بنائیکار رسم موقوف ہو گیا۔ یہ رسم قبیلچ ابتدائے زمانہ
قوم بدکسین سے اس ملک میں جاری تھا۔ قوم نور من کے غلبہ
وتسلط سے آقا تو بدگئے تھے لیکن غلام نہ آزاد ہوئے تھے مگر قریب زمانہ شاہ
دھنیری دوم کے یہ کار ثواب (یعنی آزادی غلامان) شروع ہوا اور میں
برس تک بہتہ آہستہ جاری رہا اور اسکا شیوع ایسا آہستہ ہوا کہ انوس زمانہ
کے کسی موخر کو نہ محسوس ہوا چنانچہ جب انگریز کے نام کو لوگ باعث ذلت
وتوہین سمجھتے تھے جب نکولاس بریکسپیڈ کہ قوم انگریز سے تھا پوپ
کے مرتبہ پر فائز ہوا اور قریب اسی زمانہ کے ٹامس اسے بکٹ کہہ بھی
انگریز تھا انگلستان کے نور من پادشاہ سے برسر مقابلہ ہوا قسطنطین
روم میں سوا کثر ایسے تھے جو انگلستان کے غلاموں پر ترس کھاتے تھے اور یہ
رسم ہو گیا تھا کہ جب غلاموں کا مالک قریب برگ ہوتا تھا تو پادری تمام
حکومت کلیسائی اسے غلاموں کے آزاد کر دینے کی رغبت دیتا تھا
چونکہ جنگ خانگی سے اس قوم کی قوت ٹوٹ گئی تھی جو حاکم تھی لہذا

اسیر اسٹینلی نے شاہزادہ ظفر پناہ ہنری کے سر پر کھا۔ سر چارڈ
کے لاشے کو ایک گاڑی پر لاد کر لیسٹون میں لے گئے اور گری فرایوس
کے گرجے میں دفن کر دیا

مؤرخین اور افسانہ گوؤں نے آخر سلاطین پلین بیجمنٹ
کی بڑی ہجو و مذمت کی ہے اور لکھا ہے کہ وہ بیرحم اور خادع و ماکر تھا اور
غلبہ حرص و طمع سے مطلق العنان و مرفوع القلم ہو گیا تھا اور شدید
اور ہولناک گناہوں کا مرتکب ہوتا تھا اگر انصاف کی بات یہ ہو کہ اگرچہ یہ پادشاہ
اچھا نہ تھا لیکن اسکا حال جو ہمہ حالی ہے وہ پادشاہان ٹیوڈر کے دور
میں لکھا گیا تھا لہذا اس میں احتمال بغض و عناد متطرق ہے۔ یہ پادشاہ
خیف و لاغر تھا اور اسکے ہاتھ دُبل اور شانے بد قطع تھے اس سبب سے
اسکا نام خمیدہ پشت مشہور ہو گیا۔

سلاطین معاصرین

سنہ وفات

سنہ وفات

فرانس

سنہ ۱۷۸۳ء

سنہ ۱۷۸۳ء

اوسے باز رکھا پس اب اوسے کوئی چارہ نہ بجا بجز اسکے کہ اوس لڑائی سے
 نتیجہ کا انتظار کرے جو عنقریب ہونیوالی تھی۔ غرض اوسنے ایسا ہی کیا مگر
 وہ کمال محزون و غمگین رہتا تھا کیونکہ اوسکا روپیہ سب خرچ ہو چکا تھا اور اب
 چونکہ اوسکی سلطنت محض زوال میں پڑی تھی لہذا اوسکے رقبہ
 اور ہوا خواہوں کی وفاسازی میں بھی فرق آگیا اور پادشاہ خاصہ امیر
 اسٹینلی سے بہت خائف رہتا تھا کہ ضلع لنکشیئر اور چیشر میں
 اوسکا علاقہ بہت وسیع و بزرگ رہتا تھا۔ اب پادشاہ کو رات کی نیند اڑ گئی
 اور یہ بھی لکھا ہے کہ وہ اکثر نیند میں جھپک پڑتا تھا اور باواز ہولناک چلائی
 لگتا تھا۔ اس عالم خوف و ہراس میں پادشاہ نے یہ خبر سنی کہ ہنری تیس
 ہزار آدمی کی جمیعت سو دربار مدین میں پہنچا۔ شاہ سر چارڈ
 نے شہر نوٹنگھم میں کہ وسط ملک میں واقع تھا مورچہ لیا اور سب
 اکون پر سوار مقرر کر دئے کہ غنیم کے آنے کی خبر جلد پادشاہ کو دین
 لغرض عرۃ ماہ اگست کو ہنری مقام صلفرڈ ہیون میں پہنچا
 رو دہی ہفتہ کے عرصہ میں دونوں لشکر مقام بوسورسٹ پر دو چار
 سے مگر چارڈ کی فوج سے بہت سو لوگ چلے گئے۔ قصہ مختصر
 و خاندان گلاب پوشان میں آخری لڑائی ہوئی اور اس لڑائی میں
 اارڈ نے فوج لنکشیئر کے علم بردار کو قتل کیا اور نواب چھمنڈ
 خاتمہ کی ضرب لگایا چاہتا تھا کہ خود ہتیر قضا ہوا اور جو تاج بہنکر
 ن کارزار میں آیا تھا وہ ایک قریب کی جھاڑی میں ملا اور وہ تاج کو

تھا اور الزبتھ اڈورڈ چارم کی بڑی بیٹی تھی۔

اب غاصب سلطنت انگلستان پر خوف و خطر زیادہ ہوتا جاتا تھا چنانچہ نواب بکننگھم فوراً اوسکا دشمن جانی اور رھنری کا طرفدار ہو گیا۔ آخر الامر ۱۱ اکتوبر ۱۸۵۸ء میں بلوئے ہوا اور نواب سر چمنڈ بھی ضلع ڈیون میں وارد ہوا جاتا تھا کہ سبب شدت طوفان کے اوسکے جہاز پیچھے ہٹ گئے۔ نواب بکننگھم نے مقام بوکننگھم میں بادشاہ پر تلوار کھینچی تھی دریاے سوورن میں طوفان آنے کے سبب سے اپنی شرکاسے نہ مل سکا اور اوسکی فوج جس میں سب اہل ویلس تھے ہوا ہو گئی آخر نواب مذکورہ جیسے بد لکرا ایک خدمتگار بیسنسٹر نامے کے گھر میں جا کر چھپا اور بنا بر قول بعض مورخین کے میزبان نے عمان کو دشمن کے حوالہ کر دیا اور سیلسبوری کے بازار میں اوسکا سترن سو جا کیا گیا۔

بادشاہ کو رھنری اور الزبتھ کی مواصلت سے خوف ہوا اور اوسنے چاہا کہ اوس شاہزادی کی شادی میرے بیٹے سے ہو جائے مگر دولہ کے فوراً مرنے سے یہ تدبیر بھی بادشاہ کی نہ چلی تب اوسکے ذہن میں یہ آیا کہ اپنی بھتیجی کی شادی اپنے ساتھ کر لے اور لوگوں کو یہ شبہ ہو کہ اسی غرض سے بادشاہ نے اپنی ملکہ این کو زہر دیدیا مگر کیٹسبی اوسکے بڑے مشیر و نائس عقد غیر جائز سے

ہے کہ شاہ سچا رڈ نے جیمس ٹوٹل رسالہ دار کے ہاتھ وارڈ
سے لندن کو ایک حکمنامہ بنام بریکنبری داروغہ مجلس ٹاؤر بھیجا
اور ہمیں یہ حکم لکھا تھا کہ مجلس نوکر کی کنجیان چوبیس گھنٹہ کے واسطے
حائل حکمنامہ ہذا کے حوالہ کر دے۔ اسی مجلس میں اڈورڈ پادشاہ
معزول اور اوسکا بھائی قید تھے چنانچہ عین تاریکی شب میں فورس ہسٹ
اورڈ ایٹن دو جلا دون نے جو خاصہ ان شہزادوں کے قتل کرینے
واسطے نوکر رکھے گئے تھے عالم خواب میں اونکی حلق میں کپڑا ٹھوس کر
مار ڈالا اور اونکے لاشے ٹوٹل کو دکھلا کر زینہ کے نیچے دفن کر دی۔
یہ حکایت خود اون قاتلون کے بیان پر مبنی ہے۔ مگر حق یہ ہے کہ قوی
دلیلوں سے اگرچہ یہ دلیلیں تامم و مسکت نہیں ہیں مگر ثابت ہوتا ہے
کہ سچا رڈ اس فعل شنیع سے بری تھا اور یہ حکایت تاریخ انگلستان
میں ہمیشہ مور و بحث و محل نزاع رہیگی۔

ایک گروہ قوی امرا و شرفاء کا ہمیشہ سے شاہ سچا رڈ کا
و معاند تھا اور اب چونکہ اڈورڈ چارم کے بیٹے مرچکے تھے لہذا ان
لوگوں نے چاہا کہ خاندان یورک و لنکسٹر میں اتفاق ہو جائے
اور اس غرض سے اونہوں نے ہنری نواب سچمہند کی شادی
زینہ شاہزادی خاندان یورک سے کر دی۔ ہنری اپنی ماں
ارگسٹ بوفسٹ کی طرف سے جان نواب گھینٹ کا کوٹا

کرے اور دوسرے روز نواب بلکنگم نے لوگوں کی طرف سے ایک عرضی لکھ کر نواب گلووسٹر کو دی کہ آپ سلطنت قبول فرمائیں۔ الغرض نواب حافظ الملک نے بکراہت ظاہری سلطنت کو قبول کر لیا اور اڈوسرڈ کی پادشاہت کا خاتمہ ہو گیا۔

پاس سوم

عہد شاہ رچارڈ سوم ملقب بہ خمیدہ پشت سنہ ولادت ۱۲۵۲ء۔ سنہ جلوس ۱۲۷۳ء۔ سنہ وفات ۱۲۸۵ء

دو ہفتہ بعد قبول سلطنت کے رچارڈ نے مع اپنی زوجہ این خمیر نواب پادشاہ گر کے مقام ویسٹ منسٹر میں تاج پہنا اور اسراوارا کین دولت کے مرتبے بڑھائے اور پادشاہ متوفی کے خزانے لٹائے اس سبب سے ایک گروہ عمائد اسکا معین و خیر خواہ ہوا۔ بعد اسکو اسنے تمام ملک میں دورہ کیا اور اسکا قول یہ تھا کہ میں اس غرض سے دورہ کرتا ہوں کہ انگلستان میں امن و صلح قائم کر دوں اور عدل انصاف خالص شایع کر دوں غرض اس دورہ میں پادشاہ نے دوبارہ رسوم تاجداری مقام یوسٹ میں ادا کئے۔ مگر قبل اسکے کہ پادشاہ یوسٹ میں پونچھے ایک گناہ عظیم کا مرتکب ہوا۔ سر ٹامس مور سے روایت

لینے کی فکر میں لگا تھا۔ آخر الامر بادشاہ خرو سال کو مقام اسپٹھونی اسپٹھونٹا لفرد واقع نور تھمپٹن میں گرفتار کر لیا اور یہ سچا ظاہری اوسے لندن میں لے گئے اور محبس ڈاوسر میں قید کیا۔ بادشاہ کی مان سے اوسے دوسرے بیٹے کو بھی چھین لیا اور اوسے بھی اوسے محبس میں قید کیا غرض وہ دونوں طفل نادان زندان بلا میں صرف بازی تھے اور دام قضایں میں پھنس رہے تھے لیکن اوس سے بالکل بیخبر تھے۔

دوسری تدبیر غصب سلطنت کی نواب گلوسٹون نے یہ کی کہ جو امیر کہ بادشاہ خرو سال کے خیر خواہ تھے انھیں دفع کیا چنانچہ امیر ہیسلنگس کو نسل کے مکان میں بہت مت سحر گرفتار کر کے ڈاوسر کے گرجے میں تختہ چوبین پر اوسکا سر جدا کیا اور اسی روز امیر مراوٹس بادشاہ کے مامون اور کیا کسٹن کے مرتبی کو مع اور تین اسیروں کے قلعہ پونٹیفراکٹ میں قتل کیا جہاں وہ بوقت گرفتاری اڈوسر قید کیا گیا تھا۔ جب یہ سب ہو چکا تو نواب ہکنگھم نے کہ خاندان شاہی سے تھا صدا یہ اہل لندن سے مقام گلڈ ہال پر ملاقات کی اور بڑے جوش و خروش سے تقویر کی اور کہا کہ نواب گلوسٹون تخت تاج کا وارث حقیقی ہے۔ اشراف اہل لندن اس تقریر کو سن کر خاموش ہو رہے مگر چند دالے چلائے کہ خدا شاہ و چارڈ کی عمر و راز

اسپانیہ

ہنری چارم سنہ ۱۵۴۷ء
 شاہ فرڈیننڈ و ملکہ ازابلا
 شہنشاہ جرمانی
 فرڈیننڈ سوم
 پوپ

پائیس دوم سنہ ۱۵۶۲ء
 پال دوم سنہ ۱۵۶۷ء
 سنکسٹن چارم

باب دوم

عہد شاہ ادورڈ پنجم سنہ ولادت ۱۳۷۱ء۔

سنہ جلوس ۱۳۷۱ء ۱۹ اپریل۔ سنہ مغزولی ۱۳۷۱ء ۲۵ جون

ادورڈ پنجم اکبر اولاد پادشاہ مشوقی فقط گیارہ ہفتہ تک پادشاہ رہا۔
 اس زمانہ قلیل میں چارڈ نواب گلوستان و جنو خطاب حافظ الملک
 حاصل کیا تھا اور اپنے بھتیجہ کا برائے خواہ اور محبت صادق بنا تھا سلطنت

لینے کی فکر میں لگا تھا۔ آخر الامر پادشاہ خرو سال کو مقام اسٹونی
سٹرائٹ فرد واقع نور تھمپٹن میں گرفتار کر لیا اور یہ پھیل ظاہری
اوسے لندن میں لے گئے اور محبس ٹاؤس میں قید کیا۔ پادشاہ کی
مان سے اوسے دوسرے بیٹے کو بھی چھین لیا اور اوسے بھی اسی
محبس میں قید کیا عرض وہ دونوں طفل نادان زندان بلا میں صرف
بازی تھے اور وام قضا میں پنہاں ہے تھے لیکن اوس سے بالکل
بیخبر تھے۔

دوسری تدبیر غصب سلطنت کی نواب گلو سٹون نے یہ کہ جو
امیر کہ پادشاہ خرو سال کے خیر خواہ تھے انھیں دفع کیا چنانچہ امیر
ہیسٹنگس کو نسل کے مکان میں بہت متحرک قرار کے ٹاؤس کے
گرجے میں تختہ پوین پر اوسکا سر جدا کیا اور اسی روز امیر سٹون
پادشاہ کے مامون اور کیسٹن کے مرتبی کو مع اور تین امیرون کے
قلعہ پونڈیکٹ میں قتل کیا جان وہ بوقت گرفتاری اڈورسڈ
قید کیا گیا تھا۔ جب یہ سب ہو چکا تو نواب بکننگھم نے کہ خاندان
شاہی سے تھا صنادید اہل لندن سے مقام گلڈ ہال پر ملاقات کی
اور بڑے جوش و خروش سے تقریر کی اور کہا کہ نواب گلو سٹون
تخت تاج کا وارث حقیقی ہے۔ اشرف اہل لندن اس تقریر کو سنکر
خاموش ہو رہے مگر چند روز اے چلا تو کہ خدا شاہ و چارڈ کی عمر واز

اسپانیہ

..... ہنری چارم سنہ ۱۸۷۴ء

..... شاہ فرڈیننڈ و ملکہ ازابلا

شہنشاہ جبرامنی

..... فرڈرک سوم

یوپ

..... پائیس دوم سنہ ۱۸۶۴ء

..... پال دوم سنہ ۱۸۶۴ء

..... سکسٹس چارم

باب دوم

عہد شاہ ادورڈ پنجم سنہ ولادت سنہ ۱۸۶۴ء۔

سنہ جہلوس سنہ ۱۸۶۴ء اپریل۔ سنہ مغزولی سنہ ۱۸۶۴ء جون

ادورڈ پنجم اکبر اولاد پادشاہ متونی فقط گیارہ ہفتہ تک پادشاہ رہا۔

اس زمانہ قلیل میں چارڈ نواب گلوں سٹو جنس خطاب حافظ الملک

حاصل کیا تھا اور اپنے بھتیجہ کا بیڑا خیر خواہ اور محبت صادق بنا تھا سلطنت

لینے کی فکر میں لگا تھا۔ آخر الامر پادشاہ خرو سال کو مقام اسٹونی
اسٹراٹفرد واقع نورٹھمپٹن میں گرفتار کر لیا اور یہ سب نیکل ٹاہری
اوسے لنڈن میں لے گئے اور مجلس ڈاکو میں قید کیا۔ پادشاہ کی
مان سے اوسکے دوسرے بیٹے کو بھی چھین لیا اور اوسے بھی اوسی
مجلس میں قید کیا غرض وہ دونوں طفل نادان زندان بلا میں مصروف
بازی تھے اور وام قضا میں پھنس رہے تھے لیکن اوس سے بالکل
بیخبر تھے۔

دوسری تدبیر غصب سلطنت کی نواب گلو سٹون نے یہ کی کہ جو
امیر کہ پادشاہ خرو سال کے خیر خواہ تھے انھیں دفع کیا چنانچہ امیر
ہیڈلنگس کو کونسل کے مکان میں بہت متحضر گرفتار کر کے ڈاکو کے
گرجے میں تختہ پوین پر اوسکا سر جھکا لیا اور اوسی روز امیر سٹون
پادشاہ کے مامون اور کیا کسٹن کے مرتبی کو مع اور عین اسیرون کے
قلعہ پونڈیفراکٹ میں قتل کیا جان وہ وقت گرفتاری اڈورسٹ
قید کیا گیا تھا۔ جب یہ سب ہو چکا تو نواب بکننگھم نے کہ خاندان
شاہی سے تھا صدا دید اہل لنڈن سے مقام گلڈ ہال پر ملاقات کی
اور بڑے جوش و خروش سے تقریر کی اور کہا کہ نواب گلو سٹن
تخت تاج کا وارث حقیقی ہے۔ اشراف اہل لنڈن اس تقریر کو سنکر
خاموش ہو رہے مگر چند ذالے چلائے کہ خدا شاہ و چارڈ کی عمر واز

اسپانیہ

..... ہنری چارم ۱۵۴۷ء

..... شاہ فرڈیننڈ و ملکہ ازابلا

شہنشاہ جبرانی

..... فرڈیننڈ سوم

یوپی

..... پائیس دوم ۱۵۶۲ء

..... پال دوم ۱۵۶۷ء

..... سکسٹس چارم

باب دوم

عہد شاہ ادورڈ پنجم سنہ ولادت ۱۵۴۷ء

سنہ جلوس ۱۵۶۷ء اپریل - سنہ مغزولی ۱۵۶۷ء جون

ادورڈ پنجم اکبر اولاد پادشاہ متوفی فقط گیارہ ہفتہ تک پادشاہ رہا۔

اس زمانہ قلیل میں چارڈ نواب گلوستان و خطاب حافظ الملک

حاصل کیا تھا اور اپنے بھتیجہ کا بیڑا خیر خواہ اور محبت صادق بناتھا سلطنت

لندن میں سیکھا تھا اب اس نے ایک فرانسیسی کتاب کا ترجمہ
 انگریزی میں کیا اور اس کے اسم میں اس سے شہر گھینٹ میں چھاپا —
 یہ پہلی کتاب انگریزی زبان میں چھپی — اس کے اسم میں کیسٹن کو مقام
 ویسٹ منسٹر میں چھاپہ خانہ قائم کیا اور اس کے اسم میں اس مطبع سے
 پہلی کتاب جو ولایت انگلستان میں چھپی تھی جاری ہوئی — اس کتاب
 کا نام دی گیم اینڈ پیلے آف چیس ہے — اسکاٹ لینڈ
 کو اس کے اسم میں اور ایون لینڈ کو اس کے اسم میں یہ نعمت غیر مترقبہ ملی — اسی
 میں اول مرتبہ انگلستان میں ڈاک لندن سے اسکاٹ لینڈ تک
 جاری ہوئی اور ڈاک کی یہ کیفیت تھی کہ بیس بیس میل کے فاصلہ پر سوار
 مقرر کیے جاتے تھے اور وہ دست بدست ایک دوسرے میں سو میل خطوط
 و مراسلات لیجاتے تھے

سلاطین معاصرین

سنہ وفات

اسکاٹ لینڈ

..... جیمس سوم

فرانس

..... چارلس ہفتم

..... لوی یازدہم

یتہ شاہ ہنری ہفتم کے جہانہ عقد میں آئی۔

اڈورڈ چارم میں بڑا وصف یہ تھا کہ وہ لڈ آئڈ نفسانیہ
 بیوی کو دوست رکھتا تھا اور اسکی شہوات نفسانیہ کے سبب سو بڑے
 بڑے معزز خاندان بے حرام ہو گئے۔ بیماری اور پر تکلف کمزوری
 کھانے اور قیمتی شرابیں اسے سب سے زیادہ مرغوب تھیں اور اس
 خون کے دریائے شیر کی سلطنت لی اور مغربی سے سلطنت کو تھا ماچنا پچھ
 لکھا ہے کہ جو کچھ اس کے دربار میں ہوتا تھا اور جو امر کہ دور دور کے ضلع
 میں واقع ہوتا تھا اسکا علم اسے ہو جاتا تھا۔ یہ پادشاہ خوبصورت اور
 ذی کمال تھا لیکن تماشائی اور میخواری کے سبب سو آخر زمانہ میں بھول
 گیا تھا اور محض بیکار ہو گیا تھا۔

اسی پادشاہ کے عہد میں عراقی پارلیمنٹ قوانین بنا تو گئے
 جو اب تک باسم قوانین پارلیمنٹ موسوم ہیں۔ یہ تدریس اس واسطے کی تھی
 کہ قبل اسکے کہ پادشاہ ان قوانین کے نفاذ کو منظور کرے انہیں کی طرح
 کا تغیر و تبدل نہ کر سکے

اڈورڈ چارم کا زمانہ اس واسطے مشہور ہے کہ اس زمانہ
 چھاپہ کاروں نے انگلستان میں ہوا۔ ولیم کیگسٹن جسے چھاپہ کار

رڈ ٹ بہت سحر مقبول ہوا تو نواب موصوف فریاد شاہ کو حکم دیا کہ اسکو
 دن کا الزام دیا۔ اس کتاخی کا عوض پادشاہ نے یہ لیا کہ نواب کلایں کو
 محکمہ امرا سے پارلیمنٹ میں طلب کیا اور اس کے قتل کا حکم دیا اور
 سن دن کے اندر وہ مجبوس ٹاور میں مگر کیا اور یہ افواہ اڑا کہ وہ ماسکس
 شراب کی مانند میں ڈوب گیا کہ وہ شراب اوسے بہت مرغوب تھی۔

شاہ آڈورڈ میں ایک عجیب بات یہ تھی کہ وہ چاہتا تھا کہ جس دن میری رہبان لڑکے پیدا ہو
 اوس دن اوسکی نسبت اور ملک کے پادشاہ کے خاندان میں ٹھہرا لوں
 مگر اس باب میں جو اوسنے تدبیریں کیں وہ نہ چلیں۔ اوسنویہ منصوبہ باندھا
 تھا کہ میری بیٹی کی شادی بوجب مصاحبہ بگگنی کے شاہ فرانس کو لیجود
 سے ہو جائے سو یہ منصوبہ یون باطل ہوا کہ اوس کی وفات کے
 تھوڑے روز پیشتر ولیم شاہ فرانس کی شادی مارگسٹ ٹیسٹریوی
 ہو گئی تھی۔ چند روز بعد اس شادی کے پادشاہ کہ سبب
 عیاشی اور تماشہ بینی کے ضعیف و مضمحل ہو گیا تھا ایک مرض خفیف میں
 مبتلا ہوا اور اب وہ مرض فوراً منتہی مرض ہو گیا اور پادشاہ کلایں
 برس کے سن میں مگر کیا اور ونڈل میں مرنے لگا۔ اس پادشاہ کو
 دو بیٹے تھے یعنی اڈورڈ جسکا سن اب بارہ برس کا تھا اور چارڈ
 نواب یوس لے آور پانچ بیٹیاں تھیں ان میں سب سے بڑی شاہزادی

الزبتہ سے شادی کرے۔ اس مصالحو کا سبب یہ ہوا کہ شاہ فرانس نے
پادشاہ انگلستان کے رفقا و ملازمین پر روپیہ کی بوچھاڑ کر دی اور
اکثر امرا انگلستان بفرخ کہتے تھے کہ ہم شاہ لوی کے نمکخوار ہیں۔

انگلستان کی رعایا اس لڑائی کے انجام بد سے بہت شاکہ
تھی کہ اسی کے صرف کے واسطے اس سے اس قدر محصول لیا گیا
تھا اور اگر پادشاہ ذرا بھی سانس لیتا تو آتش فتنہ و فساد مشتعل ہو جاتی
مگر پادشاہ بھی حائل تھا کہ اس بات کو سمجھ گیا اور آئندہ اس سے اسی تدبیر
کی کہ سلطنت کا کام چلا جاتے اور رعایا سے ایک کوڑی نہ لی جاتے۔
اس غرض سے اس نے سودا گروں سے محصول لینے میں شدت کی اور
پادریوں سے دہ کی لی اور سابق کی معافیوں کو مسترد کر لیا
اور جرمانے لینے شروع کئے اور اپنے نام سے بحیرہ روم کی بندرگاہوں
میں تجارت کروائی پس ان تدبیروں سے سارا خرچ بھی اوسکا نہ گیا بلکہ
وہ اور مالدار ہو گیا اور رعایا بھی کیس قدر راضی اور آسودہ رہی۔

نواب کلیرنس کے قتل کا وجہ اڈورڈ کے نام پر رہ گیا۔
مدت سے دونوں بھائیوں میں تفرقہ پڑ گیا تھا خاصۃً اس وجہ سے کہ اڈورڈ
نے نواب کلیرنس کی شادی میاری دختر ترسٹل اعظم برگنڈی سے
کہ نہایت مالدار تھی ہوئی تھی اور جب نواب کلیرنس کا دوست ٹامس

چند قوی و جہون سے اسے اس لڑائی کا قصد کیا تھا۔ اول تو
 ایک جانب سو تیس اعظم برکنڈی کا غریر تھا اور دیر تیس شاہِ فرانس
 جانی دشمن تھا۔ ثانیاً پادشاہ کو یہ منظور تھا کہ جن مفسدون کی طبیعت
 شر ہے اور میری سلطنت کی فکر میں رہتے ہیں اور آتش جنگ خا
 پھر افروختہ کیا جاتے ہیں انھیں غیر ملک میں لڑنیکو بھیج دوں۔ اس
 لڑائی کے واسطے پارلیمنٹ نے پادشاہ کو روپیہ دیا علاوہ برلین اور
 ایک نیا اور بہت عمدہ طریقہ اخذ کر کا نکالا کہ مالدار لوگوں کو اپنے پاس
 بلا کر اسے نذرین طلب کیں پس ان کی کیا مجال تھی کہ پادشاہ کے حکم سے
 انکار کرتے۔ اس روپیہ کا نام پادشاہ نے نذرانہ کار روپیہ رکھا۔
 الغرض بعد تاخیر بسیار پادشاہ نے فرانسس پر فوج کشی کی مگر اپنے
 شرکار کو قابل استقامت و استعداد نہ پایا تب تو اسے بہت پس و پیش ہوا
 کہ اتنے میں شاہِ فرانس نے پیامِ مسرت فرجام مصاحہ و مشارکت بھیجا
 غرض بمقامِ پیکگنی دریائے سُوم پر پل باندھا گیا اور نصف راہ
 پر دونوں پادشاہوں نے ملاقات کی اور کلکڑی کے کٹھرے میں
 تھے ڈاکر مصافحہ کیا اور شرط و مصاحہ کے ایفا کی قسم کھائی۔ اس مصاحہ
 بڑی شرطیں یہ تھیں اول لوی شاہِ فرانس پچھتر ہزار وینار فوراً
 اور پچاس ہزار وینار سالانہ شاہِ اڈورڈ کو دام الحیوة دیا کرے
 سات برس تک دونوں ملکوں میں لڑائی موقوف رہے اور بلا محصول
 جاری رہے سُوم شاہِ فرانس کا ولیعہد اڈورڈ کی بڑی بیٹی

کیا تھا اور بڑی بڑی معصیتیں کس شجاعت و مردانگی سے جھیلی تھیں صدمہ
فراق اولاد سے شوق ہو گیا جبکہ اوسنے دیکھا کہ میرے پیارے کے نازنین
رخسار اڈورڈ کے آہنی دستاؤ سے شوق ہو گئے ہیں اور اوسکا خون
نواب کلیرنس اور نواب گلو سٹون کے خنجر ظلم سے ٹپکتا ہو رہا ہے بلکہ کی
زندگی ایسی دراز تھی کہ اوس سوزید کو بعد بھی گیارہ برس تک جیتی رہی اور
لوی شاہ فرانس نے خونہا دیکر اوسے چڑا لیا۔ جس روز شاہ اڈورڈ
بفتح و فیروزی داخل شہر لندن ہوا اوسی روز ہنری مجسٹاوس
مین بظلم و ستم قتل کیا گیا۔

اب شاہ اڈورڈ کے بھائیوں میں سخت نزاع ہوتی۔
نواب کلیرنس بر بنارز و جیت اکریناٹ نواب وارلڈ پاؤ شاہ گز
کی جاگیر کا مدعی ہوا نواب گلو سٹون نے پاؤ شاہ گز کی دوسری بیٹی این
زن بیوہ شاہزادہ اڈورڈ مقتول کو ڈھونڈ کر اوس سے شادی کر لی اور وہ بھی
اپنی زوجہ کے حصہ کا طالب ہوا۔ الغرض پاؤ شاہ نے دونوں بھائیوں
کو راضی کیا اور جائیداد متنازعہ فیہ دونوں پر تقسیم کر دی اور انکی خوشنماں
اوس پرانہ سالی میں مفلس ہو گئی

اب اڈورڈ نے شاہ فرانس سے لڑنیکا منصوبہ باندھا
اور بزرگان سلف کا دعوے اوس ملک کی نسبت از سر نو قائم کیا۔

خدا ہمارے پادشاہ ہنری کو سلامت رکھے۔ قصہ کوتاہ شاہ اڈورٹ
ہالڈین بھاگ گیا اور ہنری کو قید خانہ سے لاکر تخت پر بٹھایا۔

از بسکہ شاہ اڈورٹ کی ایک بہن نواب ہو گئی تھی وہ شوبھی
نڈا اوس پادشاہ آوارہ وطن کو اوس سے فوج اور روپیہ اور بہا ز سب
سامان ملا اور چند ہی عیسے کے عرصہ میں وہ مقام ریونسپرو واقع
ضلع یورک میں پہنچ گیا۔ جب اڈورٹ نوٹنگھم میں پہنچا
تو ساٹھ ہزار آدمیوں نے سفید کلاب کا پھول (اوسکی فوج کا تختہ)
پھن لیا اور اوس کا بھائی نواب کلاینس بھی کہ بڑی مدت سے نواب
وارک کا شریک تھا اب اوس سے آکر مل گیا اور اوسکی فوج عرصہ قلیل
میں لنڈن میں داخل ہو گئی۔ اس کے بعد عید فصح کو کہ روز یکشنبہ
تھا مقام برنٹ پر وارے نیارے کی لڑائی ہوئی اور اس لڑائی میں
ہر برگ گل سرخ مرجھامچا کر زمین پر گرا یعنی نواب وارک اور اوس کا
بھائی مونڈیک اور اور سرداران خاندان لنکسٹر اوس دن کا
موتے۔ اوسے روز ملکہ مائرگیٹ اور اوس کا بیٹا پبلی متھ میں
وسنچے اور تین ہفتہ کے بعد اوسکی فوج کڑے اڑ گئی اور وہ مقام
میوکسبری واقع ضلع گلوسسٹر میں گرفتار کر لیے گئے۔ جب
ملکہ اور شاہزادے کو قید کر کے پادشاہ ظفر پناہ (اڈورٹ) کو دربار
میں لائے تو وہ دل قوی شاہزادی کا جس نے بڑے بڑے غوفون کا سامنا

کی تولیت میں تھے۔ ان نسبتوں سے اُمرا جمل کر خاک ہو گئے علی انخصوص خاندان یولس کے امیر جن کا رئیس نواب وارلک تھا۔ اس امیر کا لقب کتب تواریخ میں پادشاہ گر لکھا ہے اور یہ وزیر اعظم اور حاکم شہر کیلی تھا اور کیلی کی حکومت سے اعلیٰ کوئی خدمت پادشاہ کے اختیار میں نہ تھی پس پادشاہ سے تقرب و خصوصیت کا جاتا رہنا امیر موصوف کو کیونکر گوارا ہوتا۔ الغرض نواب وارلک اور پادشاہ میں روز بروز نفاق بڑھتا گیا یہاں تک کہ علانیہ لڑائی ہو گئی۔ نواب موصوف نے باعانت نواب کلیئس عم پادشاہ ضلع یورلک اور ضلع لنکن کے لوگوں سے بلو کر وادیا لکرا خزا لامریہ دو امیر مغلوب مقصور ہو کر ٹوی یاز دہم شاہ فرانس کو کف حمایت میں عافیت گزین ہوئے اور وہاں ملکہ مارگریٹ سے ملاقات ہوئی۔ چونکہ ملکہ اور نواب وارلک کا مقدمہ واحد تھا لہذا یہ دونوں اس بات پر متفق ہوئے کہ شاہ اڈورڈ کو مخذول و معزول کرین ملکہ مارگریٹ نے اپنے بیٹے اڈورڈ کی شادی نواب وارلک کی بیٹی این سے کر دی اس سبب سے اوٹکا اتحاد باہمی اور استحکام ہو گیا۔

پانچ مئی فرانس میں ہکر نواب پادشاہ گر بلا مزارعت جنوب انگلستان میں وارد ہوا اور اب اہل لنکسٹر کو پھر حصول سلطنت کی امید ہوئی اس واسطے کہ چھ ہزار آدمیوں نے سفید گلاب کا پھول رکھ متغہ خاندان یورلک تھا) اپنی ٹوپوں سے پینک کر با واز بلند کیا کہ

باب اول

عہد شاہ ادور د چہارم سنہ ولایت ۱۲۳۳ھ
سنہ جلوس ۱۲۶۱ھ سنہ وفات ۱۲۸۳ھ

ہنوز محاربتوں و ذبح ختم نہوا تھا۔ شمال کے لوگ ہنزی کے شریک رہے
مگر اہل لندن اور جنوب کے لوگ ادور د کی طرف ہو گئے۔ ۱۲۶۱ھ میں
عین برف باری میں ادور د نے مقام ٹوٹن واقع ضلع یوسک
میں فتح پائی اس سبب سے اس کی سلطنت قائم ہو گئی۔ ملکہ مارگریٹ
بامید حصول مدد فرانس میں گئی اور پھر فوج لنکسٹر کے صفوں
شکستہ میدان کارزار میں آراستہ ہوئے لیکن مقام بھلی موس اور
ہنگن ہم پر پھر منہزم ہوئے اور ہنزی میدان ہنگن سے بھاگ کر
لنکسٹر کے جنگل میں چھپا اور برسوں سے زیادہ تک کیسکو ہاتھ
یا مگر آخر کو گرفتار ہوا اور مجلس ٹاور میں مقید ہوا

۱۲۶۴ھ میں ادور د نے لیڈی الرنبتہ کو یہ
شادی کر لی۔ یہ بیگم ایک سردار وڈ وڈ نامے کی بیٹی تھی اور
تتاج شاہی سے مزین ہو کر ملکہ بنی اور اپنے بھائیوں اور بھتیوں
ی بڑے بڑے امیرزادوں اور امیرزادیوں سے کر دہی پادشاہ

شہنشاہان جرمنی

سجسمند ۱۲۳۷ ع
البرٹ دوم ۱۲۳۹ ع
فرڈرک چہارم

پوپ

مارٹن پنجم ۱۲۳۱ ع
یوجینس چہارم ۱۲۳۷ ع
نکولاس پنجم ۱۲۵۵ ع
کیلکسٹس سوم ۱۲۵۸ ع
پایس سوم

سلطنت خاندان یورک سنہ جلوس

اڈورڈ چہارم... (پسر رچارد ڈناب یورک) ۱۲۴۱ ع
اڈورڈ پنجم (پسر) ۱۲۸۳ ع
رچارد سوم (عم) ۱۲۸۵-۱۲۸۳ ع

مشاہدہ کیا اور ۱۸۵۷ء میں انگلستان میں شیشہ بنا شروع ہوا۔ ان وباتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جنگ خانگی کے تلاطم عظیم اور اختلال و انتشار میں بھی علوم و فنون آہستہ آہستہ ترقی کر رہے تھے۔ اور دھڑ بڑا عظیم نوید پیدا ہوا۔ ایک ایسا فن لطیف رفتہ رفتہ ترقی کرتا جاتا تھا جسے اسیر منافع عظیم حاصل ہوئے کہ کسی فن سے نہوے تھے۔ اس فن سے چھاپہ کافن مراد ہے۔ ۱۸۲۲ء میں فاسٹ لکڑی کے تختوں پر چھاپا۔ ۱۸۲۷ء میں گٹن برگ فریسہ کے حروف بنائے۔ ۱۸۵۲ء میں بیلن کا چھاپہ نکلا اور ۱۸۵۳ء میں اسکوویٹر کے ڈھالو ہوم حروف استعمال میں آئے۔

سلاطین معاصرین

سنہ وفات

اسکاٹ لنڈ

۱۸۳۷ء

جیمس اول

۱۸۴۰ء

جیمس دوم

.....

جیمس سوم

فرانس

۱۸۲۲ء

چارلس ششم

.....

چارلس ہفتم

اسپانیہ

۱۸۳۷ء

جان دوم

.....

لھنری چہام

روپیہ دینا اسی محکمہ کے اختیار میں تھا اور یہی اسکی قوت کی بات تھی۔ اس محکمہ کے ممبر پارلیمنٹ مین بالائے التزام نہ حاضر ہوتے تھے اور معلوم ہوتا ہے کہ امور سیاست کا جو وہ انصاف کرتے تھے تو اسکا سبب قوی ایک یہ تھا کہ جن لوگوں کی طرف سے وہ پارلیمنٹ میں وکیل تھے اونسے تنخواہ پاتے تھے دوسرے یہ کہ رعایا خدمت وکالت رعایا قید اور سزا سے بری کر دیے گئے تھے۔ اسی پادشاہ کے عہد میں پارلیمنٹ میں رائے دیو کا استحقاق اونسے لوگوں پر منحصر ہو گیا جنکے پاس کم سے کم چالیس ہزار شلنگ سالانہ نکاسی کی زمینداری تھی۔

دلت سے آمدنی ملک بہت کم ہو گئی تھی اسواسطیکہ ہنری چہارم کو فرانسیس کے ملک سے بڑی آمدنی تھی اور اب ہنری ششم کی عملداری فرانسیس کے فقط ایک شہر میں رہ گئی اسسبب سو کلنچ پاس پورے روپیہ سالانہ کی آمدنی اوسے رہ گئی اور بسبب مصارف کثیرہ محاربات فرانس کے اور اوروجہ سو شاہ ہنری تیس لاکھ روپیہ سے بھی زیادہ کا قرضدار ہو گیا تھا

اسی پادشاہ کے عہد میں اٹن کالج اور کنگس کالج کیمنیج
۱۵۴۷ء میں مقرر ہوئے اور اسکے بعد ۱۵۵۴ء میں مدرسہ عالیہ
گلیسگو مقرر ہوا اور ہیلیمینج ۱۵۵۶ء میں ستارۃ ذوالذنب

ی اور چند روز کے بعد ملکہ ماسر گٹ نے نواب وارلک کو مقام سینٹ
لبنسین دوسری شکست دی (۱۸۵۸ء) اور پادشاہ کو قید سے چھڑا لیا۔
جب اڈورٹھ لندن کو روانہ ہوا تو اہل شہر اسکے آنے سے نہایت خوش
مسرور ہوئے اور ایک بڑی کونسل منعقد ہوئی اور اہل کونسل نے کہا کہ جب
پادشاہ ملکہ کی فوج سے مل گیا تو سلطنت کا ستحق نرہا اور نواب مالچ کو
نوراً بختاب اڈورٹھ چارم پادشاہ کر دیا

شاہ ہنری ششم نحیف الجشہ اور ضعیف لہ ماغ تھا اور
ہونکہ مدت تک ایام طفولیت میں پادشاہ رہا تھا لہذا اسے عادت
پڑ گئی تھی کہ اپنی مشیروں کا بہت اعتبار کرتا تھا اور انکے گناہوں کا
خمیازہ خود اوٹھاتا تھا مگر بات خود یہ پادشاہ حلیم الطبع اور معصوم صفت
تھا اور عفو قصور اور سزا سے درگزر کرنا اسکا شعار تھا اور حصول صلح اور
رفع شرکیہ واسطے اپنا نفع چھوڑ دیتا تھا۔

اس زمانہ تک حکومت و سیاست ملک محکمہ امرا می پارلیمنٹ
سے متعلق تھی اور اہم معاملات میں پادشاہ انکے مشورہ پر چلتا تھا۔
اسی محکمہ کو متولی سلطنت مقرر کر نیا اختیار تھا اور اسی کی اسے
پادشاہ ہنری مغرول ہوا۔

محکمہ عوام کی استرضا ضرور تھی استشارہ ضرور نہ تھا مگر تاہم

راتی ہوئی اور فوج یورک نے بھر داری نواب وارک پادشاہ کو پھر
 فرست کر لیا اور انجبا یورک نے علانیہ سلطنت کا دعویٰ اس بنیاد
 پر کیا کہ میں خاندان شاہی کے شعبہ گیری کار میں معین۔ آخر پارلیمنٹ
 میں اس امر پر مباحثہ ہوا اور یہ بات قرار پائی کہ ہنری مادام ایلوے
 پادشاہ رہو اور اسکے مرئی کے بعد سلطنت نواب یورک اور اسکے ورثہ
 کی طرف منتقل ہو جائے

یہ سکرول بعد کی ان بیٹے ملکہ مارگریٹ کو محبت مادی نے
 جوش کیا اور وہ جلد خاک ہو گئی کہ بین میرا بیٹا اڈورڈ سلطنت سے
 بالکل محروم کر دیا گیا الغرض ملکہ نے امرائے لنکسٹر جمع کر کے فوج
 یورک کو مقام و کیفیلڈ گسٹین واقع یورک میں شکست دی اور یہ
 چلی منتخ اہل لنکسٹر ٹوٹ گئے اور اس زمانہ کی رسم مکرہ کے موافق اسکے سر پر کاغذ
 یورک مار گیا اور اس زمانہ کی رسم مکرہ کے موافق اسکے سر پر کاغذ
 کا تاج رکھ کر دیوار ہائے شہر یورک پر لٹکا دیا۔ اس شکست سے اہل یورک
 بیدل نہیں ہوتے بلکہ نہایت قہر و غضب میں آئے۔ اڈورڈ نوا
 مارچ نواب مقتول کا فرزند و بلند اپنے باپ کا جانشین اور اسکے
 کا طالب ہوا۔ یہ شاہزادہ انجیل برس کا تھا اور بڑا بہادر اور خوبصورت
 جوان تھا اور لوگوں کی طبیعت اس کی طرف مائل تھی۔ غرض ۱۶۹۱ء
 نواب مارچ نے فوج شاہی مقام مورٹیمس کسٹس پورٹس

سلطنت نواب یورک کے ہاتھ آتی اور وہ مخاطب بہ خطاب جعفر الملک
 ہوا مگر اسکی حکومت تھوڑی ہی عرصہ تک رہی اور پادشاہ تندرست ہو گیا
 اور نواب یورک عہدے سے معزول ہوا مگر اسے تو حکومت کا مزہ
 پڑ گیا تھا لہذا وہ آمادہ جنگ ہوا اور اب وہ لڑائی شروع ہوئی جسکا نام
 محاربہ سروز مشہور ہے۔ اس لڑائی کی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ
 روز کے معنی گلاب کا پھول ہیں چونکہ متخاصمین میں سے فوج یورک
 کا تمغہ سفید گلاب کا پھول تھا اور سپاہ لنکسٹر کا تمغہ سرخ گلاب
 کا پھول تھا لہذا اس محاربہ سروز یعنی جنگ گلاب پوشان کہنے
 لگے۔ خاندان یورک کے بڑے معین و مددگار نواب سیلسبری
 اور اوسکا بیٹا نواب وارک تھے

باقی عہد شاہ ہنری میں چھ لڑائیاں ہوئیں اور یہ امر کہ سلطنت
 کس کا حق ہے میدان کارزار میں طرفین کی فوج تو اسکا انفصال کرتی ہی
 تھی اب تمام ملک میں ہر گھر میں اسپر بباحثہ و مناقشہ ہونی لگا اور تمام اہل
 انگلستان کے دو فرقے متضاد ہو گئے۔ آخر الامر ۱۴۵۵ء میں مقام سینٹ
 الینس پر لڑائی ہوئی اور فوج لنکسٹر نے شکست کھائی اور پادشاہ
 مقید ہو گیا مگر پھر تھوڑے عرصہ میں وہ رہا کر دیا گیا اور برائے نام صلح ہو گئی
 ۱۴۵۹ء میں پھر لڑائی ہوئی اور فوج یورک نے جنگ بلور ہیتھ
 واقع ضلع اسٹفسڈ میں پھر فتح پائی۔ پھر ۱۴۶۱ء میں مقام سوتھمپٹن پر

اونہوں نے بعض مکانات کو لوٹا تو اہل لنڈن بگڑے اور پل کو چھین لیا اور چھ گھنٹہ بڑی شجاعت سے مقابلہ کیا بعد اوسکے چند عرصہ تک لڑائی موقوف رہی اور اسقف و پنچسٹر نے اس مدت قلیل کو غنیمت جانکر مشہر کر دیا کہ جو لوگ فوراً اپنے اپنے گھروں میں پھر جائیں اونہیں امان دی گئی اب گید کے ساتھ ایک آدمی بھی نہرا اور اسنو پھر چاہا کہ فوج جمع کرے لیکن کچھ نہو سکا آخر وہ بھاگ گیا اور ایک سوار اڈن نامو نے اوسو اسکیں کے ایک باغ میں دیکھ لیا اور قتل کیا اور نہرا ہو کس اوسکے قتل کا انعام پایا۔ ظن غالب ہے کہ نواب یورک اس فساد کی بنیاد تھا اور اگر وہ نظریاب ہوتا تو باغی اوسے تخت پر بٹھا دیتو

خاندان لنکسٹر پر بدت سوار بار آتا جاتا تھا اب بالکل تباہی آگئی کہ جنگ خانگی شروع ہو گئی۔ نواب یورک سلطنت لینکی تدبیریں پختہ کر چکا تھا اب اوزکو عمل میں لایا عین وقت تھا۔ یہ سمجھو کہ شاہ طہری کے یہاں لڑکا پیدا ہوا تھا اور بڑی خوشیاں ہو رہی تھیں مگر لوگ اس وجہ سے بہت غصہ تھے کہ پادشاہ نواب سمر سٹ پر بہت عنایت کرتا تھا اور اوسے لوگ یہ الزام دیتے تھے کہ اسی نے نور منڈی کا صوبہ کھو دیا ہے اودہر پادشاہ نے صوبہ گین کے لئے لینے کا ارادہ کیا لیکن شکست فاش کھائی اس سے رعایا اور بخو استہ خاطر ہوئی۔ اس نازک وقت میں پادشاہ کو جنون ہو گیا اور عثمان مہام

ہو گئی یہاں تک سپر پارلیمنٹ میں نالاش کی اور اسے ملک بدر کر دیا مگر سپر
بھی اس سے یہ امید باقی تھی کہ کیلی میں قیام کی مجھے اجازت ملے گی
لیکن چند جنگی جہازوں نے اس کی کشتی شکستہ کا تعاقب کیا اور ان کو کپتان
نے اس سے ہمیں طور کلام کیا کہ خوش آمدی ان کو مکہرام۔ الغرض دو دن
کے بعد ایک کشتی پر جلاد اور تختہ قتل اور ایک رنگ آلود تلوار اس مقام
پر پہنچے اور اس عجیب تختہ پر نواب سفک کا سر جدا کیا گیا

اس حادثہ جانکاہ سے دھڑی کو صدمہ عظیم ہوا اور اہل کینٹ
کو جنہوں نے نواب سفک کے گرفتار کر نیو جہاز بھیجے تھے یہ خبر پہنچی کہ
ہم سے سخت انتقام لے نے کا سامان ہو رہا ہے۔ یہ کینٹ کے لوگ
اونہیں باغیوں کی نسل سمجھتے جنہوں نے ٹاڈیلر کا ساتھ اسمتہ فیلڈ کو
مصرکہ میں دیا تھا۔ الغرض یہ لوگ سرداری جیک کیڈ پھر آمادہ فساد ہوئے
اور اونہیں اپنا نام مورٹھی مشہور کر دیا جو نواب یورٹ کا چچا زاد بھائی تھا۔ پادشاہی
فوج مقام سون اوکس پر باغیوں سے منہم ہوئی اور اس کا
سردار قتل ہوا۔ کیڈ نے یہ چال کی کہ سردار مقتول کی ذرہ خود بین
لی اور لنڈن تک چلا گیا اور جب وہاں پہنچا تو شاہ دھڑی کنڈویر تہہ کو راہی
غرض اب باغیوں کا کوئی روکنے والا نہ رہا اور وہ شہر لنڈن میں داخل
ہوئے اور کیڈ نے ہنگام عبور دریا پل کی سرسیاں اپنی تلوار سے کاٹ
دیں۔ دو دن تک باغی لنڈن پر قابض رہے تیسرے روز جب

ایک انگلنڈ کی امیرزادی کو اپنی زوجہ اور شریک سلطنت کر کے
 یا۔ اس امیرزادی کا نام جین بوفٹ ہو اور یہ نواب بھی سٹ
 بیٹی تھی۔

خاندان لنکسٹن کے رکن رکن نواب گلو سٹو اور اسکا
 چا کا سٹ نل بوفٹ تھے۔ اگرچہ یہ دونوں امیر امور سیاست میں
 باہم رقیب تھے مگر دونوں نے یکدل ہو کر ہنری کی سلطنت کو سنبھالا
 اور ہنری کا یہ حال تھا کہ جون جون سن زیادہ ہوتا تھا ہر روز اس سے
 ایسے امور وقوع میں آتے تھے جن سے فساد عقل ظاہر تھا لیکن یہ دونوں
 ارکان دولت چھ ہفتہ آگے پیچھے دنیا سے رطت کر گئے اور اب
 سا چارڈ نواب یوراک کو سلطنت لینے کے خیالات بندھو لگے۔
 نواب موصوف مان کی جانب سے شاہ اڈورڈ سوم کے منجیلے بیٹے
 اور باب کی جانب سے اس کے چھوٹے بیٹے کی اولاد میں تھا

جب ہنری کا وزیر و فاسٹار دنیا سے اٹھ گیا تو نواب یوراک
 کے دن پھرے۔ اودھر فرانسیس کے صوبے پادشاہ سے چین
 اس سبب تمام انگلستان اس سے برہم ہو گیا اور چونکہ نواب ہنری
 کے مشورے صوبہ انجو اور صوبہ پادشاہ نے سنی تھیں فرانسیس
 کو سزا دے دیے تھے لہذا نواب موصوف سے خاستہ لوگوں کو عدل

مانجہ یہ ہوا کہ نواب اعظم بگنڈی نے بادشاہ فرانس سے مصالحت کر لیا
اور اسکی شرکت اختیار کی۔ الفرض شہر پیرس بہت جلد انگریزوں کے
بغض سے نکل گیا اور شاہ عین اوخون نے بخوشی بادشاہ فرانس سے
دو برس کے واسطے مصالحت کر لیا۔ دوسرے سال شاہ ہانزی نے
رینی رتیس صوبہ آنجو و مین کی دختر حسینہ و جمیدہ اسرا کر لیا
سو کہ نہایت عالی ہمت تھی شادی کر لی اور یہ صوبہ رتیس و مین و آنجو
بہ تیغ و رم عام دولہن کر پاپا کو مسترد کر دیے۔ یہ صوبے فرانسیس کی کنجیاں
کہلاتے تھے اور جب یہ سلطنت انگلستان سے جدا کئے گئے تو سارے
ملک مین و اویل پڑ گئی۔ اب سپاہ فرانسیسی جوق جوق دریائے لو ارسر
عبور کر آئی اور ٹراون و فور صندلی او سکے مطیع و منقاد ہو گئے۔
شمال فرانس سے شاہ چارلس نے عنان عزیمت بہ سمت جنوب
منسطف کی اور شہر پر شہر بادشاہ ظفر نیاہ کا مطیع و خیر خواہ ہوا یہاں تک
کہ اسے عیدین خلیج ڈو و مڑ تا کو و پس نینا بادشاہ انگلستان کا
جھنڈا کسی مقام پر نہ باقی رہا سو اکیسویں کی گرہی کے کہ او سپر ایک انگریزی
جھنڈا لہ گیا تھا۔ پس انگریزوں کو جو فرانسیسی مین سلطنت کرنے کا
خیال خام تھا اسکا انجام یہ ہوا۔

ظفری ششم کے ابتدا سے عہد مین (۱۷۲۳ء) جیمس شاہ
اسکاٹ لینڈ نے رہائی پائی اور اپنے ملک کو مراجعت کی اور اپنے

خواہ اس سبب ہو کہ پادشاہ کو اپنی ضعیف الاعتقاد فوج کا چھسلا نا منظور تھا۔ القصہ یہ عورت ذرہ پھنکار اور شرعہ گھوڑے پر سوار ہو کر اور لینس کے پانیکو چلی اور داخل شہر ہوئی اور قلعہ کو مغلوب کیا اور فوج انگریزی کو نکال دیا اس سبب سے اس کا لقب مجاہدہ اور لینس ہو گیا۔ دو مہینے کے عرصہ میں شاہ چارلس نے شہر میں ہمس میں تاج پھنا اور اس مدعیہ رسالت کی رسالت کی تکمیل ہوئی۔ مگر گھوڑے ہی عرصہ کے بعد انقلاب شروع ہوا اور شہر کی اُصابت کی جنگ مغلوبہ میں اس عورت کو ایک کماندار نے گھوڑے پر سے کھینچ لیا اور قید کر لیا اور متولی انگریزی کے ہاتھ بیچا لایا اور چھ مہینے قید رکھ کر وہ عورت بہت سحر و ن کے بازار میں زندہ جلا دی گئی۔

شاہ ہنری کہ ہنوز لڑکا تھا ولیسٹ منسٹر میں مرنے لگا۔ تاج شاہی ہوا اور پاپیوس دار السلطنت فرانس میں بھی اس کو بچہ داری کے رسوم ادا کئے گئے کیونکہ یہ امر ضروری متصور ہوا کہ چونکہ شاہ چارلس شہر دھیمس میں تاج پہن چکا ہو لہذا ہنری کی تاجداری خود پاپیوس دار السلطنت میں کی جائے مگر پاپیوس میں ہنری کی تاجداری فقط ڈھکوسلہ تھا۔ ۱۶۴۳ء میں شہر آرس میں ایک مجلس منعقد ہوئی اور قسٹیسون نے بہت چاہا کہ دونوں پادشاہوں میں مصالحت ہو جائے مگر کچھ نہوا۔ اب دو سانحہ ایسی ہوئی کہ ان کے سبب سے انگریزی سلطنت فرانس میں متزلزل ہو گئی۔ ایک سانحہ نواب بڈ فرسڈ کا انتقال تھا دوسرا

انگریزی دریائے لواریسے عبور کر کے جو صوبے کہ شاہ چارلس کے
تحت حکومت ہیں انہیں تاخت و تاراج کرے مگر بنا بر قول بعض مؤرخین
کے متولی ولایت فرانس یعنی نواب یڈلفرڈ اس امر سے مانع ہوا۔
الغرض پہلے فوج انگریزی نے شہر اور لیس کا محاصرہ کیا اور بیرون
شہر خفیف سی لڑائی ہوئی۔ اس لڑائی کا نام عجیب و غریب ہو گیا یعنی
مچھلیوں کی لڑائی۔ اسکی وجہ تسمیہ یہ لکھی ہے کہ ایک انگریزی سردار
کچھ رسد کی گاڑیاں لشکر گاہ انگریزی کی طرف لیے جاتا تھا کہ مقام دوسرا
پر فرانسیسی سواروں نے اوپر حملہ کیا اور اسٹے اونٹین بے گنا دیا چونکہ
رسد کی گاڑیوں میں نمکین مچھلیاں بکثرت تھیں اس سبب سے اس لڑائی
کا نام یہ ہو گیا۔ اس لڑائی کی فتح ہونے سے اور محاصرین انگریزی
کی جرأت و استقلال سے اہل فرانس بہت ہار گئے اور شہر اور لیس
سے مایوس ہو گئے

مگر دفعۂ زمانہ کارنگ بدل گیا۔ ایک عورت جون نامی
نے کہ ایک یہاتی سرائے میں خادمہ تھی پادشاہ فرانس سے ملازمت چاہی
اور عند الملاقات عرض کیا کہ مجھے خدا نے اس واسطے بھیجا ہے کہ انگریزوں
کو اور لیس سے نکال دوں اور حضور کو (یعنی چارلس کو) جیسی
میں لیجاؤں۔ پادشاہ فرانس نے اس بدعتہ رسالت کا نہایت اعزاز
و احترام کیا خواہ اس وجہ سے کہ اس کے افسانہ کا اسے یقین آ گیا

کونسل انتظام امور سلطنت کے واسطے مقرر کی گئی اور نواب بد فرڈ
حمید بادشاہ شیرخوار متولی ولایت فرانس مقرر ہوا اور دوسرا چچا
ہمفری نواب گلو سٹر مخاطب بختاب حافظ مملکت انگلستان ہوا۔

ہنری پنجم کی وفات کے تھوڑے عرصہ کے بعد بادشاہ فرانس
نے انتقال کیا اور اوسکا ولیعہد بختاب چارلس ہفتم بادشاہ ہوا۔
دریائے لوآر عملداری انگریزی اور عملداری فرانسیسی میں حد فاصل
تھی۔ جنگ کرس وینٹ (۱۷۶۳ء) اور جنگ ورنوئل (۱۷۶۳ء) میں نواب بد فرڈ
نے فرانسیس میں انگلستان کا نام رکھ لیا۔ نواب گلو سٹر نے جیکو کاہن
شاہزادی بوریاس شادی کی اور برہنہ وراثت شاہزادی موصوفہ اکثر بلاد
ممالک نڈرلینڈس کا مدعی ہوا۔ نواب بوجنٹ بھی اسی شاہزادی کی زوجیت کا
مدعی ہوا اور نواب گلو سٹر کو دعوے کا مانع و قاضی ہوا اور نواب بوجنٹ کی اعانت
و تائید اسکے ابن عم رئیس اعظم بگنڈی نے کی پس اسطرح سے رئیس
موصوفہ بادشاہ انگلستان کی شرکت سے خارج ہوا۔ نواب گلو سٹر
نے اپنے وطن میں بھی بوفسٹ اسقف و پنچسٹر سے کہ نہایت
متکبر اور صاحب کنت تھا مناقشہ کیا پس ان وجوہ سے نواب بد فرڈ
کی حکومت فرانسیس میں ضعیف ہو گئی

آخر الامر ۱۷۶۸ء میں ارباب کونسل نے یہ تجویز کیا کہ سپاہ

فرانس

چارلس ششم

اسپانیہ

هنري سوم سنه ۱۷۰۶ ع

جان دوم

شہنشاہ جرمنی

سجسمند

پوپ

جان بست و سوم سنه ۱۷۱۵ ع

مارٹن پنجم

پاپ سوم

عبدشاه هنري ششم - مولد و نال سر - سنه ۱۷۱۰

سنه ۱۷۱۱ - سنه جلوس ۱۷۱۲ ع - سنه وفات ۱۷۱۳ ع

چونکہ بوقت جلوس اس پادشاہ کا سن کل چھٹے عینے کا تھا لہذا میرا دیونگی

اس واسطے کہ اوسکی فتوح نے اونکی نظرون کو ایسا خیرہ کر دیا تھا کہ جس بات کی اوسنے درخواست کی رعایا نے فوراً منظور کر لیا اور اکثر چیزوں کے محصول مادام الحیوة اوسے معاف کر دئے اور ان محصولوں کی ضمانت پر اوسنے بہت سارے روپیہ قرض لیا۔ آمدنی ملک قریب پانچ لاکھ ساٹھ ہزار روپیہ سالانہ کے تھی مگر اکثر خراج داخل سے بڑھتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ قریب دو لاکھ روپیہ سالانہ کے فقط شہر کیسلی میں صرفہ ہو جاتا تھا۔ انگریزی فوج بحری کی بنا بھی اسی بادشاہ کے وقت میں ہوئی کہ اسنے ایک بڑا وسیع جہاز اپنے واسطے شہر بیون میں بنوایا۔ ان بیرون میں جنہیں شاہ ہنری نے بنوایا تھا یا سوداگری کے جہاز ہوتے تھے یا اور ملکوں کے جہاز بکرایہ لیے جاتے تھے۔ شاہ ہنری نے رچا رچا وہٹنگٹن تاجر لنڈن کو تین مرتبہ عمدہ کوتوالی سے سرفراز کیا اور اس سوداگری نے ایک جہاز مسملی بہ کیٹ میں کئی مرتبہ بقصد تجارت سفر دیا کیا اور بہت دولت حاصل کی چنانچہ اسی جہاز کے نام سے بچوں کے بھلانے کی کہانی نکل ہو اور وہ بہت مشہور ہے۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لنڈ
جیہس اول
سنہ وفات

شاہ لھنری کا دربار گرم تھا جسکے تزک و احتشام کے سامنے خود پادشاہ
فرانس کا دربار گرد تھا۔ شاہ لھنری نے عین اوج و سلطنت میں اس
دار فانی سے رحلت کی۔ اوسکے مرض میں سو رخصین نے اختلاف کیا ہو
لیکن اتنا امر یقینی ہے کہ جوانی کی عیاشی و میخواری اوسکی جوان مرگی کا
باعث ہوئی۔ اوسکا جنازہ نہایت تزک و احتشام سے انگلستان میں
لیگئے اور قبرستان ویسٹ منسٹر میں دفن کیا۔ اوسے فقط
ایک بیٹا لھنری ششم تھا۔ اوسکے بعد اوسکی زوجہ ملکہ کیٹتھرا این نے
اؤن ٹیوڈرس سے کہ شرفار ویلس میں سے تھا عقد کر لیا پس اس طرح
خاندان شاہی ٹیوڈرس کی بنیاد پڑی۔

لھنری پنجم شجاع اور مدبر و سیاست دان تھا۔ اوسکے
غور و مخوت سے لوگ کشیدہ خاطر رہتے تھے مگر اوسکا عدل و ستیقیم رعایا
کے نزدیک اوسکے عیوب و جرائم کا کفارہ تھا۔ وہ فوج کا بڑا پیارا تھا
کہ اوسکی رکاب ظفر انقباب میں ہمیشہ اوسے فتح و فیروز می نصیب ہوتی
یہ پادشاہ کشیدہ تانت اور لاغر تھا۔

اس پادشاہ کے عہد میں محکمہ عوام پارلیمنٹ نے ایک اختیار
عظیم حاصل کیا وہ یہ تھا کہ کوئی قانون بے اس محکمہ کی منظوری کے
نافذ نہ ہوگا۔ جتنا روپیہ رعایا نے اس پادشاہ کو دیا اوتنا کسی کو دینا تھا

چارلس ہنری فرانسس کا پادشاہ ہو

شاہ ہنری اپنی دولہن کو ساتھ لیکر تھوڑے دنوں کے لیے انگلستان میں آیا تھا کہ ایک ایسی خبر وحشت اثر سنی کہ اولٹا فرانسس کو پھر گیا۔ پادشاہ فرانس کے ولیعہد نے فوج اسکاٹ لینڈ کی مدد سے سپاہ انگریزی کو مقام بوجی پر شکست دی اور شاہ ہنری کے بھائی نواب کلیرنس کو قتل کر ڈالا۔ ہنری کو یہ امید تھی کہ اسکاٹ لینڈ والے اپنے پادشاہ سے نہ لڑینگے اس خیال سے وہ ان کے پادشاہ جیمس کو قید تھا لڑائی میں لگیا۔ یہ امید پادشاہ کی نہ برآئی مگر چونکہ وہ ہمیشہ فتح نصیب ہا لہذا اس دفعہ بھی اوسنے دشمن کو شکاکر قبضہ ہو کر جن میں کر دیا اور قلعہ صوف کو کہ قریب پیرس پای تخت فرانس کے واقع تھا اور نہایت مستحکم تھا مغلوب کر لیا اس سبب سے اہل فرانس کی حریفانہ تدبیریں باطل ہو گئیں۔

اب شاہ ہنری کی طمع ملک گیری اقصیٰ درج کا میا بی کو پہنچ گئی تھی۔ تمام ملک شمالی فرانس تاساحل دریائے لوآر اوسکے قبضہ میں تھا اور تاج فتح و فیروزی جو اوسنے جنگ اگنکورٹ اور روفون میں پایا تھا اوس میں سے ایک تار بھی نہ گرنے پایا تھا۔ اودھر تو پیرس میں عید فصح کی خوشیاں ہو رہی تھیں اودھر لوآر میں

تعاقد کیا اور دوسرا کو چلا گیا۔ جب پادشاہ ڈوور میں پہنچا
 و فیروز بی پونہچا تو رعایا کی خوشی کی حد و پایاں نہ تھی یہاں تک کہ لوگ اسکو
 جہاز کے استقبال کے واسطے سمندر میں کود پڑے اور ہزاروں آدمی اس
 احسن کتبہ ہوئے زیر پرچم نشانہاے ظفر لندن تک پادشاہ کے ساتھ
 گئے اور پارلیمنٹ نے بلا در خواست پادشاہ کے بہت سا روپیہ اوسے
 دیا اور مادام الحبیوۃ اوسے اُون اور چمڑے کا محصول معاف کر دیا۔

اسکے عہد میں محاربہ فرانس پھر شروع ہوا۔ پادشاہ انگلستان
 نے آہستہ آہستہ فرانسیس کے شہر فتح کیے یہاں تک کہ چھ مہینے کے محاصرہ
 کے بعد شہر ڈون کو فتح کر لیا اس سبب سے صوبہ نورمنڈی اسکو
 قبضہ میں آگیا۔ اب ایک ایسا حادثہ ناگہانی ہوا کہ فرانسیس کی سلطنت کے
 لینیکی بہت سہل راہ نکل آئی۔ وہ حادثہ یہ تھا کہ نواب برگنڈی کو ہوا خواہا
 شاہ فرانس نے بکر و غمار ڈالا لہذا نواب موصوف کے طرفدار پادشاہ
 فرانس کے خون کے پیاسے ہو گئے اور شاہ ہنری کے شریک ہو گئے
 اس سبب سے ہنری کو اتنی قوت ہو گئی کہ اوسے حاکمانہ شروط مصالحت پادشاہ
 فرانس کو لکھ بھیجے اور مصالحت ٹر و تو منعقد ہوا جسکی شروط و ریت یہ
 ہیں۔ اوّل یہ کہ شاہ ہنری فرانسیس کی شاہزادی بیکٹر این کو اپنے
 حوالہ عقد میں لائے۔ دوئم یہ کہ تاحیات پادشاہ ضعیف لداغ چارلس
 ہنری سلطنت فرانسیس کا متولی رہے۔ سوئم یہ کہ بعد وفات شاہ

آدمی تھے اور سپاہ انگریزی کی ہفت چند تھی مگر شہر کی سی و ہاں سے دور نہ تھا اور وہاں کی فتح جو یاد آتی تو ہر انگریز کا دل شیر ہو گیا۔ دوسرے دن صلی الصباح انگریزی کماندار کہ سوا فتح کے شکست کا نام نہ جانتے تھے آگے بڑھے اور للکار کرتے ہوئے بڑھے چلے گئے۔ آلات معمولی کے سوا اوکو ہاتھوں میں تیز نکلی لکڑیاں بھی تھیں ان لکڑیوں کی اونھوں نے ایک تیر چھی قطار اپنے سامنے باندھ لی اور اس دیوار چوبین نے فرانسیسی فوج کے حملہ کو خوب روکا اور اسکی آڑ میں انگریزی تیر اندازوں نے تیروں کا منہ برسا دیا بعد اوسکے کمانوں کو پھینک کر سواروں کے ساتھ صفوں شکستہ فوج مخالف پر صاعقہ دار ٹوٹ پڑی اور فوج فرانسیسی کا پھلا اور دوسرا اور تیسرا حصہ یکے بعد دیگرے منہزم ہوا۔ خود پادشاہ ہنری عین شدت جدال میں مشغول کارزار تھا اور اگرچہ کئی مرتبہ گزگران اور شمشیر بران اسکی حلق پر رکھ دی مگر اسے گزند نہ پہنچا۔ پادشاہ انگلستان کی حکمت اور قواعد دانی سے سپاہ فرانسیسی ہراسیمہ اور پریشان ہو گئی کہ اسنے کچھ سوار پوشیدہ دیہ اگنکو رٹ میں کہ عقب فوج فرانسیسی واقع تھا بھیجے اور اونھوں نے مکانات میں آگ لگا دی۔ الغرض فوج فرانسیسی منہزم و مغرور ہوئی اور خود سپہ سالار فرانسیسی اور بڑے بڑے نامور امیر اور آٹھ ہزار سردار اور سواران جزائر اوسس روز کام آئے مگر سپاہ ظفر پناہ انگریزی عین فقط سولہ سے آدمی مارے گئے۔ بعد اس فتح عظیم کے ہنری نے فوج فرانسیسی کا

جمع کیا۔ مگر جنگ میں اس سبب سوتا خیر ہو گئی کہ لوگوں نے سازش کر کے
چاہا کہ نواب صاڈچ کو پادشاہ کر دین یہ سازش پادشاہ کو معلوم ہو گئی
لارڈ اسکروپ کہ پادشاہ کا ہدم و ہماز بلکہ ہمنواب تھا اور
راچارڈ نواب کیماجر پادشاہ کا ابن عم بچرم بدخواہی معاقب
ہنراے موت ہوئے۔

اب پادشاہ ایک سپر اہمازون کا تیار کر کے اوتیس ہزار
آدمی ساتھ لیکر بندر گاہ سوو تھمٹن میں سوار ہوا اور دریائے
سپین تک پہنچ گیا اور پانچ ہفتہ کے زمانہ میں قلعہ ہسفلورس کہ دیا
مذکور کے ساحل راست پر واقع تھا اور نہایت مضبوط و مستحکم تھا لیا
بعد اسکے وہی فوج جو بسبب شہت بیماری و کثرت زخمیہائے کاری کو
نصف رہ گئی تھی ہمراہ لیکر یہ قصد عظیم کیا کہ کیلی کو اوسی راہ سو جا
جس راہ سے کہ اڈورڈ سوم کا لشکر غفر پیکر گیا تھا۔ الغرض جب
پادشاہ منزل مقصود پر پہنچا تو دریائے سووم کے پُل ٹوٹے پائے اور
مخون پر دیکھا کہ تیز کیلی لکڑیوں کی بارہ لگی ہے مگر چند روز کے بعد ایک
م غیر محفوظ دریائین دیکھا اور سرعت تمام اوس مقام پر عبور کر کر سیدھا سمت کیلی راہ
میں سالار فرانیسی قریب یہ اگنکوڈٹ کے قدم مخالفت کا منتظر تھا اور
شب تیرہ و تار و شدت امطار میں سپاہ جرار انگریزی نے مشاہدہ
فرانیسیسی لشکر میں جا بجا آگ روشن ہے۔ فوج فرانیسیسی میں لاکھ

کیا۔ اسی قلعہ سے پادشاہی سپاہی رئیس صوف کو پکڑ کر مجلس ٹاؤر میں لے گئے اور پادشاہ نے پادریوں کے خوش کرنے کے واسطے اس کو عقیدہ کو بدعت عظیمہ و معصیت کبیرہ شہر کیا۔ الغرض نواب کو بھروسہ سے نکل گیا اور اپنے تابعین کو کلیساں سیدنت گائٹل میں جمع کر کے آمادہ فساد ہوا مگر پادشاہ بھی بڑا ہوشیار تھا کہ نصف شب کو باغیوں پر ٹوٹ پڑا اور انھیں منتشر و پریشان کر دیا۔ ان کا پیشوا تو بھاگ گیا مگر انھیں سے اکثر گرفتار ہو کر قتل کئے گئے اور تین برس کے بعد نواب اولڈ کیسل رئیس فرقہ باغیہ حملہ آور ان اسکات لینڈ کا شریک ہوا اور بجرم بغاوت و الحاد زندہ جلا دیا گیا۔

اب تک تو پادشاہان انگلستان فقط مدعی خطاب پادشاہ فرانس رہے مگر یہی پادشاہ ہنری پنجم اس خطاب کا سنوار ہوا کہ اس نے فرانسیس کی جنگ خانگی کو غنیمت جان کر اڈ و سٹڈ سوم کے دعویٰ سلطنت فرانس کی تجدید کی اور شروط مصاحبہ بریٹنی کی تکمیل و ایفا چاہا۔ اس درخواست کے جواب میں پادشاہ فرانس نے کچھ گیند بھیج دیں اسے یہ کہنا یہ تھا کہ پادشاہ انگلستان گیند کھیلنا جانتا ہے لڑنا کیا جانے۔ یہ ہنری سپر بڑا خار گذر اور اس نے لڑائی کا سان کیا اور نواب بدل فرسٹ کو متولی سلطنت مقرر کیا اپنے جواہرات گرو رکھے زیر دست و روپیہ قرض لیا امرا و اراکین دولت کو بجزم جنگ فرانس

باب دوم

عہد شاہ ہنری پنجم - مولد مومنتہ - سنہ ولادت ۱۴۸۸ء - سنہ جلوس ۱۵۰۱ء - سنہ وفات ۱۵۰۲ء

پہلے تو شاہزادہ ہال بڑا بدمعاش اور شورہ پشت مشہور تھا مگر اب پادشاہ شجاع و جری ہنری پنجم ہو گیا۔ پہلے اس پادشاہ نے یہ امر کیا کہ پرانے مصاحبوں کو ہر طرف کر دیا اور چھانٹ چھانٹ کر عقیلوں کو اپنا ندیم کیا جنہیں سر ولیہر گیسکے بن سب سوزیادہ مشہور ممتاز تھا۔ پادشاہ نے نواب ماسچر کو رہا کر دیا اور امرائے پرسی کی جاگیر بلائے۔ بے درمان کے بیٹے کو واکزار کر دی۔

ہنری کے ابتدا میں فرقہ لوئردس میں تہذیب ملت
میں کوشش کرینے سبب سے مور و عتاب سلطانی ہوا۔ اس فرقہ
میں چھان اولڈ کیسل تھا جو خطاب نواب کو بھروسہ
تھا۔ رئیس موصوف پیشتر پادشاہ کا ہمد و مہراز تھا اور بعضوں
سے کہ شیکسپیئر شاعر کی نقل سنی بہ فالسٹاک کا موضوع
ہے۔ بعد اوسکے رئیس مذکور اپنی حماقت کی باتوں سے
وراپنے قلعہ کو لنگ کو فرقہ لوئردس کا ماسچر

فرانس

چارلس ششم

اسپانیہ

هنري سوم

شہنشاہان جرمني

ونسلااس

رابوٹ

سیجمنڈ

پوپ

بونیفیس نهم

انوسینٹ ہفتم

گوگري دوازدهم

الگزنڈر پنجم

جان بست و سوم

اس پادشاہ کے عہد میں پہلی مرتبہ مخالف مذہبی کسبیب
 ظلم و تعدی ہوئی اور ولیم سائٹر قیسر کلیسا، سینٹ او
 واقع لندن مقتول ہوا۔ قسین موصوف اپنے مقتدے و کلف
 اصول و عقائد میں ثابت قدم رہا اور مقتہم بکفر و زندہ ہو کر
 میں زندہ جلا دیا گیا۔

پیشتر انگلستان میں توپ کار و اج اسی پادشاہ کے وقت
 میں ہوا چنانچہ لکھا ہے کہ جب ہندو میں ہندی نے شہر بڑے کا
 محاصرہ کیا تو ایک بڑی توپ کا گولہ قلعہ کے ایک برج پر اس زور سے
 پڑا کہ اوسکے پرچے اڑ گئے اور اہل قلعہ نے مارے خوف کے دروازی
 کھول دیئے۔

سلاطین محاصرین

کات لندن

ٹ دوم
 س اول

سنہ وفات

سنہ ۱۸۴۰ء

اور پارلیمنٹ کا مزاج خوب جانتا تھا۔ اوسکا عالم خوف و اضطراب
میں ہونا اس امر سے خوب ثابت ہوتا ہے کہ جب اوسکے عہد میں پہلی
مرتبہ پارلیمنٹ نے اجلاس کیا تو چالیس شخصوں نے اوسے دلیل
و حقیقہ کرینکے واسطے اپنے دستاویز زمین پر پھینک دیے اور ہنگام تفسیر
پادشاہ کو کاذب و مکار کہنا تو کچھ بات ہی نہ تھی۔ پادشاہ موصوف
میانہ قدر تھا اور آخر زمانہ میں ایک انہ اوسکے منہ پر نکل آیا تھا اس
سبب اوسکا چہرہ بگڑ گیا تھا تو اوس زمانہ کے دھمی لوگ کہتے تھے کہ یہ سزا
پادشاہ کو خدا نے اس گناہ کی دی ہے کہ اسنے اسسکس وپ
اسقف اعظم کنڈوبوی کو کہ باغیان پوسی کا متوسل تھا قتل
کر دالا۔

اس پادشاہ کے عہد میں محکمہ عوام پارلیمنٹ نو تدریجا
اپنی قوت بڑھاتی چنانچہ اوس قانون کو اونھوں نے بحال رکھا جسکو
موجب وہ اور اوسکے نوکر نظر بندی اور جس سے بری تھے اور اونھوں
یہ اختیار حاصل کیا کہ بعض عرائض تحریری کے تقریراً اپنے مطالب
عرض کرتے تھے اور اب صدر محکمہ یا مقرر جلسہ کی تقریر میں بیباکی
و آزادی زیادہ ہو گئی اور اب محکمہ عوام نے یہ حق اپنا مستقر
و ثابت کر دیا کہ ہماری راے سے روپیہ دیا جائے اور جس بات میں
ہم کہیں اوسمیں ہمارا دیا ہوا روپیہ صرف ہوا اور اوسکا حساب

صاحب کو گیس کوئٹن منصف اعلیٰ نے قید کا حکم دیا تو شاہزاد
منصف مذکور پر تلوار سے پھینکی مگر اوس جج نے بھی کچھ خوف نہ کیا اور
کو پکڑ کر خاص پادشاہی کو نسل میں بھیج دیا تاکہ معلوم ہو کہ خاندان
بھی پابندی قانون سے آزاد نہیں۔ شاہزادے نے بخوشی جج کا
اور پھر کچھ اوسے بغض و عداوت نہ رکھی بلکہ بلطف و محبت پیش آیا۔
بھر ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ کچھ کلمات سہواً شاہزادہ کے منہ سے نکل گئے
وہ سے معلوم ہوا پادشاہ کو یہ گمان ہے کہ سلطنت لیا جاہتا ہے پس شاہزادہ
کے حجرہ میں چلا گیا اور پادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور عرض کیا
کہ حضرت فدوی کو مار ڈالیں مگر ذیل فرمائیں

شاہ ہنری کا سن قلم کچھ ایسا نہ تھا مگر صرع کے دوروں نے
اوسے ضعیف و مضطرب کر دیا۔ آخری دورہ پادشاہ کو ولیست منسٹر
ن آیا اور وہ کنٹرولی میں دفن کیا گیا۔ اوسے دو شادیاں
تھیں اوسکی پہلی بی بی میڈی بیوہن دختر نواب ہیر فردتھی
دوسری زوجہ جین شاہزادی نوارتھی۔ جین کو کوئی اولاد
میڈی کی اولاد ہنری پنجم ٹامس نواب کلیرنس
نواب ہڈ فرڈ ہنری نواب گلوستر پلاچے اور
ہنری پھارم جری اور بیدار مغزا اور چالاک تھا اور

اسباب بعد اوسکے شوہر کے مرنیکے مسترد کر دینا چاہتے تھا مگر بادشاہ انگلستان نے اس دعوے کے جواب میں شاہ جان کا فدیہ طلب کیا کہ اوسے جنگ پوئیکٹیرس میں انگریزوں نے اسیر کیا تھا۔ تھوڑے عرصہ تک تو طرفین نے علانیہ لڑائی کا اظہار نہیں کیا مگر امر فرانسیشی ہنری کی ذلت و اہانت کرتے تھے یہاں تک کہ اب اوخون نے اوسکو ملک کو لوٹنا شروع کیا۔ لیکن دو حادثے ایسے ہوئے کہ اونکو سب سے اسکاٹ لینڈ اور فرانس میں ہنری کو غلبہ ہو گیا۔ ایک حادثہ یہ ہوا کہ شاہزادہ جیمس کہ شاہ اسکاٹ لینڈ کا اکبر اولاد تھا فرانسیر کے مدرسہ میں تحصیل علم کے واسطے جاتا تھا کہ راستہ میں طوفان آیا اور اوسکا جہاز ساحل انگلنڈ پر بہ آیا اور وہ مقام پیونسی پر گرفتار ہو گیا۔ دوسرا حادثہ یہ ہوا کہ نواب اوسر لینس کے قتل ہونے سے فرانس میں آتش جنگ خانگی درمیان خاندان اوسر لینس اور خاندان بوگنڈی کے افروختہ ہوتی۔ ہنری کبھی ایک خاندان کا شریک ہوا کبھی دوسرے خاندان کی طرف ہو گیا یہاں تک کہ صوبجات اگوٹین اور پوٹو اور انگوولیم پچراوسکے قبضہ میں آ گئے۔

آخر زمانہ میں بڑے بیٹے کی بدکاری و شقاوت سے ہنری کی زندگی تلخ ہو گئی مگر پھر بھی اس شاہزادے سے کبھی نیک باتیں ظہور میں آ جاتی تھیں چنانچہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ولیم کے ایک معاش

۴۲۱
 وقائع نگار انگلستان
 مگر شاہ ہزاری کے بڑے دشمن دو امیر تھے اور وہ دو
 باپ بیٹے تھے اور ان کا نام پی سی تھا۔ باپ بختاب نواب
 اور تھامس ہارلینڈ مشہور تھا بیٹا سیب تیری اور آتش مزاجی کے
 بلا رہے در مان مشہور تھا۔ یہ امر تحقیق نہیں کہ جس پادشاہ کو ان
 دونوں امیروں نے خود تخت پر بیٹھایا تھا اوپر انھوں نے کیون تلوار
 کینچی۔ شاید اس کا سبب یہ ہو کہ ہنری نے ستر اڈھندہ موسیقی
 باشعور ویلیس کا خون بہانہ قبول کیا اور چونکہ وہ بلا رہے در مان
 کا عزیز تھا اس سبب سے وہ پادشاہ سے منحرف ہو گیا۔ ان فرض آؤں گلندورڈ
 اور ایل اسکات لینڈ امرا پی سی کے شریک ہوئے اور مقام
 شہر و زبوی پر پادشاہ سے مقابلہ کیا اور بڑی طویل اور خونریز جنگ
 ہوئی مگر بلا رہے در مان کے مارے جانے سے ہنری کی فتح
 ہوئی۔ نواب نور تھامس ہارلینڈ کہ سبب بیماری کے شرکت جنگ سے
 معذور رہا تھا بلا عذر پادشاہ کا مطیع ہو گیا اور اس کا قصور معاف کر دیا
 گیا مگر پھر وہ باغی ہو گیا اور اسکات لینڈ اور ویلیس میں آوارہ و
 سرگردان رہا آخر الامر ٹیڈ کسٹرو واقع ضلع یورک کے میں
 رد الاکیا۔

اذا بلا شاہرا دی بیوہ کے جواہرات اور جہیز کے بارہ میں
 اہ فرانس سے بھی نزاع ہوتی اس واسطی کہ حسب اقرار طرفین ملکہ موصوفہ

اس پادشاہ نے پہلے مہم اسکات لینڈ سر کیا۔ نواب
ڈگلاس و نواب پرسی مین کہ روساں حدود جنوبی اسکات لینڈ
سے تھے ناترہ بغض و عداوت قدیمہ پھر شعل ہوا۔ الغرض مقام نسبت
اور کوہ ہوملڈن پر اسکات لینڈ و انون فرسڈ شکست کھائی۔

کئی مرتبہ غدر و فساد ہنری کی سلطنت میں مغل و جارج ہوا۔
ایک مرتبہ یہ خبر مشہور ہوئی کہ راجا رڈ زندہ ہے اور اسکات لینڈ
میں ہے اور نواب صاکیہر بھی جیتا تھا لہذا پادشاہ کا حق سلطنت
واقص تھا۔ ایسی ایسی وجوہ و دلائل ہے لوگوں نے نزع سلطنت کی
تیسرین کہیں لیکن کچھ پیش رفت نہ گئی۔

ہنری چہارم کے تمام عہد سلطنت میں ایک شخص آؤٹ
کلنڈ و وٹ کہ وٹس کا باشندہ تھا خود سربراہ اور پادشاہ کا مطیع
نہ ہوا اس پر شخص ہنڈن کے قانونی مرہموت کا تعمیر یافتہ تھا اور شاہ
سراپے آؤٹ دوم کا جنودار و سلسلہ جو دار رہا تھا۔ جب وہ اپنے
مرگ و وٹس میں پھر آؤٹ وٹسب کہان تھو وٹسب کہان تھو وٹسب کہان
در او سے معلوم ہوا کہ سربراہ کا ایک حصہ پادشاہ کے دوست خاص
وٹسب کہان تھو وٹسب کہان تھو وٹسب کہان تھو وٹسب کہان تھو
وٹسب کہان تھو وٹسب کہان تھو وٹسب کہان تھو وٹسب کہان تھو

نہج ہر دو صورت مذکورہ از حکومت انگریزی ... ایضاً ... ۱۳۵۵ ع

سلطنت خاندان لنکسٹر

سنہ جلوس
 ۱۳۹۹ ع (پیر جان نواب گھنٹ)
 ۱۳۵۵ ع (پیر)
 ۱۳۲۲-۱۵۹۱ ع (پیر)

باب اول

عہد شاہ ہنری چہارم - مولد بولنگبرگ -
 سنہ لاوت ۱۳۴۱ ع - سنہ جلوس ۱۳۹۹ ع
 سنہ وفات ۱۳۵۵ ع

اب وارث خاندان لنکسٹر سربراہ اسے سلطنت انگلستان ہوا۔
 چونکہ آد منٹن نواب ماریچ شعبہ اولے خاندان پلین یٹچٹ
 سے تھا لہذا حسب قانون وراثت انگریزی مستحق سلطنت ہی شاہزادہ
 تھا اس خوف سے پادشاہ نے اسے مقید بقید شدید کیا۔ ایک
 کے بعد یہ قاعدہ اصول اولیہ قانون سلطنت انگلستان میں داخل ہوا کہ
 اکبر اولاد مالک تخت و تاج ہوتا ہے

سنه وقوع

عدد وقوع

سامحه

تاجدارى رابرٹ بروس اڈورڈ اول سنه ۱۳۰۴ ع

تغیرات در آئین ملکی

انتقاد کونسل کلیرنڈن هنري دوم سنه ۱۱۶۴ ع
نفاذ فرمان میگنا چارٹا جان سنه ۱۲۱۵ ع
تقریر پارلیمنٹ مجنون هنري سوم سنه ۱۲۵۸ ع
تعیین محکمہ عوام پارلیمنٹ ایضا سنه ۱۲۶۵ ع
تقریر کونسل اسرڈینز اڈورڈ دوم سنه ۱۳۱۰ ع
تعیین پارلیمنٹ عجیب رچارد دوم سنه ۱۳۸۸ ع

محاربات و مصالحتات

جہاد سوم با اہل اسلام رچارد اول سنه ۱۱۹۲ ع
جنگ بوونیس جان سنه ۱۲۱۴ ع
جنگ لنکن هنري سوم سنه ۱۲۱۶ ع
جنگ لوس ایضا سنه ۱۲۶۴ ع

جان وکلف - - - - - ستمہ امین وفات کی —

ضلع یورک کے کارہنہ والا تھا۔
بیلیال کالج واقع آکسفورڈ
میں علم الہیات کا مدرس اعلیٰ
تھا۔ اور مصحف سہاوہ کا مترجم
اور مہذب ملتہ مسیحی ہے

جان باری آبرو دین کا اسقف تھا۔
اسنے قریب ستمہ امین کو رابرٹ
بروس کے حال میں ایک کتاب
نظم کی

تاریخات سوانح عظیمہ عہد سلاطین پلینٹینجنٹ
(از ستمہ امین تا ۱۲۹۹ء)

سوانح جامعہ عہد وقوع سنہ وقوع
قتل بکٹ اسقف اعظم ہنری دوم
جماعت عبادت از جانب پوپ جان
بیلیال سلطنت اسکاتلند ادورڈ اول
۱۲۹۹ء

اسکاٹ لینڈ کے لوگوں نے گرفتار کر کے جنگ بینک
بون کا حال منظم کروایا

ور انگریزی طبقہ اوسط

جان گویٹس سنہ ۱۷۶۰ء سے سنہ ۱۷۶۲ء تک رہا۔

اسنے اشعار نصیحت اہمیت
تصنیف کئے

جیو فری چارسی سنہ ۱۷۶۸ء سے سنہ ۱۷۶۹ء تک رہا۔

یہ سب سے اول اور بڑا شاعر
انگریزی ہے اور یہ شاہ ادب و مرثیہ

سوم اور مر چارڈ دوم کے
اہل دربار میں سے تھا۔ اسکی

مشہور کتاب حکایات

کنارہ می ہے

جان مینڈول سنہ ۱۷۶۰ء سے سنہ ۱۷۶۲ء تک رہا۔

اسنو ایک کتاب سیاحت ممالک

مشرقیہ انگریزی اور فرانسیسی اور

لاطینی زبانوں میں تصنیف کی

مشاہیر اہل تصنیف مانہ سلاطین پلاہین ٹیچنٹ

(از ۱۱۵۹ء تا ۱۳۹۹ء)

وزبان ہندی سکسن

لیون ضلع وٹرسٹرین مقام اریلی

رجس کاسٹیس تھا۔ اسنو

قریب ۱۲۰۰ء کو تاریخ انگلستان

نظم کی

وزبان انگریزی قدیم

رابوٹ باشندہ گلوستر ۱۲۳۰ء سے ۱۲۵۰ء تک رہا۔

اسنے تاریخ انگلستان نظم کی

رابوٹ میٹنگ برن کارہنے والا تھا۔ یہ بھی

مورخ تھا

بیسٹن راہب اور شاعر تھا۔ اسے شاہ

اڈورٹ دوم اسکاتلند

میں اس غرض سے لکھا تھا کہ اسکو قہر

کا حال نظم کر کے سنائے مگر اسے

بیدار ہوئے اور دام اسیری سے خلاصی پائی اور
 انگریزی علم ادب اختراع ہوا اور نظم و نثر و نوں ایجاد
 ہوئے۔ شعرا طالیہ کی نغمہ سنجی و شیرین سخن نے
 جیو فری جاسر کے قلب پر ایسی تاثیر کی کہ اس نے
 کتاب مشوریہ حکایات کنٹری جی نظم کی اور قریب
 اسی زمانہ کے جان و کلف کے مصنفات شائع ہوئے۔
 جس طرح چاسر ابوالشعر اور انگریزی مشہور ہوا اسی طرح
 و کلف کو ابوالنثار کہنا بجا ہے۔ یہ مصنف طبقہ اوسط
 زبان انگریزی کے بانی ہیں اور یہ طبقہ لسان ملکہ الزبیتہ
 کے عہد تک جاری رہا۔

سائین بڑی قیمتی ہوتی تھیں یہاں تک کہ مجموعہٴ صحیفہ
ساویہ قسلی کی قیمت چار سے روپیہ تھی۔

فتح نوسر من سے جو تغیرات ہوئے وہ زبان
انگلو سکسن پر بھی موثر ہوئے اور اب یہ زبان سہمی
سکسن یعنی سکسن مخلوط یا غیبہ خالص ہو گئی اور یہی
ہیئت اس زبان کی تازمان ہلزی سوم باقی رہی۔
یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب زبان قدیم میں تغیر ہو کر اوسے
جدید زبان پیدا ہوتی ہے تو جون جون اس زبان میں
ترقی ہوتی جاتی ہے علامات تصریف کلمات سے حذف
ہو جاتے ہیں اور اونکے مقام پر الفاظ معاون آجاتے
ہیں اور یہ بھی قاعدہ ہے کہ جس قدر اہل زبان کی
ترقی ہوتی ہے اوس قدر زبان کی بھی ترقی و توسیع
ہوتی ہے اور جس طرح تغیرات قومی تدریجی ہوتے
ہیں اوس طرح تغیرات لسانی بھی بہ تدریج ہوتے ہیں۔
الغرض زبان اور اہل زبان میں ملازمت ہے۔
اڈوسڈ سوم کے زمانہ تک تو اہل انگلستان
فاتحین نوسر من کے قہر و غلبہ سے متحیر و متردد
جب اس بادشاہ کا زمانہ ہوا تو وہ خواب غفلت

حال اس مثل کا مصداق ہو کہ جسکی لاشیٰ اوسکی
 جھینس اور شہ زوری اور سپاہ گری کی ایسی قدر
 و منزلت پس کچھ تعجب نہیں کہ جو تسلیم کہ فی زمانہ
 معتبر ہے اوس زمانہ کے لوگ اوس کا کچھ خیال نہ کرتے
 تھے۔ بڑے آدمیوں کو فقط سپاہ گری اور تجارتی
 کا شوق تھا اور وہ لکھنا پڑھنا نہ جانتے تھے
 اور اگر کچھ پڑھنا جانتے تھے تو بقول ایک طہرین
 کے چھوٹے چھوٹے الفاظ کے تو بے لگاوت تھے
 بڑے بڑے الفاظ بالکل اڑا جاتے تھے۔
 فقط پادری ذی علم ہوتے تھے مگر ان کا علم بھی محدود
 و محصور تھا فن الہیات سے انہیں بہت شوق تھا
 لیکن بعد اوسکے اور علوم و فنون کا بھی کچھ شوق
 ہوا۔ جو پیشے عمدہ تھے وہ پادری کرتے تھے چنانچہ
 وکالت طبابت معلمی یہ پیشے پادریوں سے متعلق
 تھے۔ ہر خانقاہ میں ایک لکھنے کا کمرہ علیحدہ ہوتا
 تھا اور اوس میں راہب بکمال سہولت و اطمینان
 کتابوں کی نقلین لکھا کرتے تھے اور ہر صفحہ کے
 حاشیہ پر جدول طلائع اور انواع و اقسام کے
 عمدہ رنگوں کی جدول بناتے تھے لہذا قلمی

نی تھیں اور کمرچنیدین رنگ بزرگی اور اونکی سنہری ڈا بون میں چمن قنبر
جوڑی لگی نہتی تھی اور وہ خوبصورت خوبصورت چالاک گھوڑوں پر سوار
وہ کمر و شکار کو جاتی تھیں۔ شاہ رچارڈ دوم کی بی بی این شانہ بازی
ہیمیا نے عورتوں کی سواری کیواسطے بکر خہ زین ایجاد کیا۔

اس زمانہ تک نیزہ بازی سب لمو و لعب سے اقدم واولی
تھی لیکن اب ایک اور کھیل ایجاد ہوا وہ یہ ہے کہ ایک حلقہ آہنی کسی
چیز میں لٹکا دیتے تھے اور سہ دار گھوڑے اوڑاتے ہوئے اس حلقہ
کو نوک نیزہ پر اوٹھا لیتے تھے اور اسی طرح سے ایک لکڑی کی تصویر
پر نشانہ لگاتے تھے کہ وہ ایک قلابے میں لٹکی ہوتی تھی اور اس کے
پاٹھ میں کاٹ کی تلوار ہوتی تھی پس جس شخص کی برجھی اس تصویر چھین
کے بچوچ میں پڑتی تھی وہ تو نلوہ نکل جاتا تھا لیکن اگر وہ چوکا اور اسکی
برجھی ذرا ہٹ کر لگی تو وہ تصویر چکر کھا جاتی تھی اور جیسے ہی وہ آٹاری
اس کے قریب سے گذرتا تھا وہ کاٹ کی تلوار اوپر اس زور سے پڑتی
تھی کہ معاذ اللہ۔ گھڑوڑا اور ساڈون کی ٹرائی یہ دو کھیل ایسے تھے
کہ ادنیٰ واعلیٰ سب کو مرغوب تھی۔ مگر غبار کو تیر اندازی کا بڑا شوق تھا
اور اونھیں بادشاہ کا حکم تھا کہ ہر اتوار کو اور روز عید بعد نماز کے تیر اندازی
میں مشق کیا کریں اور ان اوقات مخصوصہ میں اور قسم کے لمو و لعب
کی ممانعت تھی جیسے مرغ لڑانا چکر پھینکنا گیند کھیلنا۔ جس زمانہ

کے لوگ اس حکم سے مستثنیٰ تھے اور وہ لوگ جو حدود اسکاتلنڈ اور ویلس سے آتے تھے وہ بھی اس قید سے آزاد تھے اور وہ انگریز کسانوں کو خریف کاٹنے میں مدد دیتے تھے۔ زراعت کا مشغل علماء و قسبیسین کو بھی مرغوب و مطبوع تھا چنانچہ بیک اسقف اعظم اور اوسکے اتباع راہب گھاس کاٹا کرتے تھے اور کھیتوں میں کٹے ہوئے درختوں کے گٹھے باندھا کرتے تھے۔ انہیں راہبوں کے سبب سے اوس زمانہ کے باغون میں ترقیان ہوتی تھیں۔

شاہ اڈورڈ سوم کے اہل دربار کے لباس سے اوس زمانہ کی وضع معلوم ہو جاتے گی۔ وضعداروں کی پوشاک یہ تھی چوڑی چوڑی آستینوں کے کرتے آدھے سفید اور آدھے نیلے۔ پاجامے گھٹنوں سے بھی اونچے۔ جرابین رنگ برنگی۔ جوتوں کی نوکین اتنی لمبی سنہری زنجیروں سے مکر بند میں باندھی جاتی تھیں۔ واڑہیان لمبی لمبی بلدار۔ بالوں کے جوڑے پیچھے دم سے لٹکتے ہوئے۔ چھوٹی چھوٹی ریشمی ٹوپیاں اونپر عجیب و غریب جانوروں کی صورتیں کڑھی ہوئیں اور ٹھنڈی کے نیچے بوتاموں سے بندھی ہوئیں۔ سکیات کی پوشاک میں ایک چیز نہایت عجیب تھی کہ ٹوپیاں جھجے وار ہوتی تھیں اور بعضی ٹوپیاں دو فٹ اونچی ہوتی تھیں اور ان کے اوپر سے رنگ برنگی آبدار فیتون کی قطار کی قطار مثل قوس قزح کے لہراتی تھی۔ ساتھ بڑے لمبے چوڑے

کہ دو ایک پٹنگ رکھے ہیں تین چار مونڈھے تپائیاں پڑی ہیں چھٹے
ساتھ دسپنے پھکنیاں رکھی ہیں ایک پیتل کی پتیلی رکھی ہے اوپر ایک
پیتل کی رکابی اور ایک کٹورہ رکھا ہے۔

بڑے بڑے سوداگر اُون کا بیچارہ کرتے تھے۔ بلکہ پادشاہوں کو
بھی پشمینہ کی سوداگری سے عار نہ تھی چنانچہ جس پادشاہ نے کسی کا
سعرہ سر کیا تھا وہ اشجع و احسن ملوک انگلستان تھا مگر اس کا ہر شاہ فرانس
اور سے ازراہ مضحکہ پادشاہ پشمینہ فروش کہتا تھا۔ فوج کے چار فرقے
تھے اول سردار اور سواران جلو شاہی اور ان کے اتباع و حواشی دوم
سواران بگ سیر جو چھوٹے چھوٹے گھوڑوں پر سوار اکثر اسکاٹ لینڈ
کی لڑائیوں میں بھیجے جاتے تھے سوم تیر انداز جنگی تیز دستی سے
یسے بڑے سر کے سر ہوئے۔ اونکی کمائیں دو قسموں کی تھیں نیم کش
کمائیں جن سے پندرہ لگاتے تھے اور خمیدہ کمائیں جن سے سادھو سر
پندرہ تھے۔ چوتھی قسم کے ہاتھوں میں برچھیاں سر پر جھلم گلے میں
دو ہری کرتی تھیں اس سے تھوڑی سی آہنی دستاں تھی۔ اوس زمانہ میں روپیہ کی
کی قدر تھی یہ کہ مجھے مرہٹہ شاہ سے معلوم ہو سکتا ہے۔ گھسیار آٹھ
پائی اور مزدور ایک آنہ پچیس پائی نہ چار پائی اور ٹھوئی دو آنہ روز
باتھا۔ کیونکہ اجازت تھی کہ اپنے قرب و جوار سے دور جا کر مزدوری
میں شریک نہ رہا اور اس قدر اور لنگشیر

شدید ہوتا تھا اور قوانین ایرلینڈ کو قبول کرنا جرم بدخواہی و بغاوت
میں داخل تھا۔

باب دہم

طرز معاشرت اہل انگلستان در عہد پادشاہان

پلینٹینٹ

سلطان شیرول کے زمانہ میں قانون فیوڈل سسٹم کمال اوج
پر تھا۔ اس قانون کا زوال اوس دن سے شروع ہوا جس دن سر عوام یونیور
وکلاس رعایا شریک پارلیمنٹ ہوئے اور جو کچھ بنیاد شکستہ اسکی باقی رہ گئی تھی
وہ محاربہ روش زمین بالکل منہدم و منعدم ہو گئی۔

رفقہ رفتہ امراء و شرفار میں نفاست اور شایستگی گئی۔ گرم مصالح
کے استعمال سے کھانیکا مزہ بدل گیا اور شیشہ کے دروازوں اور بیٹی کے
نئون اور کولر کی آگ اور شمع کی روشنی سے گھر کی رونق اور آسائش
بڑھ ہو گئی۔ چھپرون کے بدلے کچھ پلینٹین پڑنے لگیں۔ اس زمانہ کے
عمارت کو گلزار کہتے ہیں اور اسکی خاص صفتیں یہ ہیں کہ محرابین
وہ دائرہ ہوتی ہیں اور نقش نگار اور گلکاری بہت ہوتی ہے۔ مگر اسباب
ابتک قلیل تھا چنانچہ بہت معقول زمیندار کے گھر میں بڑی کراہت یہ تھی

جنوب و مشرق کا حصہ جہاں انگریز بستے تھے سرحد انگریزی کھلاتا تھا۔
اس سرحد کے اندر جو امیر رہتے تھے اونھوں نے پہلی مرتبہ ۱۲۹۵ء
میں مجلس پارلیمنٹ منعقد کی

ایرلینڈ کے حالات میں ایک ماجرا عجیب و غریب یہ ہے
کہ اڈورڈ بروس نے چاہا کہ اس جزیرہ کا بھی پادشاہ ہو جاؤں
الغرض پادشاہ موصوف اپنی بھائی رابوٹ سے مدد لیکر ہمراہی چھٹ
ہزار آدمی کے بعد عبور دریا صوبہ السٹون میں پونچھا اور مقام کیٹل فوکس
میں تاج شاہی سرشوریدہ پر رکھا اور صوبہ جنوبی پر دو برس تک قابض
رہا۔ ۱۳۱۵ء میں بروس فوج انگریزی سے لڑائی میں مقام فاگھر پر
قریب ڈنڈلڈ کے مارا گیا

قریب زمانہ شاہ اڈورڈ سوم کے جو انگریز ایرلینڈ میں
تھے انکی متضاد فرقے ہو گئے حملہ آور ان قدیم کی اولاد احفاد سکنتہ
جدید کو بچشم حقارت دیکھتی تھی مگر فرقہ اول کے اکثر لوگ باشندگان
اصلی یعنی بیبلٹ سے مختلط ہو گئے تھے اور انکا لباس اور زبان
اور قوانین اختیار کر لیے تھے۔ اہل انگلینڈ ان ایرلینڈ کی انگریزوں
سے ایسے برگشتہ و مخالف تھے کہ جو شخص ایرلینڈ کا لباس پہنتا تھا
یا وہاں کی زبان سیکھتا تھا وہ حسب قانون مستوجب قید غلیظ و جرمانہ

روس نے دیکھا کہ میری فوج کٹی جاتی ہے اب توقف کا محل نہیں ہے
غرض اوسے سواروں کو لیکر حملہ کیا اور انگریزی کمانڈروں کو پس پا
کیا پھر اراگایل اور جزائر شمالی کے لوگوں کو ساتھ لیکر اس دور شور سے
حملہ کیا کہ انگریزی فوج کی صفوں کو تہ و بالا کر دیا کہ اتنے میں بیس ہزار
آدمی مثل سیل قریب کے پہاڑ سے اتر آئے اور انگریز خوفزدہ
کی نظروں میں تو یہ ایک تازہ فوج اسکاتلنڈ والوں کی کمک کو
آتی حالانکہ فی الحقیقت یہ سب فوج کے کدر تھے اور لوٹ کی طمع سے
آئے تھے غرض انگریز سرپٹ بھاگے اور برووس کی پٹی فتح ہوئی۔
اوس روز سے بینک برن اسکاتلنڈ کے شہروں میں نہایت
مشہور و معروف ہو گیا

اس لڑائی کے بعد اڈورڈ دوم نے دو مرتبہ پھر خفیف سی
کوشش کی کہ اسکاتلنڈ میں اپنی حکومت قائم کرے اور دو ہی
مرتبہ اسکاتلنڈ والوں نے انگلنڈ پر حملہ کیا بس پھر تو اسکاتلنڈ
کی خود سری اور اوس ملک کے پادشاہ کے حقوق خود پارلیمنٹ انگریزی
نے ۱۲۹۵ء میں بمقام یورٹ ایک خاص اجلاس کر کے قبول کر لیے۔
اس باجریے کے ایک سال کے بعد رابوٹ برووس مر گیا اور امیر
ڈگلاس کو وصیت کر گیا کہ میرا دل چیر کر بیت المقدس میں لیجا کر دفن
کرنا۔ امیر موصوف نے اپنے وعدہ کو وفا کیا اور وہ امانت لیکر عازم

اور بروس نے کومن کو کنار سے مار ڈالا۔ یہ گناہ بروس کو مضر
ہوا مگر بعد چند مدت کے اوسنے مقام اسکون پرتاج پینار سنہ ۱۸۷۰ء

اڈورڈ اول کے مرنے سے اسکاتلند حکومت غیر
بچ گیا اور اگرچہ سات برس تک لڑائی کم و بیش ہوا لی مگر بروس ہی پادشاہ رہا۔

اب اڈورڈ دوم نے قصد مصمم کیا کہ سلطنت اسکاتلند
کو ایک ہی ضرب میں فنا کر دے۔ غرض لاکھ آدمی کی فوج لیکر وہ حدود
جنوبی اسکاتلند کو طے کر گیا بروس سے فقط تیس ہزار کا لشکر
فراہم ہو سکا۔ دونوں فوجوں میں مقام بیلک بون پر قریب سپر
اسٹرلنگ کے مقابلہ ہوا۔ لڑائی کے ایک روز بیشتر بروس ایک چھوٹے
سے ٹانگن پر سوار فقط تبر باندھے ہوئے شام کو نکلا اور ایک انگریزی سردار
کو قتل کیا جسکا نام ہنری ڈی بوہن تھا اور اوسنے صفوف لشکر
کے سامنے بروس پر حملہ کیا تھا۔ قبل آغاز جنگ کو اہل اسکاتلند
مصرف دعاے ظفر بدرگاہ خالق اکبر ہوئے۔ انگریزی سوار کہ اپنی
فتح سے مطمئن تھے ایکبارگی ٹوٹ پڑے مگر خائب و خاسر ہو کر رجعت
فقری کی اسواسطیکہ تمام میدان جنگ میں گرہے کھدے ہوئے تھے
ورا و پرتیز نیکی لکڑیوں کی بارہ لگی ہوئی تھی اور اوپر گھانس چھپی تھی۔
بپاس ہزار تیر خوشنواز تکرگ وار انگریزی کمانوں سے برس پڑے۔

غرض چند ہی جہتوں میں ایک قلعہ بھی اسکاٹ لنڈ کا فوج انگریزی کے قبضہ تصرف میں نہ رہا۔

شاہ اڈورڈ سیرت تمام فلینڈس سے آیا اور لاکھ آدمیوں کی فوج جمع کر کے بعزم پیکار جانب اسکاٹ لنڈ روانہ ہوا۔ پادشاہ نے اضلاع جنوبی ملک مذکور کو پر باد پایا اور چاہتا تھا کہ اپنی فاقہ کش فوج کو پھیر لائے کہ دو اسکاٹ لنڈ کے امیرون نے بکرو فریب اوٹے کھدیا کہ والیس فالکن لک کے جنگل میں ہر اسی جنگل میں دونوں فوجوں میں مقابلہ ہوا اور انگریزی کمانداروں کے ہاتھ میدان رہا۔ والیس چند برس اور اپنے ملک کو رہاڑوں میں دشمن سے لڑا کیا مگر نہ وہیں اس کے ایک چھوٹے دوست ہو گیا مونیٹیل نے اسے دعا سے دشمن کے حوالے کر دیا اور اسے پانچ بجیر کر کے لنڈن میں لائے اور پچانسی دیکراوسکا سرکاٹ ڈالا اور تشہیر کیا۔

اب دوسرا ستارہ آئق اسکاٹ لنڈ سے طلوع ہوا یعنی رابرٹ بروکس نواب کپٹن نے سلطنت کا دعویٰ کیا یہ شاہنشاہ اوس بروکس کا پوتا تھا جو بیلجیال سے لڑا تھا۔ رابرٹ بروکس کا رقیب ریل کو من باشندہ ہیڈ ٹوٹ تھا۔ دونوں حریفوں میں منورایٹ فرایس کے گرجے میں قریب ڈھائی ہزار کے مقابلہ ہوا

لیکن اسکات لینڈ کا بچا نیوالا موجود تھا۔ وہ ستر ولیم
 والیس تھا۔ اس جوانمرد وطن دوست نے آٹھ برس تک (یعنی
 ۱۷۹۷ء سے ۱۸۰۵ء تک) اپنی ملک کی حمایت و حراست کی۔ وہ
 سر میلکم والیس باشندہ الرّسلی کا منجھلا بیٹا تھا۔
 الرّسلی ایک قریہ حوالی شریڈنڈی میں ہے۔ ستر میلکم والیس
 نے کہ قد و قامت اور جرأت و شجاعت میں دیوتا ایک انگریز کو جس نے
 شریڈنڈی میں اوسکی کچھ ہانت کی تھی مار ڈالا تھا اور جنگل میں
 عاقبت گزین ہوا تھا وہاں اوسکے اہل وطن اوسکی کمک کو جمع ہوئے
 اور اوسنے اون قلعوں کو جنہیں حراس و حفاظ انگریزی متخصّص تھے
 مغلوب کرنا شروع کیا۔ نواب ستر ی اور نواب کو سنگھ ایک
 فوج عظیم لیکر چلے کہ اوس زبردست کو زیر کریں۔ والیس نے قریب
 شہر اسٹرلنگ کے جہان دریا پر فورا تہ پر پل چوبین بنانا موحیہ
 لیا اور اوسکی فوج دریائے مذکور کے ساحل شمالی پر صف آرا ہوئی
 لیکن بسبب تو دہائے ریگ کے اوسکی تعداد دشمن کو نہ معلوم ہوئی
 جب نواب ستر ی نے پل کو دیکھا تو وہ ٹھہر گیا مگر والیس کے سختیہ
 و استہزا اور نواب کی سنگھ کی ملامت و شجاعت سے غیرت میں
 اگر فوج کو عبور دریا کا حکم دیا۔ جب نصف فوج انگریزی دریائے
 عبور کر گئی تو والیس نے اوسکی صفوف شکستہ پر حملہ کیا اور اوسکی
 جرأت و ہنرمندی کا انعام منعم حقیقی نے فتح مبین اور ظفر کامل دیا

اسکاٹ لینڈ کو آتی تھی کہ جزائر کنی مین بہن بہشت سا لگی
انتقال کیا۔

اب وہ نزاع و فساد شروع ہوا جس کے سبب اسکاٹ لینڈ
کئی برس تک پادشاہ انگلنڈ کے حلقہ اطاعت میں رہا۔ رابرٹ
بروس اور جان بیلیال حریف و قریب تھے اور دونوں
اپنا سلسلہ نسب شاہ ولیمر ضیغم کی طرف منتهی کرتے تھے۔ جو وہ
شاہزادی ازا بلا کا بیٹا تھا اور ازا بلا ڈیوڈ نواب ہنٹنگڈن
کی منجھلی بیٹی تھی اور نواب ہنٹنگڈن ولیمر ضیغم کا بھائی تھا۔
بیلیال شاہزادی مارگٹ کا پوتا تھا اور مارگٹ ولیم
ضیغم کی بڑی بیٹی تھی۔ شاہ اڈورڈ اول نے بیلیال کو موافق
فیصلہ کیا اور اسے مثل اپنے تعلقہ دار کے تحت سلطنت اسکاٹ لینڈ
پر متمکن کیا۔ مگر اس نے اپنے آقا اور خداوند نعمت کے ہاتھ سے ایسی
ذلتیں اٹھائیں کہ آخر وہ بیچارہ بزدل آدمی تنگ ہو کر بگڑ کھڑا ہوا۔
اڈورڈ کی بھی بس یہی مراد تھی حیلہ بجاوت کو غنیمت سمجھ کر اس نے
بیلیال کو سزول کیا اور اسکاٹ لینڈ کو جنوب سے شمال تک
تاخت و تاراج کیا اور نواب سسری کو اوس ولایت بے والی
کامٹولی اور ہیوڈی کو سنگھم کو خزانچی اور ولیمر اور مہی
کو منصف اعلیٰ مقرر کیا۔

اہل اسکات لینڈ نے انہیں سمندر میں نکال دیا۔ ہیکو جسڈائر
 آرکنی میں پونچا اور شکست کے غم میں مر گیا۔ اس فتح کے سبب سے
 جزائر مغربی سلطنت اسکات لینڈ سے متعلق ہو گئے۔ بعد چند
 مدت کے ماسرگوٹ و نٹرا لگنڈس سوم کی شادی ایرلڈ شاہ
 نوروی سے ہوئی۔ الگنڈس سوم فہم و فراست میں دوسرا
 الفرد تھا۔ اس نے امر کی قوت اسطرح توڑ دی کہ اس کے متعلقین بلا
 کم کر دئے اور عدل و انصاف خالص جاری کر نیکی واسطے اس نے تمام
 ملک کو چار ضلعوں میں منقسم کیا اور ان میں ہر سال خود دورہ کرتا
 تھا۔ عنفوان شباب میں وہ ایک شب تیرہ و تار میں ساحل دریا پر سوا
 جاتا تھا کہ مقام کنگھورن کے قریب ایک پتھر سے ٹکرا کر دریامیں
 گر پڑا اور اوسمیں سے مردہ نکلا۔ یہ سانحہ ۱۲۸۶ء میں ہوا

بعد الگنڈس سوم کے ملکہ ماسرگوٹ وارث تخت و
 تاج ہوئی۔ اس شاہزادی کا باپ ایرلڈ شاہ نوروی تھا
 اور مان مارگرٹ اسکات لینڈ کی شاہزادی تھی۔ اڈورڈ
 اول نے اپنے جد ہنری دوم کے دعوے ملک اسکات لینڈ
 کی تجدید کی اور چاہا کہ اپنے بیٹے اڈورڈ دوم کی شادی اسکات لینڈ
 کی کم سن شاہزادی مارگرٹ سے کرے جو بہ لقب شاہزادی
 ناکتھارے نوروی مشہور تھی مگر ۱۲۹۰ء میں یہ شاہزادی

شاہ انگلنڈ کی اطاعت و فرمانبرداری کی قسم کھائی اور یہ اختیار کیا
 کہ شاہ انگلنڈ کی طرف سوشل تعلقہ دار کے اسکات لینڈ کو رکھوں گا۔
 شاہ سچا رڈ شیرول نے اپنا حق اعلیٰ نسبت مملکت اسکات لینڈ
 کے دس ہزار ریس کس پر بیچ ڈالا تھا۔ انچاس برس سلطنت کر کے ولیم
 اول نے ۱۲۱۴ء میں وفات کی۔ اس پادشاہ نے سب پادشاہان اسکات
 لینڈ سوز یا وہ عرصہ تک سلطنت کی

ولیم اول کے بعد اسکا بیٹا الگننڈس دوم پادشاہ ہوا۔
 یہ پادشاہ اکثر اس میں مشغول رہا کہ ضلع کی تھیس کے باشندگان ڈینس
 اور سیلٹس سکٹھ کو بہتان اور اسکاتس و حشیان کی لوی کے
 غدر و فساد کو دفع کرتا رہا۔

الگننڈس دوم اپنے باپ کا جانشین ہوا۔ بوقت جلوس
 اسکا سن کن آٹھ برس کا تھا اور اسی عالم طفولیت میں اسکی شادی
 مارگٹ دختر ہنری سوم شاہ انگلنڈ سے ہوئی۔ اس پادشاہ
 کے عہد میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اسنے اہل نوروی کو حملہ کر دیا اور
 ظفر باب ہوا۔ حملہ آور اہل نوروی نے سردار اپنی پادشاہ ہیکو
 کے جزائر بیوٹ و آرن فتح کیے اور ساحل لارگس پر وارد
 ہوئے مگر طوفان عظیم نے اسکے جہازوں کو پارہ پارہ کر دیا اور

ملکہ مارگٹ (دختر پیر) ۱۲۸۶ء
 جان بیلیال (از نسل ڈیوڈ اول) ۱۲۹۲ء
 سر ولیم والیس (موتی سلطنت)
 رابوٹ بروس (از نسل ڈیوڈ اول) ۱۳۰۶ء
 ڈیوڈ دوم (پیر) ۱۳۲۹ء

میلکہ چارم ڈیوڈ اول کا پوتا سریر آراء سلطنت اسکات لینڈ ہوا۔ اس
 پادشاہ کا باپ شاہزادہ ہنری تھا جو جنگ نور تھ آئرلینڈ سو ہزار دشواری کا
 تھا۔ شاہ میلکہ کو لوگ گواہی لڑکی کہتے تھے خواہ اس سبب سے کہ اسکی صورت
 لڑکیوں کی سی تھی خواہ اس وجہ سے کہ وہ مثل لڑکیوں کو ڈر پوکنا تھا۔ شاہ ہنری
 دوم کو دباؤ سے اوسنو نور تھمبر لینڈ اور کمبر لینڈ کا علاقہ اوسو دیدیا تھا۔
 میلکہ چارم نے مقام جد براہین ۱۲۷۳ء میں انتقال کیا

پادشاہ موصوف کے بعد اوسکا بھائی ولیم اول تخت نشین ہوا۔
 اس پادشاہ نے ضیغ کا خطاب حاصل کیا شاید اسوجہ سے کہ پہلے
 ایسے شیر کا معرکہ اپنی سپر پر ہوا یا تھا۔ ولیم نے اس بات کی کوشش
 کی کہ نور تھمبر لینڈ اور کمبر لینڈ کا علاقہ کہ اس کے قبضہ سے
 نکل گیا تھا پھر لے لے اور اس کوشش میں اوسے انگریزی فوج نے مقام
 انولڈ پر گرفتار کر لیا اور رہائی پانے کے واسطے اوسنو ہنری دوم

نری

شہنشاہان جرمنی

۶۱۳۷۸

چارلس چہارم

نسیسلاس

یوپ

۶۱۳۷۸

گرگوری یازدہم

۶۱۳۸۹

بن ششم

یونیفیس

باب ۹

حالات اسکاتلند و ایرلند و عہدہ

پادشاہان پلین ٹیجٹ از ۱۵۱۵ء تا ۱۵۶۷ء

ہمگی ۲۱ سال ۸ شاہان اسکاتلند

سنہ جلوس

پادشاہان اسکاتلند

۶۱۵۳۷ (نیر شاہ ڈیوڈ اول) میلکہ چہارم

۶۱۵۴۵ (براور) ولیم اول

۶۱۶۱۲ (پر) الگزنڈر دوم

۶۱۶۲۹ (پر) الگزنڈر سوم

اور وہ درجہ امارت مقرر ہوا جسے اسٹراٹف دی بات
 کہتے ہیں اور قلعہ و نڈل سیر کی عمارت ختم ہوئی لیکن پادشاہ کے علم سے
 بیچارے کاریگروں کو مفت کام کرنا پڑا اور درجہ امارت بذریعہ فرامین
 شاہی کے عنایت ہوا اور یہ رسم نکلا کہ بوقت اداسے رسوم تاجداری ایک
 سردار دستانہ ہاتھ سے اوتار کر زمین پر پھینک دیتا تھا اور کہتا تھا کہ جو
 پادشاہ کی سلطنت میں کچھ کلام ہو بسم اللہ آئے ہیں گو وہ میں میدان
 اوس زمانہ میں تو اس رسم کا بڑا وقار تھا لیکن اب بھی کچھ
 باقی ہے اور بوقت جلوس پادشاہ برابر ادا کیا جاتا ہے۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لینڈ	سنہ وفات
رابرٹ	۱۳۹۰ء
رابرٹ سوم
فرانس
چارلس پنجم	۱۳۸۰ء
چارلس ششم
اسپانیہ
ہنری دوم	۱۳۴۹ء
جان اول	۱۳۹۰ء

لہری چہارم پادشاہ کیا اور سچا رڈ کی معزولی کی خوشی کی ورنہ بھیر فرڈ کو پادشاہیت کی مبارکباد دی۔ مسئلہ کے پیدہ ہونے میں پادشاہ معزول نے مجلس پرنٹیفراکٹ میں انتقال کیا اور سکی موت کا سبب یا منع طعام یا تبرقائل بد انجام ہوا۔ بعض مورخین اسکات لینڈ نویر روایت لکھی ہے کہ شاہ سچا رڈ اسکات لینڈ میں بھاگ گیا اور وہاں کے پادشاہ نے مدت تک اسکی پرورش کی آخر شہر اسٹرننگ میں راہی ملک بقاء ہوا۔ شاہ سچا رڈ کو کوئی اولاد نہ تھی

سچا رڈ دوم اور اڈ و سڈ دوم کی چال ڈھال ایک سی تھی اور انتظام مملکت و عنوان سیاست کی بھی ایک ہی سی کیفیت تھی اور انجام بھی دونوں کا ایک ہوا۔ سچا رڈ کو آرایش و نمائش کا ارادہ شوق تھا اور اس کے کپڑے سونے اور جواہرات سے لدی رہتے تھے اور دس ہزار آدمی اسکی خواہی میں رہتے تھے۔ دو سالہ اسے آخری میں اوستے ایسے امور سرزد ہوئے کہ اسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بڑا کینہ جو تھا اور خود سری پر مڑتا تھا اور اسی کے پیچھے اوستے جان دی۔ یہ پادشاہ خوبصورت تھا مگر اس میں زنانہ پن تھا اور جلد باز تھا اور بات رگ رگ کے کرتا تھا

اسی پادشاہ سے عہد میں ہنڈی کارولج انگلستان میں ہوا

اور مطلق العنان ہو گیا اسکے تین سبب ہوئے اول یہ کہ نواب گلوسٹر
 واللہ اعلم کس طرح سے مجلس کیلی میں مار ڈالا گیا دوم یہ کہ جتنے قانون
 پارلیمنٹ عجیب و غریب جاری کیے تھے وہ سب بادشاہ نے منسوخ کر دیے
 سوم یہ کہ اُون کا محصول مادام الحیوة اوسے بخش دیا گیا۔ نواب نور فلک
 اور نواب ہیر فرڈ پسر جان نواب گھینٹ میں لڑائی ہوئی بادشاہ
 نے دونوں نوابوں کو ملک بدر کر دیا۔ نواب نور فلک کو تودت اہمر ملک
 سے نکال دیا اور نواب ہیر فرڈ کو دس برس تک خارج رہنے کا حکم دیا۔
 نواب نور فلک کو انگلستان میں پھر آنا نہ نصیب ہوا مگر نواب ہیر فرڈ پھر آیا
 اور اپنے باپ کی جاگیر کا مطالبہ کیا کہ بادشاہ نے وہ جاگیر ضبط کر لی تھی
 نواب موصوف فقط بیس آدمیوں کے ہمراہ مقام لیونسبر واقع ضلع
 یورک میں وارد ہوا مگر جب وہ لندن میں پہنچا تو ساٹھ ہزار آدمی
 اوسکی حمایت کو جمع ہو گئے تو سر چارڈ بسبب باد مخالف کے تین
 ہفتہ تک ایئر لندن میں رُک رہا اور جب مقام ملفرڈ ہیون
 پر پہنچا تو دیکھا کہ سلطنت میرے قبضہ سے نکل گئے۔ الغرض مقام
 فلنٹ پر نواب ہیر فرڈ نے بادشاہ کو قید کر کے بحال دلت خورای
 لندن میں بھجوا دیا۔ پارلیمنٹ کو دونوں محکموں کے ممبر قص اللہارہ
 ویسٹ منسٹر میں جمع ہوئے جہاں تخت شاہی خالی پڑا ہوا تھا
 اور اوسپر رُفت کی پوشش پڑی ہوئی تھی اور شاہ
 سر چارڈ کو معزول کیا اور نواب ہیر فرڈ کو خطاب شاہ

مرواڈ والا اور باقی مقربان و دربار شاہی کا مال و اسباب ضبط کر لیا۔
شاہ رچارڈ موقع تاک رہا تھا آخر جب باتیں برس کر پہنچیں تو قید تولیت
سے اپنی تین رہا کیا اور چند سال پر رحم و انصاف حکومت کی مگر اس کے
فرانج میں ایسا ثبات و استقلال نہ تھا کہ جن مشدین و اشرار میں وہ گھرا
ہوا تھا اسے سر برہوتا

جب ۱۳۹۴ء میں این ملکہ چھٹییا مگرئی تو پاؤ شاہ نے دوسری
شادی از ابدلا شاہزادی فرانسیس سے کی حالانکہ اس کا سن کل آٹھ
برس کا تھا۔ مگر اس سے عظیم تر یہ ماجرا ہوا کہ فرقہ لوئس ڈس
حادث ہوا۔ اس فرقہ جدید کا پیشوا جان و کلف تھا جس نے شاہ
اڈورڈ سوم کے آخر عہد میں پیشوا تو کلیسا روم یعنی پوپ اور اس کے
اتباع و اشیاع کی رد و قدح شروع کی تھی۔ اس شخص نے صحف مقدسہ
سماویہ کا ترجمہ انگریزی میں کیا اور ایسی کتابیں تصنیف کیں جسے مذہب
پراٹسٹنٹ کا تحم انگلستان کی زمین میں جم گیا۔ یہ مصلح دین مسیحی جان
نواب گھینٹ کے دامن عافیت و ظل عافیت میں رہا اور بآرام و راحت
اس دنیا سے فانی سے رحلت کی۔ لوئس ڈس کے معنی گانیو الوبین اور
ان لوگوں کو لوئس ڈس اس واسطے کہنے لگے کہ خدا کی حمد و ثنا کا تو تھو

سال آخری میں اپنی حیات کے شاہ رچارڈ بالکل خود سر

کہ ٹاکیلو تو ایک غاباز آدمی تھا اب میں خود تمہارا سردار ہوں۔ پادشاہ
کی اس جرات نے باغیوں پر بڑی تاثیر کی اور وہ سب متفرق ہو گئے
اور بلوچ موقوف ہو گیا۔ لیکن پادشاہ نے وعدہ عفو کی وفانہ کی
اور پندرہ سو آدمیوں کو پچھانسی دلوادی۔

پادشاہ فرانس اور شاہ اسکات لینڈ نے بلا شراک
انگلینڈ پر حملہ کیا لیکن کچھ نہ ہو سکا۔ اس زیادتی کا بدلہ سر چارلس
نے شاہ اسکات لینڈ سویہ لیا کہ اس کے ملک میں گھس گیا اور
ابریڈین تک پہنچ گیا اور شہراڈ نبرا اور ڈلفرم لین اور پرتھ
اور ڈنڈی کو جلا کر خاک کر دیا۔ لیکن ۱۳۸۶ء میں قبیلہ گلاس
اور قبیلہ کرسی میں ہجوم اوٹوٹون پر لڑائی ہوئی اور سمین انگریزوں
نے شکست کھائی۔ اس لڑائی کا نام چوی چلیس مشہور ہے
اور اس کا ذکر اکثر پرانے گیتوں میں ہے

شاہ سر چارلس بسبب کمسنی اور ناتجربہ کاری کے وزیروں
پر بہت اعتماد کرتا تھا اسپر اس کے چا خا رکھاتے تھے اور امور
سلطنت میں دخیل ہونا چاہتے تھے آخر ایک چچا اس کا یعنی نواب
گلو سٹر کونسل کا سردار مقرر ہوا۔ پارلیمنٹ نے کہ حیرت افزائی اور
بیرحمہ دونوں صفتوں سے متصف تھی پادشاہ کے دو مقرب مہاجون کو

شماره ۳۵۰ ع

شماره ۳۴۴ ع

فلپ ششم

جان

چارلس پنجم

اسپانیه

شماره ۳۵۰ ع

شماره ۳۴۸ ع

الفونزو یازدهم

پیدرو

هائری دوم

سند وقت

شهبانان جرمنی

شماره ۳۴۷ ع

لوی چهارم

چارلس چهارم

یوآپ

شماره ۳۳۴ ع

جان بست دوم

شماره ۳۳۲ ع

بنیڈکٹ دوازدهم

شماره ۳۵۲ ع

کلمنت ششم

شماره ۳۴۳ ع

اؤسینٹ ششم

شماره ۳۴۵ ع

اسرین پنجم

گرگوری پنجم

سپاہی اور ملاح بنا ڈالتا تھا اور سوداگری کے جہازوں کو بیکار پکڑ کر لڑائی پر لیجاتا تھا۔

اس بادشاہ کے عہد میں پوپ نے جو پادریوں پر ٹیکس مقرر کیا تھا وہ موقوف ہو گیا اس ٹیکس کا نام پھلا پھل ہے کیونکہ جن پادریوں کو نئے عہد ملتے تھے ان کی پہلے سال کی تنخواہ پوپ لے لیتا تھا۔ اسی زمانہ میں وہ درجہ امارت مقرر ہوا جسے آرڈر آف دی کاسٹر کہتے ہیں اور ڈیولک کا خطاب جاری ہوا اور شہزادہ سیاہ پوش کو ڈیولک آف کورنوال کا خطاب عنایت ہوا اور اسی عہد میں گولون کے ایک راہب سوار ٹونے بارود ایجاد کی اور توپ و بندوق وغیرہ کا استعمال شروع ہوا اس سبب سو فتنہ جنگ میں تغیر عظیم واقع ہوا۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لینڈ	سنہ وفات
رابوٹ اول	۱۳۲۹ ع
ڈیوڈ دوم	۱۳۲۹ ع
رابوٹ دوم	۱۳۲۹ ع

فرانس

چارلس چہارم	۱۳۲۸ ع
-------------	--------

سکسن اور نورمن اور برٹن ان تینوں فتح موخین جو عداوت
 قومی مدت مدید سے تفرقہ انداز تھی وہ جاتی رہی اور انکی موافقت
 و مخالفت سو قوم انگریز پیدا ہوئی۔ سرداران نورمن و کمانداران
 سکسن و تیراندازان ویلس جنگ کرسی و پوکٹیس میں
 پہلو بہ پہلو لڑے تھے اور یہ سب ایک ہی بلا میں مبتلا تھے اور سب اپنی
 ناموری چاہتے تھے لہذا سب متفق اور یکدل ہو گئے اور اب یہ ہوا کہ نورمن
 فریچ زبان جو کچر لون اور مدرسون اور پارلیمنٹ میں متعل تھی متروک
 ہونے لگی اور سیدھی سا دھی مردانہ انگریزی زبان جاری ہوئی۔

اسی بادشاہ کے عہد میں محکمہ امراء اور محکمہ عوام پارلیمنٹ
 میں فرق بین ہو گیا اور دونوں محکموں کے ممبر علیحدہ علیحدہ مقررین
 اجلاس کرنے لگے محکمہ عوام کا اجلاس سینیٹ اسٹیون کو رجب
 میں ہونے لگا اور اس محکمہ کا صدر نشین ایک اسپیکر (متکلم)
 مقرر ہوا اور اسے روپیہ دینے کا اختیار حاصل ہوا اور روپیہ کے عوض
 میں ارباب محکمہ مذکورہ ذہبت سے مفید قانون بادشاہ سے منظور کروا لیتے
 اب تک یہ دستور تھا کہ جب بادشاہ سفر کرتا تھا تو غلہ اور مویشی اور چارہ گھاس
 اور گھوڑوں اور گاڑیان اور ضروریات سفر اسکو اور اسکو ہمراہیوں کے
 واسطے ضبط کر لیے جاتے تھے اب یہ ظلم موقوف ہو گیا۔ اڈورڈ
 سوم نے یہ آئین ظلم آگین یہاں تک ہایا تھا کہ بیچارے غریبوں کو پکڑ پکڑ کے

انگریزی میں ضعیف آگیا تھا اور جو صوبے کہ جنگ کی سی اور پوکیس
میں ہاتھ آئے تھے وہ اڈورڈ کی حکومت ضعیف سے یکے بعد دیگرے
نکل گئے یہاں تک کہ ممالک عظیمہ فرانسیسی میں سے اب فقط کیلی بورڈو
اور بیون اوسکو پاس رہ گئی۔ بڑھاپے میں اڈورڈ نے بڑے
رنج سے ایک بیچ تو اسے یہ تھا کہ پارلیمنٹ اس کے کہنے میں نہ رہی
تھی اور بیجا شکایتیں کرتی تھی دوسرا صدمہ یہ ہوا کہ بیٹا مر گیا اسپرٹ
یہ ہوا کہ وہ ایک حسین و ذہین و بد وضع عورت آلس پیرس نامی پر
عاشق ہوا اور اس کی پادشاہ کو ایسا محکوم و مطیع اپنا بنالیا کہ وہ غور و خجوت شاہی تشریف
لے گیا غرض اب فقط درخت ہی درخت رہ گیا پھول اور پتے سب جھڑ گئے آخر
صرصر مرگ نے شجر حیات کو فنا کر دیا اور پادشاہ نے برس روز بعد شاہزاد
کے مقام شہین میں قریب سرچمنڈ کے انتقال کیا اور ولیم
منسٹر میں دفن ہوا۔ اس پادشاہ کی اولاد بہت تھی مگر فقط چارٹ کے
زندہ رہے۔ شاہزادہ سیاہ پوش لیونل نواب کلیرنس تھان
نواب لنکسٹر جو گھنٹ میں پیدا ہوا تھا اور اڈورڈ منڈ نواب
یوراک یہ شاہ اڈورڈ کے بڑے نامی و گرامی بیٹے تھے۔

شاہ اڈورڈ کا چال چلن اچھا تھا۔ وہ بہادر اور عقلمند اور
رحم دل تھا اور اگرچہ سلطنت فرانس کی طمع میں اس نے جاوہ اعتدال کو
قدم بڑھایا مگر یہ خطا اس کی عفو پذیر ہے۔ اس کی سلطنت سے ایک فائدہ یہ ہوا

کام سن بیا گرفتار ہو گیا۔ ان دونوں اسیروں کو شاہ اڈوڈ
خوفیروزی انگلستان میں لے گیا

پس اب انگلستان میں دو پادشاہ مقید تھے ڈیوڈ شاہ
سکاٹ لینڈ جسے گیارہ برس کی قید کے بعد ۱۳۳۳ء میں فدیہ
دیکر اپنی بندی خلاص کی اور جان شاہ فرانس جو مصاحہ بولیونی میں
ہار کر دیا گیا۔ اس مصاحہ کو اہل تاریخ مصاحہ عظیمہ کہتے ہیں اور اسکی
بوجب شاہ اڈوڈ و سرڈ دعوی سلطنت فرانس سے بالکل دست بردار
ہو گیا اور بعض ممالک مقبوضہ آباتی کے پوٹیوگین اور شہر کیلی
اوسکے قبضہ میں رہ گئے۔ شاہ جان کا فدیہ تیس لاکھ اشرفی قرار پایا تھا
جب یہ مبلغ خطیر نہ ادا کر سکا تو پھر مقید ہوا اور مقام سیووی میں
انتقال کیا۔ سیووی ایک محاصرہ مقام اسٹرانڈ میں تھی اور یہ
مقام مضافات شہر لندن میں بہت آراستہ و پیراستہ تھا۔

شاہزادہ سیاہ پوش صوبہ گلین میں حکمران رہا اور اسپانیہ
کے پادشاہ پیڈرا و ظالم کی کمک کے واسطے فوج کشی کی۔ یہ محاصرہ
باعث قرضداری اور محفل صحت شاہزادہ موصوف ہوا پس بھجوری
انگلستان میں پھر آیا اور وہاں گھل گھل کر مر گیا۔ اس شاہزادہ سے
اپنی چچا زاد بہن جون سے شادی کی تھی اور او سے ایک بیٹا
تھا۔ جب شاہزادہ موصوف فرانس میں سے چلا آیا تھا جسے وہاں

لہذا اب ایسی و بارشید انگلستان میں نہیں آتی جیسے مشرق کو بعض
تنگ اور کثیف شہروں میں ہوتی ہے اور اس احتیاط و صفائی کے
سبب ہوا و امراض و بابتہ میں بھی خفت ہو گئی ہے جو بہشت ایزدی
اب تک اس قوم (انگریز) پر مسلط ہو تو رہیں۔

اس شانین فلپ شاہ فرانس مر گیا تھا اور اسکا بیٹا جان
پادشاہ ہوا تھا۔ ۱۸۷۵ء میں انگلستان اور فرانس میں پھر لڑائی شروع
ہوئی۔ اس لڑائی کا اہتمام خاصہ و لیچمد کے سپرد ہوا جسکا لقب بسبب
اوکی سیاہ زرہ کے شاہزادہ سیاہ پوش ہو گیا۔ پہلی لڑائی میں فوج
انگریز ہوا و صوبوں کے تاخت و تاراج کرنے میں مشغول رہی اور
کے گرد و نواح میں واقع ہیں۔ دوسری لڑائی پوکڈیس میں ہوئی و لیچمد
پادشاہ انگلستان فرانس کے پیچونچ میں پہنچ گیا تھا جب و ستر حجت
کی تو اپنی فوج کی سنگتی فوج اپنی اور بوسرڈ و کے درمیان حامل پانی
پس سوا جنگ دیرانہ کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔ شاہزادہ کی خوش قسمتی
سے لڑائی ایسے مقام پر ہوئی کہ بسبب کثرت درختہائی انگور کے فرانسیسی
فوج کے سوار آگے نہ بڑھ سکے اور جنگ کرسی کی طرح اس لڑائی میں
بھی انگریزی تیراندازوں نے معرکہ مارا۔ ان تیراندازوں نے جھاڑیوں
کی آڑ میں لشکر مخالف پر ایسے تیر مارے کہ زرہوں کو توڑ کر نکل گئے اور پھلا
اور دوسرا گروہ فرانسیسی کی فوج کا پس پا ہوا آخر پادشاہ فرانس پیادہ پا
تیسرے فرقہ سپاہ کو لڑانے لایا مگر شکست فاش کھائی اور خود پادشاہ اور

ملک میں مردہ جانور سڑا کیئے اور اونکی عفتوت سی ہوا کی سمیت اور زیادہ
 ہوتی محنت اور تجارت بند ہو گئی صد ہا غریب ایک ایک دن میں ہلاک
 ہوئے اور اپنے قلعون کے دروازے بند کر کے بیٹھے ہو غرض شہر
 میں مصیبت و بربادی نظر آتی تھی۔ و بار کے بعد بہت سی خرابیاں
 ہوئیں۔ تمام اہل حرفہ اور کاریگر ہلاک ہو چکے تھے کہ غریب کی جان پر
 و بار ہمیشہ بھاری ہوتی ہے اور جو بیمار سی پتھے او نہون نے ملک
 چھوڑ دیا۔ اناج کو کھریان کے کھریان گھن سے غارت ہو گئے کیونکہ
 اتنا روپیہ کسکے پاس تھا کہ وہ اتنی مزدوری دے کر اناج کو کھانا کھا
 کی لاگت چو گئی ہو گئی۔ عوام الناس کے زعم میں نزول بلا کا یہ سبب
 تھا کہ اوس زمانہ کے مرد و ہاریون کو بل دے دیکر چڑھاتے تھے اور عورتیں
 مردوں کا لباس پہنتی تھیں لہذا سرکار نے قانون جاری کیا کہ لباس
 میں اسراف نہونے پائے۔ ایک گروہ شدید التعصب لوگوں کا
 ہنگری سے آیا اسکا نام کوڑی باز مشہور ہے کیونکہ یہ لوگ اپنی
 اوپر کوڑی مارتے ہوئے سارے ملک میں گھومتے پھرتے تھے کہ یہ بلا عظیم
 دفع ہو جائے۔ اسمیں کچھ شک نہیں کہ اوس زمانہ میں جو انگلستان
 میں امراض بائیسہ شدید و مہلک مزمین ہوتے تھے تو اسکا سبب یہ
 تھا کہ مکانات اور شرکین صاف نہ ہوتی تھیں اور لوگ کثیف رہتے تھے۔
 چونکہ اب اس ملک میں مکان ہوا دار ہوتے ہیں اور نالے مہریان صاف
 رہتی ہیں اور غذا اصلاح و لطیف ہوتی ہے اور پانی بہت صرف ہوتا ہے

استعمال انسی جنگ کر سہی مین ہوا

جس سال یہ لڑائی ہوئی اوسی سال دو مہینے کے بعد ایک اور
لڑائی ہوئی جسے فوٹس کہو سکتے ہیں۔ اس لڑائی کی اصل
یہ ہے کہ جب ڈیوڈ شاہ اسکات لینڈ نے اپنا ملک پھر پایا
تو شاہ فرانس کا طرفدار بنے انگلینڈ پر حملہ کیا فلپا شاہزادے
ھیننکٹ فرانس سے شکست دی اور گرفتار کر لیا فی الحقیقت شاہزادی
بھی ایسی جوانمرد اور شجاع تھی جیسا اوسکا شوہر تھا

اب فاتح جنگ کی سی نے شہر کیلی کا محاصرہ کر لیا لیکن نہ اوسے
دھس ہوا تے نہ محصورین شہر پر کلین چلائین بلکہ بارہ مہینے تک
اونپر آب دانہ بند رکھا آخر جب وہ فاقہ کشی سے ہلاک ہونے لگے
تو بھجوری شہر کی دروازے کھول دی اس شہر میں پادشاہ انگلستان فر اپنی
رعایا کو بسا یا چنانچہ دو سے برس سے زیادہ تک یہ شہر بہت آباد رہا
اور انگلستان سے اسباب تجارت یہاں آکے فروخت ہوتا تھا۔
اب ملک الموت نے ایسی بھونک ماری کہ سب لڑنیوالوں کا
دم بند ہو گیا۔ ایک مرض خوفناک جسے کالی بلا کہتے ہیں ممالک
ایشیا اور بلا و جنوبی یورپ کو صاف کرتا ہوا فرانس اور
انگلستان پر نازل ہوا۔ لندن کے قبرستان بھر گئے اور سارے

لشکر پر حملہ کر نیکو بڑھا۔ فوج انگریزی نے تیرون کا منہ برباد کیا اور لشکر
 انیسویں نے جھڑٹ کھایا مگر اوسپر تیرون کا منہ پڑا کیا اور گھوڑے پر
 لٹوڑا اور آدمی پر آدمی زمین پر لوٹنے لگا آخر سوار پریشان ہو کر بھاگے۔
 اب پیدل وین لڑائی شروع ہوئی اور تیچھے کی صفیں آگی بڑھیں اور
 انگلستان اور فرانسیس کی فوجیں گتھ گتھیں۔ شاہ اڈوسٹ ایک
 یون چکے پر کھڑا ہوا لڑائی کا تماشا دیکھ رہا تھا اور اپنی فتح کا اوسوایسا
 یقین کلی ہو گیا کہ جب ولیعہد پر فوج مخالف کا زیادہ دباؤ پڑا تو اوس نے
 مدد مانگی بادشاہ نے مدد دی اور کہا کہ اس لڑکو کو آپ ہی لڑنے دو آج کا
 معرکہ اسی کے ہاتھ ہے۔ شاہ فرانس نے ہزار چاہا کہ انگریزی کنار
 کی صفیں چیر کر اپنی فوج مفور سے جا ملے مگر کچھ نہ ہو سکا اور بڑے بڑے
 بہادر سردار اوسکی فوج کے مر مر کر گرنے لگے اور اوسکا گھوڑا بھی مارا گیا
 اب اوسکو سوا بھاگ جانیکے اور کیا چارہ تھا۔ دوسرے دن اسی بھی
 شدید و غلیظ لڑائی ہوئی چنانچہ منقول ہے کہ گیارہ شاہزادے اور بارہ
 سردار اور تیس ہزار سپاہی اس روز کام آئے۔ جان شاہ بھی
 بھی اس لڑائی میں مارا گیا۔ یہ بادشاہ اندھا تھا اور اسے چار سردار لڑائی
 میں لیکتے تھے اس طرح سے کہ اپنے گھوڑوں کی لگائیں اوسکو گھوڑی
 کی لگام میں باندھ دی تھیں اور اس بادشاہ کا خود جس میں چار پتر مرغ
 کے لگے ہیں اور اسکا تمغہ جسمیں یہ کندہ ہے۔ میں خدمت کرتا ہوں۔
 یہ دونوں چیزیں اب تک ولیعہد بادشاہ انگلستان چھتا ہے۔ لکھا ہے کہ پل توپ

مائوسی سلطنت ہوئے اور ان دونوں کا دعویٰ اسپر مبنی تھا کہ
 اڈورڈ فلپ چارم کا نواسہ تھا اور فلپ تیس ویلیوی اسکا
 بھتیجا تھا لیکن چونکہ فرانسیس کے قانون کے بموجب عورت سلطنت
 محروم ہے لہذا اڈورڈ بسبب قرابت مادری کے محبوب الارث
 رہا اور فلپ پادشاہ ہو گیا۔ پادشاہ انگلنڈ فرساری ملک کا اڈون
 اور ٹین فسط کر لیا اور اپنے جواہرات گرورکھے اور اپنی سپر پر
 پادشاہ فرانس کا معرکہ بنوایا اور فرانسیس کو روانہ ہوا بائین نیت کہ اب
 اپنا حق میدان جنگ میں بزور شمشیر ثابت کروں گا۔ دو لڑائیوں
 میں تو کسی طرف کی فتح نہوئی آخر فوج انگریزی نے ساحل بلجیچہ پر
 جنگ بحری فتح کی لیکن شہر ٹورس کی قریب سپاہ فرانسیسی نے اسکو
 مار کر نکال دیا پھر برس ورتک لڑائی موقوف رہی برس دن کے
 بعد پھر لڑائی شروع ہوئی مگر کسی کی فتح شکست نہوئی آخر ساتویں
 برس فوج انگریزی شہر گین میں داخل ہوئی اور شاہ اڈورڈ
 اور فوج لیکر شہر کیلی کے سمت روانہ ہوا اور سپاہ فرانسیسی کے
 روبرو دریائے سہین اور سوم سے عبور کر گیا اور کسی میں
 فتح پائی جسے کیلی کا راستہ کھل گیا۔ لڑائی کی صبح کو خونریزی اور
 ہلاکت کے آثار ہولناک عیان ہوئے کہ قیامت کا طوفان آیا اور بجلی
 چمکی اور بادل گر جا۔ ستہ پھر کو پانچ بجے کے بعد فوج فرانسیسی کے سوار
 بندر داری امیر النکن اور ایک گروہ جھینوا کے تیر اندازوں کا انگریزی

مگر یہ حملہ کر نیکو بڑھا۔ فوج انگریزی نے تیرون کا منہ برسا دیا اور لشکر
انسیسی نے جھڑپ کھائی مگر اوسپر تیرون کا منہ پڑا کیا اور گھوڑے پر
ھوڑا اور آدمی پر آدمی زمین پر لوٹنے لگا آخر سوار پریشان ہو کر بھاگے۔
بے پید لون میں لڑائی شروع ہوئی اور تیچھے کی صفیں آگی بڑھیں اور
مگلستان اور فرانسیس کی فوجیں گتھہ گتھیں۔ شاہ ادھر سے ایک
یون چلے پرکھڑا ہوا لڑائی کا تماشا دیکھ رہا تھا اور اپنی فتح کا اوسوایا
یقین کلی ہو گیا کہ جب ولیعہد پر فوج مخالف کا زیادہ دباؤ پڑا تو اوس
مدد مانگی بادشاہ نے مدد دی اور کہا کہ اس لڑکر کو آپ ہی لڑنے دو آج کا
معرکہ اسی کے ہاتھ ہے۔ شاہ فرانس نے ہزار چاہا کہ انگریزی کمانڈر
کی صفیں چیر کر اپنی فوج مفور سے جا ملے مگر کچھ نہوسکا اور بڑے بڑے
یہاں سردار اوسکی فوج کے مرکز کرنے لگے اور اوسکا گھوڑا بھی مار گیا
اب اوسکو سوا بھاگ جانیکے اور کیا چارہ تھا۔ دوسرے دن اسی بھی
شدید و غلیظ لڑائی ہوئی چنانچہ منقول ہے کہ گیارہ شاہزادے اور بارہ
سردار اور تیس ہزار سپاہی اس روز کام آئے۔ جان شاہ ہیمیا
بھی اس لڑائی میں مار گیا۔ یہ بادشاہ انڈیا تھا اور اسے چار سردار لڑائی
میں لیکئے تھے اس طرح سے کہ اپنے گھوڑوں کی لگامیں اوسکو گھوڑی
کی لگام میں باندھ دی تھیں اور اس بادشاہ کا خود جس میں چار پتر مرغ
کے لگے ہیں اور اسکا متغہ جسمیں یہ کندہ ہے۔ میں خدمت کرتا ہوں۔
یہ دونوں چیزیں اب تک ولیعہد بادشاہ انگلستان پھنساہے لکھا ہے کہ ہاتھ توپ کا

تاجی سلطنت ہوئے اور ان دونوں کا دعویٰ اسپر مبنی تھا کہ
 اڈورڈ فلپ چارم کا نواسا تھا اور فلپ تیس ویلیوی اسکا
 بھتیجا تھا لیکن چونکہ فرانسیس کے قانون کے بموجب عورت سلطنت
 محروم ہے لہذا اڈورڈ فلپ قرابت مادری کے محبوب الارث
 رہا اور فلپ پادشاہ ہو گیا۔ پادشاہ انگلنڈ فرساری ملک کا اؤن
 اور ٹین فبٹ کر لیا اور اپنے جواہرات گرو رکھے اور اپنی سپر
 بادشاہ فرانسیس کا معرکہ بنوایا اور فرانسیس کو روانہ ہوا باین تیت کہ اب
 اپنا حق میدان جنگ میں بزو شمشیر ثابت کروں گا۔ دولڑائیوں
 میں تو کسی طرف کی فتح نہوئی آخر فوج انگریزی نے ساحل بلجیو
 جنگ بحری فتح کی لیکن شہر ٹوسنی کے قریب سپاہ فرانسیسی نے
 مار کر نکال دیا پھر برس ورتک لڑائی موقوف رہی برس دن کے
 بعد پھر لڑائی شروع ہوئی مگر کسی کی فتح و شکست نہوئی آخر ساتویں
 برس فوج انگریزی شہر گین میں داخل ہوئی اور شاہ اڈورڈ
 اور فوج لیکر شہر کیلی کے سمت روانہ ہوا اور سپاہ فرانسیسی کے
 روبرو دریائے سین اور سوم سے عبور کر گیا اور کسی میں
 فتح پائی جسے کیلی کا راستہ کھل گیا۔ لڑائی کی صبح کو خونریزی اور
 برکت کے آثار ہولناک عیان ہوئے کہ قیامت کا طوفان آیا اور بجلی
 چمکی اور بادل گر جا۔ سہ پھر کو پانچ بجے کے بعد فوج فرانسیسی کے سوار
 تیر واری امیر المنکن اور ایک گروہ جھینوا کے تیر اندازوں کا انگریزی

محاصرے دایزنگ میں ستائیس برس پڑیاں رگڑا کی اور بالآخر
ایک دفعہ بادشاہ بیکٹھاؤ سے دیکھنے کو جاتا تھا۔

اس زمانہ میں رابرٹ پرونس شاہ اسکات لینڈ
مرگیا اور اوسکا بیٹا ڈیوڈ صغیر السن تھا۔ اڈورڈ بیللیال
نے جسکا کمہت باپ شاہ انگلنڈ کی طرف سے اسکات لینڈ
کا حاکم رہا تھا بڑی سگری سیکوشش کی کہ اوس ملک کو لینے اور شہر
برک کا محاصرہ کر لیا۔ چونکہ وہاں کا قلعہ بہت ضروری اور شیر الممنفعہ
تھا لہذا خود متولی سلطنت اسکات لینڈ اوسکی حفاظت و حمایت
کے واسطے گیا اور کوہ ہالینڈ و ن پر شاہ انگلنڈ سے مقابلہ
ہوا کہ وہ بیللیال کا طرفدار تھا الغرض اہل اسکات لینڈ نے بڑی
شکست فاش کھائی اور اوس ملک کی سلطنت بیللیال کے ہاتھ
آئی اور اضلاع جنوبی دریائے فور تہ چند مدت تک شاہ اڈورڈ
کے تحت حکومت رہے

شاہ اڈورڈ نے بڑی جد و کد کی کہ فرانسس اور
انگلنڈ ان دونوں ملکوں کی سلطنت میری ذات خاص میں جمع
ہو جائے۔ فلپ چہارم شاہ فرانس کے تینوں بیٹے لاوارث مرے
تھے لہذا اڈورڈ شاہ انگلنڈ اور فلپ نواب ویلوی

اور اس کا تعاقب و شہادت تھا۔ شاہ اڈورڈ نے حکم دیا کہ جو شخص
 بلا دے کہ دشمن کی فوج کس راہ سے آتی ہے اسے درجہ دیا
 اور ہزار روپیہ سالانہ مادام اکیوے دو گنا۔ ٹامس روکی نے
 یہ انعام لیا اور پادشاہ کی فوج کو دریائے ٹیور پر لگیا جس کے دوسرے
 کنارے پر لشکر مخالف مقیم تھا۔ مگر لڑائی نہ ہوئی اور پانچویں دن
 شب کو جبکہ دونوں لشکروں میں سناٹا تھا اسکاٹ لینڈ کی فوج
 اپنے ملک کو راہی ہوئی اور تھوڑے عرصہ کے بعد متحاضمین
 مصالحوں ہو گیا اور اڈورڈ نے مورٹیمر کی صلاح سے علیحدہ
 قبول کر لیا کہ اسکاٹ لینڈ کی سلطنت انگلند سے علیحدہ
 اور خود سر ہے۔ اس مصالحوں کی تقویت اور استحکام اس سبب سے ہوا
 کہ شاہ اڈورڈ نے اپنی بہن جین کی شادی ڈیوڈ شاہزادہ
 اسکاٹ لینڈ سے کر دی۔

اس مصالحوں سے ملکہ ازابلا اور نواب مورٹیمر کی بیٹی
 بننا ہی ہوئی اور اودھر انھوں نے پادشاہ کے چچا نواب کینڈ
 کو مروا ڈالا اور شاہ اڈورڈ خود جوان ہوا اور اب اسکا
 سن اٹھارہ برس کا ہوا غرض ان وجوہ سے ملکہ اور اسکا
 خاص کی قوت اور حکومت بالکل تشریف لیگی نواب مورٹیمر کو قلعہ
 ڈیوڈ پر قیام کر کے ایک درخت پر چھانسی بیٹھا ملکہ ازابلا

شہنشاہان جرمنی

لبرٹ سنہ ۱۳۰۸ ع
 ہانزی ہفتم سنہ ۱۳۱۲ ع
 لوی چہارم

پوپ

کلمنت پنجم سنہ ۱۳۱۴ ع
 جان بست دوم

پاپ کے ہفتم

عہد شاہ ادورڈ سوم - مولد وندسیر سنہ ولادت
 ۱۳۱۴ ع - سنہ جلوس ۱۳۱۶ ع - وفات ۱۳۱۷ ع

ادورڈ سوم کسٹی مین پادشاہ ہوا - وہ اور اسکے وزیر ایک
 زابل اور نواب موسٹیس کے بس میں تھے اور انھیں اختیار
 اسکاٹ لینڈ کی فوج نے انگلنڈ کے اضلاع شمالی
 پر حملہ کیا اور چونکہ اس فوج میں سب سوار تھے اور ہر سوار کی خبر جین میں
 ہوا ایک بج کی تھی لی کے اور کچھ سامان نہ تھا لہذا وہ ایسے تیز جاؤ تھے

شروع ہوا اور سودہ للے سیکڑا ہو گیا اور ہنڈی کار واج ہوا اور اہل
انگلستان اور اہل وینس میں در باب تجارت عہد و پیمان ہوا —
علاوہ برلین ایک سانحہ یہ ہوا کہ فرقہ ٹیمپلوس مغلوب و مخذول ہوا
اور مدرسہ عالیہ ڈہلن قائم کیا گیا اور شہر ۳۱۰۰۰ میں ٹیل نے ملک
سوٹن سرلنڈ کو خود سر و خود مختار کر لیا۔

سلاطین معاصین

سنہ وفات

اسکاٹ لینڈ

سربوٹ اول

فرانس

فلپ چہارم

لوی دہم

فلپ پنجم

چارلس چہارم

اسپانیہ

فرڈرک چہارم

الفونزو و یازدہم

جاہلا غرض تھوڑے ہی عرصہ میں ملکہ تھوڑے فوج فرانسسی کو ہمراہ لیکر
ضلع سٹاک میں پونچھی۔ پادشاہ ویلس میں بھاگ گیا اور ملکہ
کی اطاعت قبول کر لی پس پارلیمنٹ نے اسے سلطنت سے معزول
کر دیا اور اس کے بیٹے کو پادشاہ کر دیا۔ پادشاہ معزول کو قلعہ بقلہ
پھرایا تاہم ایک مجلس برکلی میں وہ بظلم و ستم مارا گیا۔ اس کے قتل کا
حال فقط اتنا معلوم ہے کہ اس شب تیرہ دسمبر میں مجلس سے کئی بار
چیننے کی آواز آتی دوسرے دن صبح کو جو بری سٹل کے لوگ اٹھ کر پادشاہ
کو مردہ پایا اور اس کی لاش کو خفیہ گلی سٹریٹ میں دفن کر دیا۔
شاہ اڈورڈ دوم کے کئی اولاد تھی۔ اڈورڈ سوم اس کا
جانشین ہوا جان چھٹپن میں مر گیا شاہزادی جین فرڈیوڈ
دوم شاہ اسکاتلنڈ سے شادی کر لی اب شاہزادی الینور
باقی رہی۔

اڈورڈ دوم متلون المزاج اور کاہل الوجود تھا۔
ن بھر سیر و شکار میں مصروف رہتا تھا رات بھر ناز رنگ میں
شغول رہتا تھا اور انتظام سلطنت صاحبین مخصوص میں پرچھوڑ
یا تھا۔ اس کی صورت اپنے پدر جنگ جو کو مشابہ تھی

اسی پادشاہ کے عہد میں انگلستان میں فحش و فحشاء

تھوڑی سی روٹی ہوتی تھی۔ غرباد رختوں کی جڑ اور گھوڑے اور کتے
کا گوشت کھاتے تھے اور شراب بنا موقوف ہو گیا تھا کہ اناج ضایع
نہو۔ جب قحط گیا تو و بار آئی۔ اُمرانے اپنے نوکر چاکر برطرف کر دیے
یہ بیچارے سو اچوری اور ڈاکہ زنی کے اور کیا کرتے ان فرض غارتگری
اور تاراجی اور خون ریزی تمام ملک میں بشت ہوئی۔

اب اور دو شخص یعنی اسپینسر اور اسکا بیٹا شاہ اڈورڈ
کے مصاحب خاص بنے اور چونکہ ان دونوں نے بھی ویسی حرکتیں
کیں جیسے گیوسٹن نے کی تھیں لہذا اسکا حال بھی ویسا ہی ہوا۔
ان مصاحبین تازہ کے قصہ میں طول دینا بیکار ہے خلاصہ یہ کہ ان
دونوں نے پھانسی پائی باپ نے برسٹل میں بیٹو نو ہیر فرڈینر

پادشاہ نے نواب لنکسٹر کو مقام پونڈیفراکٹ میں
مروا ڈالا اسے معلوم ہوا کہ گیوسٹن کا مارا جانا اب تک اسکے دل
میں کھٹکتا تھا لیکن نواب موصوف کے شرکار موجود تھے اور کچھ
ایسے سانحے ہوئے کہ انکی قوت اور زیادہ ہو گئی۔ اڈورڈ
اور اسکی بی بی مین علانیہ لڑائی ہوتی اور ملکہ فرانسیس میں بھاگ
گئی اور اس کے بعد اسکا بیٹا بھی وہیں چلا گیا ان کے بعد نواب
مورس بھی کہ نواب لنکسٹر کے متوسلین میں سے تھا اس نے

دست بر قبضہ شمشیر جمع ہوئے اور اکیس ۱۲ امیرون کی کونسل مقرر کی کہ پادشاہ کے گھر کا انتظام کریں اور سلطنت کی اصلاح و انضمام کریں۔ ان امرا کا نام منتظمین مملکت ہو گیا۔

اس اثنا میں بروٹس شاہ اسکاتلنڈ زبیر لنڈتہ گور اور وکسبر اور اڈنبرا اور پرتہ یلیے تھے اور ہر اسٹرنلنگ کا محاصرہ کر لیا تھا اسکے بچا نیکو شاہ اڈورڈ شمال کی جانب روانہ ہوا۔ بروٹس نے تیس ہزار چیدہ سپاہیوں سے فوج انگلستان کا مقابلہ میدان بینک بن مین کیا اور دشمن کو شکست دی۔ پانچ برس بعد اس لڑائی کے شاہ اڈورڈ دوم نے بروٹس کا محاصرہ کیا کہ یہ شہر اسکاتلنڈ کی کنجی کھلاتا تھا لیکن اوسنے پھر شکست کھائی اور مصاحہ کر لیا۔ قریب اسی زمانہ کے اڈورڈ بروٹس برادر پادشاہ اسکاتلنڈ ایرلنڈ میں آیا اور شہر کٹوکھر کس مین تاج شاہی پہنا اور دو برس تک صوبہ الستر پر قابض رہا آخر جنگ فاکی مین مارا گیا اور اوسکے ہار جانے سے شاہ انگلنڈ کی سلطنت ایرلنڈ میں پھر قائم ہو گئی

۱۲۱۱ء اور ۱۲۱۲ء میں اہل انگلستان مصائب آلام قحط مزین مبتلا رہے۔ اور ون کا تو کیا ذکر پادشاہ کے دسترخوان پر بھی کچھ

باب ششم

عہد شاہ ادور دوم۔ مولد کیرنارون۔
سنہ ولادت ۱۸۲۲ء سنہ جاوس ۱۲۳۱ھ۔ سنہ وفات ۱۸۷۲ء

شاہ ادور ڈ اول کی ہڈیاں قبرستان ولیٹ منسٹون
دفن کی گئیں۔ شاہ اسکات لینڈ سے لڑائی موقوف رہی۔
یہ امور تو پادشاہ متوفی کی وصیت کے موافق ہوئے۔ شاہ ادور ڈ
دوم نے اپنے لڑکپن کے دوست پیرس گیوسٹن کو کہ فائق
وفا جرتھا اور ملک بدر کر دیا گیا تھا پھر بلالیا اور تولیت و نظام مہام
سلطنت او سے سپرد کر کے خود شاہزادی ازابلا دختر حسینہ
جمیلہ فلپ شاہ فرانس سے شادی کرنے کو شہر بولون کو
روانہ ہوا۔ گیوسٹن کی حشمت و شوکت پر اراکین دولت خا
کھاتے تھے اب او سنے بیوہ لقب او نکلے رکھے اسے وہ غضبناک
ہوئے۔ پادشاہ سادہ لوح نے دو مرتبہ وزیر شہر کو ملک بدر کیا
لیکن دونوں مرتبہ او سے پھر بلا کر خلعت وزارت عنایت کیا آخر الام
امرا نے ایکہ کر کے بے درمی نواب لنکسٹر او سقلا اسکاد بوا
مین گرفتار کر لیا اور ضلع واسک مین کوہ بلیک لوپرا و سکا سر
کنوا ڈالا۔ قبل قتل ہونے وزیر موصوف کے ارباب پارلیمنٹ

پروپ

۱۲۷۶ ع	گر گری پنجم
۱۲۷۶ ع	انوسینٹ پنجم
۱۲۷۶ ع	ادریں پنجم
۱۲۷۶ ع	جان بست اوکیم
۱۲۸۰ ع	نکو لاس سوم
۱۲۸۵ ع	ماسرین چارم
۱۲۸۷ ع	اونورس چارم
۱۲۹۲ ع	نکو لاس چارم
۱۲۹۲ ع	سلسٹن پنجم
۱۳۰۳ ع	بونیس ششم
۱۳۰۳ ع	بنیٹ کٹ یازوم
	کلمنت پنجم

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لینڈ

سند فوات

۱۲۱۶ ع

الکزیندر سوم

۱۲۹۰ ع

ملکہ ماری گرت

۱۲۹۶ ع

بیلیال

۱۳۰۶ ع

طوائف الملوکی

رابرٹ اول

فرانس

۱۲۱۵ ع

فلپ سوم

فلپ چارم

اسپانیہ

۱۲۱۲ ع

الفونزو دیم

۱۲۹۲ ع

سینچو چارم

فراردیند چارم

شاهنشاہان جرمنی

سند

۱۲۹۲ ع

رودلف

۱۲۹۸ ع

آدلفس

کی رفع ہونے کے واسطے عرضیان دیتے تھے اسے رفتہ رفتہ اودھین
نئے قوانین تجویز کرنے کا اختیار ہو گیا۔

جب یہود جام تلخ کام ظلم و جفا تادریں چکی تو سنہ ۱۲۹۰ء میں
مملکت انگلستان سے نکال دیے گئے اور اکثر سنارون نے ملک لمبرڈیا
سے آکر لندن میں محلہ لمبرڈ اسٹریٹ میں بود و باش اختیار کی
اور وہاں یہودیوں کے بدلے مہاجن اور کوٹھی والے ہو گئے اس سبب سے
اوس محلہ کا نام لمبرڈ اسٹریٹ ہو گیا اور جس پر وہاں مہاجن اکثر آیا کرتے
ہیں۔ اس سبب مانہ میں پنچکیان اور عینکین اور شرقی ملکوں کا کاغذ اور شہر
ونس کے آئینے انگلستان میں مروج ہوئے لکن کو لون کو استعمال کی عادت
ہو گئی اس واسطے کہ اونکے دھوپ سے لوگون کو تکلیف ہوتی تھی اسکاٹ
لنڈ کے منہامی سلطانی اور وہ کرسی جیروہان کے پادشاہوں کو تاج
پھنایا جاتا تھا شاہ اڈورڈ انگلستان میں لے آیا اور اوس ملک
کے تمام کاغذات جلوادیتے کہ اونکے دیکھنے سے وہاں کو لون کو لڑائی کا
حوصلہ نہ باقی رہے۔ شاہ اڈورڈ اول نے سنہ ۱۲۸۵ء میں خانقاہ
ولیسٹ فیسٹر کو عمارت کی تکمیل کی اور وہاں وہ کرسی جیروہان پادشاہ تاج
پہنتے تھے اور وہ پتھر جیروہان بعض دایات کو حضرت یعقوب بیت
اپل میں اپنا سر رکھ کر سو رہے تھے رکھوا دیا فقط

وصیت کی تھی کہ میری نعش لشکر کے آگے آگے اسکاٹ لینڈ
لڑائی پر لے جانا۔

پہلی بی بی الینور سے جو ۱۲۹۰ء میں مگر تھی او سے
چار بیٹے تھے جن میں سب سے بڑا ڈورڈ تھا جو بہ لقب اڈورڈ
دوم انگلستان کا پادشاہ ہوا اور دوسری زوجہ مارگریٹ
شاہزادی فرانس سے او سے ایک بیٹی اور دو بیٹو تھے اڈمنڈ
اور ٹامس

شاہ اڈورڈ میں بہت سی اچھی صفات تھیں۔ وہ بڑا
بہادر سپاہی تھا اور امور ملکی کے انتظام و انصرام میں بہت ذہین
و ہوشیار و خوش تقدیر تھا لکن ظلم کرنا اور انتقام لینا اور زیادہ
طمع کرنا یہ صفات تھیں تو پادشاہان پلین ٹیجمنٹ کی گویا جزا لائنفلٹ
تھیں۔ پادشاہ موصوف بلند بالا اور عالی شان تھا۔

اس پادشاہ کے عہد میں دو تغیر عظیم آئین سلطنت میں ہوئے
اول یہ کہ پادشاہ کو اسکا اختیار نہ رہا کہ بدون اجازت پارلیمنٹ کسی
پرنسپل مقرر کرے یا کسی سے روپیہ کی مدد طلب کرے دوم یہ کہ جب
ارباب محکمہ عوام پادشاہ کو روپیہ دیتے تھے تو اس کے ساتھ اپنی گائیڈ

لکن اوستے مقابلہ ہو سکا اور تھوڑے ہی عرصہ میں مغلوب ہو گیا اور
 تخت سلطنت پر سے اٹھا دیا گیا اور تھوڑے دنوں کے بعد پادشاہ
 کی اجازت سے نوس منڈی کو چلا گیا۔ اڈوس ڈ نے تمام
 اسکاتلنڈ میں شہر الجھن تک دورہ کیا اور وہاں کے لوگوں
 سے جبراً اپنی اطاعت قبول کروائی اور جب وہاں سے مراجعت کی
 تو رئیس سٹری کو اوس ملک کا امین و محافظ مقرر کیا۔ بعد اڈوس
 کی مراجعت کے اسکاتلنڈ میں پھر لڑائی شروع ہوئی لکن اس
 لڑائی کی حکایت صرف اسکاتلنڈ کی تواریخ میں مرقوم ہے۔ وہ قصہ
 یہ ہے کہ اس لڑائی میں والیس اور جیوس نے جو بیلیمال کے
 ہمسر (یعنی راجپوت جیوس) کا پوتا تھا بڑی جرات و جوانمردی ظاہر
 کی اور اسکا انجام یہ ہوا کہ اسکاتلنڈ خود سر و خود مختار ہو گیا۔
 تین برس قبل اس واقعہ کے اڈوس ڈ نے پادشاہ فرانس سے
 کر کے صوبہ گین پھر لے لیا تھا کہ یہ صوبہ پادشاہ مذکور نے اوس سے
 بخریب لے لیا تھا۔ جب اوس پرانے سپاہی نے (یعنی شاہ اڈوس)
 یہ خبر سنی کہ جیوس مقام اسکون میں تخت سلطنت اسکاتلنڈ
 پر بیٹھا تو وہ بہت آشفقہ خاطر ہوا اور اوسنے چاہا کہ کسی طرح
 اسکاتلنڈ میں پونہج جاؤں اور یہ اوسکا آخری مهم تھا۔ الغرض
 اڈوس ڈ بڑی مدت تک شہر کارلائیل میں بستر بیماری پر پڑا رہا
 اور مقام براؤن سینڈ میں انتقال کیا۔ مرتے وقت اوسنے

بدلے اوس میں سے ایک انگریز مسافر کو نکال کر جہاز کے مستول پر اسے
 بھانسی دیدی۔ یہ ماجرا سن کر سب ملاح سینک کی بندرگاہ کے
 جمع ہوئے اور بہت سے جنگی جہاز آب نامی ڈھوسہ اور خلیج
 بسیم کی مین اکٹھا ہوئے اور بہت سی لڑائیاں ہونین جنہین اکثر
 انگریزوں کی فتح ہوئی۔ شاہ اڈورڈ کو پادشاہ فرانس نے طلب
 کیا لکن اوسنے وہاں جانے سے انکار کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا۔
 لڑائی میں صرف کرنے کو اوسنے کچھ روپیہ تو یہودیوں کو لوٹ کر جمع کیا
 اور کچھ رعایا سے بطور ٹیکس کے لیا چنانچہ اوسنے اُون پر نصف
 مرلے کے بدلے پانچ مرکس نے بوجھ ٹیکس مقرر کیا اور لنڈن
 کے سوداگروں کی کوٹھیوں میں جتنا اُون اور چڑا تھا اوسنے دو مرتبہ
 ضبط کر کے بیچ ڈالا۔ اڈورڈ کے جنگی جہاز بندرگاہ پورٹس مٹہ
 میں فرانس کی لڑائی پر تیار تھے اور پادشاہ کو سچ کیا ہی چاہتا تھا کہ
 اوسنے سنا کہ ملک ویلس میں بڑا بلوی ہوا پس وہ لنڈن کو پھر آیا اور
 ویلس سے فساد دفع ہوا تو اسکات لنڈن میں بلوی ہوا اس
 سبب سے اوسے ٹھہرنا پڑا۔

اڈورڈ نے کئی مرتبہ بیلیمال شاہ اسکات لنڈن

کو لنڈن میں طلب کیا کہ اپنی حرکات ناشائستہ کی جوابدہی کرے اور
 اپنی محکومیت بہت شاق معلوم ہوئی اور پادشاہ سے منحرف ہو گیا

مارکٹ شاہزادی کو مرزا دارشان سلطنت اسکات لینڈ میں جھگڑا
پڑا اور تیرہ شخصوں نے دعویٰ راشت کیا لکن انہیں سر جان بیللیال ویرا پوٹ برو
کو دعویٰ کو ترجیح تھی یہ دونوں شاہزادی شاہ ڈیوڈ کی نسل سے تھے
جو شاہ ولیم ضیغم کا چھوٹا بھائی تھا بیللیال تو پادشاہ مذکور (یعنی ڈیوڈ)
کی بڑی بیٹی کا پوتا تھا اور بریوس اس کی چھوٹی بیٹی کا بیٹا تھا۔ اڈورس
شاہ انگلستان نے اپنے تئیں اس نزاع میں دست اندازی کرنے کا
مستحق ٹھرایا اس دلیل سے کہ جب شاہ ولیم ضیغم کو ہنری دوم شاہ
انگلنڈ نے قید کیا تھا تو اس نے اقرار کیا تھا کہ میں پادشاہ انگلستان
کی رعیت ہوں پس سر چارلس ڈاول کو اس کا استحقاق نہ تھا کہ ولیم
نے جو اپنی رعیت ہونیکلی سنبھالی تھی اس سے وہ بیچڑالے اس واسطے
کہ وہ دستاویز اس ایک کا مال نہ تھا بلکہ تمام پادشاہان انگلنڈ
کا مال تھا۔ پس اس جیل سے اڈورس فریڈرک اسکاٹ لینڈ کے
مقتدات میں دخل دے اور بیللیال کو اس ملک کا پادشاہ مقرر کیا۔

ان واقعات کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد پادشاہ انگلستان
اور شاہ فرانس میں جنگ بحری شروع ہوئی۔ اس لڑائی کا منشا یہ ہوا
کہ انگریز جہاز انون میں سے ایک شخص نے ایک فرانس کو مار ڈالا
پس فرانس لوگوں نے ایک انگریزی جہاز چھین لیا اور انہیں قوم کو
لے اس شاہزادی کا خطاب فروری کی بیگم مشہور ہے ۱۲۔

رئیس لوہن نے پادشاہ کا مقابلہ بڑی بھادری سے کیا اور وائی
 کے راستہ میں فوج شاہی کا معارض و سدراہ ہوا اور وہیں پر مارا گیا
 بس اوسکے مارے جانے سے ملک ویلس کی خود سری جاتی رہی۔
 رئیس ویلس کو حوصلہ ملک گیری و آزوئے خود سری پر مضحکہ کر نیکے واسطے
 پادشاہ انگلستان نے اوسکا سر کاٹ کر لندن میں بھیج دیا اور ازراہ
 تمسخر و سپر عشق پچان کا تاج رکھ کر مجلس ناوس کے دروازہ پر
 لٹکا دیا۔ بعد لیولن کے مار پچانے کے اوسکے بھائی ڈیڈی ڈنر
 کچھ عرصہ تک پادشاہ کا مقابلہ کیا لیکن خود اوسیکو اہل وطن نے اوسے
 دشمن کے حوالے کر دیا اور پادشاہ کے حکم سے اوسنے پھانسی پائی۔
 شاہ اڈورڈ پر لوگوں نے یہ تہمت لگائی ہے کہ مقام کوئی قبی
 پر اوسنے سب ویلس کے بھائیوں کو قتل کر ڈالا کہ مبادا اوسکا شعار
 پر تاثیر و شجاعت انگیز سکراونکے اہل وطن کو غیرت و حمیت آجائے
 اور وہ لڑائی سے نہ باز آئیں۔ نہیں معلوم یہ حکایت صحیح ہے یا غلط
 لیکن گوی شاعر نے اسی قصہ پر ایک غزل تصنیف کی ہے اور وہ مشہور
 ہے۔ پیشتر شاہ اڈورڈ اول ہی نے اپنے بڑے بیٹا اڈورڈ
 دوم کو اوسکی صغرنی میں خطاب پر انس آف ویلس (شاہزادہ
 ویلس) دیا تھا اسواسطے کہ وہ اوس ملک کو ایک ضلع مستملی بہ کیر
 ناسرون میں پیدا ہوا تھا بس اوس زمانہ سے یہ دستور ہو گیا کہ
 پادشاہ انگلستان کی اکبر اولاد کو یہی خطاب ملتا ہو۔

دو برس بعد ہنری کی وفات کے شاہ اڈورڈ اور اسکی بی بی نے ویسٹ منسٹر میں تلج بچنا۔ اوس زمانہ میں الگنڈر شاہ اسکات لینڈ بھی وہیں تھا اور اسکی مسافرت کا خرچ چاہے روپیہ روز سرکار شاہی سے مقرر تھا۔ شاہ اڈورڈ کو بڑی آرزو تھی کہ ویس اور اسکات لینڈ کو فتح کرے تاکہ تمام جزیرہ برطون اعظم اسکی سلطنت میں شامل ہو جائے۔

انگلستان کے پادشاہوں میں سے بہتوں نے چاہا تھا کہ ملک ویس کو مغلوب کر لیں لیکن کچھ نہ ہو سکا تھا۔ وہاں کے لوگ اکثر کوہ سنوڈن اور پلنلیمن کے جنگلوں اور کھوٹوں میں رہتے تھے لہذا فورس من کے سواروں کا کچھ بس اونسو نہ چل سکتا تھا اور انھیں پانہ سکتے تھے۔ مچلن رٹال نے خبر دی تھی کہ جب ویس کو بنایا جائے گا تو ایک شاہزادہ ویس کالینڈن میں پادشاہ کیا جائیگا وہ زمانہ آیا کہ ایک بہادر شاہزادہ اس تھہر کے تخت پر قابض ہوا اور اہل ویس کے حوصلے بڑھے۔ جب شاہ اڈورڈ نے اہل ویس سے بیعت طلب کی تو انکو تیس لوہے کے تھار و استخفاف بیعت سے انکار کیا آخر یہ مثل کہ غرور کا انجام خرابی ہے صادق آئی۔ پانچ برس تک شاہ انگلستان ملک ویس میں پھرا کیا اور اسکے ہمراہ جو فوج تھی وہ کوہستان کی لڑائی میں کار آزمودہ و مشاق تھی۔ الغرض اوس ملک کو

باب پنجم

عہد شاہ اڈورڈ اول ملقب بہ طول الساقین سنہ
ولادت ۱۲۳۹ء۔ سنہ جلوس ۱۲۷۲ء۔ سنہ وفات ۱۲۷۲ء

جبکہ اڈورڈ بیت المقدس میں مشغول جہاد تھا ایک کافر نے زہر لود
کٹار او سے ماری۔ منقول ہے کہ او سکی زوجہ الینور نے فرط
محبت سے او کے زخم سے زہر چوس لیا اور وہ اچھا ہو گیا۔ اس
جہاد میں او سے چند چھوٹے چھوٹے کار نمایان ہوئے اور اٹھارہ مہینے
کے بعد وہ فلسطین (یعنی بیت المقدس) سے چلا آیا اور حبشیہ
سیسیلی میں پونچکر اپنے باپ کے مرنے کی خبر سنی لیکن شہر گین
میں او تھے اور ایک شخص سے فساد ہو گیا اسوجہ سے او کے گھر
جانے میں تاخیر ہو گئی۔ وہ فساد یہ تھا کہ شاہزادہ اڈورڈ اور
رئیس جیلنس میں بھلے تو شغل نیزہ بازی ہوا آخر کو خوب لڑائی ہوئی جس میں
انگریزی سردار غالب آئے۔ قبل انگلستان میں پونچنے کو اڈورڈ
نے رئیس زادی فلنڈا سس سے ایک قصہ طے کیا کہ او کے سبب سے
اُون کی تجارت میں بڑا خلل پڑ گیا تھا۔ اس مال (یعنی اُون) کی قدر
انگلستان میں بلجیم کے بزاز بہت کرتے تھے۔

سنة و ق

سنة ۱۲۵۰ ع

سنة ۱۲۵۱ ع

فِرَاطُ مَرَاكُ دَوْم

طَوَاتِفُ الْمُلُوكِ

پہا پ

سنة ۱۲۲۶ ع

سنة ۱۲۳۱ ع

سنة ۱۲۴۱ ع

سنة ۱۲۵۳ ع

سنة ۱۲۹۱ ع

سنة ۱۲۹۲ ع

سنة ۱۲۹۸ ع

اَوْ تَقْرَأُ رَئِيسُ سَوْم

سِلْسِلَةُ بَہَارِمْ

کَر گَرِیَا نَم

اَنُو سِلْسِلَةُ بَہَارِمْ

اَلْکَزَنْدُ بَہَارِمْ

اَسْرَابُ بَہَارِمْ

کَلَمَنْط

کَر گَرِیَا دَهَم

سلاطین محاصرین

سنه وفات

اسکاٹ لند

۱۲۷۹ ع

الکن نڈر دوم

الکن نڈر سوم

فرانس

۱۲۲۳ ع

فلپ اگسٹس

۱۲۲۴ ع

لوئی ہشتم

۱۲۰۵ ع

لوئی نہم

فلپ سوم

اسپانیہ

۱۲۱۵ ع

ہنری اول

۱۲۵۲ ع

فرڈرک سوم

الفونزو و دہم

شہنشاہان جرمنی

۱۲۱۸ ع

ادولف چہارم

منجملہ اون امور کے جنکی ترقی اس پادشاہ کے زمانہ میں
 ہوئی ایک امر یہ تھا کہ مہین کپڑا مثل ملل وغیرہ کے انگلستان میں بلجیم
 کے لوگون نے بنا اور پانی کے نل سیسہ کے بنائے گئے اور کاٹ کی
 مشعلوں کے بدلے شمعوں کا رواج ہوا۔ پہلے اسی پادشاہ نے
 نیوکیسل کے لوگون کو بذریعہ پروانے کے اجازت دی کہ پتھر کے
 کولے کافون میں سے کھود کر بیچا کریں۔ پتھر کا کولا انگلستان میں اس
 افراط سے ہوتا ہے کہ اسکی سوداگری سے وہاں کے لوگون نے
 بہت روپیہ پیدا کیا ہو۔ اس پادشاہ کے عہد میں انگلستان میں سکے طلائی
 کا رواج ہوا اور سُرجر بیکن کی تحقیق و تفتیش سے علوم و
 فنون کو بڑا فائدہ ہوا۔ یہ حکیم پیشتر راہب تھا اور اسی نے وہ شیشو
 ایجاد کیے جنہیں چھوٹی چیزیں بڑی معلوم ہوتی ہیں اور کئی قسم کی
 لالٹینیں ایجاد کیں کہ اون میں عجب عجب تماشے دیکھائی دیتے
 ہیں یہاں تک کہ لوگ اسے جادوگر کہنے لگے۔ اسی زمانہ میں براعظم
 یورپ میں ایک شخص پالسن نامی باشندہ شہر ونس
 نے سمندر کے پانی کی پیمائش کا ایک آلہ ایجاد کیا اور اسکی سُوی
 و بہتوں تنکوں کے بیچ میں رکھی فقط

وہ کچھ زخمی ہو کر گرا اور اگر وہ یہ چلا کر نہ کہتا کہ میں ہنس ہی نواب ونچسٹر
تمہارا پادشاہ ہوں تو مارا جاتا۔ اڈورسڈ اپنے باپ کی وارچھان
کیا اور اسے بچا نیکو دوڑا۔ رئیس لیسٹر اپنے پسر مقتول کی لاش
پر لڑا اور مارا گیا اور اسکی لاش دشمنوں نے پامال کر ڈالی۔

اب تو پادشاہ کی سلطنت خوب مضبوط و مستحکم ہو گئی خانگی
لڑائی موقوف ہو گئی اور شاہزادۂ مظفر یعنی اڈ و سرد مجاہدین بسینٹ
کو پی کا شریک ہو کر اہل اسلام سے عازم جہاد ہوا۔ — طنز ہی نے
اپنے بیٹے کی غیبت میں انتقال کیا۔ سوار جارج سوم کے اوکسی
پادشاہ نے اتنی مدت تک سلطنت نہیں کی جتنی مدت تک طنز ہی نے
کی اور اس عرصہ دراز میں اسے بہت مصائب آلام اور ٹھائے جو آخر کو
اس کی موت کے باعث ہوئے۔ —

پادشاہ سیفہ اور سادہ لوح اور بزر دل اور کاہل تھا لکن
اور بہت ہی اہل ایمان و فرجام مین پادشاہ ہونا تھا جبکہ جہاز سلطنت
بہت ہی بڑی تھی بہت مین گرفتار تھا اور اسکے روکنے کو دست قوی
کی ضرورت تھی۔ یہ سبہ اور اقبال سے یہ پادشاہ محبت و ملائمت
کے ساتھ رہتا تھا اور یہاں تک کہ اس کا ڈھیلہ کچھ جھکا ہوا
تھا۔ یہ سبہ اور اقبال سے یہ پادشاہ محبت و ملائمت
کے ساتھ رہتا تھا اور یہاں تک کہ اس کا ڈھیلہ کچھ جھکا ہوا
تھا۔

تھے ہو سب جمع ہوئے اور غیر ملکوں کے سردار اور جودھان مقیم تھے
 وٹھیں لوٹ لیا اور یہودیوں، بیچاروں کو ناحق قتل کیا۔ شاہ
 ہنرہی نے شہر لیوس واقع ضلع سٹیکس میں شکست کھائی
 و گر قمار کر لیا گیا دوسرے دن اس کے بیٹے شاہزادہ اڈورڈ
 بھی اپنے تئیں پاشیوں کے حوالے کر دیا۔ آخر الامر پادشاہ اور
 پاشیوں میں مصالحو ہوا اور انھوں نے اس کو رہا کر دینے کا اقرار کیا
 لیکن اس عہد کو وفاتہ کیا۔ اس مصالحو کو مصالحو لیوس کہتے ہیں
 ہنرہی اور اس کے دونوں بیٹے قید شدہ ہیں رہے۔ شروع سال
 آئندہ میں رئیس لیسٹر نے ہر ضلع کے پادریوں اور امیروں اور
 سرداروں کو طلب کیا اور ہر دیہ و شہر کے وکلاء طلب کیے اور ان
 سب کی ایک پارلیمنٹ مقرر کی۔ یہ پارلیمنٹ اس زمانہ کی پارلیمنٹ
 کا نمونہ تھا یعنی پادری اور امرامہنزلہ تھو میں آف کلاس
 (محکمہ امرا) کے تھے اور وکلاء اہل شہر و قصبات بہنزلہ تھو میں
 آف کلاس (محکمہ عوام) کو تھے۔

شاہزادہ اڈورڈ پھر سے بھاگ گیا اور مقام ایوشیم
 میں جو ضلع وٹس سٹون واقع ہے اسے اور رئیس لیسٹر سے
 مقابلہ ہوا اور بڑی دیر تک گھمان لڑائی ہوئی۔ رئیس لیسٹر
 پادشاہ (یعنی ہنرہی) کو زبردستی میدان جنگ میں لے آیا اور

سے منحرف ہو گیا اور اودھر پادشاہ کا چھوٹا بھائی سر چارڈ جس نے
چوتھے جہاد میں کئی دفع فتح پائی تھی اور بعد اوسکے دیون کا پادشاہ
مقرر کیا گیا تھا ملک جڑا منی کو چلا گیا آئے اوسکی سلطنت میں
تزلزل پڑ گیا اور جو لوگ اوسکی بربادی کے خوابان تھے اونکو حوصلہ
بڑ ہے۔ آخر الامر ویسٹ منسٹر میں کونسل ہوئی اور امراء مسلح
وکمل جمع ہوئے پھر اکسفرڈ میں ایک اور کونسل ہوئی جو بنام
پارلیمنٹ مجنون مشہور ہے اور امراء نے اصلاح امور سلطنت کے
واسطے ایک کمیٹی چوبیس آدمیوں کی مقرر کی۔ اس کمیٹی نے قواعد
ذیل مقرر کیے۔ اول ہر ضلع کے آزاد لوگوں کی طرف سے چار
سردار بطور وکیلوں کے پارلیمنٹ جدید میں شریک ہوں۔ دوم
ہر سال شرف یعنی وہ افسر جسے انتظام ضلع اور انفاذ و اجراء
قوانین متعلق ہوتا ہے غلبہ اسے سے مقرر کیے جائیں سوم ہر سال
سرکاری روپیہ کا حساب دیا جائے۔ چارم ہر سال تین مرتبہ مجلس
پارلیمنٹ منعقد ہو یعنی ماہ فروری اور جون اور اکتوبر میں۔ مگر امراء
کی آپس کی نا اتفاقی سے سلطنت کی اصلاح میں تاخیر ہو گئی اور پادشاہ
فرانس محاکم (یعنی سرینچ) مقرر ہوا اور اس نے ہٹنری کے موافق
فیصلہ کیا۔ اس فیصلہ نے آتش جنگ انگلی انگلستان میں پھیلنے پر
کی۔ رئیس لیسنس نے لندن پر قبضہ کر لیا اور جب سینٹ پال
کے گرجے میں گھنٹہ بجا تو تمام اہل شہر اوسکے جھنڈے کے گرد شور و غوغا

انگلنڈ کے تین شمالی ضلعوں کی نسبت کچھ نزاع رہی —
 انگلنڈ کے خاندان شاہی اور اسکات لینڈ کے پادشاہ
 کے خاندان میں دو نسبتیں ایسی ہوتیں کہ ان کے سبب سے ان
 دونوں سلطنتوں میں موافقت ہو گئی — ہنری نے اپنی بیٹی
 بیٹی جون کی شادی الکزنڈر سوم پادشاہ اسکات لینڈ سے
 کر دی اور بعد تھوڑے عرصہ کے دوسری بیٹی ماریا گیسٹ کا عقد
 بھی الکزنڈر سوم پادشاہ اسکات لینڈ سے کر دیا — شاہ
 انگلنڈ کی فوج اکثر ویلیس میں گئی لیکن فتح نپاتی اور اس ملک
 کے چھوٹے چھوٹے پادشاہ اپنے ذرا سے کوہی ملکوں پر بدستور
 قابض رہے —

ازبیک شاہ ہنری فرقہ پوکٹونس کو بہت دوست
 رکھتا تھا لہذا اس نے وزیر سابق ڈی موحسن کو اس کے عہدہ پر
 بحال کر دیا اور اس کی وجہ سے اس فرقہ والوں کے بڑے مجمع ہوئے
 اور جب شاہزادی الینور ملکہ انگلستان ہوئی تو فرقہ پوکٹونس کیل
 کی بھی وہاں کثرت ہوئی کہ وہ ملکہ کے ہوطن تھی یہ امر رعایا کو بہت ناگوار
 ہوا اور امرائے بلوی کیا اور ان کا سربراہ کارسمین ڈی مونتفرٹ
 رئیس لیسنٹر ہوا کہ وہ پادشاہ کی بہن الینور کا شوہر تھا
 ادھر تو رئیس موصوف اپنے بھتیجی (یعنی پادشاہ)

الغرض چالیس دن میں ہیو بکٹ بھوک سے لاچار ہو کر نکل آیا اور
اوسے قید کر کے ایک جہانخانے سے دوسرے جہانخانے میں بھجوا دیا
آخر الامر وہ ویلس کو بھاگ گیا اور تھوڑے دنوں کے بعد پادشاہ
سے صفائی کر لی

علاوہ معتمد کورہ بالا کے ہنری شاہ فرانس (لوی)
سے ایک اور لڑائی لڑا۔ یہ جنگ اوس نے اپنی ان کے اصرار سے کی
تھی جس نے اپنے پرانے یار رئیس مارچ سے شادی کر لی تھی۔ غرض
ٹیلبرٹ اور سینٹس میں دو لڑائیاں ہوئیں اور اگرچہ ان دونوں
لڑائیوں میں کیسی فتح و شکست نہیں ہوئی لیکن غلبہ شاہ فرانس کا
رہا اس اثنا میں کئی مرتبہ صلح ہوئی لیکن شکست ہو گئی آخر الامر صلح
کامل ہو گئی جس کے بموجب صوبجات مرقومہ ذیل شاہ ہنری کو ملے
ملوٹن پڑیگوڈ کی شہر اور ان کے عوض میں ہنری
نے شاہ فرانس (لوی) کو صوبجات مرقومہ ذیل دیے جو اوس
زمانہ میں اوس کے قبضہ میں تھے۔ نوٹس مندی میں ایٹن انجو
پوٹیٹو۔

جنگ ٹیلبرٹ و سینٹس ۱۶۱۸ء

اس پادشاہ کی سلطنت بہت دنوں تک رہی لیکن اس
عرصہ میں شاہ اسکاٹ لینڈ سے کبھی لڑائی نہیں ہوئی اگرچہ

انگلنڈ کے تین شمالی ضلعوں کی نسبت کچھ نزاع رہی —
 انگلنڈ کے خاندان شاہی اور اسکات لینڈ کے پادشاہ
 کے خاندان میں دو نسبتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے سبب سے ان
 دونوں سلطنتوں میں موافقت ہو گئی — ہنری نے اپنی بیٹی
 بیٹی جون کی شادی الگزنڈر دوم شاہ اسکات لینڈ سے
 کر دی اور بعد تھوڑے عرصہ کے دوسری بیٹی ماریا گیسٹ کا عقد
 بھی الگزنڈر سوم پادشاہ اسکات لینڈ سے کر دیا — شاہ
 انگلنڈ کی فوج اکثر ویلیس میں گئی لیکن فتح نہ پائی اور اس ملک
 کے چھوٹے چھوٹے پادشاہ اپنے ذرا سے کوہی ملکوں پر بدستور
 قابض رہے —

ازبک شاہ ہنری فرقہ پوکوانس کو بہت دوست
 رکھتا تھا لہذا اس نے وزیر سابق ڈی ماسچن کو اس کے عہدہ پر
 بحال کر دیا اور اس کی وجہ سے اس فرقہ والوں کے بڑے مجمع ہوئے
 اور جب شاہزادی الینور ملکہ انگلستان ہوئی تو فرقہ پوکوانس کی
 کی بھی وہاں کثرت ہوئی کہ وہ ملکہ کے ہم وطن تھے یہ امر رعایا کو بہت ناگوار
 ہوا اور امرائے بلوی کیا اور اس کا سربراہ کارسمین ڈی مونسٹر
 رئیس لیسٹر ہوا کہ وہ پادشاہ کی بہن الینور کا شوہر تھا
 ادھر سے تو رئیس موصوف اپنے بھتیجی (یعنی پادشاہ)

الغرض چالیس دن میں ھیو پورٹ بھوک سے لاچار ہو کر نکل آیا اور
 اسے قید کر کے ایک جہانخانے سے دوسرے جہانخانے میں بھجوا دیا
 آخر الامر وہ ویلس کو بھاگ گیا اور تھوڑے دنوں کے بعد پادشاہ
 سے صفائی کر لی

علاوہ معتمد کورہ بالا کے ھنری شاہ فرانس (لوی)
 سے ایک اور لڑائی لڑا۔ یہ جنگ اس نے اپنی ان کے اصرار سے کی
 تھی جس نے اپنے پرانے یار رئیس ماریچ سے شادی کر لی تھی۔ غرض
 ٹیلبرٹ اور سینٹس مین دو لڑائیاں ہوئیں اور اگرچہ ان دونوں
 لڑائیوں میں کیسی فتح و شکست نہیں ہوئی لیکن غلبہ شاہ فرانس کا
 رہا اس اثنا میں کئی مرتبہ صلح ہوئی لیکن شکست ہو گئی آخر الامر صلح
 کامل ہو گئی جس کے بموجب صوبجات مرقومہ ذیل شاہ ھنری کو
 ملوٹن پڑیگورڈ کی شہر اور اس کے عوض میں ھنری
 نے شاہ فرانس (لوی) کو صوبجات مرقومہ ذیل دیے جو اس
 زمانہ میں اویسکے قبضہ میں تھے۔ نوٹرمندے میں انجو
 پوٹی۔

جنگ ٹیلبرٹ اور سینٹس مین

اس پادشاہ کی سلطنت بہت دنوں تک رہی لیکن اس
 "اسکاٹ لینڈ" سے کبھی لڑائی نہیں ہوئی اگرچہ

بعد اوسکے ایک بڑی کونسل ہوئی اور اس میں
 مقرر پایا کہ فرانسیس پر حملہ کیا جائے اور اس مهم کی سرکردگی کو تمام
 عیایانے اپنی جائیداد منقولہ کا پندرہواں حصہ دینا اس شرط سے قبول
 کیا کہ بادشاہ (ہنری) تیسری مرتبہ فرمانِ عام کی تصدیق و توثیق
 دی چنانچہ سترلڈ و سرڈ کوک لکھتے ہیں کہ فرمان مذکور کی تیسری مرتبہ
 تصدیق کیا گیا ہے۔ اس اثنائے میں شاہ لوی نے صوبہ پویشی
 ورگین لے لیا تھا اور ہنری نے جو ان صوبوں کے فتح کرنے
 و فوج بھیجی تھی وہ کامیاب نہی تھی پس بادشاہ کو لوگوں نے یہ الزام
 دیا کہ اوس نے اپنی اوقات اور رعایا کا روپیہ جو بحیلہ جنگ لیا تھا
 عیش و عشرت میں ضائع و برباد کر دیا۔ یہ الزام ہنری نے اپنے
 وزیر ڈی بیگک کے سر تھوپا اور اوسے ذلیل کیا اور جتنا روپیہ
 کہ وزیر مذکور کے عہد وزارت میں وصول ہوا تھا اوس سب کا حساب
 بادشاہ نے اوس سے طلب کیا لیکن وہ محاسبہ نہ سکھا اور
 ٹولیسر شس کے گرجے میں بھاگ گیا بادشاہ کے لوگ اوسے
 ایک گھوڑے پر کس کر جسم برہنہ وہاں سے لنڈن کو لے گئے لیکن پھر
 بادشاہ وڈاکہ مبادا گرجے کی بو ادبی کرنے سے پادری لوگ تجھ سے
 ناراض ہو جائیں اس خوف سے اوس نے ڈی بیگک کو اوسے گرجے میں
 پھر بھیجا لیکن کو تو ال کو حکم کیا کہ اوس مکان کا محاصرہ کر لے اور اوس
 اوس گرجے کے گرد ایک خندق کھدوا دی اور ایک حصار بنا دیا

لہی بی پادشاہِ فرانس نے انگلستان کو جب تک نہ چھوڑا
جب تک کہ اوس ملک کو اس طرح خوب کوشش نہ کر لی کہ اب تک وہ ملک گویا اوس
کے قبضہ میں تھا لکن لیکن میں اوس نے ایسی شکست کھائی کہ مجبور
ہو کر اس غم سے باز آیا۔ اودھر تو اوس نے لیکن میں شکست کھائی
اودھر اوس کے جنگی جہاز بندرگاہ کیلی میں ہیو برٹ ڈی بنگ
نے تباہ کرنے کے اس طرح سے کہ چونے کی بریان پسوا کر ہوا میں اڑا دیں
جب وہ چوننا فرانیسی اہل جہاز کی آنکھوں میں لگا تو وہ بہت پریشان
ہوئے پس اس انتشار میں اوس نے اونکے جہازوں کی ریشیاں اور بادبان
کاٹ دیئے اور وہ سب ڈوب گئے

دو برس تک پیمبر وک مارالمہام سلطنت انگلستان
رہا جب تیسرے برس اوس نے انتقال کیا تو اوسکا عہدہ ہیو ڈی
برگٹ اور پیٹر ڈی روجن اسقف ونچسٹر کو ملا لکن ان
دونوں وزیرون میں اتفاق نہوا اور پینڈلف وکیل پوپ
نے بڑی مشکل سے اونہیں لڑائی سے باز رکھا تاہم جب پادشاہ
ہنری جوان ہوا اور اوسکا سن سترہ برس کا ہوا تو ڈی برگٹ
اوسکا بڑا مقرب ہو گیا اور ڈی روجن نے اپنے تئیں کم زور
پاکر وزارت کو استغفار دیا اور بیت المقدس کو بقصد حج
روانہ ہوا

باب چہام

عہد شاہ غری سوم مولد ونچسٹر سنہ ولادت
 ۱۲۷۷ء سنہ جلوس ۱۲۷۷ء سنہ وفات ۱۲۸۷ء
 جان کی وفات کو بعد لوی شاہ فرانس لندن اور اضلاع
 مغربی انگلستان پر قابض رہا لیکن وہ اصرار خبے شاہ جان سے
 فساد ہوا تھا اب اس کے مرنے کے بعد اونکا رنج و ملال جاتا رہا
 اور وہ اسکو صغیر السن بیٹو ھنری کے پاس جمع ہو کر اور گلوستر
 میں اس کے سر پر بعض تاج کے ایک سا وہی سنھری منیل
 رکھ دی اس واسطے کہ تاج تو وائش کی اسواج کی نذر ہو گیا تھا۔
 تمام اہل انگلستان خیر خواہان سلطان کو حکم ہوا کہ بادشاہ کے جلوس
 کی خوشی میں مہینہ بھر تک ایک پارچہ سفید اپنے سر پر باندھے
 رہیں۔ چونکہ بوقت جلوس بادشاہ کا سن فقط دس برس کا
 تھا لہذا رئیس پیمبر وک مدار المہام سلطنت مقرر ہوا۔ اس
 عہد تازہ میں پھلا امر یہ ہوا کہ وہ فرمان عام (جو جان فرکھا
 تھا) جاری رکھا گیا لیکن اسکی اکثر ٹھہ فصلوں کا خلاصہ کر کے
 بیالیش فصلیں کر دیں۔

سلاطین معاصرین

اسکاٹ لند

سنه وفا

۱۲۱۴

ولیم

الکزند دوم

اسپانیہ

ہنری

فرانس

فلپا گنس

شہنشاہان جرمنی

فلپ

سنه ۱۲۰۸

اوٹو چہارم

روپ

سندقات

سنه ۱۲۱۴

آئو سینٹ سوم

آئو شریس سوم

کے بدکاروں میں سب سے بدتر اور اپنی بے ایمان قوم
میں سب سے زیادہ بے ایمان تھا۔ اوسکا قد لمبا تھا اور
بے تن و توش کا آدمی تھا اور خباثتِ طینت و نائت
فس او سکے چہرہ سے عیاں تھی۔

دوسری بی بی ازابلا سے اوسے تین بیٹے تھے
ہنری رچارڈ اڈمنڈ اور تین بیٹیاں تھیں
جون الینور انرا بلا

اس بادشاہ کے عہد میں لنڈن کا پل بالکل بنگیا اور
بکنامی کی چھلیوں کا رواج ہوا اور یہ رسم جاری ہوا کہ لنڈن
میں ہر سال ایک کو توال اور دو فوجدار مقرر ہونے لگے چنانچہ
ہنری فنز لون پھلا کو توال تھا اور چھلیوں کی خوب
جارت ہوئی اور وہ قسم کی چھلیوں کی بڑی قدر تھی سا من
اور ہرنکس سا من تو دریا رڈی میں خوب ہوتی تھی اور
ہرنکس سینڈچ کے کنارے کی قحط

ہو کر لُوئی شاہ فرانس کو جسے جان کی بچیجی منسوب تھی لکھا کہ
 آپ ہمارے ملک کی سلطنت قبول فرمائیں پس اب انگلستان بڑی
 بلاء میں گھر گیا اس واسطے کہ ایک طرف یہ خوف تھا کہ جب پادشاہان
 فرانس اس ملک پر قابض و متصرف ہونگے تو خدا جانے کیا کیا
 ظلم و بدعت کریں گے اور ایک طرف اس نظامِ انظم (یعنی جان) کا ڈر تھا کہ اگر
 اسی عالمِ غیظ و غضب میں اوسنے فتح پائی تو پھر وہ کوئی وسیقہ
 انتقام لینے میں اٹھانہ رکھے گا۔ لیکن حق تعالیٰ نے اپنے دست
 قدرت سے اس شر کو دفع کیا۔ شاہ لُوئی بندرگاہ سیدنی چم
 میں وارد ہو چکا تھا اور جان اوسکے مقابلے کو جاتا تھا کہ اتنے
 میں ایک ایسا شدید طوفان آیا کہ پادشاہ انگلستان کا سب روپیہ
 اور جواہرات اور کاغذات ملکی بھگتے۔ یہ حادثہ جانکاہ جو اوسنو
 ساحلِ خلیجِ وائش سے دیکھا تو اوسے ایسا صدمہ ہوا کہ بخار آگیا۔
 بعض مورخین کا یہ قول ہے کہ اوسے زہر سے مار ڈالا بعضو
 کہتے ہیں کہ اوسنے شراب و شفا کو کی اسف در زیادتی کی کہ
 بیمار ہو گیا اور جان برہوا۔ غرض پادشاہ نے ناسراچ میں انتقال
 کیا اور ورسٹرسٹر میں دفن کیا گیا۔

کوئی اچھی بات شاہ جان کی درج تاسیخ نہیں۔ وہ
 بڑا نامرد اور خبیث اور بیجا اور کاذب تھا اور اوس زمانہ

یا جائے گا۔ علاوہ اسکے یہ فرمان اون فرامین کا موثق و مصدق ہے جو زمانہ قدیم میں اہل لندن و دیگر بلاد کو عطا ہوئے تھے اور زمین اور ملکوں کے تجار کو اس امر کی اجازت لکھی ہے کہ انگلستان میں زمین اور جب وہاں سے جائیں تو اون سے جبراً کچھ نہ لیا جائے پس اب حق تعالیٰ کی فضل و رحمت کو ملاحظہ کیجئے کہ وہ اس طرح بد بات کو بہتر کر دیتا ہے کہ اس پادشاہ کے عہد سے زیادہ کسی پادشاہ کے زمانے کی مذمت تاریخ انگلستان میں نہیں لکھی ہے لیکن اس کے عہد جو زمین اہل انگلستان کی آزادی اور راحت کا سامان ہوا اور یہی سامان نیک اب تک باقی ہے۔

جان قسم شرعی کھا چکا تھا کہ اس فرمان کے خلاف کو گناہ لکن اوس کے نزدیک قسم کی کچھ حقیقت نہ تھی دنیوی سپہ سالار کے معرکہ میں تو وہ ہمہ تن خلق و مروت رہا لیکن جب سب اس کے سامنے وہاں سے چلے گئے تو وہ مثل دیوانوں کے بکنے لگا کہ کیا منحوس من میں کبخت پیدا ہوا تھا۔ پھلی خبر جو اون امیر و نئے سننے جیسے سب قصبہ ہوا تھا یہ تھی کہ اوس ظالم (جان) نے کرایہ کی فوج رکھی ہے اور تمام ملک کو برباد کرتا پھرتا ہے۔ آسمان شعلہ آگ قصبہات و زراعت آتش زدہ سے (مثل تنور) روشن تھا اور کوہ و صحرا مردم ہلاک سیدہ و خانان خراب سے پُر۔ آخر امر ان فرامین

متفق ہوئیں اور جو لوگ انگلستان راستے اونہیں ایک تازہ ہمت و حمیت
قومی پیدا ہوئی۔

اس پادشاہ جابر کے ہاتھوں سے امرار انگلستان اور اوکرو
خاندان عالیشان نے ایسی ایسی ذلتیں اور نقصان اٹھائے کہ اونہوں
نے قسم کھائی کہ اب ہم یہ ظلم نہ اٹھائیں گے۔ جب پادشاہ نے
اونکی معروضات سنی تو باوازی بند کیا کہ یہ کیا ہے وہ میری سلطنت ہی
نہ مانگتے مگر اوسے اون لوگوں سے سابقہ پڑا تھا جو بڑے کڑے
اور بات کے دھنی تھے اور اگرچہ اوسنے بہت حیلہ حوالہ اور لیل
کیا لیکن آخر الامر ایک امر ایسا ہوا کہ اوسنے اونکی عرض چارنا چار
قبول کرنی پڑی وہ امر یہ تھا کہ ایک اتوار کو سب لوگ تو گر جون مین
تھے اون امرار آشفہ خاطر نے فرصت غنیمت جان کر لنڈن کو
لے لیا اور مقام رتی میڈل مین جو اسٹینس اور ونڈل سر کے
درمیان مین واقع ہے پادشاہ سے فرمان موسوم بہ میگنا چارٹا
پر دستخط کرا لیے۔ یہ فرمان عام انگریزی عجائب گھر مین اب تک موجود
ہے اور اس مین نہایت ضروری شرط یہ مندرج ہے کہ رعایا نے
انگلستان مین سے جو شخص آزاد ہے جب تک اسکو ہم مرتبہ لوگ اوس کا
فیصلہ حسب قانون نکرینگے جب تک وہ نہ نظر بند ہوگا نہ قید کیا جائیگا
نہ حفاظت قانونی سے محروم کیا جائیگا نہ اپنی اراضی سے بیدخل

نفس شکست ہوتی اور اوسو امپد فتح منقطع ہو گئی تب اوس نے
 ماہ فرانس سے پانچ برس کے مصالحو کی درخواست کی اور اوسکی
 رض منبول ہوئی۔

چند اشخاص نے جو شاہ جان کے شریک تھے آجٹو اور پوٹو
 سو بہاگ کر انگلستان میں پناہ لی۔ یہ لوگ بڑے چالاک اور متفنی
 تھے اور اس قابل تھے کہ بادشاہ کو خوش کرین رعیت بیجاری
 ایسے متفنیوں سے کیا خوش ہوتی غرض انھوں نے اپنے رنگ تو
 خوب دربار شاہی میں جمائے اور قدیم اراکین دولت کو جو بادشاہ
 کے بڑے مقرب تھے بکھو ا دیا۔ جتنو عہدے اور جاگیریں بادشاہ
 کے اختیار میں تھیں سب اوس نے ان نئے مصاحبوں کو دیدین
 اور اکثر امارتوں میں کو حیلے کر کے موقوف کر دیا اور اونکے
 عہدے ان نو خیزوں کو دیدے اور اونکی شادیاں امیرون اور
 سرداروں کی لڑکیوں سے کر دین جو اوس زمانہ کے قانون کے
 بموجب اوسکی تولیت میں تھیں اور انھیں مالدار اور نابالغ
 یتیموں کا متولی کر دیا۔ ان مصاحبین تازہ نے اخذ زمین ایسی
 زیادتیان شروع کیں کہ شرفار سکسن اور امارتوں میں کو ان سے
 نفرت کلی ہو گئی پس اسطرح سے یہ دونوں قومیں جو مدتہائے طویل
 سے انگلستان میں بہت سی تھیں اب جا کے بسبب ہمدردی کے آپس میں

پرسیا ہی آگئی سب لوگ اس بلا سے جو درمان سے نالان و پریشان
 تھے مکن بادشاہ کو کچھ اثر نہ ہوا اور وہ اسکاٹ لینڈ اور ایو لینڈ
 اور ویلس میں گیا اور وہاں کے لوگوں سے زبردستی اپنی اطاعت
 قبول کروائی اور خراج لیا۔ آخر الامر پوپ نے شاہ فرانس
 کو حکم دیا کہ اس بادشاہ فاسق کو معزول کر دیں۔ اس حکم سے جہاں
 دب گیا اور چونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ ساٹھ ہزار جوان میری ہمراہ
 ہے مکن انہیں سے کسی پر میں اعتماد نہیں کر سکتا لہذا اوس نے
 پوپ کی اطاعت کی قسم کھائی اور یہ اقرار کیا کہ ملک انگلینڈ اور
 آئر لینڈ کا خراج ہزار سو کس سالانہ خزانہ روم میں داخل کیا کرے گا۔
 فلپ شاہ فرانس جو اس زمانہ میں شہر بولون میں تھا انگلستان
 کے حملہ پر آمادہ ہوا اور چاہا کہ آب نائے ڈوفورس سے عبور کر کے
 ملک مذکور کو مغلوب کرے مکن چونکہ جہاں پوپ کی بیعت کر چکا
 تھا لہذا فرانسس فلینڈرس میں شاہ فرانس کو حملہ انگلستان
 سے مانع ہوا پس اوس نے غیظ میں آکر صوبہ فلینڈرس کو شہر
 گھینٹ ٹک تاراج کر دیا مکن اوسکے جنگی جہازوں کو ولیم
 لونگ سورڈ رئیس سیٹلمبري نے جو انگلستان کی فوج
 بحری کا سردار تھا منتشر و پریشان کر دیا۔ اس فتح سے جان
 بہت خوش ہوا اور صوبہ پونیٹھ کو فتح کرنے گیا مکن اس اثناء
 میں اوسکے شرکار یعنی شاہ اوتھوا اور فرانسس کو شہر

جان نے اپنی پہلی زوجہ جو ناکہ طلاق دیکر ازا بلا
 رئیس زاوی انگلی لیم سے شادی کر لی حالانکہ وہ رئیس
 مارچ سے منسوب تھی۔ اس رئیس زاوی کو
 ورغلانے سے اور شاہزادہ آشر تھہر کے قتل کرنے سے بہت لوگ
 شاہ جان کے دشمن ہو گئے اور صوبجات نو مہندی اور انجوا اور
 ماین اوس سے چھین لئے

چونکہ کنٹری کے اسقف کا عہدہ خالی ہو گیا تھا لہذا
 راہبوں نے جان ڈی گری اسقف نامہ چر کو وہاں کا
 اسقف اعظم مقرر کیا لیکن پوپ انوسینٹ سوم فراسٹیون
 لینگلین کو اس عہدہ پر مقرر کیا راہبوں نے تو پوپ کی بات
 مان لی لیکن بادشاہ فر پوپ کا حکم نہ مانا اور ان سب راہبوں
 کو ان کی خانقاہوں سے نکال دیا اور ان کا مال ضبط کر لیا اس واسطے
 کہ انھوں نے اس کے وزیر اور مصاحب خاص ڈی گری
 سے بیوفائی کی تھی۔ بادشاہ کی ان حرکات سے پوپ نے
 سب پادریوں کو ممانعت کر دی کہ کسی رسم مذہبی میں دخل نہیں
 پس چہرے برس تک انگلستان میں عبادت قطعاً ترک رہی اور گرجے
 بند ہو گئے اور ان کے گھنٹوں میں یوہین پڑے پڑے زنگ لگ گیا
 اور مردے بے نماز دفن کیے گئے اور اولیاء مسیحی کی تصویریں

باب سوم

عمر شاه جان ملقب بہ سینٹسٹر ولیک لندن سنہ ولادت ۱۷۹۹ء - سنہ جلوس ۱۷۹۹ء - سنہ وفات ۱۸۱۴ء

چونکہ شاہ رچا رڈ کا کوئی اور وارث نہ تھا لہذا وہ اپنا وراثتی
 اپنے بھائی جان رئیس مورٹین کو کر گیا۔ بعد وفات پادشاہ
 مذکور سو تھمپٹن مین کونسل ہوئی جس نے اوسکی راہی کو بحال رکھا
 اور ویسٹ منسٹر مین جان کوتاج پھنایا۔ من حیث سلسلہ
 نسب کے جان سلطنت کا وارث نہ تھا اس واسطے کہ اوسکو بڑے بھائی
 جیو فری کا ایک بیٹا موجود تھا جس کا نام آر تھمر رئیس برٹین
 تھا اور جس کا سن اوس زمانہ میں بارہ برس کا تھا۔ فرانسیس کے
 پادشاہ نے اس لڑکے کے دعویٰ سلطنت کی تائید کی لکن قلعہ ہی ہی
 واقع پوئیٹو مین اوسکے چاچا جان نے اوسے گرفتار کیا اور مجلس
 سرون مین مقید کیا جہاں پھر اوس کا کچھ بتانہ معلوم ہوا بعض کہتے تھے
 کہ جان نے اپنے ہاتھ سے اوس کو قتل کیا۔ شاہزادہ اس تھمر کی بہن
 الینور بھی مدعی سلطنت تھی لہذا تا دم واپسین قلعہ برسٹل مین
 مقید رہی۔

سلامتین معاصرین

اسکات لینڈ

والله

فانی

فلک کس

اسپایک

الفوتو

شہنشاہانِ ہندوستان

سنة وفات

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

فردوس الاول

1195

هنري شمس

قلب

١٠

1191

کلمت سوم

2112

مجلسین

الزيتون

ہرگز خطاب پادشاہی کے لائق نہیں ہو سکتا۔

اسی پادشاہ کے عہد میں ایک شخص نامی سرورین ٹھٹھانہ ہوا اور اس نے رعایا پر ایسے پھاری ٹیکس باندھے کہ لندن میں بلوے ہوا اس بلوے کا بانی ایک شخص فٹن و سبرگ (درازش) نامی تھا جسے پھانسی پاتی۔ تین شیریں کامر کہ جواب تک پادشاہ انگلستان کی سپر پر بنایا جاتا ہے اسکا موجود ہی پادشاہ تھا۔ مسلمانوں سے جہاد کے فائدے اب اہل فرنگستان کو محسوس ہوئے انہیں جہادوں کے سبب سے یہ ہوا کہ چونکہ یہ سب قومیں ایک ہی امر پر جمع ہوئی تھیں لہذا یہ نسبت سابق کے انہیں فی الجملہ محبت و تپاکی بنا اور ممالک مشرقی سے تجارت کی راہ پیدا ہوئی اور وہاں کا مال با فراط انگلستان میں آنے لگا اور وہ ملک اون شیریں و اون بدباشوں سے پاک ہو گیا جنکے فتنہ و فساد سے ہمیشہ وہاں کے لوگوں میں ایک تلام عظیم تھا لکن ان سب فائدوں سے بڑھ کے یہ فائدہ ہوا کہ امر کی قوت گھٹ گئی اور انکی جاگیر میں دولت مند عوام کے ہاتھ آئیں اس وجہ سے ان اوسط درجہ کے لوگوں کا پایہ بلند ہوا اور انہیں جہادوں کے سبب سے انگلستان کے آئین میں وہ تغیرات ہوئے جنکی باعث سے پاس لیمنٹ میں ہوؤں آف کو مٹس (محکم عوام) مقرر ہوا فقط

شخص وڈی مہی نامے کے علاقہ میں ایک خزانہ نکلا اوس میں سے
 کچھ اوسنے پادشاہ کو بھی دیا لیکن اوسنے سب طلب کیا جب اوس نے
 انکار کیا تو پادشاہ نے قلعہ چالو میں اوسکا محاصرہ کر لیا اوسکی
 دیوار پر سے ایک تیر آکر پادشاہ کے شانے میں لگا ایک نادان مجرم
 نے پیکان نکالا اور زخم سڑ گیا۔ جب وہ قلعہ فتح ہو گیا تو لوگ
 گوشت دن کھان دار کو گرفتار کر کے پادشاہ کے بستر مرگ کو قریب
 لائے سر چارڈ نے اوسے بخشدیا لیکن باوجود اس عفو شاہی کے
 پادشاہ کے سپہ سالار نے اوس کو بخت جوان کی کھال کھینچا ڈالی۔
 اوسی زخم سے پادشاہ نے انتقال کیا اور فونٹیلوسل ڈھین پٹر
 باپ کی پائنتی دفن کیا گیا۔

یہ پادشاہ بڑا جری اور شجاع اور بڑا قوی اور زبردست
 جوان تھا اور اوسکی نیلگون آنکھوں میں عجب آہ تاب تھی اور
 اوسکی بال بھورے اور گھونگھروالے تھے اور علم موسیقی اور فن شعر
 میں کامل تھا چنانچہ اکثر موزیں اور افسانہ گوین نے اس کے ان
 اوصاف کی بڑی مدح لکھی ہے۔ فی الحقیقت یہ پادشاہ جو انہروی
 اور سپاہگری کا نمونہ تھا لیکن جو شخص دل برس انگلستان کا پادشاہ
 رہا ہو اور اس عرصہ میں کل چھ مہینے اپنی رعایا میں رہا ہو اور جسکی
 بہترین مستوح اوسکی رعیت کو فقر و فلاکت کا باعث ہو وہی ہونا یہ شخص

مبلغ مذکور رعایا سے انگلستان سے لے لیا تو اس سے چھوڑ دیا۔

اب تک بادشاہ فقط چار مہینے انگلستان میں رہا تھا جب قید سے چھٹ کر آیا تو دو مہینے اور رہا۔ جیل و سنے قید سے رہائی پاتی تو انگلستان کی سلطنت اور فرانسیس کی ریاست دونوں کو آفت میں مبتلا پایا۔ اس کے بھائی جان فراتولی سلطنت و لیم لونگ جمپ کو ملک بدر کر دیا تھا اور خود انگلستان کی تاک میں تھا فلیپ بادشاہ فرانس اور ریاستوں کو دبایا چاہتا تھا جو اس کو ملک میں تھیں بلکہ کیا محجب ہے کہ شہر عفرین میں جو وہ شاہ سراچارڈ کو چھوڑ کر چلا گیا تھا اس کا منشا یہ بھی ہوا ہو۔ سراچارڈ کے انگلستان میں آنے کے ساتھ ہی اس کے بھائی (جان) کا جٹھا ٹوٹ گیا اور اس نے پیکمال عجز بادشاہ سے استغفار قصور کیا اور اس کی مان کی شفقت سے اس کا گناہ بخش دیا گیا۔

یا قیامندہ ایام سراچارڈ فرانسیس کی لڑائیوں میں گزرے اور ان لڑائیوں میں رعایائے انگلستان کا بہت کچھ صرف ہوا۔ دو برس میں بادشاہ نے رعایا سے ایک کروڑ دس لاکھ روپیہ لے کر انہیں لڑائیوں میں صرف کیا۔ ایک فی لیل بات پر یہ بادشاہ فرانسیس میں لڑا اور مارا گیا۔ وہ بات یہ تھی کہ اس کی رعایا میں سے ایک

سپر دکیا

جب پادشاہ خلیج و نص کے شمالی کنارے پر پونچا تو
 اوسکا جہاز تباہ ہو گیا پس اوسنے حاجیوں کے بھیس میں سفر کیا
 اور اپنا نام ہیوسودا گری مشہور کیا اور شہر ویا لاک تک بحفاظت پہنچا
 لیکن اوسکے خواص کی نادانی اوسکی گرفتاری کی باعث ہوئی کہ وہ
 بیوقوف و ستانے پھنکر بازار میں سودا لینے گیا اور دستاںہ اوں
 زمانہ میں دولت و امارت کی علامت تھی پس لیویڈا سیرا سٹو یا
 نے جسے پادشاہ مذکور نے شہر عقیس میں اپنے ہاتھ سے مارا تھا
 اوسے گرفتار کر لیا اور پہلے تو قلعہ ٹایران اسٹین میں اوسے
 مقید کیا بعد اوسکے شاہنشاہ ہنری ششم نے اوس شیر پانزنجیر کو
 چھ لاکھ روپیہ کامول لیکر قلعہ ٹایران میں محبوس کیا۔ اوسکے
 چھوٹنوں کی یہ داستان ہے کہ ایک گویا فرہیس کا بلونڈل نامے
 اوس ملک میں سیر کرتا ہوا اوس مقام پر پونچا جہان سرا چارڈ
 قید تھا اور ایک جالی دار دروازہ کے قریب اوسنے بین بجائی اور
 اوس میں ایک ٹپا خود پادشاہ کا بنایا ہوا گایا پادشاہ نے جو وہ چیز
 سنی تو وہ بھی قید خانے کے اندر سے گانے لگائیں وہ گویا سمجھ گیا
 کہ یہ انگلستان کا پادشاہ کارہا ہے۔ بڑی حجت و تکرار سے پادشاہ
 کا قیدیہ دس لاکھ روپیہ مقرر ہوا اور جب اوسکے گرفتار کر نیوالے

پرسے فوج محاصرین کی حرکات پر نگران تھا اور اگرچہ ایک عرصہ تک فلیپ
محاصرین کی فوج میں موجود تھا لیکن اوسے پادشاہ شیردل یعنی سراجا
کے آنے سے محافطین شہر کے دل پر خوف و رعب طاری ہوا۔
سراجا کراڈ کے داخلہ کے تھوڑے ہی عرصہ کے بعد شہر کے دروازے
لکھو دیے گئے۔ جب شاہ سراجا کراڈ اور فلیپ سسلی میں تھوڑے
اون میں کچھ ملاں ہو گیا تھا اور جیسے یہ بلال بڑھتا گیا اس سبب سے
فلیپ بحیلہ بیماری سراجا کراڈ سے رخصت ہو کر اپنے ملک فرینسیس کا
عازم ہوا اور قبل اپنی روانگی کے سراجا کراڈ سے قسم کھائی کہ تھوڑے
ملک پر حملہ نہ کرونگا۔ شہر حق سے نہ چاڈ مجاہدین نصاریٰ کو
شہر پاک کو لگیا اور بھان بھان سلطان صلاح الدین نے اوسے
مقابلہ کیا سخت شکست کھائی۔ آخر الامریاں صلیب مسیحی قریب یوارما
بلدہ مقدسہ اوس شلیم (بیت المقدس) پہنچے لیکن چونکہ سبب لڑائی
اور فاقہ کشی اور بیماری کے مجاہدین عیسوی کے لشکر میں قلت ہو گئی
تھی اور آپس کی نا اتفاقی اور بغض و حسد نے اونکی قوت کم کر دی تھی لہذا
اونکے سردار نادارینے شاہ سراجا کراڈ نے مجبور ہو کر مراجعت کی
حالانکہ وہ غنیمت (یعنی بیت المقدس) جسکی طمع میں اوسنے ہوا جب
خسروانہ ترک کر دی تھے اوسکے سامنے جلوہ گر تھے۔ غرض جہاد
تمام ہوا اور جب سید بادشاہ انگلستان اوس ارض مقدس سے وداع ہوا
تو دست دعا بلند کر کے اوسے فضل و رحمت الہی کے

واقعہ صوبہ گندھارا میں جمع کیں اور مسلمانوں سے تیسرے جہاد پر آمادہ ہوئے۔ ان دونوں پادشاہوں کے لشکر میں لاکھ آدمی تھے۔ شہر لائیس میں پونچر شاہ ہنری نے شاہ فلپ کو خست کیا اور کھاکم سے اور آپ سے اب شہر میں پناہ واقع جزیرہ سنسلی میں ملاقات ہوگی۔ جاڑے کی فصل میں یہ دونوں پادشاہ جزیرہ سنسلی میں رہے اور سر چارڈ نے چالیس ہزار آؤنس سونا پادشاہ ٹنگسڈ سے اوسکی بہن جون کے بھیہ میں زبردستی لیا۔ اس منزل میں بھی سر چارڈ اور فلپ میں بہت سی رنجشیں ذرا سی باتوں پر ہوئیں۔ جزیرہ صنوبر میں دونوں پادشاہوں نے پھر مقام کیا اور یہاں سر چارڈ نے بونگیوں یا شاہزادی نوار سے شادی کی۔ پادشاہ نے جزیرہ صنوبر میں اس واسطے توقف کیا تھا کہ اوس جزیرہ کو فتح کرے اور وہاں کے پادشاہ اینک (اسحق) کو گرفتار کر لیا اور چاندی کی بیڑیاں پھنکارا و سے قید خانہ میں لایا۔ قریب برس روز کے بعد پادشاہ انگلستان شہر حق میں پونچھا جو لڑائی کا مرکز تھا۔ دو لاکھ آدمیوں کی قبریں جو دیوار ہائے شہر مذکور کے سامنے بنی ہوئی تھیں اس بات کی گواہ تھیں کہ یہاں قبریں کی لڑائی ہوتی تھی صلاح الدین پادشاہ کفار شہر حق کو گرفتار کر لیا اور

لے ظاہر ہے کہ یہاں کفار مراد اہل اسلام ہیں اور اس میں کچھ تعجب نہیں کیونکہ ہر ملت اپنے مخالف مذہب کو کافر کہتی ہیں جیسا کہ نصاریٰ کو کافر کہتے ہیں تو وہ مسلمانوں کو کافر کیوں نہ کہیں گے ۱۲ مترجم

کے ساتھ ہی لوگوں نے ہٹلر مچا دیا اور سب نے چلا کر کہا کہ باؤشا حکم ہے کہ ان سب کافروں کو قتل کر دے پس انھوں نے سب یہودیوں کے مکانات میں آگ لگا دی اور اس قدر قتل کیا کہ سرکون پر اونکی خوراک کے چھیکے اڑتے تھے لیکن سب سے زیادہ ظلم قلعہ یوساٹ میں ہوا کہ وہاں پانچ سے یہودیوں نے مع اپنے اہل خیمال کے پناہ لی تھی۔ محاطین قلعہ نے ان بیچارے یہودیوں کا محاصرہ کر لیا اور سرخدا انھوں نے روسیہ دیا لیکن کسی نے نہ مانا۔ آخر انھوں نے ان لوگوں کے چلاؤ کو جو ان کے خون کے پیاسے تھے سب مال و زر اپنا آگ میں ڈال دیا باوجود اسکے اپنے بچوں کو قتل کر کے ایک دوسرے کو چھریاں مار مار کے مر گئے۔ ان میں سے چند لوگوں نے امان مانگی اور قلعہ کے دروازے کھول دیے لیکن محاصرین انھیں امان نہ دی اور اندر گھس کر سب کو تیر تیر کیا۔ علاوہ یوساٹ کے لن۔ نورچ۔ اسٹمفرڈ۔ اڈ منا۔ سینبری۔ لیکن ان سب شہروں میں خدا کے خاص بندوں کی آواز آہ وزاری و نالہ و بیقراری بلند تھی۔ ان بیچاروں کو قاتلوں کو کچھ تھوڑی سی سزا ملی اور اگرچہ شاہ سچاس ڈ خود اونکی لوٹ میر شریک تھا لیکن اوستے دھند پھوڑا پٹوا دیا کہ یہودی ہماری پناہ میں ہیں

بعد اس سانحہ کے سچاس ڈ شاہ انگلستان نے او
فلپ کسٹنس بادشاہ فرانس نے اپنی فوجیں بیابان و زیلی

باب دوم

عزیز شاہ سرچارڈ لٹق بپیرول سنہ ولادت
سنہ ۱۱۹۱ء سنہ جلوس ۱۱۹۱ء سنہ وفات ۱۱۹۹ء

سرچارڈ اپنے باپ کی خبر وفات سننے کے ساتھ ہی انگلستان
میں چلا آیا اور ویسٹ منسٹر میں تاج پہنا لکن انگلستان
کی سلطنت کی اسے آرزو نہ تھی بلکہ اسے یہ دھن تھی کہ فلسطین کے
سیدان جنگ میں نام حاصل کروں لہذا پہلے ہی اسے مسلمانوں کے
جہاد کرنے کے واسطے روپیہ جمع کرنے کی تدبیر میں لگیا اور اس مہم میں اسے
اپنے باپ کے خزانے صرف کر ڈالے اور سلطانی عہدے اور فرائض
بیچ ڈالیں اور جو ملک اس کے باپ نے اسکاٹ لینڈ کے پادشاہ
سے چھین لیا تھا اس کے عوض میں دس ہزار روکس لیکر واکڈا کر دیا۔
اس پادشاہ کے عہد میں یہودیوں نے بڑی بڑی مصیبتیں اٹھائیں
یہ لوگ اس زمانہ میں مہاجن اور سود خور تھے اور ان کے روپیہ کو ضد و قول
پر سب کے دانت تھے اور ان کی قوم کو فرانسیس سے کوڑی مار مار کر اور
بتر سے کچل کچل کر نکال دیا تھا اور ان کو خوف تھا کہ مبادا انگلستان کے
لوگ بھی ہم سے یہی سلوک کریں پس جسدن پادشاہ کے سر پر تاج رکھا
کیا سب کے سب یہودی بڑی بھاری نذرین لیکر حاضر ہوئے اور ان کے

شہنشاہ جہانمنی

فی ڈسٹریکٹ

پوپ

آناکس ٹیٹلیس چہارم ۱۱۵۴ء

ادسین چہارم (انگریزوں میں صرف ایک ہی پوپ ہوا اور اسکا صحیح نام نکولاوس
بویکسیا پیر تھا) ۱۱۵۹ء

الگزندروسوم ۱۱۸۱ء

لیوشیلیس سوم ۱۱۸۵ء

ادبن سوم ۱۱۸۷ء

گرگوری ہشتم ۱۱۹۷ء

کلینٹ سوم

ورہ کیا کریں اور ہر دورہ میں تین منصف جاتین اور چونکہ شاہ
سٹیون کے عہد کی خانگی لڑائیوں کے سبب سے شہر و بچہ سٹو
ت خراب و برباد ہو گیا تھا لہذا او سکریڈ ولڈن دارالسلطنت
انگلستان مقرر کیا گیا فقط

سلاطین معاصرین

اسکاٹلنڈ سنہ وفات
میلکو چارم سنہ ۱۱۴۵ ع
ولیم

فرانس

لوئی ہفتم سنہ ۱۱۸۰ ع
فلپ گسٹس

اسپین

الفونزو ویشتم سنہ ۱۱۵۴ ع
سینچو سوم سنہ ۱۱۵۸ ع
الفونزو وشم

رنگین کیا۔ ہنری کو پانچ بیٹے تھے ولیم ہنری جیونی
 دچسارڈ سجان انہیں سے فقط دو بیٹے بچاڑ اور جان اوکو
 بعد زندہ رہے۔ اوکی بیٹیوں میں سو شاہزادی ماڈ نے ہنری
 رئیس سکسن سے شادی کر لی چنانچہ اسی شاہزادے کی نسل سے وہ
 خاندان عالی شان ہو جو بالفعل سریر آراء سلطنت انگلستان ہو۔
 ہنری کے چال چلن میں اپنے گھرانے کا چھاپہ تھا۔
 وہ بڑا متکبر و حریص تھا لکن اسکے ساتھ دانا اور دور اندیش
 بھی تھا۔ اوکے غیظ کو لوگ درندہ صحرائی کا غضب کہتے ہیں
 اور اوکی بے ایمانی اوکی شیریں زبانی اور مردم سازی سے
 ظاہر ہوتی تھی۔ اوکس کے عہد میں تجارت کی بہت
 ترقی ہوئی اور عیسائیوں نے اہل اسلام سے جہاد
 کیے اور ممالک مشرقی سے اسباب تجارت مثل طلا و خوشبوئیات
 و جواہرات و ملبوسات انگلستان میں لاتے اور لندن کی دوکانوں
 کو اس اسباب سے آراستہ کیا اور انگلستان سے بڑا عظیم
 یورپ میں تجارت کے واسطے گوشت اور حدف اور پیسہ
 اور رائگا اور چیمڑا اور کپڑا جاتا تھا۔ اسی کو عہد میں انگلستان میں
 شیشہ کار و اج ہوا اور اللہ عین وہاں کے لوگوں نے اپنے
 گھروں کے دروازوں میں شیشہ لگائے۔ اس پادشاہ نے یہ
 قانون مقرر کیا کہ منصف اور محکام عدالت سال میں چھ بار ملک کا

اوسکے اسمٹرانگ ہو۔۔۔ ۱۲۰۰ آدمی لیکر آیا اور شہر و اٹرفس ڈاؤر
ڈبلن کو مغلوب کر لیا اور قلعے اور گڑھیاں ایک دوسرے کے بعد فتح
کر لیں ہر چند ایئرلنڈ کے لوگوں نے چاہا کہ دشمنوں کو اون قلعوں
سے نکال دیں لیکن کچھ نہوا آخر شاہ ہنری خود ایئرلنڈ کو فتح کرنے
گیا اور متعارف راہ سے سفر کیا یعنی صلفر ڈھیلون سے
واٹس فوڈ کو گیا اور جب اوس ملک میں پونہچا تو وہاں کے سب
رییسوں نے اوسکی اطاعت قبول کر لی سوار امراء السیڈس کو کہ اونھوں
نے اوسکی اطاعت اپنی ذلت سمجھی۔۔۔ جب شاہ ہنری ڈانگلستان کو
مراجعت کی تو اپنے بیٹے شاہزادہ جھان کو جسکا سن بارہ برس کا
تھا ایئرلنڈ کا حاکم مقرر کیا۔۔۔ جب ایئرلنڈ کے رئیس شاہزادے
کے مجرے کو حاضر ہوئے تو اوس احمق لڑکے اور اوسکے مصاحبوں
نے اونھیں ذلیل و رسوا کیا اور اونکی دھاڑیاں فوج ڈالین اس حرکت
سے وہ شاہزادہ کے دشمن ہو گئے اور اونکی سرکشی اور بغاوت بڑھ گئی
ایئرلنڈ کی فتح سے بھی سواخ مراد میں جو مذکور ہوئی لیکن اوسکی فتح
کامل بڑی مدت کے بعد ہوئی۔۔۔

چار برس بعد بکٹ کے قتل کرنیکے شاہ ہنری ڈاؤسکی
قبر پر جا کر توبہ کی اس طرح سے کہ سارے شہر میں پابریہ پھرا اور
مقتول مذکور کے مزار کے سامنے اپنے تئیں زمین پر گرا دیا اور

تھے اور اس کا شہر ڈبلن تجارت میں لندن کا نقطہ مقابل تھا لیکن اکثر لوگ اس ملک کو بھیڑیں وغیرہ چرایا کرتے تھے اور ان کے کپڑے کچھ وُن کے بنے ہوتے تھے اور ان کے مکانات لکڑی اور جھانکڑ کے ہوتے تھے اور وہ اس ہنر کو بھول گئے تھے جسے ان کے آباء و اجداد فراموش نہیں کیے تھے اور یہ بنائے تھے جن کے دیکھنے سے بڑے بڑے ایسے عجیب و غریب بنائے تھے جن کے دیکھنے سے بڑے بڑے محققین آثارِ سلف حیران ہوتے ہیں۔ اہل ویلس کی طرح یہ لوگ بھی مین کاری اور رباب نوازی میں خالق تھے۔

ڈس موٹ شاہ لینسٹر اور اوس وارک شاہ لیٹرم
میں لڑائی ہوتی اس کی وجہ یہ ہوتی تھی کہ ڈس موٹ اوس وارک
کی بی بی کو لے بھاگا تھا لیکن شہنشاہ او کو نوں کی مدد سے
ڈس موٹ کو اس کی زوجہ پھر مل گئی۔ آخر الامر لڑائی
ہوتی اور ڈس موٹ کو اس کے دشمن نے اسیر لینڈ سے
نکال دیا۔ ڈس موٹ نے ہنری سے انگلستان میں
سچا ہی نوکر رکھنے کی اجازت لی اور سر چارلس ڈی کلیئر
تیس پیسروں کے ساتھ اسٹرانگ بوٹ تھا اور رابٹ
فراسٹیون اور مارک فٹز جیرلڈ نے اس کی نوکرئی قبول
کی فراسٹیون ۴۴ سو روپے اور فراسٹیون ۴۴ سو روپے
شہر و کسفر ڈکھانے کے لیے آیا اور اس کے بعد فراسٹیون لینڈ آیا بعد

تھیں اون سب کو بکٹ نے ملعون و مردود کر دیا۔ جب یہ خبر
پادشاہ کو نوس منڈی میں پونچھی تو او سکے منہ سے یہ کلمہ نکل
گیا کہ یہ سب نامرد میری روٹی کھاتے ہیں لکن انہیں سے کوئی اتنا
نہیں کہ اس مفند پادری کے ہاتھ سے مجھے چڑھائے۔ چار
سرواروں نے یہ کلام پادشاہ کا سنا اور بکٹ کو قتل کرنے کی قسم کھائی
اور اس قصد سے انگلستان کو روانہ ہوئے اور کنٹنبری کے بڑے
گر جین گیس کر بکٹ کو بڑی بیرجمی سے قتل کیا اور اس کا دماغ
پارہ پارہ کر کے محراب کلیسا سے مقدس میں ڈال دیا۔ اس ظلم و جفا کو
جو وہ بیچارہ پادری قتل کیا گیا جسے لوگ ولی سمجھتے تھے تو اونہیں
بڑا صدمہ اور افسوس ہوا۔

قتل بکٹ
سندھ اعظم
شاہ

ہانزی کر عمدین بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایرلینڈ مملکت

انگلستان میں شامل ہو گیا۔ اس زمانہ میں یہ جزیرہ چھ صوبوں پر

منقسم تھا یعنی لینسٹر۔ ڈسمنڈ یا سوتہ منسٹر۔

تھو منڈ یا نورث منسٹر۔ کونٹاٹ۔ الیسٹر۔

میٹہ۔ صوبہ میٹہ خاصہ شہنشاہ سے متعلق رہتا تھا اور شہنشاہی کا

دعویٰ او کو نوس پادشاہان کونٹاٹ کو تھا۔ ایرلینڈ کی

بندرگاہیں اوسٹ میں یعنی مشرقی لوگوں کے قبضہ میں تھیں

جو دینہارک کر قزاقان بحری کی نسل سے تھے اور بہت آسودہ

تھے اور اس کا شہر ڈبلن تجارت میں لندن کا نقطہ مقابل تھا لیکن
 اکثر لوگ اس ملک کی بھٹیڑیں وغیرہ چرایا کرتے تھے اور ان کے کپڑے کچھ
 وٹن کے بنے ہوتے تھے اور ان کے مکانات لکڑی اور جھانکڑی کے ہوتے
 تھے اور وہ اس ہنر کو بھول گئے تھے جسے ان کے آباء و اجداد فرمایا
 تھے جیسے عجیب مسرور بہج بنائے تھے جن کے دیکھنے سے بڑے بڑے
 محققین آثارِ سیلف حیران ہوتے ہیں۔ اہل ویلس کی طرح یہ لوگ
 بھی مین کاری اور رباب نوازی میں فائق تھے۔

ڈس موٹ شاہ لینسٹر اور اوس وارلک شاہ لیٹرم
 میں لڑائی ہوتی اسکی وجہ یہ ہوتی تھی کہ ڈس موٹ اوس وارلک
 کی بی بی کو لے بھاگا تھا لیکن شہنشاہ او کو دوسری مدد
 ڈس موٹ کو اسکی زوجہ بھر مل گئی۔ آخر الامر لڑائی
 ہوتی اور ڈس موٹ کو اس کے دشمن نے اسے لندس
 نکال دیا۔ ڈس موٹ نے ہنری سے انگلستان میں
 سپاہی نوکر رکھنے کی اجازت لی اور سر چارلس ڈی کلیئر
 تیس پیہروک جکا لقب اسٹرانگ ہوٹا تھا اور رابیٹ
 فٹراسٹیون اور مارک فٹرجیلڈ نے اسکی نوکری قبول
 کی فٹراسٹیون ہم اسرار اور سوم ائیر انداز لیکر خلیج بلیٹو میں آیا اور
 شہر و کسفر ڈ کو مغلوب کر لیا اس کے بعد فٹرجیلڈ آیا بعد

تھیں اون سب کو بکٹ نے ملعون و مردود کر دیا۔ جب یہ خبر
 پادشاہ کو فورس منڈی میں پونچھی تو او سکے منہ سے یہ کلمہ نکل
 گیا کہ یہ سب نامرد میری روٹی کھاتے ہیں لکن انہیں سے کوئی اتنا
 نہیں کہ اس مفند پادری کے ہاتھ سے مجھے چھڑائے۔ چار
 سرداروں نے یہ کلام پادشاہ کا سنا اور بکٹ کو قتل کرنے کی قسم کھائی
 اور اس قصد سے انگلستان کو روانہ ہوئے اور کنٹنبری کے بڑے
 گرجے میں گھس کر بکٹ کو بڑی بیرحمی سے قتل کیا اور اس کا دماغ
 پارہ پارہ کر کے محراب کلیسائے مقدس میں ڈال دیا۔ اس ظلم و جفا کو
 جو وہ بیچارہ پادری قتل کیا گیا جسے لوگ ولی سمجھتے تھے تو انہیں
 بڑا صدمہ اور افسوس ہوا۔

قتل
 بکٹ
 کا
 منظر

ہانزی کو عہد میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ ایئر لینڈ مملکت
 انگلستان میں شامل ہو گیا۔ اس زمانہ میں یہ جزیرہ چھ صوبوں پر
 منقسم تھا یعنی لینسٹر۔ ڈسمنڈ یا سوتہ منسٹر
 تھومنڈ یا نورث منسٹر۔ کونٹاٹ۔ السٹر
 میٹہ۔ صوبہ میٹہ خاصہ شہنشاہ سے متعلق رہتا تھا اور شہنشاہی کا
 دعویٰ او کو فورس پادشاہان کونٹاٹ کو تھا۔ ایرلینڈ کی
 بندرگاہیں اوسٹ میں یعنی مشرقی لوگون کے قبضہ میں تھیں
 جو دینمارک کو قزاقان بحری کی نسل سے تھے اور بہت آسودہ

استقد ریشہ کی کہ عداوت باطنی ہو گئی اور عداوت باطنی جو زیادہ ہوتی تو خصوصیت ظاہری
 ہو گئی اس نزاع کا سبب قریب پادریوں کے حقوق کا اظہار و اعظام
 تھا کیونکہ بکٹ ذات کا انگریز تھا اور پادشاہان فرانس کے عہد دست
 میں قوم سکسن میں سے پہلے اسی شخص نے منہ بہ منہ عظیم اعظم
 حاصل کیا تھا اس سبب سے اوسکے اہل وطن نے پادشاہ سے مقابلہ
 برادہ کی تعزیت و تحریص کی۔ شاہ ہنری نے چاہا کہ پادریان مٹنم
 بجرم کے جرائم کی تحقیقات منصفانہ پادشاہی کیا کریں بکٹ اس امر سے
 پادشاہ کو مانع ہوا اور کہا کہ پادریوں کی جلالیت قدر اسکی متعین ہو کہ انکو
 افعال کا مواخذہ فقط محاکم کلیسائی میں ہوا کرے۔ اس قضیہ کے
 انفصال کو شہر کلیسائی نڈن واقع ضلع ولٹ میں کونسل ہوتی اور
 کونسل نے پادشاہ کے موافق فیصلہ کیا۔ پہلے تو بکٹ اس فیصلہ
 سے راضی ہو گیا لیکن بعد اوسکے پھر اوسنے جھگڑا شروع کر دیا اور جب
 اوسے اپنی تباہی کا یقین ہوا تو فرانس میں بھاگ گیا۔ چھ مہینوں کے
 بعد پوپ الکسنڈر سوم اور لوی شاہ فرانس نے بکٹ میں
 اور شاہ ہنری میں مصالحہ کر دیا لیکن جب بکٹ انگلستان میں
 پھر آیا تو جو جاگیریں اوسے بجلدوی خدمت استغنیٰ عطا ہوئی تھیں
 اوتھیں ضبط پایا اور ہنری کی مرضی بھی نہ تھی کہ وہ جایداد اوسے
 مسترد کر دی جائے لہذا پھر اوس میں اور پادشاہ میں نزاع شروع ہوئی
 اور جن پادریوں کے قبضہ میں اراضی متعلقہ کلیسائے کثرت مرابا

یک لڑکا ہوا اوسکا نام ٹامسلی بکٹ رکھا اور اوسے علوم مذہبی
تعلیم کیے یہاں تک کہ وہ پادری ہوا اور تھوڑے عرصہ میں ہنشاہرہ
ہزار روپیہ سالانہ کنٹونری کا اسقف مقرر ہوا۔ تھیوبالڈ اسقف اعظم
کنٹونری کے مشورہ سے پادشاہ نے ٹامسلی بکٹ کو نصف
اعلیٰ اور اپنے بیٹے کا اتالیق مقرر کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ
پادشاہ کا بڑا مقرب مصاحب ہو گیا

یہ شخصان شوکت میں پادشاہ سے بھی شریک کیا اور ہزار روپیہ
اسکے ہمراہ رکاب رہنے لگے اور خوب عیش و عشرت کرنے لگا۔ اسکو
دستر خوان پر کیسی روک نہ تھی اور اسقدر لوگ بی بلاتے چلے آتے
تھے کہ اونہیں بیٹھنے کی جگہ نہ ملتی تھی اور اکثر پیال کے فرش پر
بیٹھ جاتے تھے۔ تھیوبالڈ کے مرنے کے بعد بکٹ کنٹونری
کا اسقف اعظم مقرر ہوا یہ عہدہ جیسے اب اعلیٰ درجہ کیسا ہے
ویسوی جب بھی تھا۔ بکٹ نے دفعۃً اپنی وضع بدل ڈالی اور عمدہ
منصفی اعلیٰ کو استغفار دیا اور جیسا وہ پہلے عیاش و اوباش تھا
ویسا ہی اب جزیس کفایت شعار ہو گیا اور امر کی صحبت عیش چھوڑ کر
چند راہبوں کی صحبت خشک اختیار کی۔

اب پادشاہ کو بھی اوس سے نفرت شروع ہوئی اور نفرت

استعد رہی کہ عداوت باطنی ہو گئی اور عداوت باطنی جو زیادہ ہوتی تو خصوصیت ظاہری
 ہو گئی اس نزاع کا سبب قریب پادریوں کے حقوق کا اظہار و اعتراف
 تھا کیونکہ بکٹ ذات کا انگریز تھا اور پادشاہان فرانس کے عہدِ دو
 مین قوم سکسن میں سے پہلے اسی شخص نے منصب جلیل اسقف اعظم
 حاصل کیا تھا اس سبب سے اس کے اہل وطن نے پادشاہ سے مقابلہ
 برادہ کی تقویت و تحریص کی۔ شاہ ہنری نے چاہا کہ پادریانِ مہتمم
 جرم کے جرائم کی تحقیقات منصفانہ پادشاہی کیا کریں بکٹ اس امر سے
 پادشاہ کو مانع ہوا اور کہا کہ پادریوں کی جلالت قدر اسکی مقتضی ہو کہ انکو
 افعال کا مواخذہ فقط محاکم کلیسائی میں ہوا کرے۔ اس قضیہ کے
 انفصال کو شہر کلیرنڈن واقع ضلع ولٹ میں کونسل ہوتی اور
 کونسل نے پادشاہ کے موافق فیصلہ کیا۔ پہلے تو بکٹ اس فیصلہ
 سے راضی ہو گیا لیکن بعد اس کے پھر اس نے جھگڑا شروع کر دیا اور جب
 اسے اپنی تباہی کا یقین ہوا تو فرانس میں بھاگ گیا۔ چھ برس کے
 بعد پوپ الکسانڈر سوم اور لوی شاہ فرانس نے بکٹ میں
 اور شاہ ہنری میں مصالحہ کر دیا لیکن جب بکٹ انگلستان میں
 پھر آیا تو جو جاگیریں اس سے بجلد دی خدمتِ عظمت عطا ہوئی تھیں
 انہیں ضبط پایا اور ہنری کی مرضی بھی نہ تھی کہ وہ جاہداد اسے
 مسترد کر دی جائے لہذا پھر اس میں اور پادشاہ میں نزاع شروع ہوئی
 اور جن پادریوں کے قبضہ میں اراضی متعلقہ کلیسائے کنٹریری

یک لڑکا ہوا اور اسکا نام ٹامسلی بکٹ رکھا اور اسے علوم مذہبی تعلیم کیے یہاں تک کہ وہ پادری ہوا اور تھوڑے عرصہ میں بمشاہرہ ہزار روپیہ سالانہ کنٹری کا اسقف مقرر ہوا۔ تھیوبالڈ اسقف اعظم کنٹری کے مشورہ سے پادشاہ نے ٹامسلی بکٹ کو نصف اصلی اور اپنے بیٹے کا اتالیق مقرر کیا اور تھوڑے ہی عرصہ میں وہ پادشاہ کا بڑا مقرب مصاحب ہو گیا۔

یہ شخصان و شوکت میں پادشاہ سے بھی بڑ گیا اور ہزاروں اسکے ہمراہ رکاب رہنے لگے اور خوب عیش و عشرت کرنے لگا۔ اسکو دسترخوان پر کیسی روک نہ تھی اور اسقدر لوگ بی بلاتے چلے آتے تھے کہ اونہیں بیٹھنے کی جگہ نہ ملتی تھی اور اکثر پیال کے فرش پر بیٹھ پاتے تھے۔ تھیوبالڈ کے مرنے کے بعد بکٹ کنٹری میں جیسے اب اعلیٰ مدارج کلیسائے مسیحی ہے وہاں اسکا مقبرہ ہوا۔ عہدہ جیسے اب اعلیٰ مدارج کلیسائے مسیحی ہے وہاں اسکا مقبرہ ہوا۔ بکٹ نے دفعۃً اپنی وضع بدل ڈالی اور عمدہ ویسٹرن جب بھی تھا۔ بکٹ نے دفعۃً اپنی وضع بدل ڈالی اور عمدہ مصنوعی اجلی ہوا۔ استخارہ یا اور جیسا وہ پہلے عیاش و اوباش تھا ویسا ہی اب جزیرہ بریتش شام ہو گیا اور امر کی صحبت عیش چھوڑ کر چند ریویں کی صحبت اختیار کی۔

اب پادشاہ کو بھی اس سے نفرت شروع ہوئی اور نیز

کے عہد میں بسبب فتنہ و فساد کے پیدا ہوئی تھیں اور انگلستان میں
 نیا سکہ جاری کیا اور جو منہد کہ خانگی لڑائیوں کے زمانہ میں اور ملکوں میں
 اس ملک میں گھس آتے تھے (اور جو انہیں چار پیسے دیتا تھا اوسیکو
 شریک ہو جاتے تھے) ان سب شریروں کو نکال دیا لیکن سب سے مشکل
 کام یہ کیا کہ جو امیران فتنہ پرداز غربا کو لوٹ لیا کرتے تھے ان کے قلعہ اور حصار
 فی النار کر دئے

اس پادشاہ کے عہد کی نصف مدت سے زیادہ تک ایک
 شخص نامس ای بکٹ نامے کے جھگڑے انگلستان میں رہے۔
 اس شخص نامی کا قصہ یہ ہے کہ اسکا باپ گلبرٹ ای بکٹ کو اہل
 اسلام نے فلسطین کی لڑائی میں قید کر لیا اور اوسپر ایک مسلمان
 عورت عاشق ہوئی اور اوسے قید سے رہا کرویا جب وہ اپنے وطن کو
 پھرا تو وہ عورت اپنے معشوق کی مفارقت سے بہت غمگین و پریشان
 ہوئی آخر الامر خود انگلستان کو روانہ ہوئی لیکن وہ فقط دو لفظ انگریزی
 جانتی تھی لنڈن اور گلبرٹ لنڈن کا نام جاننے سے تو اوس
 عورت کو یہ فائدہ ہوا کہ اوسے ایک انگریزی جہاز کی سواری ملگتی اور
 گلبرٹ کا نام جاننے سے یہ نفع ہوا کہ جب وہ لنڈن میں پہنچی تو
 کل گلی اسی نام سے اوسے پکارتی پھرتی تھی آخر اوس سے ملاقات ہوئی
 اوس نے ان مسئلہ نے اوس مرہ نصرانی سے شادی کر لی اور اوس سے

باب اول

شاہ ہنری دوم ملقب بہ کٹ مینٹل — سنہ ولادت ۱۱۳۳ء — سنہ جلوس ۱۱۵۵ء — سنہ وفات ۱۱۸۹ء
 خاندان پلین ٹیجنٹ کے بانی جیوفری رئیس انجو اور
 شاہزادی مائڈ دختر ہنری دوم شاہ انگلستان تھی۔ پلین ٹیجنٹ
 کے معنویت لاطینی میں چھاڑو ہے اور اس خاندان کا یہ لقب اس واسطے
 ہوا کہ جب اسکا بانی یعنی رئیس اول انجو بیت المقدس کی زیارت
 کو گیا تھا تو اس نے ازراہ عجز و انکسار چھاڑو کے تنکون کا تاج
 پہنا تھا لہذا اس کے جانشینوں نے بھی اسی گھانس کا تاج اپنا
 شعار رکھا اور اس کا لقب بھی اسپر ہو گیا۔

شاہ ہنری نو جوان تھا اور اسکی ترقی و اقبال کو آثار
 عیان تھے۔ عمدہ ترین صوبجات فرانس اس کے قبضے میں تھے اور
 ساحل مغربی ملک مذکور اسکی تخت حکومت تھا اور جب اس
 الینور شاہزادی انگلستان سے عقد کیا تو وہ ملک بھی دیا
 مقام ویسٹ منسٹر میں تاج پہنا۔ کئی سال تک بادشاہ
 موصوف اور خرابیوں کی اصلاح میں مشغول رہا جو اسکی

زمانہ
بادشاہانِ پلین پچھت و انگلستان از سنہ ۱۱۵۲ تا سنہ ۱۲۱۵ کل ۶۳ سال

۱۲ بادشاہ

اسلامی سلاطین پلین پچھت

سنہ جلوس

سنہ ۱۱۵۲ ع

سنہ ۱۱۸۹ ع

سنہ ۱۱۹۹ ع

سنہ ۱۲۱۶ ع

سنہ ۱۲۵۲ ع

سنہ ۱۳۰۶ ع

سنہ ۱۳۲۶ ع

سنہ ۱۳۵۶ ع

ہنری دوم

سراچس ڈاول

جہان

ہنری سوم

اڈورڈ اول

اڈورڈ دوم

اڈورڈ سوم

سراچس ڈ دوم

(پیر)

(برادر)

(پیر)

(پیر)

(پیر)

(پیر)

(نہیرم)

تاریخ مختصر محمد پادشاهان نور من سنة وقوع

- شاه جهان در شیر نورک مین دربار کیا ۱۰۴۹ هـ
 عیسایان پادشاهان انگلستان کامیاب هوا ۱۰۷۲ هـ
 شاه جهان در بلک تالیف ہوئی ۱۰۸۰ هـ
 شاه جهان دوم کو عهد مین امیر موری ذی بولور کیا ۱۰۹۵ هـ
 عیسایان مین ذی بولور و مسلمانان و کور کیا ۱۰۹۶ هـ
 هنری اول کو عهد مین شاهزاده ولیعزیز خرق ہو گیا ۱۱۰۲ هـ
 شاه انسلینون کو عهد مین شاهزادی صادق انگلستان مین وارد ہوئی ۱۱۳۹ هـ
 شاهزاده هنری انگلستان مین وارد ہووا ۱۱۵۳ هـ
 محاصره شهر جرینوی در عهد شاه ولیعزیز اول ۱۱۷۶ هـ
 جنگ ٹیچی ہوئی در عهد شاه هنری اول ۱۱۰۴ هـ
 جنگ جرینولی ۱۱۱۵ هـ
 جنگ انسلینون از عهد شاه ولیعزیز ۱۱۳۸ هـ
 جنگ ٹیچی ۱۱۴۱ هـ
 جنگ ٹیچی ۱۱۴۲ هـ
 محاصره اسکسٹر ۱۱۴۲ هـ

زمانہ
پادشاہانِ پلین پینٹ ورائنگستان از ۱۵۲۷ء تا ۱۶۸۵ء کل ۱۵۸ سال
۱۴ پادشاہ

اسلامی سلاطین پلین پینٹ

سنہ جلوس	
۱۵۲۷ء	ہنری دوم
۱۵۸۹ء	سچس ڈاؤل (پیر)
۱۵۹۹ء	جان (برادر)
۱۶۱۶ء	ہنری سوم (پیر)
۱۶۵۲ء	اڈورڈ اوّل (پیر)
۱۶۰۶ء	اڈورڈ دوم (پیر)
۱۶۲۵ء	اڈورڈ سوم (پیر)
۱۶۵۵ء	سچس ڈ دوم (نیر)

سوال مخ عظیمه عهده پادشاهان نورمن

- ۱ شاه ولیم اول در شیروردک مین دربار کیا ۱۰۰۰
 ۲ میلکم اول پادشاهان انگلستان کا مطیع هوا ۱۰۰۰
 ۳ د و مسدئی بک تالیف ہوئی ۱۰۰۰
 ۴ ولیم دوم کو عهده مین امیر موری فی بلوی کیا ۱۰۰۰
 ۵ جیسا تیون فی پهللا جهاد مسلمانو نشو کیا ۱۰۰۰
 ۶ هنری اول کو عهده مین شاهزاده ولیم غرق ہو گیا ۱۰۰۰
 ۷ شاه اسدینون کو عهده مین شاهزادی ماسا د انگلستان مین وارد ہوئی ۱۰۰۰
 ۸ شاهزاده هنری انگلستان مین وارد هوا ۱۰۰۰
 ۹ محاصره شهر جروردی در عهده شاه ولیم اول ۱۰۰۰
 ۱۰ جنگ ٹینی بری در عهده شاه هنری اول ۱۰۰۰
 ۱۱ جنگ جر نول ایضا ۱۰۰۰
 ۱۲ جنگ اسکنڈارد در عهده شاه اسدینون ۱۰۰۰
 ۱۳ جنگ ٹنکن ایضا ۱۰۰۰
 ۱۴ محاصره اکسفرڈ ایضا ۱۰۰۰

جب تک قوم نور من کی حکومت انگلستان میں رہی جب تک سکسن لوگ گویا قید رہے پس اسوجہ سے نہ اونھوں نے خود ترقی کی نہ اونکی زبان نے کچھ رونق پائی بلکہ فرانسیسی زبان سے ملکا ایک اور زبان پیدا ہوئی جسے ہم سمی سکسن (یعنی نیم سکسن) کہتے ہیں۔ یہ زبان مرکب شاہ جہان کو عمدتاً جاری ہی۔ جب سر ولیم منصور نے انگلستان کو فتح کیا سکسن زبان اور نور من زبان میں برابر جھگڑا رہا کبھی وہ اسپر غالب آجاتی تھی کبھی یہ اوسر مغلوب کر لیتی تھی۔ جس زمانہ میں فرمانِ مسیحی ممکنہ جارٹا جاری ہوا ان دونوں زبانوں میں پھر مقابلہ شروع ہوا آخر الامر سکسن زبان غالب آئی اور انگریزی جدید کے تین خمس محاورات والفاظ کا ماخذ یہی زبان ہے۔

انگلستان میں القاب خاندانی کا رسم بھی نور من لوگوں سے نکلا۔ ان القاب کے وجوہ مختلف ہیں صفات شخصی اکثر اسباب القاب ہو تو بہن مثلاً بعض شخص کا لقب بسبب اوسکی قوت و جسامت کے از قم اسٹرائنگ (یعنی قوی بازو) ہو گیا ہے بعض کا لقب بسبب بیاض شعر و اھیت صید (موسفید) ہو گیا ہے بعض کا لقب بسبب اوسکی تیزی چال کی کہ سوفٹ (تیز) ہو گیا ہے بہن اور پیشو بھی اکثر القاب کے سبب ہیں مثلاً اسمتھ (لہار) فاکن (بازو دار) ٹیلر (درزی) میلن (سپن ہارا)۔

راؤ نکھال لباس زُرد بھی قطع داری اور بھڑک مین اوس زمانہ کے
 بیع دارون کی نازک پوشاک سے کچھ کم نہ تھا۔

نور مین لوگوں کے زمانہ مین پادشاہان سکسن کے
 سکس کے سکس مین کچھ تھوڑا ہی سافرق ہوا اور کچھ تھوڑے سے سکس
 رنگوں کے انگلستان مین رائج ہوئے جن مین قہر کے جو اس زمانہ کے
 انگلستان اور سسپس کے برابر تھا اور سسپس جسکی مقدار و شلنگ
 رہہ سسپس بھی بڑے سکس تھے جس سکس کا نام زچن تھا اوسے
 سکون بھی کہتے تھے اور وہ سکس ملک اٹلی کا تھا اوسو مجاہدین
 ساسانی نے اوس ملک سولا کر انگلستان مین رائج کیا تھا۔

نور مین زبان مین ایسے الفاظ بہت تھے جو لڑائی اور
 بپاہگری اور قانون اور شکار سے علاقہ رکھتے تھے اور چونکہ خود
 و شاہ اور اہل دربار شاہی کی بھی زبان تھی لہذا گرجون اور کچھ یون
 و مرد رسون مین سب جگہ اوسکا استعمال ہونے لگا پانچ لکھا ہے
 اسکول کے لڑکے لاطینی کتابوں کا مطلب فرانسسیسی (یعنی نور مین)
 بان مین بیان کرتے تھے۔ اسی زمانہ مین ایک مرکبے بان بھی
 انگلستان مین پیدا ہوئی جسے لنگوا فرانکا کہتے ہیں اس زبان مین
 نور مین لوگ اپنر سکسن خدمتگارون اور رعایا سے کلام کرتے تھے۔

کہ کندھے پر ایک تبنور الٹا ہوا ایک چاندی کا جوشن بازو پر بندھا ہوا
ایک زنجیر گلے میں پڑی ہوتی اور اوس میں ایک مضراب بندھی ہوتی
مسخرے کی وضع یہ تھی کہ ایک چھوٹی سی ٹوپی پھنے ہوئے بہت سے
گھنٹے باندھے ہوئے رنگ برنگی کپڑے پھنے ہوئے اور جراب
ایک سرخ ایک زرد۔ بیت المقدس کے حاجی کی صورت یہ تھی کہ ایک
چھوٹی سی ٹوپی پہنی ہوئی ہو اور اس کے گرد بہت سے گھنٹے لگے ہوئے پاؤں میں
فقط کھڑاؤن جرابیں نڈار دھاتھ میں ایک جریب اور اس کے نیچے ایک
لوہے کی شام اور اوپر ایک خرے کی ٹھنی لگی ہوتی۔ مسکین غلام
کی یہ کیفیت تھی کہ بے صاف کیے ہوئے چمڑے کے کپڑے گلے میں
سور کی کھال کا جوتا پاؤں میں اوس میں ایک چمڑے کا تسمہ لگا ہوا وہ تسمہ
آدھی رات تک لپٹا ہوا گلے میں ایک پیتل کا پٹا پڑا ہوا اور اوس میں
اوس کے مالک کا نام کھدا ہوا۔ یہودی کی پوشاک میں ایک چھوٹی سی
زرد چوگوشیا ٹوپی دیکھنے کے قابل تھی۔ یہودی شاہ ولیعمر
منصوب کے عہد میں انگلستان میں آئے تھے اگرچہ اس عرصہ میں وہ دلیل
بھی ہوئے ہنس بھی گئے تھے بھی بہت لکن اڈورڈ اول کے زمانے
تک اپنی مہاجنی کیے ہی گئے۔ نورمن عورتیں اندر ریشمی کرتے
پھنتی تھیں اونپر ڈھیل ڈھیل بنی آستینوں کی جاموز میں تک
لٹکتے ہوئے۔ پادری لوگوں کا تعجبہ اجتہاد ایک دبیز خاتم طلائی تھی
۱۷ صفحہ کی انگہ تھی ۱۲۔

بہت ہتھتے۔ بڑے آدمیوں کے سونے کرکروں میں تو کچھ داسیات
کاٹ کے پلنگ وغیرہ بچھے بھی ہوتے تھے اور اونپر موٹے کپڑے
پلنگ پوشش بھی پڑے ہوتے تھے لکن غریبوں کو یہ بھی نصیب نہ
ہیچا رے بیل اور بھیڑ کے چمڑے ہی پر پڑھتے تھے۔

جس طرح نوںس من لوگوں نے کھانے قسم قسم کے ایجاد
اوسی طرح پوشاکین بھی نئی نئی طرح کی نکالیں اوس زمانے کے وضع داروں
کی یہ قطع تھی کہ دھاڑی خوب گھٹی ہوتی لہنی لہنی گھونگر داسے بال کندھوں
پر پڑے ہوئے ایک ٹیلا سا کرتا گھٹنوں تک پہنچتا ہوئے ایک کار چوبی
کر بند باندھے ہوئے اور اس سب پر ایک چھوٹا زرق برق لبادا حسین
بہت عمدہ حاشیہ اور بہت بھاری سنھری لچک لگا ہوا۔ ان لوگوں
کے جوئے بہت ہی عجیب قطع کی ہوتے تھے کچھ دنوں تک تو جوئے کو پیچے
و لہنی میٹڈھے کے سینک سے بلدار رہی بعد اوسکے اوسکے طول
ن ترقی ہوتی تو اسقدر ہوتی کہ پہنے والے ہو قرون نے سونے
چاندی کی زنجیروں سے اون سوسماروں کو گھٹنوں میں باندھنا
کیا۔ ان لوگوں کی ٹوپیاں چھوٹی چھوٹی ٹھنڈی کی ہوتی تھیں اور
لبے موزے بہت سے ڈورون سے نیچے کے کرتے تھیں
تھے۔ قوم نوںس من میں عجیب عجیب قسم کے لوگ تھے جسے
مائے کو اوضاع و اطوار خوب ظاہر ہوتی ہیں۔ بھات کر تیلہ تھے

فوس من لوگون نے استعمال کیا تھا اور یہ امر کہ فوس من لوگون نے
 انگلستان کی غذائیں بدل دیں خود انگریزی زبان سے ظاہر ہے کہ جتنے
 زندہ جانوروں کو نام ہیں مثلاً اکش (بیل) شیلپ (بھیر) کاف
 (چھڑا) پگ (سور) یہ سب سکسن زبان کے الفاظ ہیں لیکن ان
 جانوروں کے گوشتوں کے نام جو آج کل کھائے جاتے ہیں سب
 فوس من زبان کے ہیں مثلاً بیف (گای کا گوشت) فابن (دبڑی
 کا گوشت) ویل (خلوان کا گوشت)۔ اور من مانہ میں دعوتیں
 بڑے دھوم دھام سے ہوتی تھیں اور جو خدمتکار اونکا اہتمام کرتے
 اونھیں نسیورس کہتے تھے اور اونے بالادست اور خدمتکار
 تھے جنکی خدمت کا تذہ سفید عشی تھا۔ دسترخوان پر طرح طرح کو سالن
 اور رنکار کیے ہوئے جانوروں کے گوشت اور پکوان اور کئی قسم کی
 شیرمالین چنی جاتی تھیں۔ امرا و فوس من اور اوز ملکوں
 کی شرابیں پیتے تھے اور جب خوب چھک جاتے تھے تو ایک جام اور پیتے
 تھے جسے سلامتی کا جام کہتے تھے رہے غبار نشوونہ بیچارے اپنے ہی
 ملک کی نبی ہوئی شراب سے جی خوش کر لیتے تھے۔ اس زمانہ میں کھانے
 کے وقت تمذیب کا بہت لحاظ رہتا تھا اور جو شخص اسکا خیال نہ کرتا تھا
 ہنساجاتا تھا چنانچہ لکھا ہے کہ ایک مرتبہ سیکسن لوگون میں سے ایک
 شخص نے اہل فوس من کی محفل میں کھانا کھا کر وہاں سے ہاتھ پوچھا
 نہ بلایا کہ تری خشک ہو جاتی پس اہل محفل اس پر

ملکی ہوتی تھی کہ جب اوسے چھوڑ دیتے تھے تو دشمن کے آنے کی راہ
مطلق نہ رہتی تھی۔ تمام قلعے کے گرد ایک گھری خندق کھدی ہوتی تھی
اوس میں پانی بھرا رہتا تھا اور اوسکے اوپر ایک پل ہوتا تھا کہ جب چاہتے
تھے اوسے کھینچ لیتے تھے اور اوس پل کے ایک کنارے پر دشمن
کے روکنے کو واسطے ایک برج بنا ہوتا تھا۔ قلعہ کی متصل امیر قلعہ اور
اوسکی رعایا کے نوکروں کے مکانات اور دوکانیں ہوتی تھیں اور
لہار اور ٹہڑی اور چمڑے والے اور نان باقی اور قسائی اور درزی
اور اور بہت سے اہل حرفہ اوسیکر قریب رہتے تھے اور ان بیچاروں
نے اپنے جھوٹے قریب قریب اس واسطے ڈال لیے تھے کہ وہ زمانہ
بہت نازک تھا اور اکتھا رہنے میں حفاظت رہتی ہے پس اوس
زمانہ کا قلعہ قلعہ کا ہے کو ایک خاصا شہر تھا کہ اوسکے گرد ہزاروں
مکانات اور دوکانیں تھیں۔

اہل نور میں کی طرز معیشت سکسن لوگوں کے طریقہ سے
معتدل اور لطیف تھا۔ یہ لوگ (یعنی نور منس) فقط دو وقت
کھانا کھاتے تھے امر اور شرفارون کا کھانا نوبے کھاتے تھے اور رات
کھانا سہ پھر کو قریب چار پانچ بجے کے کھاتے تھے اور شب کو سونی سے
پیشتر بھی کچھ تھوڑا سا کھا لیتے تھے۔ اکثر عمدہ عمدہ گوشت جو آج کل
انگریز لوگوں کی میزوں پر رکھے جاتے ہیں انہیں سب سے پیشتر

کے دنوں میں مضبوط و محفوظ رہیں چنانچہ ان قلعوں کے آثارِ جلالت
 آثارِ اب تک انگلستان میں جا بجا موجود ہیں اور ان سے معلوم ہوتا ہے
 کہ ایسے ہی ایسے مستحکم قلعوں کے سبب سے اس زمانہ کے امیر خود بادشاہ
 سے اکثر مقابلہ کرتے تھے اور سرسبز ہوتے تھے۔ ان عمارات کسنہ کی
 خاص پہچان یہ ہے کہ انکی محرابیں گول ہیں بخلاف آج کل کی مکانات
 کے کہ اونکی محرابیں اُبھری ہوتی ہیں اور اونکو درپے گوتہ کی عمارت
 کی قطع پر نشتر نما ہوتے ہیں۔ ان مکانات قدیم میں سب سے زیادہ مستحکم
 و محفوظ ایک مربع برج ہوتا تھا جسکے گرد ایک دیوار بیس فٹ اونچی ہوتی
 تھی اور اس دیوار میں ایک فصیل اور بہت سی چھوٹی چھوٹی برجیاں
 ہوتی تھیں اور اس برج کی دیواروں کی گندگی دس فٹ ہوتی تھی
 اور اس میں پانچ درجے ہوتے تھے جنہیں سب سے نیچے کے درجے
 میں قیدی رہتے تھے اوپر کے درجے میں غلہ رہتا تھا اوپر
 اوپر کے درجے میں سپاہی رہتے تھے باقی رہے سب سو اوپر کے
 دو درجے سوا دن میں خود امیر اور اسکا اہل و عیال رہتا تھا اور
 اس برج کا دروازہ تیسرے درجے میں ہوتا تھا اور اس کے اندر ایک
 دور دار زمین بنا ہوتا تھا اور اس زمین کے بیچ بیچ میں ایک
 مضبوط پھانگ ہوتا تھا اس پھانگ کے اوپر دار بڑا
 دبیر تختہ لگا ہوتا تھا کہ جب چاہیے اسے ہٹا لیجیے جب چاہیے پھر
 چھوڑ دیجیے اور اس تختے کے سامنے ایک کل نو ہے کی دندانوں میں

خطاب ملکہ کشور حسن محبت باقی ماندہ معرکوں کی کار فرما و صدر نشین ہوتی تھی۔ دوسرے دن اکثر گھمسان لڑائی ہوتی تھی جسمیں ایک ایک گروہ پہلوانوں کا لڑتا تھا یہاں تک کہ پادشاہ یا کوئی بڑا تیس چھری سے اونہیں اشارہ کرتا تھا کہ بس ٹھہر جاؤ پس جو سردار اس جنگ مغلوبہ بین غالب آتا تھا وہ تمام گردوغبار میں اٹا ہوا کار فرمائے ہوئے یعنی ملکہ کشور حسن محبت کے حضور میں آکر جھک جاتا تھا اور وہ معشوقہ فتنہ ساز اپنے دست نازنین سے اوس عاشق جانناز کو تاج عزت سے سرفراز کرتی تھی۔ جب سردار لڑ چکے تھے تو بیچ قوم کے لوگ بازی کرتے تھے اور یہ کھیل یعنی تیر اندازی اور گتکہ بازی اور مینڈٹو لڑانا اونہیں بہت پسند تھے۔ اونکی گتکہ بازی ایک قسم کی بینٹی ہلاتھا اوسکی کیفیت یہ تھی کہ دو شخص دو کلڑیاں قریب دو فٹ کے لمبی بیچ سے پکڑتے تھے اور کہیں یہ اوسکو مارتا تھا وہ بچاتا تھا کبھی وہ اسکو مارتا تھا یہ دار خالی دیتا تھا کبھی دونوں ریتے تھے۔ اسی نیزہ بازی کے مشابہ اون لوگوں کی کشتی بھی تھی اور جس طرح سکسن لوگ مجرموں کی آزمائش آگ اور پانی سے کرتے تھے اوسے طرح یہ لوگ (یعنی نور من) مجرم کو لڑوا دیتے تھے کہ اگر یہ قصور دار ہوگا تو خدا خود اس سے سمجھ لے گا

نور من لوگ قلعے اس واسطے بنواتے تھے کہ لڑائی جھگڑو

الغلام لایسے اور ہر آمد دن سے زرو پے اور بشیر فیون کی بوجھار ہو جاتی تھی۔ اکھاڑہ کے بیچ میں سردارانِ مبارز طلبِ قدوم مخالف کے منتظر رہتے تھے اور جب یہ سردار میدانِ کارزار میں آتے تھے تو جسے اپنا نقطہ مقابل قرار دیتے تھے اس کی سپر سے اپنا نیزہ دوچار کرتے تھے اگر نیزہ سپر مخالف سے ملتا تھا تو شمشیر اُتار و نیزہ خو خوار سے کارزار درپیش ہوتا تھا اگر بائے سپر مقابل سے مقابل ہوتا تھا تو فقط کار سنائی اور ہنر آزمائی سلاحِ صلاح سے مد نظر ہوتی تھی۔ خدا نے قربا پر میدان کی دونوں جانب سے پہلوانانِ مل تیز زن زن گھوڑے اور اُڑاتے ہوئے بچو بیچ میں اگر اس زور ہو کر آتے تھے کہ دیکھنے والے دہشت میں آ جاتے تھے اگر یہ دونوں پہلوان برابر کے ہوتے تھے تو اشتد نیزہ بازی ہوتی تھی کہ ہر چیمون کے ٹکڑے اڑ جاتے تھے اور گھوڑے شل ہو کر پٹھون کے بجل گر پڑتے تھے لیکن اگر ایک نے دوسرے کو خود یا سپر پر خوب تاک کر ضرب لگائی تو یہ کینخت پہلوان چکر کر پشت زمین سے زمین پر گرتا تھا اور اس کے زخموں سے خون بہتا جاتا تھا اور بدن زرہ کے بوجھ سے چور ہو جاتا تھا یہ جان جو کھم کی لڑائی کہ نور من لوگوں کی دانست میں سما شائی لطیف و شغل دیندہ تھا اکثر دیاتین دن رھتی تھی اور پھلے دن جو پہلوان جیسر غالب آتا تھا اس کے گھوڑے اور ذرہ میں انعام میں پاتا تھا اور علاوہ اسکے جس امیر زادی کو وہ پسند کرتا تھا وہ نازین

بن حادث ہوا تھا۔ اس فرقہ کے لوگ ہنگام جنگ ذرہوں پر لنبی لنبی قبائین
 پہنتے تھے اور انکے دھننے کندھے پر ایک سفید کپڑے کی ہشت گوشہ صلیب
 لگی ہوتی تھی لیکن جب لڑائی ہوتی تھی تو فقط سفید کپڑے پہنتے تھے۔ جو لوگ
 جہاد کو جاتے تھے انکی علامت بھی صلیب مسیحی تھی انگریزوں کی صلیب
 سفید ہوتی تھی فرانسیس لوگوں کی سرخ اہل بلجیم کی سبز مردان جہنمی
 کی سیاہ اور اہل اٹلی کی زرد۔

نیزہ بازی اوس زمانہ کے امیرون اور سرداروں کا خاص شغل تھا۔
 جس مقام پر یہ شغل ہوتا تھا اوسے لسٹس کہتے تھے اوسکے گرد ایک
 چار دیواری کھینچی ہوتی تھی اور اندر اونچر اونچے برآمدے ہوتے تھے
 اونہیں امیر اور امیرزادیاں بیٹھتی تھیں اور باہر غریب تماشائیوں کے جمگٹے
 ہوتے تھے اور اکھاڑے کے دونوں جانب لڑنے والے سرداروں کے
 نیچے کھڑے ہوتے تھے اور ایک طرف لوہار اور سلاح ساز جنگی بڑی
 قدر و منزلت اوس زمانہ میں تھی ذرہوں وغیرہ مین کیلین ٹھوکتی
 تھے اور انکے ہتھوڑوں کی کھٹکھٹاہٹ دوزنک سنائی دیتی تھی
 جب یہ سامان ہو چکتا تھا تو جن سرداروں کی لڑائی بدی ہوتی تھی
 وہ چالاک گھوڑوں پر سوار اکھاڑے میں آتے تھے اور انکے آگے
 بہت سے نقیب صداے قہار سے انکے مرتبے ظاہر کرتے جاتے
 تھے جب نقیب خاموش ہوتے تھے تو ایک غل ہوتا تھا کہ انعام لائے

جو لڑائیوں میں مارے گئے تھے اونکی قبروں کے بیچ میں تنہا اور خاموش کھڑا رہتا تھا اور اون بہادروں کی مسلح گوبائیں نظر دیکھا کرتا تھا کہ یہی ہتھیار مجھے بھی ملیں گے۔ جب سردار اپنی تین خوب سجتا تھا تو از ستر پا غرق آہن ہوتا تھا اوسکی ذرہ فولاد کی ہوتی تھی جسکے پتر خوب مضبوط جڑے ہوتے تھے اوسکے نیچر وہ نرم چمڑے کے کپڑے پہنتا تھا اور اوسکے خود پر کلفی لگی ہوتی تھی اور ڈھال پر تین پھول اور ایک معرکہ بنا ہوتا تھا نیز اوسکا خاص آلہ جنگ تھا علاوہ اسکے وہ ایک چوڑی تلوار اور ایک خنجر بھی باندھتا تھا جسے رخنہ ظلم کے بدلے خنجرِ رحم کہتے تھے اس خنجر سے وہ دشمن نیم بسمل کو فوج کر ڈالتا تھا اور اکثر تبریا گرز بھی رکھتا تھا اگر ز ایک لکڑی کا سوٹا ہوتا تھا جسکے سرے پر ایک لوبہ کا لٹو موٹی موٹی کیلون سے جڑا ہوتا تھا۔ گرز چوبین پادریان فورس من کا بڑا محبوب آلہ جنگ تھا یہ پادری زرق برق زربون پر بڑے بڑے سیاہ جتے پہنکر میدان قتال میں جاتے تھے اور انکو اقسام و عہود مانع خون ریزی تھے لیکن مانع سرکوبی و مغز کئی مطلق نہ تھی۔ ٹمپلس سن ایک مشہور فرقہ جنگی راہبوں کا تھا جو ۱۱۵۰ء

یہ فرقہ اسلحہ و ہتھیاروں کا دوسرا نامہ میں جو عیسائی فلسطین یعنی بیت المقدس کی زیارت کو داخل ہوتے تھے انکی حمایت اور حفاظت کے لیے شہر اور شلیہ میں کھینکل یعنی مسجد خاص کے قریب ایک مکان میں کوہِ رایت یا کرتیہ چونکہ عبادت خانہ کو گزری یہ ٹمپلس کہتے ہیں اور یہ لوگ خاص بیت المقدس کو اپنی ہتھیاروں سے اندر ٹمپلس میں کھینکل کر تہذیب کو گزراؤں امین سے ایک فرقہ ہوا اور انکو ٹمپلس کہتے ہیں۔

پنے ماتحت لوگوں سے یہ اقرار لے لیتا تھا کہ تمہیں لڑائی میں
 ایک ہونا پڑے گا پس جب بادشاہ کو فوج کی ضرورت ہوتی تھی
 وہ امر کو طلب کرتا تھا اور امر شرفاء کو جمع کرتے تھے اور شرفاء
 ہی رعیت اور اور متعلقین کو لڑائی کے لیے جمع کرتے تھے پس
 سطح سے ہنگام جنگ ایک فوج عظیم عظیم بادشاہی کے گرد جمع ہوتی
 تھی۔ اس قانون کی وجہ سے امر کو بڑا اقتدار و اختیار حاصل تھا
 اور اکثر وہ بادشاہ سے منحرف ہو جاتے تھے اور ہمیشہ آپس میں لڑا
 کرتے تھے۔

سرداری کا درجہ اسی قانون فیوڈل سسٹم کی ایک
 فرع تھی۔ سرداری کی راہ سے بادشاہ اور فقیر برابر تھا اور دونوں
 کی تعلیم و تربیت ایک ہی طرح سے ہوتی تھی یعنی پہلے بادشاہ و فقیر
 دونوں امیرون کو خواص رہتے تھے بعد اوسکے اونکے صاحب ہو جاتے
 تھے بعد اسکے کہیں اونہیں سرداری کا درجہ حاصل ہوتا تھا اور
 تمغہ سرداری یہ ملتا تھا کہ اونکے جوتون میں سونے کے کانٹے لگا دیے
 جاتے تھے اور وہ سرداری کے عہد کرتے تھے۔ جو شخص درجہ سرداری
 پاتا تھا اسے کچھ رسوم کرنے پڑتے تھے منجملہ اونکے ایک رسم یہ تھا کہ
 جسدن وہ سردار ہونے کو ہوتا تھا اوسکی شب کو مطلق نہ سوتا تھا اور
 کسی تاریک گرجے میں چلا جاتا تھا اور وہاں بڑے بڑے بہادر

پانچم

طرز معاشرت قوم نور من

جب نور من لوگوں نے انگلستان کو فتح کیا تو وہاں بھی اپنے ملک کا قانون جاری کیا اور قانون کو فیوڈل سسٹم کہتے ہیں اور اس کا اثر اہل انگلستان پر اس نور من بادشاہ کے آخر عہد تک رہا جو بوسور تھ کی لڑائی میں مارا گیا۔ یہ سچ ہے کہ قبل فتح نور من کے بھی سکسن لوگوں میں ایسے ہی قانون کے کچھ آثار تھے لیکن اس ضابطہ کی تکمیل اور ممالک یورپ میں ہوتی خاص کر کے قوم نور من کے زمانہ میں۔ اس قانون (فیوڈل) کا نام لفظ فیوڈ سے مشتق ہے جس کا معنی پارہ زمین ہیں اس کی بڑی صفت یہ تھی کہ تمام ملک فوج کے قبضہ میں تھا یعنی اسامی مالکداری میں سرکار کو غلہ یا مویشی یا روپیہ دیتے تھے بلکہ کچھ تھوڑی سی یہ چیزیں دیتے تھے باقی جب سرکار کو کوئی لڑائی درپیش ہوتی تھی تو اپنے سرداروں کے ہمراہ بادشاہ کی طرف سے مفت لڑتے تھے۔ تمام ملک کا مالک بادشاہ تھا اور وہ بڑے بڑے ضلعوں کو دیدیتا تھا اور اپنے اپنے ضلعوں کو شرفار پر تقسیم کر دیتے تھے شرفار اپنی اپنے حصہ کا ٹھیکہ اسامیوں کو دیتے تھے لیکن ان جملہ مراتب میں افسر

میں اس باب میں نزاع ہوتی کہ وہ کہتے تھے کہ کلیسا و سینٹ انڈسریوز
 کے اسقف کی تقدیس کا ہمیں استحقاق ہے۔ بادشاہ فریجیال استقلال
 اپنے ملک کے پاور یون کی تائید کی ۱۶۲۷ء میں اوسنے انتقال کیا
 اور ڈیٹی ڈ اول اصغر اولاد میں لکھ کر کیمنوں بادشاہ ہوا۔ یہی بادشاہ
 جیمز کی لڑائی میں جسکا ذکر سابق میں ہوا شاہزادی ماری کی طرف سے
 لڑا تھا لیکن بس یہی لڑائی یہ لڑا۔ یہ بادشاہ زاہد و متقی اور بے شر تھا
 اسکے عہد میں اسکات لینڈ کے لوگوں نے زراعت اور تجارت
 اور صناعی میں بڑی ترقی کی۔ ایک دن لوگوں نے دیکھا کہ بادشاہ
 فرش خواب پر مرا پڑا ہے اور اوسکے ہاتھ اس طرح ایک دوسرے سے
 ملے ہیں کہ گویا دعا مانگ رہا ہے۔ یہ حادثہ ۱۶۲۵ء میں ہوا۔

پس اس طرح سے جبکہ سلاطین نورس سلطنت انگلستان پر
 قابض تھے بادشاہان سکسن سربراہی مملکت اسکات لینڈ
 تھے اور انکی سرکار روسا سکسن کی بڑی جاسے پناہ تھی کہ وہ اہل نورس
 کی اطاعت اپنی ذلت جانتے تھے۔ اسی خاندان شاہی سکسن سے
 وہ شاہزادی (یعنی دختر شاہ میلکو کیمنور) پیدا ہوئی جسکی شادی
 تھری اول بادشاہ انگلنڈ سے ہوئی اور اسی عقد کے سبب سے
 ان دونوں متضاد قوموں میں (یعنی اہل سکسن اور
 قوم نورس میں) اتحاد ہو گیا فقط

تھی اور چاندی اور سونے کی رکابیان اوسکے دسترخوان پر رکھی گئیں

اس زمانہ میں بادشاہان اسکاتلنڈ حکومت صوبہ کبیرلنڈ اور نور تھبرلنڈ کے مدعی ہوئے اور اس دعوے کی جستجو میں میلکم نے اپنی جان دی۔ اوسنے قلعہ انولٹ کا محاصرہ کیا اور اوسی حال میں سترہ عین مارا گیا۔

کیئمور کے بھائی ڈونلڈ بائین میں اور اوسکے بیٹے ڈنکن میں کہ ولد حلال نہ تھا چار برس تک سلطنت پر جھگڑا رہا۔ ڈونلڈ پہلے تو تخت سلطنت پر قابض ہو گیا لیکن تھوڑے ہی عرصہ کے بعد ڈنکن نے اوسے نکال دیا۔ اٹھارہ مہینے میں ڈنکن مارا گیا اور ڈونلڈ پھر بادشاہ ہو گیا لیکن ۱۲۹۷ء میں انگلستان کی فوج نے اس فاصب کنبہ سال کو تخت سے اٹھا دیا۔

ڈونلڈ کے بعد اڈگوپر میلکم کیئمور بادشاہ ہوا اور نو برس بائین و آسائش سلطنت کی۔

اڈگوپر کے بعد اوسکا بھائی الکنر ڈنڈسرا اول تخت نشین ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اس میں اور انگلستان کو یادریون

باب چہارم

حالات اسکات لینڈ در عہد سلاطین نورمن از سنہ ۱۰۵۴ء
تا سنہ ۱۲۵۴ء — ۹۷ سال — ۶ پاشاہ

اسما ر بادشاہان اسکات لینڈ	تاریخ جلوس
میلکم سوم	سنہ ۱۰۵۴ء
ڈونلڈ بین	سنہ ۱۰۹۳ء (برادر)
ڈکنن	سنہ ۱۰۹۴ء (پسر میلکم سوم)
ڈونلڈ بین	سنہ ۱۰۹۵ء (نوک پھرچین لیا)
اڈگر	سنہ ۱۰۹۷ء (پسر میلکم سوم)
الکزنڈر اول	سنہ ۱۰۹۷ء (برادر)
دیوڈ اول	سنہ ۱۱۵۳-۱۱۶۴ء (برادر کوچک)

میلکم سوم بادشاہ اسکات لینڈ کا لقب کینمور (یعنی
عظیم الراس - بڑسرا) تھا۔ دو برس بعد نورمنس کو انگلستان فتح کر کے
بادشاہ موصوف نے مارگروٹ شاہزادی سکسن و دختر شاہ
اڈگر اتھلنگ سے عقد کر لیا تھا۔ اس شاہزادی نور اسکات لینڈ
میں مذہب ہنر کی ترقی میں بڑی سعی کی اور اوسکی بدولت میلکم
کو وہ شان و شوکت حاصل ہوئی جو اسکے اجداد کو کبھی نصیب نہوتی

اسپین

..... الفونوزو ششم

شہنشاہان جرمنی سنہ وفات

..... لوٹھیر دوم
..... کونرڈ سوم
..... فرڈرک اول

پوپ

..... انوسینٹ دوم
..... سیلسٹن دوم
..... لیوشیس دوم
..... یوجینیس سوم
..... انسٹیشیس پنجم

جو اسکے باپ کی ذات خاص سے متعلق تھے ویسے جاتین اس صاحبہ کو ہنوز ایک سال بھی نہ گزرا تھا کہ بادشاہ اسٹیون نے انتقال کیا اور خاتواہ فیوئر شیم واقع ضلع کینٹ میں اپنی زوجہ اور بیٹی کو قریب دفن کیا گیا۔

بطاہر قویہ بادشاہ جبری اور چالاک اور مستقل المزاج اور دوست شفیق اور دشمن رحم دل تھا اور سب سے بحکم و ہر دباری پیش آتا تھا لکن چونکہ اسکے عہد میں خانگی لڑائیاں بہت ہوئیں لہذا ہم یہ نہیں کہتے کہ وہ ایسا تھا جیسا بادشاہوں کو ہونا چاہیے۔ یہ بادشاہ وراز قد اور قوی ہیکل اور شان دار تھا فقط

سلطانین معاصرین

اسکاٹ لینڈ
دیوڈ اول سنہ وفات
میلکم چارم ۱۱۵۳

فرانس

لوی ششم سنہ وفات
لوی ہفتم ۱۱۵۳

سواروں کو سفید کپڑے پہنوائے تاکہ اسٹیون کے پھرے کے
لوگ اونہیں نہ روکین اور اونہیں ہمراہ لیکر اوس برفستان میں بجاگی
اور دریائے ٹیمس سے جو بسبب برف کے منجمد ہو گیا تھا بے کشتی عبور
کر کے شہر و النکفرڈ میں پونچھی۔ بعد اسکے شاہزادی ماڈ چار برس
اور انگلستان میں ٹھہری اور اوسکی حکومت نصف حصہ مغربی ملک
مذکور میں رہی اور گلو سٹر اوسکا دار الحکومت رہا بعد اوسکو نور منڈی
کو چلی گئی اسکی وجہ یہ ہوئی کہ اوسکے بڑے معین و مددگار یعنی مایلو
رئیس ٹھیکر فرڈ اور رابرٹ رئیس گلو سٹر مر گئے تھے۔

اس عرصہ میں ملکہ ماڈ کا بیٹا ہنری جوان ہوا اور شہر
کسلائی میں اوسکے چچا ڈیوڈ نے اوسے درجہ امارت عنایت
کیا۔ بعد اوسکے باپ کی وفات کے نور منڈی اور انجو کی
ریاستیں اوسے ملین اور چونکہ اوسنے الینور رئیس راوی پو پو و
زوجہ مطلقہ شاہ فرانس سے شادی کر لی تھی لہذا ریاست اکوٹین بھی اوسکو قبضہ میں
آگئی اور اسی عقد کی وجہ سے اوس فرانس میں اقتدار حاصل ہوا اور اوسو انگلستان پر حملہ
کیا تاکہ اپنی ناناکی سلطنت اسٹیون و چیمین لکن اسٹیون کو بڑے بیٹے
یوسٹیس کمر فر لڑائی موقوف رہی اور شہر و پنچسٹون میں بادشاہ اور شاہزادہ
معاہدہ ہو گیا۔ شرط معاہدہ یہ تھی کہ بعد وفات اسٹیون سلطنت انگلستان ہنری
کو ملے اور بادشاہ کے بیٹے ولیم کو ریاست بولون اور اوسو بجات

نہ دیکھتا اور ایک مکان بھی آباد نہ پاتا۔ پچھلے تو شاہزادی مسکاڈ
 کامیاب ہوئی اور لینکن کی لڑائی میں شاہ اسٹیون اسقدر لڑا کہ اسکی
 تلوار اور تبر پر زے پر زے ہو گئے اور ایک پتھر اسے دھکا چسکا۔
 سے وہ زمین پر گر پڑا اور فوج مخالف نے اسے قید کر لیا اور بہت
 بھاری بیڑیاں پہنا کر بسٹل کیسل کے عجیب میں مقید کیا اور
 اسکی زوجہ مینڈا ریس راوی بولون ضلع کینٹ میں چلی گئی
 پاریون نے بھی اب شاہزادی ماڈ کی سلطنت قبول کی لیکن اسکی
 عجیب و غرور سے جو لوگ اسے بڑے سرگرم ناصر و معین تھے وہ بھی
 الگ ہو گئے۔ اہل کینٹ نے اسٹیون کی طرف سے بلوے کیا
 اور لندن میں گھس آئے جب ماڈنی اہل شہر کے گھنٹوں کی آواز اور
 ان کے نعرے سنے تو اس پر ایسا خوف طاری ہوا کہ گھوڑے پر سوار ہو کر
 اکسفرڈ کو بھاگ گئی بعد اس کے اس نے شہر و نیچسٹر پر حملہ کیا
 لیکن شکست کھاتی اور اسکا بھائی راجیٹ گرفتار ہو گیا بس اس
 شکست سے وہ بالکل برباد ہو گئی اور اسٹیون جو تیس گلو سٹر
 کے عوض مین رہا کر دیا گیا تھا پھر سریراے مملکت انگلستان ہوا۔
 لیکن شاہزادی ماڈ اکسفرڈ میں لڑا کی اور اسٹیون نے اس کا
 محاصرہ کیا۔ شاہزادی مذکورہ قریب نصف فصل سہرا تک محاصرہ
 کوروکے رہی باہر امید کہ سردی کی شدت سے اسٹیون محاصرہ
 سے باز آئے گا لیکن قحط سے ناچار ہو کر اس نے قلعہ چھوڑ دیا اور مین

اور دوسری سال کی شروع میں دونوں بادشاہوں میں مصالحوں ہو گئیں۔
تمام صوبہ نفوس تھمبہ لنڈ سوار شہر پیسہ اور نیو کیسل
کے بادشاہ اسکاٹ لنڈ کے بیٹے ہنری کو دیدیا گیا اب سنے
پانچ امیر اپنے ملک کے بطور یرغمال کے شاہ اسٹیون کے حوالے
کئے۔

اس معرکہ کے تھوڑی ہی مدت کے بعد شاہزادی صاڈ
انگلستان کے جنوبی کنارے پر وارد ہوئی اور اسکے ہمراہ رکاب
ایک سے چالیس سردار تھے پہلے تو وہ قلعہ آرنڈل واقع ضلع
سٹینکس میں تھی بعد اسکے اسٹیون نے بہت مردانہ بہادری
حکیمانہ اور شہر ہو سٹل میں چلے آنے کی اجازت دی جہاں
اوسکا سو تیار ہوائی رابوٹ رئیس گلو بسٹل رہتا تھا۔ اب خود
انگلستان کے بادشاہ اور پادشاہزادی میں لڑائی شروع ہوئی۔
اوس ملک کے رئیس جو اپنے مستحق قلعوں میں مثل بادشاہوں کے
رہتے تھے اس لڑائی کو چھکے دیکھا گئے اور کسی فریق کو شریک نہ ہو
اور اوتھوں نے بکمال ہیرحمی رعایا کو لوٹ لیا اور قید کر لیا اور
بڑی بڑی تکلیفیں پہنچائیں اس ظلم کا نتیجہ یہ ہوا کہ لوگوں
نے تجارت اور زراعت چھوڑ دی اور بعض ضلعوں کو تو کیفیت
ہو گئی کہ اگر کوئی شخص اون میں دن بھر بھرتا تو ایک کھیت بھی مزدور

ہاتھ پکڑے ہوئے لڑائی پر تے ہوئے تھے اور قسم کھا چکے تھے
 کہ یا آج فتح کریں گے یا مصر جا تین گے پس اونہوں نے حق تعالیٰ سے
 نصرت کی دعا مانگی اور مستعد کارزار ہوئے۔ اسکاٹ لینڈ کی
 فوج نصرے مارتی ہوئی انگریزی لشکر پر ٹوٹ پڑی اور آگے کے
 لوگوں کو پس پا کر دیا اور سین ویاں کی فوج بھی منتشر و مغلوب ہوئی
 لیکن علم کو گرد انگریزی سوار برابر برچھیاں تانے کھڑے رہے۔
 فوج سکسن کی تیر اندازوں نے تیروں کا منہ برسوا یا اس باران
 تیر میں اسکاٹ لینڈ کے بجا ورون نے چار گھنٹہ تلوار کی اور چاہا
 کہ دشمن کی صفیں چیر کر گھس جا تین لیکن اونہوں نے ناحق اپنے
 تین ہلکان کیا انگریزی فوج نے دھوین اڑا دیے آخر نشان اثر و
 شجاعان اسکاٹ لینڈ خون آلود و وریدہ پرچم و سترگون (مثل
 باد صرصر) اوس میدان پر خطر سے روانہ ہوا اور اسی کیفیت سے وہ
 فوج جڑا رہی رہو بفرار ہوئی جو بعد طلوع آفتاب زیر پرچم رایت عالتاب
 (مانند صبا) عازم میدان و غاہوتی تھی۔ اسکاٹ لینڈ کو لوگ
 باڑا ہزار سے زیادہ کام آئے۔ ڈیوڈ نے اپنے لشکر پریشان کو
 شہر کی لائیل میں فراہم کیا اور تیسرے دن اوسکاٹ لینڈ ہنری
 بھی اوستے آکر ملا جو اپنے تین انگریزی سردار بنا کر فوج کرچھے پیچھے
 چلا گیا تھا اور بعد اوسکے کسی جنگل میں بھاگ گیا تھا۔ لیکن باوجود
 اس شکست کے اسکاٹ لینڈ کے بادشاہ نے ہمت نہ ہاری

اور روسا کو اختیار دیا جائے گا کہ اپنے جنگلوں میں شکار کھیلین اور
اپنے علاقوں میں اور قلعے بنوائیں۔ اسٹیون کی ان عنایات سے
بہت سے پادری اور رئیس اوستے موافق ہو گئے لیکن آخر کی شوق
کا نتیجہ سیرج یہ ہوا کہ سارے انگلستان میں ایک ستے چھبیس قلعے
علاوہ قلعہ ہائے سابق کے بنے اور ان قلعوں میں امرار غدار
مطلق العنان رہا کرتے تھے اور لوگوں کا مال و اسباب لوٹ لیا کرتے
تھے اور اکثر فوج لیکر خود بادشاہ کا مقابلہ کرتے تھے۔

سب سے پیشتر ڈیوڈ شاہ اسکات لینڈ و شاہزادی
مآڈ کی طرف سے تلوار کھینچی اور ایک برس میں تین مرتبہ بحال ہرچی
نور تھمبس لینڈ کو غارت و تاراج کیا اس واسطے کہ اس صوبہ کو
وہ اپنا سمجھتا تھا۔ تیسرے حملہ میں یہ غارت گری صلیع یورک میں پونہچا
لکن جان تمام نو تھمبس پر روسا شمالی اور اوکی رعایا نے اس کا مقابلہ
کیا ان لوگوں کو تھمبس اسقف یورک نے جنگ پر آمادہ کیا
تھا۔ اسی مقام پر وہ لڑائی ہوئی جسے جھنڈے کی لڑائی کہتے ہیں
انگریزی فوج کو جہازوں میں ایک جہاز کا مستول سب سے بلند تھا اور سپرین اولیاء
سکسن کو جھنڈے پر اور اوکی چوٹی پر ایک صلیب سیڑھی اور ایک چاندی کا صندوق
جس میں تیسہ عشاء مقدس ہوئی تھا نصب تھا۔ سردار ان فوج انگریزی ایک دوسرے کا

۱۱۳۵
۱۱۳۶
۱۱۳۷
۱۱۳۸
۱۱۳۹
۱۱۴۰
۱۱۴۱
۱۱۴۲
۱۱۴۳
۱۱۴۴
۱۱۴۵
۱۱۴۶
۱۱۴۷
۱۱۴۸
۱۱۴۹
۱۱۵۰
۱۱۵۱
۱۱۵۲
۱۱۵۳
۱۱۵۴
۱۱۵۵
۱۱۵۶
۱۱۵۷
۱۱۵۸
۱۱۵۹
۱۱۶۰
۱۱۶۱
۱۱۶۲
۱۱۶۳
۱۱۶۴
۱۱۶۵
۱۱۶۶
۱۱۶۷
۱۱۶۸
۱۱۶۹
۱۱۷۰
۱۱۷۱
۱۱۷۲
۱۱۷۳
۱۱۷۴
۱۱۷۵
۱۱۷۶
۱۱۷۷
۱۱۷۸
۱۱۷۹
۱۱۸۰
۱۱۸۱
۱۱۸۲
۱۱۸۳
۱۱۸۴
۱۱۸۵
۱۱۸۶
۱۱۸۷
۱۱۸۸
۱۱۸۹
۱۱۹۰
۱۱۹۱
۱۱۹۲
۱۱۹۳
۱۱۹۴
۱۱۹۵
۱۱۹۶
۱۱۹۷
۱۱۹۸
۱۱۹۹
۱۲۰۰
۱۲۰۱
۱۲۰۲
۱۲۰۳
۱۲۰۴
۱۲۰۵
۱۲۰۶
۱۲۰۷
۱۲۰۸
۱۲۰۹
۱۲۱۰
۱۲۱۱
۱۲۱۲
۱۲۱۳
۱۲۱۴
۱۲۱۵
۱۲۱۶
۱۲۱۷
۱۲۱۸
۱۲۱۹
۱۲۲۰
۱۲۲۱
۱۲۲۲
۱۲۲۳
۱۲۲۴
۱۲۲۵
۱۲۲۶
۱۲۲۷
۱۲۲۸
۱۲۲۹
۱۲۳۰
۱۲۳۱
۱۲۳۲
۱۲۳۳
۱۲۳۴
۱۲۳۵
۱۲۳۶
۱۲۳۷
۱۲۳۸
۱۲۳۹
۱۲۴۰
۱۲۴۱
۱۲۴۲
۱۲۴۳
۱۲۴۴
۱۲۴۵
۱۲۴۶
۱۲۴۷
۱۲۴۸
۱۲۴۹
۱۲۵۰
۱۲۵۱
۱۲۵۲
۱۲۵۳
۱۲۵۴
۱۲۵۵
۱۲۵۶
۱۲۵۷
۱۲۵۸
۱۲۵۹
۱۲۶۰
۱۲۶۱
۱۲۶۲
۱۲۶۳
۱۲۶۴
۱۲۶۵
۱۲۶۶
۱۲۶۷
۱۲۶۸
۱۲۶۹
۱۲۷۰
۱۲۷۱
۱۲۷۲
۱۲۷۳
۱۲۷۴
۱۲۷۵
۱۲۷۶
۱۲۷۷
۱۲۷۸
۱۲۷۹
۱۲۸۰
۱۲۸۱
۱۲۸۲
۱۲۸۳
۱۲۸۴
۱۲۸۵
۱۲۸۶
۱۲۸۷
۱۲۸۸
۱۲۸۹
۱۲۹۰
۱۲۹۱
۱۲۹۲
۱۲۹۳
۱۲۹۴
۱۲۹۵
۱۲۹۶
۱۲۹۷
۱۲۹۸
۱۲۹۹
۱۳۰۰
۱۳۰۱
۱۳۰۲
۱۳۰۳
۱۳۰۴
۱۳۰۵
۱۳۰۶
۱۳۰۷
۱۳۰۸
۱۳۰۹
۱۳۱۰
۱۳۱۱
۱۳۱۲
۱۳۱۳
۱۳۱۴
۱۳۱۵
۱۳۱۶
۱۳۱۷
۱۳۱۸
۱۳۱۹
۱۳۲۰
۱۳۲۱
۱۳۲۲
۱۳۲۳
۱۳۲۴
۱۳۲۵
۱۳۲۶
۱۳۲۷
۱۳۲۸
۱۳۲۹
۱۳۳۰
۱۳۳۱
۱۳۳۲
۱۳۳۳
۱۳۳۴
۱۳۳۵
۱۳۳۶
۱۳۳۷
۱۳۳۸
۱۳۳۹
۱۳۴۰
۱۳۴۱
۱۳۴۲
۱۳۴۳
۱۳۴۴
۱۳۴۵
۱۳۴۶
۱۳۴۷
۱۳۴۸
۱۳۴۹
۱۳۵۰
۱۳۵۱
۱۳۵۲
۱۳۵۳
۱۳۵۴
۱۳۵۵
۱۳۵۶
۱۳۵۷
۱۳۵۸
۱۳۵۹
۱۳۶۰
۱۳۶۱
۱۳۶۲
۱۳۶۳
۱۳۶۴
۱۳۶۵
۱۳۶۶
۱۳۶۷
۱۳۶۸
۱۳۶۹
۱۳۷۰
۱۳۷۱
۱۳۷۲
۱۳۷۳
۱۳۷۴
۱۳۷۵
۱۳۷۶
۱۳۷۷
۱۳۷۸
۱۳۷۹
۱۳۸۰
۱۳۸۱
۱۳۸۲
۱۳۸۳
۱۳۸۴
۱۳۸۵
۱۳۸۶
۱۳۸۷
۱۳۸۸
۱۳۸۹
۱۳۹۰
۱۳۹۱
۱۳۹۲
۱۳۹۳
۱۳۹۴
۱۳۹۵
۱۳۹۶
۱۳۹۷
۱۳۹۸
۱۳۹۹
۱۴۰۰
۱۴۰۱
۱۴۰۲
۱۴۰۳
۱۴۰۴
۱۴۰۵
۱۴۰۶
۱۴۰۷
۱۴۰۸
۱۴۰۹
۱۴۱۰
۱۴۱۱
۱۴۱۲
۱۴۱۳
۱۴۱۴
۱۴۱۵
۱۴۱۶
۱۴۱۷
۱۴۱۸
۱۴۱۹
۱۴۲۰
۱۴۲۱
۱۴۲۲
۱۴۲۳
۱۴۲۴
۱۴۲۵
۱۴۲۶
۱۴۲۷
۱۴۲۸
۱۴۲۹
۱۴۳۰
۱۴۳۱
۱۴۳۲
۱۴۳۳
۱۴۳۴
۱۴۳۵
۱۴۳۶
۱۴۳۷
۱۴۳۸
۱۴۳۹
۱۴۴۰
۱۴۴۱
۱۴۴۲
۱۴۴۳
۱۴۴۴
۱۴۴۵
۱۴۴۶
۱۴۴۷
۱۴۴۸
۱۴۴۹
۱۴۵۰
۱۴۵۱
۱۴۵۲
۱۴۵۳
۱۴۵۴
۱۴۵۵
۱۴۵۶
۱۴۵۷
۱۴۵۸
۱۴۵۹
۱۴۶۰
۱۴۶۱
۱۴۶۲
۱۴۶۳
۱۴۶۴
۱۴۶۵
۱۴۶۶
۱۴۶۷
۱۴۶۸
۱۴۶۹
۱۴۷۰
۱۴۷۱
۱۴۷۲
۱۴۷۳
۱۴۷۴
۱۴۷۵
۱۴۷۶
۱۴۷۷
۱۴۷۸
۱۴۷۹
۱۴۸۰
۱۴۸۱
۱۴۸۲
۱۴۸۳
۱۴۸۴
۱۴۸۵
۱۴۸۶
۱۴۸۷
۱۴۸۸
۱۴۸۹
۱۴۹۰
۱۴۹۱
۱۴۹۲
۱۴۹۳
۱۴۹۴
۱۴۹۵
۱۴۹۶
۱۴۹۷
۱۴۹۸
۱۴۹۹
۱۵۰۰
۱۵۰۱
۱۵۰۲
۱۵۰۳
۱۵۰۴
۱۵۰۵
۱۵۰۶
۱۵۰۷
۱۵۰۸
۱۵۰۹
۱۵۱۰
۱۵۱۱
۱۵۱۲
۱۵۱۳
۱۵۱۴
۱۵۱۵
۱۵۱۶
۱۵۱۷
۱۵۱۸
۱۵۱۹
۱۵۲۰
۱۵۲۱
۱۵۲۲
۱۵۲۳
۱۵۲۴
۱۵۲۵
۱۵۲۶
۱۵۲۷
۱۵۲۸
۱۵۲۹
۱۵۳۰
۱۵۳۱
۱۵۳۲
۱۵۳۳
۱۵۳۴
۱۵۳۵
۱۵۳۶
۱۵۳۷
۱۵۳۸
۱۵۳۹
۱۵۴۰
۱۵۴۱
۱۵۴۲
۱۵۴۳
۱۵۴۴
۱۵۴۵
۱۵۴۶
۱۵۴۷
۱۵۴۸
۱۵۴۹
۱۵۵۰
۱۵۵۱
۱۵۵۲
۱۵۵۳
۱۵۵۴
۱۵۵۵
۱۵۵۶
۱۵۵۷
۱۵۵۸
۱۵۵۹
۱۵۶۰
۱۵۶۱
۱۵۶۲
۱۵۶۳
۱۵۶۴
۱۵۶۵
۱۵۶۶
۱۵۶۷
۱۵۶۸
۱۵۶۹
۱۵۷۰
۱۵۷۱
۱۵۷۲
۱۵۷۳
۱۵۷۴
۱۵۷۵
۱۵۷۶
۱۵۷۷
۱۵۷۸
۱۵۷۹
۱۵۸۰
۱۵۸۱
۱۵۸۲
۱۵۸۳
۱۵۸۴
۱۵۸۵
۱۵۸۶
۱۵۸۷
۱۵۸۸
۱۵۸۹
۱۵۹۰
۱۵۹۱
۱۵۹۲
۱۵۹۳
۱۵۹۴
۱۵۹۵
۱۵۹۶
۱۵۹۷
۱۵۹۸
۱۵۹۹
۱۶۰۰
۱۶۰۱
۱۶۰۲
۱۶۰۳
۱۶۰۴
۱۶۰۵
۱۶۰۶
۱۶۰۷
۱۶۰۸
۱۶۰۹
۱۶۱۰
۱۶۱۱
۱۶۱۲
۱۶۱۳
۱۶۱۴
۱۶۱۵
۱۶۱۶
۱۶۱۷
۱۶۱۸
۱۶۱۹
۱۶۲۰
۱۶۲۱
۱۶۲۲
۱۶۲۳
۱۶۲۴
۱۶۲۵
۱۶۲۶
۱۶۲۷
۱۶۲۸
۱۶۲۹
۱۶۳۰
۱۶۳۱
۱۶۳۲
۱۶۳۳
۱۶۳۴
۱۶۳۵
۱۶۳۶
۱۶۳۷
۱۶۳۸
۱۶۳۹
۱۶۴۰
۱۶۴۱
۱۶۴۲
۱۶۴۳
۱۶۴۴
۱۶۴۵
۱۶۴۶
۱۶۴۷
۱۶۴۸
۱۶۴۹
۱۶۵۰
۱۶۵۱
۱۶۵۲
۱۶۵۳
۱۶۵۴
۱۶۵۵
۱۶۵۶
۱۶۵۷
۱۶۵۸
۱۶۵۹
۱۶۶۰
۱۶۶۱
۱۶۶۲
۱۶۶۳
۱۶۶۴
۱۶۶۵
۱۶۶۶
۱۶۶۷
۱۶۶۸
۱۶۶۹
۱۶۷۰
۱۶۷۱
۱۶۷۲
۱۶۷۳
۱۶۷۴
۱۶۷۵
۱۶۷۶
۱۶۷۷
۱۶۷۸
۱۶۷۹
۱۶۸۰
۱۶۸۱
۱۶۸۲
۱۶۸۳
۱۶۸۴
۱۶۸۵
۱۶۸۶
۱۶۸۷
۱۶۸۸
۱۶۸۹
۱۶۹۰
۱۶۹۱
۱۶۹۲
۱۶۹۳
۱۶۹۴
۱۶۹۵
۱۶۹۶
۱۶۹۷
۱۶۹۸
۱۶۹۹
۱۷۰۰
۱۷۰۱
۱۷۰۲
۱۷۰۳
۱۷۰۴
۱۷۰۵
۱۷۰۶
۱۷۰۷
۱۷۰۸
۱۷۰۹
۱۷۱۰
۱۷۱۱
۱۷۱۲
۱۷۱۳
۱۷۱۴
۱۷۱۵
۱۷۱۶
۱۷۱۷
۱۷۱۸
۱۷۱۹
۱۷۲۰
۱۷۲۱
۱۷۲۲
۱۷۲۳
۱۷۲۴
۱۷۲۵
۱۷۲۶
۱۷۲۷
۱۷۲۸
۱۷۲۹
۱۷۳۰
۱۷۳۱
۱۷۳۲
۱۷۳۳
۱۷۳۴
۱۷۳۵
۱۷۳۶
۱۷۳۷
۱۷۳۸
۱۷۳۹
۱۷۴۰
۱۷۴۱
۱۷۴۲
۱۷۴۳
۱۷۴۴
۱۷۴۵
۱۷۴۶
۱۷۴۷
۱۷۴۸
۱۷۴۹
۱۷۵۰
۱۷۵۱
۱۷۵۲
۱۷۵۳
۱۷۵۴
۱۷۵۵
۱۷۵۶
۱۷۵۷
۱۷۵۸
۱۷۵۹
۱۷۶۰
۱۷۶۱
۱۷۶۲
۱۷۶۳
۱۷۶۴
۱۷۶۵
۱۷۶۶
۱۷۶۷
۱۷۶۸
۱۷۶۹
۱۷۷۰
۱۷۷۱
۱۷۷۲
۱۷۷۳
۱۷۷۴
۱۷۷۵
۱۷۷۶
۱۷۷۷
۱۷۷۸
۱۷۷۹
۱۷۸۰
۱۷۸۱
۱۷۸۲
۱۷۸۳
۱۷۸۴
۱۷۸۵
۱۷۸۶
۱۷۸۷
۱۷۸۸
۱۷۸۹
۱۷۹۰
۱۷۹۱
۱۷۹۲
۱۷۹۳
۱۷۹۴
۱۷۹۵
۱۷۹۶
۱۷۹۷
۱۷۹۸
۱۷۹۹
۱۸۰۰
۱۸۰۱
۱۸۰۲
۱۸۰۳
۱۸۰۴
۱۸۰۵
۱۸۰۶
۱۸۰۷
۱۸۰۸
۱۸۰۹
۱۸۱۰
۱۸۱۱
۱۸۱۲
۱۸۱۳
۱۸۱۴
۱۸۱۵
۱۸۱۶
۱۸۱۷
۱۸۱۸
۱۸۱۹
۱۸۲۰
۱۸۲۱
۱۸۲۲
۱۸۲۳
۱۸۲۴
۱۸۲۵
۱۸۲۶
۱۸۲۷
۱۸۲۸
۱۸۲۹
۱۸۳۰
۱۸۳۱
۱۸۳۲
۱۸۳۳
۱۸۳۴
۱۸۳۵
۱۸۳۶
۱۸۳۷
۱۸۳۸
۱۸۳۹
۱۸۴۰
۱۸۴۱
۱۸۴۲
۱۸۴۳
۱۸۴۴
۱۸۴۵
۱۸۴۶
۱۸۴۷
۱۸۴۸
۱۸۴۹
۱۸۵۰
۱۸۵۱
۱۸۵۲
۱۸۵۳
۱۸۵۴
۱۸۵۵
۱۸۵۶
۱۸۵۷
۱۸۵۸
۱۸۵۹
۱۸۶۰
۱۸۶۱
۱۸۶۲
۱۸۶۳
۱۸۶۴
۱۸۶۵
۱۸۶۶
۱۸۶۷
۱۸۶۸
۱۸۶۹
۱۸۷۰
۱۸۷۱
۱۸۷۲
۱۸۷۳
۱۸۷۴
۱۸۷۵
۱۸۷۶
۱۸۷۷
۱۸۷۸
۱۸۷۹
۱۸۸۰
۱۸۸۱
۱۸۸۲
۱۸۸۳
۱۸۸۴
۱۸۸۵
۱۸۸۶
۱۸۸۷
۱۸۸۸
۱۸۸۹
۱۸۹۰
۱۸۹۱
۱۸۹۲
۱۸۹۳
۱۸۹۴
۱۸۹۵
۱۸۹۶
۱۸۹۷
۱۸۹۸
۱۸۹۹
۱۹۰۰
۱۹۰۱
۱۹۰۲
۱۹۰۳
۱۹۰۴
۱۹۰۵
۱۹۰۶
۱۹۰۷
۱۹۰۸
۱۹۰۹
۱۹۱۰
۱۹۱۱
۱۹۱۲
۱۹۱۳
۱۹۱۴
۱۹۱۵
۱۹۱۶
۱۹۱۷
۱۹۱۸
۱۹۱۹
۱۹۲۰
۱۹۲۱
۱۹۲۲
۱۹۲۳
۱۹۲۴
۱۹۲۵
۱۹۲۶
۱۹۲۷
۱۹۲۸
۱۹۲۹
۱۹۳۰
۱۹۳۱
۱۹۳۲
۱۹۳۳
۱۹۳۴
۱۹۳۵
۱۹۳۶
۱۹۳۷
۱۹۳۸
۱۹۳۹
۱۹۴۰
۱۹۴۱
۱۹۴۲
۱۹۴۳
۱۹۴۴
۱۹۴۵
۱۹۴۶
۱۹۴۷
۱۹۴۸
۱۹۴۹
۱۹۵۰
۱۹۵۱
۱۹۵۲
۱۹۵۳
۱۹۵۴
۱۹۵۵
۱۹۵۶
۱۹۵۷
۱۹۵۸
۱۹۵۹
۱۹۶۰
۱۹۶۱
۱۹۶۲
۱۹۶۳
۱۹۶۴
۱۹۶۵
۱۹۶۶
۱۹۶۷
۱۹۶۸
۱۹۶۹
۱۹۷۰
۱۹۷۱
۱۹۷۲
۱۹۷۳
۱۹۷۴
۱۹۷۵
۱۹۷۶
۱۹۷۷
۱۹۷۸
۱۹۷۹
۱۹۸۰
۱۹۸۱
۱۹۸۲
۱۹۸۳
۱۹۸۴
۱۹۸۵
۱۹۸۶
۱۹۸۷
۱۹۸۸
۱۹۸۹
۱۹۹۰
۱۹۹۱
۱۹۹۲
۱۹۹۳
۱۹۹۴
۱۹۹۵
۱۹۹۶
۱۹۹۷
۱۹۹۸
۱۹۹۹
۲۰۰۰
۲۰۰۱
۲۰۰۲
۲۰۰۳
۲۰۰۴
۲۰۰۵
۲۰۰۶
۲۰۰۷
۲۰۰۸
۲۰۰۹
۲۰۱۰
۲۰۱۱
۲۰۱۲
۲۰۱۳
۲۰۱۴
۲۰۱۵
۲۰۱۶
۲۰۱۷
۲۰۱۸
۲۰۱۹
۲۰۲۰
۲۰۲۱
۲۰۲۲
۲۰۲۳
۲۰۲۴
۲۰۲۵
۲۰۲۶
۲۰۲۷
۲۰۲۸
۲۰۲۹
۲۰۳۰
۲۰۳۱
۲۰۳۲
۲۰۳۳
۲۰۳۴
۲۰۳۵
۲۰۳۶
۲۰۳۷
۲۰۳۸
۲۰۳۹
۲۰۴۰
۲۰۴۱
۲۰۴۲
۲۰۴۳
۲۰۴۴
۲۰۴۵
۲۰۴۶
۲۰۴۷
۲۰۴۸
۲۰۴۹
۲۰۵۰
۲۰۵۱
۲۰۵۲
۲۰۵۳
۲۰۵۴
۲۰۵۵
۲۰۵۶
۲۰۵۷
۲۰۵۸
۲۰۵۹
۲۰۶۰
۲۰۶۱
۲۰۶۲
۲۰۶۳
۲۰۶۴
۲۰۶۵
۲۰۶۶
۲۰۶۷
۲۰۶۸
۲۰۶۹
۲۰۷۰
۲۰۷۱
۲۰۷۲
۲۰۷۳
۲۰۷۴
۲۰۷۵
۲۰۷۶
۲۰۷۷
۲۰۷۸
۲۰۷۹
۲۰۸۰
۲۰۸۱
۲۰۸۲
۲۰۸۳
۲۰۸۴
۲۰۸۵
۲۰۸۶
۲۰۸۷
۲۰۸۸
۲۰۸۹
۲۰۹۰
۲۰۹۱
۲۰۹۲
۲۰۹۳
۲۰۹۴
۲۰۹۵
۲۰۹۶
۲۰۹۷
۲۰۹۸
۲۰۹۹
۲۱۰۰
۲۱۰۱
۲۱۰۲
۲۱۰۳
۲۱۰۴
۲۱۰۵
۲۱۰۶
۲۱۰۷
۲۱۰۸
۲۱۰۹
۲۱۱۰
۲۱۱۱
۲۱۱۲
۲۱۱۳
۲۱۱۴
۲۱۱۵
۲۱۱۶
۲۱۱۷
۲۱۱۸
۲۱۱۹
۲۱۲۰
۲۱۲۱
۲۱۲۲
۲۱۲۳
۲۱۲۴
۲۱۲۵
۲۱۲۶
۲۱۲۷
۲۱۲۸
۲۱۲۹
۲۱۳۰
۲۱۳۱
۲۱۳۲
۲۱۳۳
۲۱۳۴
۲۱۳۵
۲۱۳۶
۲۱۳۷
۲۱۳۸
۲۱۳۹
۲۱۴۰
۲۱۴۱
۲۱۴۲
۲۱۴۳
۲۱۴۴
۲۱۴۵
۲۱۴۶
۲۱۴۷
۲۱۴۸
۲۱۴۹
۲۱۵۰
۲۱۵۱
۲۱۵۲
۲۱۵۳
۲۱۵۴
۲۱۵۵
۲۱۵۶
۲۱۵۷
۲۱۵۸
۲۱۵۹
۲۱۶۰
۲۱۶۱
۲۱۶۲
۲۱۶۳
۲۱۶۴
۲۱۶۵
۲۱۶۶
۲۱۶۷
۲۱۶۸
۲۱۶۹
۲۱۷۰
۲۱۷۱
۲۱۷۲
۲۱۷۳
۲۱۷۴
۲۱۷۵
۲۱۷۶
۲۱۷۷
۲۱۷۸
۲۱۷۹
۲۱۸۰
۲۱۸۱
۲۱۸۲
۲۱۸۳
۲۱۸۴
۲۱۸۵
۲۱۸۶
۲۱۸۷
۲۱۸۸
۲۱۸۹
۲۱۹۰
۲۱۹۱
۲۱۹۲
۲۱۹۳
۲۱۹۴
۲۱۹۵
۲۱۹۶
۲۱۹۷
۲۱۹۸
۲۱۹۹
۲۲۰۰
۲۲۰۱
۲۲۰۲
۲۲۰۳
۲۲۰۴
۲۲۰۵
۲۲۰۶
۲۲۰۷
۲۲۰۸
۲۲۰۹
۲۲۱۰
۲۲۱۱
۲۲۱۲
۲۲۱۳
۲۲۱۴
۲۲۱۵
۲۲۱۶
۲۲۱۷
۲۲۱۸
۲۲۱۹
۲۲۲۰
۲۲۲۱
۲۲۲۲
۲۲۲۳
۲۲۲۴
۲۲۲۵
۲۲۲۶
۲۲۲۷
۲۲۲۸
۲۲۲۹
۲۲۳۰
۲۲۳۱
۲۲۳۲
۲۲۳۳
۲۲۳۴
۲۲۳۵
۲۲۳۶
۲۲۳۷
۲۲۳۸
۲۲۳۹
۲۲۴۰
۲۲۴۱
۲۲۴۲
۲۲۴۳
۲۲۴۴
۲۲۴۵
۲۲۴۶
۲۲۴۷
۲۲۴۸
۲۲۴۹
۲۲۵۰
۲۲۵۱
۲۲۵۲
۲۲۵۳
۲۲۵۴
۲۲۵۵
۲۲۵۶
۲۲۵۷
۲۲۵۸
۲۲۵۹
۲۲۶۰
۲۲۶۱
۲۲۶۲
۲۲۶۳
۲۲۶۴
۲۲۶۵
۲۲۶۶
۲۲۶۷
۲۲۶۸
۲۲۶۹
۲۲۷۰
۲۲۷۱
۲۲۷۲
۲۲۷۳
۲۲۷۴
۲۲۷۵
۲۲۷۶
۲۲۷۷
۲۲۷۸
۲۲۷۹
۲۲۸۰
۲۲۸۱
۲۲۸۲
۲۲۸۳
۲۲۸۴
۲۲۸۵
۲۲۸۶
۲۲۸۷
۲۲۸۸
۲۲۸۹
۲۲۹۰
۲۲۹۱
۲۲۹۲
۲۲۹۳
۲۲۹۴
۲۲۹۵
۲۲۹۶
۲۲۹۷
۲۲۹۸
۲۲۹۹
۲۳۰۰
۲۳۰۱
۲۳۰۲
۲۳۰۳
۲۳۰۴
۲۳۰۵
۲۳۰۶
۲۳۰۷
۲۳۰۸
۲۳

باب چہارم

عہد شاہ اسٹیون امیر بلوی سنہ ولادت ۱۰۵۰
سنہ جلوس ۱۰۵۵ ع۔ سنہ وفات ۱۰۵۵ ع۔

بعد شاہ ہنری کے اسٹیون بقیہ ماڈ دختر بادشاہ مذکورہ یعنی
سلطنت ہوا۔ یہ شاہزادہ شاہ ولیئم منصور کی بیٹی اڈیلا کا بیٹھلا
بیٹا تھا جس نے رئیس صوبہ بلوی سے شادی کر لی تھی اور خاندان شاہی
میں سب سے اول تھا اس زمانہ کے لوگوں کی یہ رائے اور سکر موافق
تھی کہ عورت کے زیر حکومت ہونا مردوں کے لیے ذلت کی بات ہے
اور سکے بھائی ہنری نے جو وینچسٹر کا اسقف تھا پٹری پادریوں
کو اس سے موافق کر لیا اور پامی تخت کے لوگ اور اہل لندن اس کے
بادشاہ ہونے سے بہت خوش ہوئے۔ شاہ ہنری کی لاش کو
بوسبب بعض دواؤں کے سڑنے سے محفوظ رہی تھی خانقاہ
سریڈنگ میں لے گئے اور اسٹیون نے خود اسے کاڈھا
دیا۔ جب بادشاہ دفن ہو چکا تو سب پادری اور رئیس اکسفرڈ
میں جمع ہوئے اور امیر اسٹیون نے جو تاج شاہی سے سرفراز
ہو چکا تھا ان سب کے سامنے قسم کھائی کہ ٹیکس ڈین کلڈ موقوف
کر دیا جائیگا اور پادریوں کے حقوق کی نگہداشت کی جائے گی اور

فرانس

سند و قوائ

فلیپ اول سنہ ۱۱۰۸ ع
لوی ششم

اسپانیہ

الفونزو ششم سنہ ۱۱۰۹ ع
الفونزو ہفتم سنہ ۱۱۳۳ ع
الفونزو ہشتم

شہنشاہان جرمانی

ہنری چہارم سنہ ۱۱۰۴ ع
لو تھیاردوم سنہ ۱۱۲۵ ع
ہنری پنجم

پوپ

پئسکل دوم سنہ ۱۱۱۸ ع
کلیشیس دوم سنہ ۱۱۱۹ ع
کیلیکسٹس دوم سنہ ۱۱۲۴ ع
اؤنوریس دوم سنہ ۱۱۲۳ ع
اؤسینٹ دوم

ماد کے دعویٰ سلطنت کی تائید کرنا اور ساتھ ہی اسکی اوسکی شادی
 جیوفری پلین یجنٹ رئیس آنجو سے کر دی حالانکہ اوسکا
 سن کل سولہ برس کا تھا اس عقد سے بادشاہ کی غرض یہ تھی کہ رشتہ
 قربت اہل فرانس سے مضبوط ہو جائے لیکن اس نسبت سے نہ انگلینڈ
 خوش ہوئے نہ اہل فرانس اور یہ شادی مبارک نہ ہوئی کیونکہ شاہزادی ماد او
 اوسکے شوہر میں ہمیشہ جھگڑے ہوا کیتے جنسے طعنائی کی زندگی تلخ
 ہو گئی۔

ایک دن بادشاہ نے اسقدر چھلی کھائی کہ بیمار پڑ گیا اور
 سات دن علیل رہا آخر مقام سینیٹ ڈینس واقع فرسٹ منڈی
 میں انتقال کیا۔ شاہ سرفنس کے مانتد یہ بادشاہ بھی بے رحم
 و بے ایمان و عیاش تھا لیکن لیاقت و تہذیب میں اوسے زیادہ
 تھا۔ اوسنے نقمان کی حکایات کا ترجمہ کیا لہذا اوسکا لقب بوکلرک
 یعنی عالم لطیف ہو گیا اور چونکہ اکثر لوگوں نے اوسکے بار ڈالنے
 کا قصد کیا تھا اسوجہ سے اوسکی طبیعت میں اسقدر شک ہو گیا تھا کہ اکثر سونو کا کرہ
 بدلا کرتا تھا اور ڈھال تلوار نیز ٹیکہ قریب کھتا تھا۔ بڑی آرزو اوس پر تھی کہ میری
 سلطنت بڑا عظمیٰ و سراپا میں ہو جائے اس واسطے کہ وہ رعایا کو
 انگلستان کو بہت حقیر جانتا تھا اور انہیں فقط اس
 قابل سمجھتا تھا کہ ان سے روپیہ لیکر خوب عیش کیجیے اور اپنے

آکر بادشاہ کے قدموں پر گر پڑا اور سارا ماجرا بیان کیا۔ کہتے ہیں کہ اس حادثہ جانکاہ سے بادشاہ کو ایسا صدمہ ہوا کہ پھر کبھی عہدہ نہ پہنسا مگر اس حادثہ سے راجپوت کے بیٹوں کی امید برآئی اور اس عرصہ میں اوسٹرفلینڈ میں اس کی ریاست لے لی تھی لیکن اسے شہر آلوست کے دروازہ پر کسی شخص نے تلوار ماری کہ وہ ہلاک ہوا اور اس کے مرنے سے ہنری کا کوئی شریک نہ رہا۔
نور منڈی کی ریاست میں نہ رہا۔

شاہزادہ ولیم کے مرنے سے دو برس پیشتر ہنری کی زوجہ میٹلڈا نے انتقال کیا۔ بارہ برس سے ملکہ بادشاہ سے واقف نہ ہوئی تھی اور عبادت اور امور نیک میں مشغول رہی اور اکثر شعر و موسیقی سے جمی بھلاتی تھی۔ اسی شاہزادی کے حکم سے انگلستان میں پہلی مرتبہ پتھر کا پل دریا سے لی پر بننا۔ اس نے دو اولاد چھوڑی ولیم اور ماڈ ولیم تو ڈوب گیا ماڈ نے ہنری پنجم شاہ بحر منی سے شادی کر لی لیکن چھ مہینوں کے بعد بیوہ ہو گئی۔ شاہ ہنری کی دوسری زوجہ ایک شاہزادی فرانسیس کی تھی جس کا نام اڈیلی تھا اور اس کا باپ لوین کارٹیس تھا لیکن اسے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

چونکہ بادشاہ موصوف کو کوئی بیٹا نہ رہا تھا کہ سلطنت کا وارث

سنہ پوریوں سے اور امرار سے قسم لی کہ میری بعد شاہزادی

جب کاسن اٹھارہ برس کا تھا نور منڈی گو گیا کہ وہاں کے رئیسوں سے اپنی بیعت لے لیکن جب وہاں سے پھرا تو راستہ میں شاہزادہ دریابین ڈوب گیا۔ اس کے ڈوبنے کا قصہ یہ ہے کہ جب وہ اپنے باپ کے ساتھ جہاز پر سوار ہونے لگا تو ایک جہاز ران فلز اسٹیون نامی نے جس کا باپ ولیم منہور کا جہاز انگلستان میں لایا تھا اسے عرض کی کہ میرا جہاز حاضر ہے اس پر سوا ہو جیے اس کے جہاز کا نام وہاٹ شپ شپ تھا اور اس پر چاس کار آزمودہ ملاح تھے۔ اور جہاز تو صبح ٹر کے روانہ ہوئے لیکن وہاٹ شپ جیسے شاہزادہ سوار تھا شام تک ٹھہرا ہوا اور اس کے خادم چھت پر خوب شرابین پیاس کیے اور کھانے چکھا کئے اور جب رات ہوتی تو چاندنی میں روانہ ہوئے اور جہاز بگائے لیے جاتے تھے تاکہ بادشاہ کے جہاز تک پہنچ جائیں کہ اس کا جہاز مقام آلدس نی پر ایک پتھر سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہو گیا۔ شاہزادہ (ولیم) بچ جاتا اس واسطیکہ اسے ایک کشتی مل گئی تھی لیکن بہن کو بچلائے سنا تو اسے نہ ہا گیا اور اسے لینے کو پھر جہاز کے لوگ جو اس کشتی پر کود کر آئے تو اس کے بوجھ سے وہ ڈوب گئی۔ شاہزادہ کے ساتھیوں میں سے کوئی نہ بچا کہ یہ غم کی داستان اس کے ان باپ سے کہتا سوا اسے ایک غریب قسائی کے کہ وہ سون کارہنے والا تھا اور جہاز شکستہ کے ایک تختہ پر کنارے پر بہہ آیا تھا۔ یہ خبر وحشت اثر تین دن تک بادشاہ سے مخفی رہی تیسرے دن ایک خوب بچشم گریان

شکست کھائی اور قید کر لیا گیا اور انگلنڈ کو بھیج دیا گیا وہاں تیس برس تک
 قید رہا بعد اوسکے کارڈف کیسٹل میں مر گیا اور برس روز کے
 بعد اوسکا بھائی بھی مر گیا۔ بعض مورخین کہتے ہیں کہ شاہزادہ موصوف
 کی آنکھیں جلادیں تھیں فی الحقیقت ہنری کے افعال اس تہمت کے
 مصدق ہیں۔ ہنری اور رابوٹ کے بیٹے ولیم مین کئی برس تک
 لڑائی رہی اور لوی شاہ فرانس نے ولیم کی مدد کی لیکن پونول کی
 لڑائی میں ہنری نے فتح پائی اور بھائی کی ریاست اپنے بیٹے کو
 دے دی

ان خانگی لڑائیوں میں شاہ ہنری اور اہل کلیسا سے جھگڑا
 رہا۔ امور متنازع فیہ یہ تھے کہ بادشاہ کو یہ دعویٰ تھا کہ پادری اپنی جاگیروں
 کی عوض میں میری طاعت کریں اور جو باتیں ان کی نسبت میرے اجداد
 کرتے تھے وہی میں بھی کروں یعنی مثل اپنے اجداد کے میں بھی جو پادری
 اور سرداران خانقاہ سے ملازم ہوں انہیں خاتم و عصا، اجتہاد بہان
 شان و شوکت شاہی بطور خلعت دیا کروں۔ النعم اسقف جو پوپ
 کی طرف تھا دو بار اشہر ہو گیا آخر الامر ہنری اپنے دعویٰ سے
 دست بردار ہوا لیکن اسے اسکی اصل حکومت میں کچھ فتور نہیں پڑا۔

اس جھگڑے کو طے کر کے بادشاہ مع اپنے بیٹے ولیم کے

جب کاسن اٹھارہ برس کا تھا تو رمنڈی کو گیا کہ وہاں کے رئیسوں سے اپنی بیعت لے لکن جب وہاں سے پھرا تو راستہ میں شاہزادہ دریا میں ڈوب گیا۔ اوسکے ڈوبنے کا قصہ یہ ہے کہ جب وہ اپنے باپ کے ساتھ جہاز پر سوار ہونے لگا تو ایک جہاز ران فلز اسٹیون نامی نے جسکا باپ ولیئم منصور کا جہاز انگلستان میں لایا تھا اوسے عرض کی کہ میرا جہاز حاضر ہے اسپر سوار ہو جیے اوسکے جہاز کا نام وہائیٹ شپ تھا اور اوس پر پچاس کار آزمودہ ملاح تھے۔ اور جہاز تو صبح تڑکے روانہ ہوئے لکن وہائیٹ شپ جسپر شاہزادہ سوار تھا شام تک ٹھہرا ہوا اور اوسکے خادم چھت پر خوب شرابیں پیایں کئے اور کھانے چکے کئے اور جب رات ہوتی تو چاند فی مین روانہ ہوئے اور جہاز بگائے لیے جاتے تھے تاکہ بادشاہ کے جہاز تک پہنچ جائیں کہ اونکا جہاز مقام آلڈ سرنی پر ایک پتھر سے ٹکرا کر پرزے پرزے ہو گیا۔ شاہزادہ (ولیم) بچ جاتا اسواسطیکہ اوسے ایک کشتی مل گئی تھی لکن بہن کو جو چلائے سنا تو اوسے نہ ہا گیا اور اوسے لینے کو پھر جہاز کے لوگ جو اوس کشتی پر کود کر آئے تو اونکے بوجھ سے وہ ڈوب گئی۔ شاہزادہ کے ساتھیوں میں سے کوئی نہ بچا کہ یہ غم کی داستان اوسکران باپ سے کہتا سواسے ایک غریب قسائی کے کہ وہ سون کارہنے والا تھا اور جہاز شکستہ کے ایک تختہ پر کنارے پر بہہ آیا تھا۔ یہ خبر وحشت اثر تین دن تک بادشاہ سے مخفی رہی تیسرے دن ایک خوبصورت گریان

باب سوم

عہد شاہ ہنری اول ملقب بہ بوکلرک یعنی فاضل سنہ
ولادت سنہ ۶۔ سنہ جلوس سنہ ۶۔ سنہ وفات سنہ ۱۱۳۵ء۔
ہنری ولیم منصور کا چھوٹا بیٹا اپنے بھائی روفس کے مرتے
کے ساتھ ہی ونچسٹر میں آیا اور بادشاہی خزانے لے لئے
اور جب خزانوں پر قبضہ کر چکا تو ویسٹ منسٹر کو بے عزت
تمام کیا اور دوسرے اتوار کو مار س اسقف لندن نے اس کے
سر پر تاج شاہی رکھا۔ ساربرٹ جو سلطنت کا مستحق تھا بیت المقدس
سے اپنے وطن کو آتے ہوئے اٹلی میں پڑا رہ گیا۔ مثل اور غاصبون
کے ہنری نے بھی پھلے وہ امور کئے جسے رعایا خوش ہوئی۔
اوسنے ایک فرمان عام جاری کیا جس میں یہ اقرار مندرج تھا کہ کس فیو
گھنٹہ بجانے کا رسم اور ڈین گیلڈ میکس موقوف کر دیا جائے گا اور
شاہ اڈورڈ مجاہد کے قوانین بحال کر دیے جائیں گے اور خوشکامیتیر
کر رعایا کو ولیم منصور کے عہد سے چلی آئی ہیں و
رفع کر دی جائیں گی۔ بادشاہ موصوف نے میٹلڈا دختر میلڈ
شاہ اسکاتلنڈ و برادرزادی اڈگر تھلنگ سر شاہ
کی اس وجہ سے خاندان شاہی نور من و سکسن ایک ہو

چہرہ سرخ تھا اور بات کرنے میں ہکلاتا تھا۔ اس
بادشاہ نے فقط اتنی بھلائی رحمت سے کی کہ اوسکی رفاه
کے واسطے ایک دیوار مجلس ٹاؤنر گر داور ایک پل دریاع
ٹیمس پر اور ایک ایوان ولیسٹ منسٹر میں بنوا دیا فقط
سلاطین معاصرین

اسکاٹ لینڈ	سنہ ۱۰۹۳ ع
میلکم سوم	سنہ ۱۰۹۲ ع
ڈونلڈ بین	سنہ ۱۰۹۵ ع
ڈنگن	سنہ ۱۰۹۴ ع
ڈونلڈ بین	سنہ ۱۰۹۴ ع
ادگن	

فرانس

فلپ اول

اسپین

الفونزو تیسیم

جرمنی

ہنری چہارم

پوپ

اربن دوم

پاسکل دوم

سرافس ظلم سے قتل کیا گیا۔ جس دن یہ سانحہ ہوا اوس دن وہ اپنی شکار گاہ مالوڈ واقع دشت نیو فورسٹ میں تھا۔ چونکہ شب گذشتہ کو اوس نے بہت پریشان خواب دیکھے تھے لہذا وہ بہت متوحش تھا اور شکار کھیلنے کا مطلق قصد نہ تھا لکن اوس زمانہ کو رسم کے موافق اوس نے قبل دوپہر کے کھانا کھایا اور اوس کے ساتھ شراب جو پی تو بالکل خوف جاتا رہا اور وہ سوار ہو کر جنگل میں شکار کھیلنے گیا اور شکار کے پیچھے ایسا سرپٹ گھوڑا ڈالا کہ اوس کے ساتھی سب پیچھے رہ گئے شام کو جو دیکھا تو اوس سے مردہ پایا اور ایک ٹوٹا ہوا تیراوسکر سینہ میں پیوست دیکھا۔ وہ لوگ بادشاہ کی لاش ایک گاڑی میں لا کر شہر ونچسٹر میں لے گئے اور وہاں بے نماز و تلقین گرجے میں دفن کر دی۔ نہیں معلوم کسے یہ تیرستم لگایا تھا بعض عوام تو یہ گناہ والٹر ٹائٹل کے سر تھو پتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اوس نے ایک ہرن پر تیر لگایا تھا لکن وہ درخت کو توڑ کر بادشاہ کے سینہ میں لگا بعض جاہل اوس زمانہ کے کہتے تھے کہ اوس کے بھائی ٹھنری نے اوسے مار ڈالا۔

سرافس بڑا لوطی اور فضول خرچ اور عیاش اور بیرحم تھا اور کوئی صفت اوس میں اچھی نہ تھی یہ تو اوس کی سیرت تھی صورت یہ تھی کہ پستہ قد اور نہایت فربہ تھا اور بال بھوری تھی اور

آخر اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں بھائیوں میں پھر تلوار چلی لیکن اسی وقت
 رابرٹ نے بادشاہ کو پیام بھیجا کہ نور منڈی اور مدین کی
 زیارت لے لیجیے اور پانچ برس تک اپنے پاس رکھیے اور اسکی عوض
 میں دس ہزار روپے کس مجھے عنایت کیجیے (ایک قوتیہ شنگ
 چارپیس کے برابر تھا)۔ اس عرصہ میں عیسائیوں کے جہاد
 شروع ہو گئے تھے۔ پوپ آرین دوم کے استغاثہ و فریاد اور
 پاپا رابن کے نعرہ ابھارنا و ابھارنے تمام اقلیم یورپ کو مسلسل
 سے نور وی تک ہلا دیا اور مجاہدین جہاد اول غازی بیت المقدس
 کو لے تاکہ اپنے نجات دہندہ (یعنی حضرت مسیح ع) کا روضہ کفار
 کے ہاتھ سے چھڑالیں سربوٹ کو مجاہدین کی شرکت کا کمال
 متیاق تھا اسوجہ سے اپنے بھائی کو صلح کا پیغام بھیجا۔
 پھر نے بلا مضائقہ صلح قبول کر لی اور دس ہزار روپے پچاڑ
 زون سے زیر دستی لیکر سربوٹ کو دیے وہ روپیہ اوسکا
 و سکی فوج کا فلسطین (یعنی بیت المقدس) کا زاد راہ
 اڈا گرا تھلنگ بھی فرانسیس کی فوج کے پیچھے بقصد جہاد
 ہوا۔

تیون کی اصطلاح میں ان محاربات کو غزوات صلیبی کہتے ہیں ۱۲ مترجم
 اسے مراد اہل اسلام نہیں اور کفار کا اطلاق اہل اسلام پر بنا بر مخالفت مذہب
 صراحت محل تعجب نہیں ہے ۱۲ مترجم

تین برس تک رئیس باغی ونڈ سٹریکٹس کے قید خانہ میں
پڑا رہا۔

سرافس کی فتنوں خرچی کی کچھ حد نہ تھی۔ اکثر سرافس
کے ذریعے بادشاہ مذکور لوگوں سے زبردستی روپیہ لیتا تھا یہ شخص
(یعنی سرافس) دُومَن کیٹھولک کا پادری تھا اور برابر وضع
تھا اور اس کا لقب فلیکمبرڈ یعنی مشعل تھا۔ اس پادری مکار کے اخذ
زر کی تدبیروں میں سے ایک تدبیر یہ تھی کہ یہ خانقاہوں کو اور اسقفوں
کے عہدوں کو خالی رہنے دیتا تھا تاکہ جو روپیہ ان سے بچے بادشاہ کے
کام آئے اور جن پادریوں کو عہدے ملتے تھے ان سے عطایہ خدمات
کی عوض میں بہت سا روپیہ لیتا تھا۔ ان بیچارے پادریوں میں سے
زیادہ ظلم انہیں قائم مقام لین فرانک اسقف پر ہوا کہ خود بادشاہ
کے جبر سے تو اس نے عہدہ اسقف قبول کیا اور پھر بادشاہ اور اسکو
کارندے رالف نے اس پر ایسے ظلم کیے کہ اس نے انگلستان چھوڑ
دینا پڑا۔

حالانکہ ولیم نے اپنے بھائی رابرٹ سے اقرار کیا تھا
کہ جو قلعے تم سے لیے ہیں ان کا عوض دوں گا لیکن یہ عہد اس نے
وفاء نہیں کیا اس واسطے کہ جھوٹ بولنا اس کی عادت میں داخل تھا

بادشاہوں میں مصالحو ہو گیا۔ اس مصالحو کے ایک برس کو بعد یہ حادثہ
 ہوا کہ میلکم نے سنا کہ انگریزوں نے شہر کارلایل میں بستی بسائی
 ہے چونکہ وہ اس شہر کو اپنے ملک میں داخل سمجھتا تھا لہذا یہ شہر
 وہ بہت غصہ ہوا اور فوراً تھمپٹون لٹل پر حملہ کیا اور وہاں
 قلعہ انفرٹ کے قریب مر گیا بعض پوزخین نے بادشاہ موصوف
 کے مرئی کی یہ حکایت لکھی ہے کہ سہا و حیرت دہی صوبہ ہی نے
 قلعہ کی کنجیان اپنے تیرہ میں نکال کر بادشاہ کو دین و روپے چچی اوسکی آنکھ
 میں چھو دی اوسدن سے اوسکا نام پرسی یعنی الگہ بھونر ہوا۔
 سہا و فس نے ملک ویلس پر بھی فوج کشی کی لیکن اوسے فتح کرنا
 نہ نصیب ہوا آخر مجبور ہو کر اوسے سابق ہی کی تبریر پر قناعت کی اور
 اوس کو ہستان کے گرد قلعہ بندی کر دی۔

رابرٹ موری جو روسا، فورسٹ میں سب سوزیادہ
 قومی تھا باغی ہو گیا اور یہ تمہارا کے قلعہ میں محصور ہوا ولیئم کا حملہ
 اوس پر کارگر نہ ہوا لیکن اوسے فریب سے اوس گڑھی سے ہلا لیا اور قید
 کر کے قلعہ کی دیوار کو سامنے لاتے اوسکی بی بی صیٹلڈا لڑاکی
 اور اوس قلعہ کو بادشاہ کے حوالے نہ کیا جب تک یہ نہ دیکھا کہ جلاو
 اوس شخص کے شوہر کی آنکھیں نکالنے کی تیاری کر رہا ہے تب اوسکی
 جان بڑی کے لیے اوس نے قلعہ کی کنجیان بادشاہ کو دے دیں

د وزارت کے ظلم بھی یاد کیے لہذا انہوں نے سرفوس کی
کی اور انہیں ساتھ لیکر بادشاہ نے سرفوس کا قلعہ
لے لیا اور اسقف باغی (یعنی اوڈو) کو شہر بدر کر دیا اور
سرفوس منڈی کو روانہ کر دیا اور اسکے پیچھے پیچھے تمام اہل سکسن
کالیان اور کوسنے دیتے جاتے تھے۔

سرفوس منڈی کی ریاست جسکا رئیس سرفوس تھا
بہت ضعیف ہو گئی تھی اسواسطیکہ اگرچہ یہ شاہزادہ بہادر تھا
لیکن بڑا سست تھا سرفوس نے جو یہ کیفیت اس صوبہ کی دیکھی
تو اسکا جی للچایا اور جتنے قلعے کہ دریائے سائین کے دہنے
کنارے پر تھے انکے حکام و حفاظ کو اپنے باپ کا جمع کیا ہوا پوہ
خفیہ دیکر وہ قلعے اپنے اختیار میں کر لیے اور جب فریب سے
لے چکا تو جبر سے لینے کا ارادہ کیا لیکن روسا سرفوس من اور
شاہ فرانس نے دونوں بھائیوں میں مصاحمہ کر دیا اور طرفین
نے اقرار کیا کہ جب ہم میں سے ایک شخص مر جائے تو دوسرا
دونوں کے ملک پر قابض رہے۔

جب ولیم اہل نور من کے مقدمات سے فارغ ہوا تو
اوسنے میلکم شاہ اسکات لینڈ پر لشکر کشی کی لیکن دونوں

پایہ دم

شاہ ولیعہد سرفروغ سنہ ولادت ۱۱۵۷ھ سنہ جلوس ۱۱۷۷ھ
سنہ وفات ۱۱۸۷ھ

ولیعہد جسکا لقب بسبب سرخ رنگ ہونے کے سرفروغ
ولیعہد منصور کا بیٹا تھا۔ شاہ منصور مذکور کا بڑا بیٹا
سراپوٹ حب و صیت اپنے باپ کے سرفروغ مندرجہ
کار تیس ہوا لکن ادھر تو وہ اپنے رئیس ہونیکو خوشیان شہ
سراون میں کر رہا تھا ادھر اسکا بھائی سرفروغ کہ بہ نسبت
اوسکے زیادہ چالاک اور صاحب حوصلہ تھا سلطنت سینی
کی فکر میں تھا اور انگلستان میں آ گیا تھا اور بہنور شاہ منصور کی
وفات کو تین ہفتہ کا عرصہ بھی نہ گزرا تھا کہ اوسنے سلطنت لڑ لی
یہ امر خاص کر کے لیکن فسانات اسقف اعظم کی وجہ سے ہوا۔

بعض دوسارے خفیہ سازش کر کے چاہا کہ سراپوٹ
بادشاہ کر دین اس سازش خفیہ کا بانی کاراؤڈ واسقف اور نواب
لیٹنٹ تھا اور اسکے سبب سے ولیعہد کی سلطنت تازہ بین
لم پڑ گیا لکن چونکہ بادشاہ نے انگلیزوں کو کچھ اختیارات
روزہ دیکر راضی کر لیا تھا اور انہوں نے اودھ و سر

سلاطین معاصرین

سزوفات

اسکاٹ لند

میلکو سوم

فرانس

فلپ اول

اسپین

سنه ۱۰۴۳

سینچو دوم

الفوز و پنجم

شهنشاه حرمی

هنری چهارم

پوپ

سنه ۱۰۴۳

اسکندر دوم

سنه ۱۰۱۵

گرگری هفتم

سنه ۱۰۱۴

وکت سوم

صدے سے چہ ہفتے کے بعد ولیعہد شہرِ وِن مین مر گیا۔ اوسکے
مرنے کے بعد اوسکے خواص محل سرا کو لوٹ کر بھاگ گئے اور اوسکی
لاش کو برہنہ چھوڑ گئے تین گھنٹہ تک وہ اسی کیفیت سو پڑی ہی
آخر ایک فرانسیسی سردار رحم کھا کر شہرِ گِلن مین اوسے لے گیا او
وہاں دفن کر دیا۔

شاہ ولیعہد منصور کی سیرت اور صورت تواریخ مسکسن
مین قوم ہو وہ درشت مزاج اور طماع تھا اور بڑھاپے مین حریص بھی ہو گیا
تھا اور اپنی مرضی مین دوسروں کی دست اندازی کا روادار تھا اور پستہ قدر
اور بڑا بیکم و شجیم تھا اور نہایت ترش رو تھا اور شکار کا عاشق تھا
اور اوسکے رعب کو دبدبہ کی وجہ اوسکی آتش مزاجی اور قوت و جہالت
تھی چنانچہ منقول ہے کہ یہ بادشاہ ایسا قوی تھا کہ جو کمان وہ گھوڑے
پر کھینچتا تھا وہ کسی سے پیدل نہ کھنچ سکتی تھی فقط

چینسری۔ آگسٹ چکس۔ کوہن پلیر۔ اور اتنے شہروں
میں قلعہ بندی ہوئی یعنی سنٹ پورٹس۔ ڈوور۔ ہیپسٹنگس
رومنی ہمایہ اور سینڈویچ اور جیسے اب تک دو اور شہروں میں
قلعہ بندی ہوئی ہے یعنی ونچلسی اور رلای جب ولیئم منصور نے
انگلستان کو فتح کیا تو پہلے جزائر واقعہ چیلنل کو اس
ملک میں شامل کیا ٹیکس مسٹر بہ ڈین گلڈ پھر جاری کیا لوگوں
کا مال و اسباب ضبط کر لیا جنگی اور اور محصول مقرر کیے یہاں تک کہ
دن ہزار روپیہ روز سے زیادہ اسکی آمدنی ہو گئی مگر اسپر بھی اسکی
طرح کم نہوئی اور سنکسن لوگوں کے حق میں تو اسکی سلطنت ایک عالم
مصیبت و بلا تھا جسکی ابتداء خونریزی اور لوٹ تھی اور انتہا قحط
و بار تھی و بار ۱۶ء میں بسبب شدت باران و طغیانی طوفان کو
پیدا ہوئی تھی۔

ولیئم بڑھاپے میں ایسا موٹا ہو گیا تھا کہ اسپر فرانسس کا
بادشاہ ہنستا تھا فقط اتنی سی بات پر دونوں بادشاہوں میں لڑائی
ہونے لگی۔ انگلستان کے بادشاہ نے شہر سینٹ کا محاصرہ
کر کے ادرمین آگ لگا دی اور خود اسکا تماشا دیکھنے گیا کہ اسکے
گھوڑے کا پاؤں جلتی ہوئی راک پر جو پڑا تو وہ گرا اور اسکا سینہ
زین کے ہرنے پر پڑا اور بہت چوٹ آئی اور وہ زخمی کیا اور اسکو

کتاب مذکور زمین انگلستان کا رجسٹر ہے کہ اوس میں ہر ایک علاقہ کی وسعت لکھی ہے اور اوسے چار حصوں پر تقسیم کیا ہے زمین مزروع علف زار ترآبی اور جنگل اور ہر دیہ کے زمیندار کا نام اور اوسور تفصیلاً لکھی ہیں۔ یہ کتاب چھ برس میں ختم ہوتی تھی یعنی ۱۸۰۷ء سے ۱۸۱۲ء تک تصنیف ہوتی اور اسکی دو جلدیں قلمی اب تک موجود ہیں۔ وہ گھنٹہ جس کا نام کے فیو بل تھا آٹھ بجے رات کو بجایا جاتا تھا بائیں غرض کہ شہر میں آگ اور شمعیں بالکل بجھا دی جاتیں اگرچہ مدت تک لوگ اس قانون کو ظلم کہا کرتے مگر کھسکتے ہیں کہ بادشاہ نے اسے ازراہ عقلندی اسواسطے جاری کیا تھا کہ مکانات چوبیس آگ سے محفوظ رہیں۔ اوس قانون مستثنیٰ بہ فوس سٹ لاؤ کا منشا یہ تھا کہ جو شخص کوئی ہرن یا بند پلا یا کوئی اور شکار کے قابل جانور مار ڈالے اوسے یہ سزا دی سخت ملے گی کہ اوسکی آنکھیں نکلوا ڈالی جائیں گی چنانچہ بھی قانون انگلستان کے قواعد شکار کی اصل ہے۔ جتنی زمین کہ ونچسٹر (پائے تخت) اور سمندر کے درمیان واقع تھی بادشاہ موصوف نے اوس سب کا ایک بڑا سارمنہ بطور شکار گاہ کے بنوایا تھا اور جو جھوپڑے اور گرجے اوسپر تھے اونہیں جلو اکر اپنے واسطے باغ بنوایا تھا چنانچہ یہ زمین اب تک باقی ہے اور اسے نیو فوس سٹ کہتے ہیں۔ اسی بادشاہ کے عہد میں عیدالتین مقرر ہوئیں۔ جسٹس آف دی پلس۔

اوسنے چاہا تھا کہ پوپ کی ریاست لے لے۔ لیکن ولیعہ کو اپنے
 لڑکوں سے بڑے حد سے پونچھے۔ سراپوٹ جو بمین بڑا بیٹا
 تھا اور جس کا لقب قصیر الساقین تھا برائے نام فوسر مندوی
 کا تیس تھا۔ اوسکو بھائی ولیعہ اور بھنڑی اوسکی حکومت پر خار کھاتے
 تھے اور اونھوں نے اوسے ذلیل کیا اسطرح سے کہ ایک مرتبہ وہ ایک
 چھوٹے سے شہر میں فرانسیس کے جسکا نام لایل ہے سڑک پر
 چلا جاتا تھا کہ اونھوں نے برآمدے پر سے ایک ٹھلیا پانی کی اوسپر
 پھینک دی پس رابوٹ اپنی بھائیوں سے بدلا لینے کو تنگی تلوار لیکر دوڑا لیکن
 باپ کے کہنے سننے سے پھر آیا اور اوسی شب کے اوس شہر سے چلا گیا
 اور پانچ برس تک گرد و نواح کے ملک میں آوارہ پھر کیا اوسکی مان
 میٹلڈ اخفیہ اوسکی خبر گیری کرتی رہی۔ آخر الامر رابوٹ
 نے جس بڑوی کے قلعہ میں قیام کیا اور شاہ ولیعہ نے اوسکا
 محاصرہ کیا اور اوس قلعہ کے سامنے باپ اور بیٹے میں مقابلہ ہوا لیکن
 نہ اُس نے اسے پھچا نہ اُس نے اُسے اور سراپوٹ نے اپنے
 باپ کا ہاتھ زخمی کر دیا۔

ولیعہ نے بڑے کام یہ کیئے کہ ایک کتاب تالیف کی جسکا
 نام ڈومیسٹی بلٹ ہے اور ایک قسم کا گھنٹہ رواج دیا جسے کوفیو بل
 کہتے ہیں اور کچھ قانون بنائے جسکا نام فوسر سٹ کا ز ہے۔

سکسن کے پادریوں نے جبراً و قہراً اپنے گرجے پادریان نورمن کے حوالے کر دئے ان پادریوں میں سب سے زیادہ ممتاز لیٹی فرینک تھا وہ اسٹیکنڈ کے مقام پر کنٹریری کا اسقف مقرر کیا گیا۔ اکثر سکسن زمیندار اپنے علاقوں سے نکال دیئے گئے اور جنگوں میں بھاگ گئے اور وہاں سے چھاپے مارا کیئے ان زمینداروں میں ہیرو و سارڈ بہت مشہور تھا او نے جزیرہ ایلای میں ایک ملکہ چوین بنایا اور چونکہ او سکے گرد ترانیاں بہت تھیں لہذا مدت تک او نے ولیعہد کا کچھ خوف کیا۔ میلکم شاہ اسکاٹ لینڈ جسٹس اڈگرا تھلنگ کی بہن مارگرٹ سے شادی کر لی تھی یہ سوچا کہ شاہ ولیعہد منصور سے بی دوستی اور آشتی کیئے کچھ چارہ نہیں لکھن جو اہل سکسن کہ او سکے ملک میں بھاگ آئے تھے او نہیں او نے دشمن کے حوالے نہ کیا۔

ولیعہد کی آخر زندگی بہت سے صدموں سے تلخ ہو گئی۔ بعض اہل نورمن جو بادشاہ کے انعامات سے راضی نہ ہوئے تھے او سکے ملک چھیننے کی تدبیر میں لگے لکن ان مفسدون کو بادشاہ نے شکست دی اور قید کر لیا اور ہر قیدی کا دھنا پاؤں کٹوا ڈالا۔ اوڈو برادر اخیانی بادشاہ موصوف بھی مور و عتاب سلطانی ہوا اور بادشاہ کے مدام اچھوتہ نورمنڈی میں قید رہا اس واسطے کہ

سہان رکھا۔ ولیم نے مفندون سے یوسرٹ کا محاصرہ ترک کر دیا اور اس شہر کو لوٹ کر جنوب کی طرف پھرایا لیکن چند جہاز ڈینس لوگون کے بروقت پہنچے اور انکی اعانت سے انگریزوں نے وہ شہر پھر لے لیا۔ بادشاہ پھر شمال کی طرف گیا اور جہان جہان وہ پونہیا انگریزوں نے بلو کیا وہ اون پر پھر پڑا اور انھیں شکست دیکر ملک شمالی کا پاشی (سینے یورٹ) بہ نوک شمشیر چھین لیا اور وہاں کو سٹمس (نیوٹرون) کو دربار کیا اور اپنا تاج و تہنچسٹرا سے منگو بھیجا بعد اوسکے بادشاہ تمام شہر یوسرٹ اور ڈسٹر ہھوین پھرا اور ہر جگہ آگ لگا دی اور جسے پایا قتل کر ڈالا اور انگلستان کے لوگون سے ایسا سخت انتقام لیا کہ جتنا ملک دریائی آؤز اور ٹالین کے درمیان میں تھا بالکل جنگل ہو گیا اور قریب سو برس تک اوس زمین پر ہل نہیں چلا فقط کچھ جگے ہوئے مکانات وغیرہ ادھر ادھر نظر آتے تھے۔ جب شاہ ولیم منفور جنوب کی طرف گیا تو بہت سے مستحکم قلعے بنا گیا اور ان میں نورمن کی فوج چھوڑ گیا۔

اب سٹیکسن لوگون کی نہ کچھ عزت نہ ہی نہ کچھ اختیار رہا اور زمین بھی بہت کم اونکے پاس رہ گئی۔ افسران بادشاہی سے خائف تھے کہ نہ بچیں جو اوس زمانہ میں گویا صراف خانہ تھے اور وہ ناخدا ترس اور مقدس خزانوں کو بھی لوٹ لیتے۔

و بجائے لیکن وہ اس زور و شور سے بحر کا کہ اسطرح کہیں بحر کا تھا۔
 فتح عیسے کے بعد ولیم انگلستان میں پھر آیا اگرچہ اس کے رعب و فساد
 فتح ہو گیا لیکن مغرب اور شمال میں کچھ فساد رہا۔ اگلے دن کے مغرب ہونے
 سے مغرب میں امن و امان ہو گئی اور اڈون اور مور کو جنھوں
 نے علم بغاوت بلا دشمنی میں اوارختہ کیا تھا اون پر شہنشاہ مارا اور انہیں
 بیروستی بادشاہ کی اطاعت قبول کروائی اور یورپ کے لوگ بھی
 مطیع ہو گئے اور تھوڑے عرصہ تک تو میلکم شاہ اسکاٹ لینڈ
 بھی ولیم کی سلطنت کا قائل رہا۔ ہیکٹر لنڈ بادشاہ کی بیٹی جنھوں
 نے ایئر لینڈ میں جا کے پناہ لی تھی دو مرتبہ بقصد جنگ انگلینڈ
 میں آئے ایک مرتبہ برسٹل کے قریب شام کیا اور ایک مرتبہ تریب
 ہیلی مٹہ کے لیکن دونوں مرتبہ اونھوں نے نقصان اٹھایا اور
 نکال دیے گئے۔

انگلستان کے شمال کے لوگوں نے پھر بلوی کیا اور شہر ڈرم
 میں چند سوار فورس کی فوج کے قتل کر ڈالے اور شہر یورپ کا
 محاصرہ کر لیا اور بادشاہ اڈگس بھی اون مفسدون سے آکر ملا اور
 آٹا اسطرح ہوا کہ وہ اپنی ہان بھنوں کو لیکر ہنگامے کی طرف چلا تھا کہ
 راستہ میں طوفان آیا اور اسکا جہاز شمال کی جانب ہل گیا اور
 شاہ و میلکم نے کچھ مدت تک اسی شہر ڈن فلیٹ میں اپنا

فرمان لکھ دیا اور بادشاہ معزول اڈ گھر سے بکمال لطف و محبت مثل دوستوں کے پیش آیا لیکن یہ کیفیت اوسکی تھوڑی ہی مدت تک رہی کیونکہ وہ خوب جانتا تھا کہ جو ملک تنوار سے لیا ہے اوسکی حفاظت بھی تنوار ہی سے لازم ہے پس اوسنے سیکسنگ لوگوں کی جاگیریں اپنے ملک کے امیرون کو دیدی تاکہ وہ اوس کے پاس رہیں اور جو امر دو ملتند کہ سید لالہ کی لڑائی میں مارے گئے تھے اوسکی بیویوں و بیٹیوں کی شادی اپنی قوم کو لوگوں سے کر دی اور اپنے ملک نور منڈی کے گرجے انگلستان کے اسباب غنیمت سے آراستہ کیے اور جہان اوسنے پوپ کو اور بیش قیمت تحفے بھیجے وہاں ایک عالم طلائی بادشاہ ھیلرڈ کا بھی بھیجا۔ ولیم نے ایک گڑھی لندن میں بنوائی یہ گڑھی اوس مقام پر تھی جہاں اب مجلس ٹاؤن ہے اور اپنے استحکام کے لیے ونچسٹر میں ایک قلعہ بنوایا کہ یہ شہر اوس زمانہ میں انگلستان کا پای تخت تھا۔

چھ مہینے تک تو ولیم اس سامان میں مشغول رہا بعد اوسکو اپنے ملک نور منڈی کو چلا گیا اور انگلستان کے چیدہ چیدہ رتیسوں کو اپنے ساتھ لیتا گیا اور اپنے دوست فلز و سبوں اور اپنے برادر اخیا فی اوڈ کو اپنے طرف سے حاکم کر گیا۔ ان دونوں حاکموں نے ایسے ایسے ظلم اور سختیاں کیں کہ سکسن لوگ سب برہم ہوئے پھر ہر چند انھوں نے چاہا کہ ناسرہ فساد فرو

کیا تھا اور اسکو وزراء اسٹگنڈ اسقف کنٹری اور ولسکسن
 رئیس یعنی اڈون اور موسرگی تھے۔ ولیئم نے برکھیمپسٹڈ
 میں اپنا کمپوڈالا اور شمالی شہرون کی آمدورفت بند کردی۔ بادشاہ (اڈگو)
 کے ملازمین میں نا اتفاقی پڑ گئی اور سب سے پیشتر اسٹگنڈ ہی نو اسکا ساتھ
 چھوڑ دیا اور بادشاہ کو سلطنت سے یاس ہو گئی۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ولیئم کو
 بادشاہ کا پیام پونچا کہ ملک حاضر ہو اور سب قبول کر لیا اور اس کے ہوا خواہوں نے
 (یعنی نورمنٹس نے) اوسپر بڑی تحسین و آفرین کی

یوم عید ولادت حضرت مسیح ع کو ولیئم نو ولسٹ منسٹرین تاج پھنا
 لکن فساد ہوا اور بوقت ادا کر سوم تاجداری اللڈ اسقف یورٹ نو ولسکسن
 لوگون سے پوچھا کہ تم ولیئم کو بادشاہ ہونے سے راضی ہو اور سب فرحلا کر کہا ہاں
 جوہن نو دمن لوگون نو جو اسوقت مقام ولسٹ منسٹرین تھو یہ کلام
 گو یا کسی نے اونہیں اشارہ کیا کہ اونہوں نو گھرون میں آگ لگا دی اور لوٹنا
 شروع کیا پس سب لوگ گرجے سے باہر نکل پڑے اور فقط ولیئم اور چند
 پادری اندر رہ گئے۔ بادشاہ نے جلد قسم کھائی اور سب تاجداری ختم ہو گیا۔
 اس سانحہ کے سبب ولسکسن لوگون کو اہل نورمن سے عداوت پیدا ہوئی۔

ابتداء عہد میں تو ولیئم نے اچھی باتیں کیں۔ او نے
 جو ولسکسن کے قانون تھے وہی رکھے اور اہل لندن کو ایک نہا

زمانہ

سلاطین نور من در انگلستان - از سنہ ۱۰۶۶ء تا سنہ ۱۱۵۴ء کل ۸۸ سال ۷ بادشاہ
 بادشاہان نور من تاریخ جلوس
 ۴۶ سنہ
 ولیم اول لقب بہ ولیم منصور ۱۰۶۶ء
 ولیم دوم لقب بہ روفس ۱۱۰۰ء
 هنری اول لقب بہ بوگولک (برادر) ۱۱۵۴ء - ۱۱۳۵ء
 اسٹیون رئیس بلوی (برادرزادہ) ۱۱۵۴ء - ۱۱۳۵ء

باب اول

عہد شاہ ولیم اول لقب منصور - سنہ ولادت
 ۱۰۶۶ء - سنہ وفات ۱۱۰۰ء

ولیم منصور رابٹ تیس نجم نور منڈی کا ولد غیر حلال تھا۔ اوکلی وجہ
 منڈا دختر بالڈون تیس نجم فلنڈر اس تھی

بعد جنگ ہیسٹنگس کے بادشاہ مذکور شہر ڈوور کو بہرعت تمام روانہ
 ہوا اور اہل ڈوور فراوکی اطاعت قبول کر لی اور آٹھ روز تک ہان ٹھہرا
 یہاں تک کہ نور منڈی ہوا اور فوج اوکلی بد کو آئی اور بعد اوکلی وہ بغیر سکا
 لنڈن کو روانہ ہوا۔ لنڈن میں کونسل وینن فراڈ گرا تھلنگ کو باد

تاریخات سوانح عظیمہ زوانہ سلاطین انگلو سیکسن

سوانح	سنہ وقوع
ورود قوم جوتس در انگلستان	۷۴۹ء
تقریر ہفت ریاستہای سکسن	۵۱۲ء
اکسٹاین راہب انگلستان مین وارد ہوا	۵۹۶ء
سیڈبرٹ فرمدرستہ عالیہ کیمبرج معین کیا	۶۲۷ء
ڈینس لوگ پہلی مرتبہ انگلستان مین آئے	۸۷۷ء
گنٹ بادشاہ ہوا	۸۲۷ء
لفرڈ باشاہ مقرر ہوا	۸۷۱ء
لفرڈ نے مدرسہ عالیہ اکسفورڈ مقرر کیا	۸۸۶ء
ڈینس لوگ قتل کیے گئے	۱۰۶۴ء
جنگ کوہ ہنگسڈون	۱۰۳۵ء
جنگ صرٹن	۱۰۶۱ء
جنگ اتھنڈیون	۱۰۶۱ء
جنگ اسٹمفرد برج	۱۰۶۶ء
جنگ ہیستنگس	۱۰۶۶ء

سید من وہیٹ بی کارا ہیپ تھا اور بہت

قدیم مصنف انگلو سیکسن
زبان کا تھا اسنے معرفت الہی اور خلق
عالم میں اشعار کہے اور صدی ہجری میں پیدا ہوا

الفرڈ بادشاہ انگلستان بڑا ذی علم تھا۔

اوسنران کتابوں کا ترجمہ انگلو سیکسن
زبان میں کیا یعنی زبور مقدس
تاریخ مصنفہ پادری بنڈ صاحب
حکایات لقمان حکیم (سنہ ۹۹۰ میں انتقال کیا) فقط

اسٹر ویلس کارہیرو والا تھا۔ اسنے

الفرڈ بادشاہ کا تذکرہ لکھا سنہ ۱۰۰۰ء
میں انتقال کیا فقط

ایلفرڈ اسکا لقب سخوی تھا۔ اسنے لاطینی زبان

کی نحو و صرف لکھی اور صدی دہم کے
آخر میں کنٹوری کا اسقف مقرر
ہوا اور انگلو سیکسن زبان
میں آٹھ خطبے لکھے فقط

بہت سی تغیرات ہوئے لکن اونکی زبان نہیں بدلی بلکہ صورت و سیرت اور معنی و ترکیب میں ہمیشہ سنگسن زبان رہی فقط

مصنفین مشہورین عہد بادشاہان سنگسن

گلداس پھلا مورخ انگلستان کا تھا ۱۵۵۶ء
میں وفات پائی فقط

الدھلم ایک مشہور عالم لاطینی تھا ۱۵۵۶ء میں انتقال کیا
بیڈ ملقب بہ وڈ بیبل یعنی محترم سندھ ملند

میں پیدا ہوا تھا۔ اس عالم کی بڑی تصنیف
تاریخ کلیسائے انگلس ہے

۱۵۵۶ء میں وفات پائی فقط
الکون یوٹل میں پیدا ہوا تھا اور بیڈ کا

شاگرد تھا اور شاہ چارلمین کا استاد
تھا۔ اس شعر اور الہیات اور مبادی علوم
میں کتابیں تصنیف کیں ۱۵۵۶ء میں انتقال کیا فقط

جان اسکولٹس ہوجینا ایرلند کا رہنے والا تھا قریب وسط

صدی غم کو ہوا اور اکثر فرانس میں رہتا
تھا اور اس زمانہ جاہلیت میں دنیا دار
لوگوں میں فقط ہی شخص ذی علم تھا فقط

پاتے تھے تو اور فنون کا عمل کرتے تھے۔ ان ملاؤں میں جو سب سے زیادہ عالی مرتبہ تھے وہ بھی شیشون پر تصویریں کھینچا کرتے تھے اور سونے چاندی وغیرہ کی چیزیں بنایا کرتے تھے اور شیغل اور ٹھین بہت مرغوبہ مطبوع تھے اوس زمانہ کے اکثر گرجوں کے گھنٹے اور رنگین آئینے انھیں پادریوں کے بنائے ہوئے اور رنگے ہوئے تھے۔ اوس زمانہ میں درس و تدریس فقط خانقاہوں میں ہوتی تھی اور یہ بات کئی ہیرس تک رہا اور انہیں خانقاہوں کے خاموش حجرون سے چند کتابیں علوم انگلو سیکسن کی نکلیں۔

یہ یاد رکھنا چاہیے کہ انگریزی خالص کے اکثر الفاظ کی اصل انگلو سیکسن زبان ہے مثلاً کتب مقدسہ سماویہ اور پبلکرسٹ پواگس کی عبارت انگریزی یا جو زبان کہ انگلستان کی سڑکوں پر اور گھروں میں بولی جاتی ہے اوس میں اکثر الفاظ اوسی زبان کو ہیں۔ ڈینس لوگون نے کچھ تغیر و تبدل ترکیب الفاظ میں کر دیا اور کچھ شہروں وغیرہ کے نام بھی رکھ کر وہی نام اب تک باقی ہیں مثلاً جن ناموں کے آخرین لفظ بی ہے جیسے ڈسربی انگلپی جلیپی وغیرہ جسکے معنی ڈینس کی زبان میں شہر ہیں وہ اوسی زبان کے ہیں لکن ڈینس کی سلطنت جو انگلستان میں رہی تو اوسکا افرقوی اور دائمی وہاں کی زبان پر نہیں ہوا اور اگرچہ جیسے اب تک اوس ملک کے باشندوں میں

جب انگلو سیکسن لوگ انگلستان میں آکر بسے
تھے تو ان کا مذہب زرتشت و یہود و بت پرستی تھی اور یہی مذہب
کل اقوام شمالی یورپ میں مروج تھا۔ ان بت پرستوں نے
بہفتہ میں ہر روز ایک خاص دیوتا کے مخصوص رکھاتھا چنانچہ اوتھیر
کے طریقہ پر انگریزی میں دنوں کے نام ہیں مثلاً سینڈی (اتوار)
اصل میں سینڈیگ تھا اور مَندِی (سیر) مَندِیگ کہ
یہ دونوں دن بت پرستوں نے آفتاب ماہتاب کی پرستش کے
لیے مخصوص رکھے تھے اور ٹیوڈی (منگل) جسکی اصل
ٹیوسکی ہے ٹیوسکا دیوتا کے مخصوص تھا اور ویدنس (پنج)
(بدھ) جو اصل میں وودنس ڈیگ تھا وودنس دیوتا کا دن تھا اور
تھرسڈی (جمعرات) جسکی اصل تھورس ڈیگ تھی تھور
دیوتا کا دن تھا اور فرائیڈی (جمعہ) جو اصل میں فرائیڈیگ
تھا فرائیڈی دیوتا کا دن تھا اور سائٹڈی (بہفتہ) جسکی اصل
سیٹرنس ڈی تھی سیٹرن (زحل) کی عبادت کے لیے
خصوص تھا یہ دیوتا اونھون نے رومیوں کے دیوتاؤں میں سے
لیا تھا۔ اگرچہ عیسائی مذہب انگلستان میں اگسٹائن کے زمانہ
پیشتر رائج ہو چکا تھا لیکن انگلو سیکسن سے کفر و بت پرستی
ان جب دفع ہوئی جبکہ یہ بزرگ اور اسکے تابعین ضلع کیڈز
وارد ہوئے۔ انگلو سیکسن کے ملا جب امور وینی سے تھے

گھانس بھوس پر پڑ کر سو رہتے تھے۔ عورتوں کی اوقات بہ نسبت مردوں کے آسائش سے اور فائدے کی باتوں میں صرف ہوتی تھی اور وہ کاڑھنے یا بننے میں مشغول رہتی تھیں اور کتان اور اُون کر کپڑ بنتی تھیں اور اپنی مردوں کے لیے لبنی لبنی عباتین اور تنگ تنگ شلو کے اپنی ہاتھ کے بنو ہوئے کپڑے کے بناتی تھیں۔ بعض چیزیں اونکی کاڑھی ہوتی اب تک موجود ہیں جن سے اونکی ہنرمندی اور کاریگری ظاہر ہوتی ہے انہیں سے ایک کارچوبی کپڑا بہت مشہور ہے اس کپڑے پر نور من کی لڑائیوں کی تصویریں بڑی لطافت سے کڑھی ہوئی ہیں۔

انگلو سیکسن کے زمانہ کے سکے کا حال اچھی طرح نہیں معلوم۔ معلوم ہوتا ہے کہ اور ملکوں کے سکے اون میں رائج تھے اور اون میں جو سکہ سب سے زیادہ مروج تھا اوسے بایزنٹ کہتے تھے وہ اس زمانہ کے پندرہ پونڈ (یعنی مائے) کے برابر تھا۔ یہ تو سونے کے سکون کی کیفیت تھی چاندی کے سکے جو ان کا استعمال میں تھے وہ پنی اور رھنی پنی اور فارسہ رنگ تھے جو مقدار اور قیمت میں اس زمانہ کے فلورین اور سلنگ اور سیکسن پنی کے مشابہ تھے۔ تاہم اسکا سکون میں ایک ہی قسم کا رائج تھا جسے ایسٹاپکا کہتے تھے اور جسکی قیمت اونس مانہ کی فارڈنگ کی رلیج تھی اور اس زمانہ کی پنی سو کچھ زیادہ تھی۔

لے فلورن ایک روپیہ کے برابر ہوتا ہے اور سلنگ ۸ کے اور سیکسن پنی ۱۲ کے ۱۲۔

کاٹ کاٹ کر کھاتے تھے۔ اکثر تو یہ لوگ سور کا گوشت کھاتے تھے علاوہ اسکے شکار کا گوشت اور قسم قسم کی چھلیاں اور بوجھنے موٹے میدہ کی شیریں اور دال یہ سب چیزیں بھی کھاتے تھے۔ مشروبات میں مہیڈا اونھین بہت مرغوب تھا مہیڈا ایک شربت تھا جو شہد اور پانی کو خمیر کر کوہناتے تھے۔ شراب اور بکری کا گوشت اور گامی کا گوشت اور گہیون کی روٹی یہ چیزیں بہت عمدہ اور لطیف غذاؤں میں داخل تھیں اور امرا میں بھی جو بڑے ذی عزت ہوتے تھے اونکے دسترخوان پر یہ نعمتیں ہوتی تھیں جو کچنچ رہتا تھا دالان کی دوسری طرف بھیجا جاتا تھا جہاں غلاموں کمون اور بازون میں دسترخوان کے جھوٹے پر بڑا جھکڑا ہوتا تھا۔ کھانے کے بعد نئے نوشی شروع ہوتی تھی اور ساغر پر ساغر چلتے تھے یہاں تک کہ سب کے سب حتی کہ پادری بھی بدست ہو جاتے تھے۔ جو کچھ وقت کھانے پینے سے بچتا تھا گانے بجانے میں کٹتا تھا اہل محفل پانچ تاروں کا ستار باری باری بجاتے تھے اور او سپر غزلیں گاتے تھے۔ ان لوگوں کی محفل شہوت پرستی اور بدستی کی تصویر ہے اور تصویر بھی کیسی کہ روکھی مان اگر کچھ نمک ہو موسیقی کی وجہ سے کہ بعد کھانے پینے کے یہ شغل عمدہ ہوتا تھا لکن بس تھوڑی دیر بعد اسکے شرابیوں کی بھیانک آوازوں میں اور شورہ پشتوں کی تلواریں کی جھپٹنا ہٹے میں ستار کے سر سب غائب ہو جاتے تھے اور یہ شور و غل سونے کے وقت تک رہتا تھا۔ یہ بدست جہاں ناچتے کودتے تھے وہیں کپڑوں سمیت

لکڑی کے بنا کیے لیکن ساتویں صدی سے یہ ہوا کہ بڑی عمارتیں تختہ بستہ
 لگیں۔ اوس زمانے کی عمارات کے جو کچہ نمونے اب تک باقی ہیں اونکی یہ
 کیفیت ہو کہ وہ چھوڑ چھوڑ کر تراشے پتھروں کے بنے ہوئے ہیں اور اونکی
 قطع کچھ بھدی و اہیات سی ہے لیکن یہ بخوبی ثابت نہیں کہ یہ مکانات
 انگلو سیکسن لوگوں کے ہیں۔

انگلو سیکسن میں جو عمدہ ایسے عمدہ لوگ تھے اونکا طرز
 معاشرت بھی نیم وحشی لوگوں کا سا تھا اسکا سبب یہ ہے کہ اوس زمانہ میں
 کم سے کم چار سے برس تک تو سارے ملک میں لڑائی جھگڑے رہے اور
 جدال و قتال آداب و اخلاق کا مصلح نہیں ہوتا۔ جب وہ لوگ لڑائی سے
 فارغ البال ہوتے تھے تو اون میں سے امرا ہرن وغیرہ اور باز
 کے شکار سے اپنا حی بھلایا کرتے تھے اور جب شکار کھیل چکے تھے تو مالک
 اور غلام سب کے سب بلا تکلف و امتیاز ایک ہی دالان میں آکر بیٹھتے
 تھے اس دالان کے ایک جانب چوتری ایک و اہیات سی میز رکھی ہوتی
 تھی اور اوپر پردے پڑے رہتے تھے تاکہ ہوا کے جھوکے نہ آنے
 پائین اور چھت سے پانی ٹپک کر میز کے اندر نہ جانے پائے اور اس
 میز کے آس پاس صاحب خانہ اور اوسکے لڑکے باٹے اور مہمان بیٹھتے
 تھے اور غلام بڑے بڑے کباب سبچ پر سے اوتار اوتار کے بکمال
 ادب و دوزانو جھک کر اپنے مالکوں کو دیتے تھے اور وہ قردلی سے

نے کا طریقہ تھا کہ ایک دیگ کھولتے ہوئے پانی کی گرجا میں رکھ دیتے
 اور اس میں ایک ٹکڑا لوہے یا پتھر کا ڈال دیتے تھے اور سب کچھ ڈالوں
 کے سامنے مجرم مہتمم اپنے دست برہنہ گرم پانی میں ڈال دیتا تھا اور وہ
 یا پتھر نکال لیتا تھا۔ جب یہ ہو چکاتا تھا تو پادری اس کے جھلسے ہوئے
 تھکے پر ایک صاف مہین ریشمی کپڑا لپیٹ کر اس پر کلیسا کی مہر کر دیتا تھا
 اور تیس دن اسے کھولتا تھا اگر زخم بالکل اچھا پاتا تھا تو اس مجرم کو
 رہی کر دیتا تھا۔ آگ سے امتحان کرنے کا طریقہ یہ تھا کہ ایک جلتی ہوئی
 لوہے کی پٹری ایک چھوٹے سے ستون پر رکھ دی جاتی تھی اور مجرم مہتمم
 اسی ہاتھ میں پکڑ کر تین قدم چلتا تھا بعد اس کے اسے پھینک دیتا
 تھا اور جس طرح پانی سے آزماتش میں بھرمی یا جرم کا فیصلہ ہوتا تھا اس طرح
 اس میں بھی ہوتا تھا۔ چھٹے سے برس کے زمانے میں انگلوسیکسن
 لوگوں کے مکانات بہت درست ہو گئے تھے پیشتر تو وہ مکان کاہی کو تھو
 جھوٹے تھے کہ اوپر چھپر پڑے ہوتے تھے اور دیواروں میں چھید بنے
 ہوتے تھے جنہیں سے روشنی آتی تھی۔ اور مکانات کا کھیا ذکر بڑی بڑی
 گرجے اور بادشاہی مکانات لکڑی کے ہوتے تھے اور لکڑی بھی اچھی طرح
 جڑی نہ ہوتی تھی چنانچہ تواریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آلفرڈ بادشاہ کی مجلس
 کی دیواروں میں اتنی اتنی بڑی درارین تھیں کہ اون میں سے ہوا کے
 جھوکے آتے تھے اور شمعیں بجھ جاتی تھیں تو بادشاہ نے ان کو واسطو
 لالینین بنوائی تھیں۔ ایک مدت تک اشراف و اجلاف کے مکانات

ہر شخص آزاد کے مرتبے کے موافق اس کی جان کی قیمت مقرر تھی اور اس قیمت کی تعداد دو ہزار شلنگ سے چھ ہزار شلنگ تک تھی یعنی اگر کوئی شخص مار ڈالا جاتا تھا تو اس کا قاتل بعد ثبوت جرم کے اس کی وجہ یا اور کسی وارث کو خون بہا دیتا تھا اور اگر کوئی شخص کوئی حرکت خلافت قانون کرتا تھا تو اس کی جان کے بدلے بادشاہ اس کا خون بہا ضبط کر لیتا تھا۔ غلام یا قیدی کیے جاتے تھے یا کوڑوں سے پیٹے جاتے تھے لکن آزاد لوگوں میں سے ادنیٰ شخص بھی اس ذلت سے محفوظ تھا۔ متاخرین سلاطین انگلو سیکسن کے زمانے میں چوری اس کثرت سے ہوتی کہ اس کی سزا قتل مقرر ہوتی لکن کنٹیٹ بادشاہ نے یہ سزا موقوف کر دی اسکے بدلے چور کی سزا قطع اعضا رکھی کہ جس شخص پر تین مرتبہ چوری ثابت ہوتی تھی اس کی آنکھیں اور کان ناک اور اوپر کا ہونٹ کٹوا دلتا تھا

جو شخص کسی جرم سے متهم ہوتا تھا اس کے بری ہونے کی دو تین تہین پہلی صورت تو یہ تھی کہ مجرم اپنے بیگناہ ہونے کی قسم سب کے سامنے کھاتا اور اپنی ہمایوں میں سے چند اشخاص اپنی قسم کی تصدیق کے لیے لاتے یہ لوگ جو اس کی قسم کی تصدیق کرتے تھے بمقدار اس کے جرم ہو تو تھی اور اکثر چار سے بڑھ کر ہوتے تھے۔ اگر مجرم سے یہ تہ نہیں ہو تھی تو اس کا امتحان اکثر آگ اور پانی سے کیا جاتا تھا۔ پانی سے

مقتلہ کھلاتی تھی اور ممبران کونسل بڑے بڑے پادری اور روسا
 مرا تھو۔ یہ کونسل سال میں تین روز منعقد ہوتی تھی یعنی روز ولادت
 حضرت مسیح کو جسے کہ ہمیشہ کہتے ہیں اور روز عید ایسٹر کو جس
 جناب مسیح آسمان پر تشریف لے گئے اور روز عید وینٹسٹین ٹاڈ
 کو جس دن روح القدس حواریین حضرت مسیح پر نازل ہوئی تھی لیکن یہاں
 کونسل اور بعض مواقع مخصوص پر بھی طلب کر لیا جاتے تھے۔ یہ لوگ بادشاہ
 کے مشیر تھے اور مجرمان بادشاہی کی تحقیقات اور کل محکجات عدالت کی
 نظارت انہیں سے متعلق تھی۔ ان کے اختیارات کا جزو اعظم سابقہ
 بیان ہوا وہ جزو تعیین و تشخیص بادشاہ تھا۔

تمام ملک میں مختلف محکجات عدالت تھے اور قطع نظر اور
 مقدمات کے کل معاملات خرید و فروخت چوبیس پینیز سے زیادہ کو ہوا تھو
 انہیں محکمون میں حکام اور گواہوں کے درمیان ہوتی تھو۔ احکام تو انہیں
 کا اجرا کچھ افسروں سے متعلق تھا جنہیں لیٹونز کہتے تھے اور ہر ضلع
 کا افسر کلان شہر میں یہ کہلاتا تھا اس افسر کے مشابہ انگلستان میں
 شرف ہے۔ انگلو سیکس کے آداب اخلاق درست پاک نہ تھے
 بہترین سلاطین انگلو سیکس شراب خواری اور اس سے بھی بدتر فہم
 سے ملوث تھے۔ اس زمانہ میں چوری اور خون عام جرم تھے اور ان
 جرموں کی سزا کی قدر جبرانہ تھا۔ شرفاء و امرا انگلو سیکس میں

کرتے تھے جو اس کے قلعہ کے قریب ہوتی تھی۔ اس جاگیر کو نوں من زبان میں وپل کہتے تھے اور سیکسن زبان میں ٹن جس سے انگریزی لفظ ٹون (یعنی قصبہ) نکلا ہے۔ ایسے لوگوں کو شرفار نوں من و لپنس (یعنی خانزاد) کہتے تھے۔ علاوہ ان لوگوں کے جو ہمیشہ سے غلام تھے جو لوگ لڑائی سے پکڑ آتے تھے یا بعلت قرض یا جرم گرفتار ہوتے تھے وہ بھی غلام بنا ڈالے جاتے تھے اور جب وہ بیچارے غلام بنائے جاتے تھے تو انکی بڑی ذلت و توہین ہوتی تھی۔ جو تلواریں اور نیزے وہ کھجت عالم آزادی میں باندھتے تھے اور خچن کو اس مجمع عام میں اوتار کر اپنے مالک کے سامنے رکھ دیتے تھے اور گھٹنے ٹیک کر اپنا سر مالک کو ہاتھ کر دیتے رکھ دیتے تھے اور ہتھیا اور گای گور و چرانے کا آنکس اوٹھا لیتے تھے۔ اکثر غلام تو اپنے آقاؤں کے فیض و جود سے رہائی پاتے تھے اکثر تجارت اور دست کاری سے روپیہ حاصل کر کے اپنی بند سی خلاص کر لیتے تھے۔ غلاموں کی بیع و شرا سے عام تھا اور غلام کی قیمت بیل کی قیمت کی چوٹی تھی اور ملک و غلام آتے تھے لیکن اور ملکوں میں نہ جاننے کی ممانعت قانونی تھی تاہم جو لوگ انگلو سیکسن کی قوم کے کنارہ دار ہوتے تھے وہ لونڈی غلام کی تجارت کرتے تھے اور بڑی فائدے اوٹھاتے تھے۔ شہر برسٹل میں بڑی مدت سے بردہ فروشی کا بازار تھا اور اس امر میں وہ شہر مشہور روزگار تھا۔

انگلو سیکسن کی بڑی کونسل و ٹنگم و یعنی جماعت

گلو سیکسن بادشاہوں کی بیبیاں وضع میں اور آبرو میں نہ مانگی
 وازادیوں کی مشابہت میں نہ یہ کہ آج کل کی شاہزادیوں کے مثل
 ان - انگلف راہب سے نقل ہے کہ راکین میں اکثر ایسا ہوتا تھا
 جب میں مدرسہ سے پڑھ کر آتا تھا تو ملکہ اڈیہ نے رجب شاہ اڈیہ سے مجاہد
 مجھے ٹھہرا کر خوبصورت کا سبق پڑھوائی تھی اور اگر مجھے سبق یاد ہوتا تھا تو
 وہ پیہ دیتی تھی اور اپنے مودی خاں میں بھیج دیتی تھی۔

بادشاہ کے بعد امراء کا مرتبہ تھا اور وہ بادشاہ کی طرف سے
 اضلاع کے حاکم ہوتے تھے اور جب اسے کوئی رٹائی دیش ہوتی تھی
 تو اپنی محکوم رعیت کو اس کی کمک کے واسطے لے جاتے تھے اور انہو اپنے
 ضلعوں کی عدالتوں کے صدر رہتے اور ایک اسقف بھی عدالت میں
 اونکا شریک رہتا تھا اور جو روپیہ جرمانون کا اور مالگذاری شاہی اونکو
 ضلعوں سے ملتا تھا اسکی ایک ایک تہائی اون امیرون کو ملتی تھی۔
 چھوٹے چھوٹے رئیس تجھینس کھلاتے تھے۔ ان تیسوں میں وہ
 لوگ داخل تھے جنکے پاس کم سے کم پانچ ہایڈ زمین ہوتی تھی۔
 سب سے پست تر مرتبہ کسانوں کا تھا اور انھیں کچھ ہم مرتبہ اور اہل قصبات
 کو بھی کہہ سکتی ہیں۔ قصبات کو لوگ تجارت کرتے تھے اور اکثر امیرون آزاد تھے
 انگلو سیکسن کی قوم میں بے وراثت کو لوگ غلام تھے۔ ان میں سے اکثر انہو مالک کی جاگیر میں پورے
 ایک ہایڈ زمین میں ہرگز بیگمہ کے برابر ہے پس پانچ ہایڈ زمین لاکھ بیگمہ کے برابر ہوتی ۱۲

جس شخص نے ایئر لنڈہ کو غارتگران ڈینس کو ظلم سے بچایا وہ ایک بادشاہ برائے ان اچھے مرد تھا۔ اس بادشاہ نے ڈینس کو پچیس لڑائیوں میں شکست دی سب سے آخر اور بڑی لڑائی کلونٹارف کو کنارے شہر ڈبلن کے قریب ہوئی تھی۔ بعد اختتام جنگ بادشاہ موصوف اپنے خیمہ میں اپنی فتحیابی کا شکریہ ادا کی درگاہ میں ادا کر رہا تھا کہ ڈینس کرشکر کے فراریوں میں سے کسی شخص نے اسے دیکھ لیا اور قتل کر ڈالا یہ واقعہ ۱۸۱۷ء میں ہوا فقط

باب ششم

طرز معاشرت قوم انگلو سکسن

کل قوم انگلو سکسن کا سردار بادشاہ تھا۔ جب بادشاہ مرجأتا تھا تو کونسلر وٹن اور عزیزوں میں سے کسی شخص کو بادشاہ کر دیتی تھی اور اکثر بادشاہ اسی شخص کو کرتے تھے جو سلطنت کو لائق ہوتا تھا۔ بادشاہ کی زوجہ کو ملکہ کا خطاب ملتا تھا اور اسکی نسبت ہر اسم شاہانہ ادا کی جاتی تھی یہ امر ایڈلبرگ کا شاہزادی میکس کے زمانہ تک باقی رہا اور شاہزادی شوہر کو زہر دیا اس سب سے یہ اسم شاہانہ نسبت شاہزادوں کے موقوف ہو گئے اور اسکا خطاب صرف لیڈی (بیگم) رہ گیا کوئی شاہزادی بادشاہ نہیں ہوتی سوائے جو ڈتہ زوجہ شاہ اتھالوف کر کہ وہ اپنے شوہر کے ساتھ تخت سلطنت پر بیٹھی تھی فی الحقیقت انگلو سکسن سے دو قوم مراد ہے جو یک دیکھے اگر انگلستان میں ہی تھی مکن اسکی سکوت نواتنا زمانہ گذشتہ کا فقط انگریز یا انگلستان کے لوگ کہلاتے۔

حالات ایرلینڈ

ایرلینڈ میں ایرلینڈ لوگوں کی نسبت انگریزوں اور اسکاتلینڈ لوگوں کی نسبت زیادہ
 وراثت کے طور پر نوٹس میں ہے۔ انگریزوں اور اسکاتلینڈ لوگوں کی نسبت زیادہ
 انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت ایرلینڈ لوگوں کی نسبت زیادہ
 تھے۔ نسبت کے لئے انگریزوں کی نسبت تھے۔ نسبت کے لئے انگریزوں کی نسبت
 مذہب عیسائی اور ان کے لوگوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت زیادہ
 انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت زیادہ
 کلیئر کے تھے۔ انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت زیادہ
 ایک وہ ایرلینڈ میں انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت زیادہ
 وغیرہ کے لئے کا قصہ کیا۔ نسبت انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت زیادہ
 واسطے فرانس میں چلا گیا اور نسبت انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت زیادہ
 ایرلینڈ میں پھرایا اور وہ ان کی نسبت انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت زیادہ
 کے لئے نسبت انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت زیادہ
 تعلیم کیا۔ نسبت انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت زیادہ
 حاصل ہوئے اور وہ ان کے علماء و فقہاء میں علم کی ایسی ترقی ہوئی کہ
 اقدار ٹوڑت سے کروہ کے کروہ طلب علمین کے ایرلینڈ کو نسبت انگریزوں کی نسبت زیادہ
 آئے۔ نسبت انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت انگریزوں کی نسبت زیادہ
 میں بڑی نسبت کی گئی ہوئی اب تک موجود ہیں۔ ڈینس کی لوٹ مار نے
 ایرلینڈ کے لوگوں کا چین بٹا دیا اور تمام ملک خاک و خون میں آلودہ ہو گیا۔

نے پرے اوپر چلے گئے یہاں تک کہ بعض دیران نور مہر کی نوجوش شجاعت سے
 نے پرے توڑ کر دشمن کا تعاقب کیا ھیلڈن مع نوج و فتنہ از کی صفوں
 تک نہ میں گھس گیا اور اونکا حلقہ اس طرح توڑ دیا جس طرح میخ لکڑی کو توڑتی ہے
 ھارڈ ھارڈ کی گردن میں تیر لگا اور زمین پر گرا اور تھوڑی دیر کے بعد ٹوسٹنگ
 بھی اس کے قریب مر کر گرا۔

یہ لڑائی ۲۵ ستمبر کو ہوئی تھی اور ۲۹ ماہ مذکور کو ولیمہ رئیس
 نور مہر مہر کی سسٹنگس کے کنارے پر قریب پلٹو فتنی کے وار دہوا اور
 فوراً ھیلڈن گس کو روانہ ہوا۔ شاہ ھیلڈن شہر یویرلک میں دشوت
 کھار ہا تھا کہ ولیمہ کے آنے کی خبر اسے پہونچی۔ بادشاہ موصوف مع اپنی
 فوج کے دن رات چلا گیا یہاں تک کہ ۳ اکتوبر کو وہ دس لاکھ پچاس ہزار
 ھیلڈن گس سے نوبل کے فاصلے پر واقع ہو اور اسی مقام پر اسے اپنا
 لشکر آراستہ کیا۔ اس کی فوج میں سب پیدل تھے اور بڑے بڑے تیر باندھو تھے
 الغرض ۱۴ اکتوبر کو صبح بڑے نور مہر کی فوج حملہ کر کے کوٹڑھی کو عالم ہایت شیم
 پوٹ تھا اور اس کے آگے کمانڈر تھے ان کے پیچھے پیدل فور میں پہنچے ہوئے اور
 ان سب کے پیچھے ایک چیدہ گروہ نور مہر کی فوج کا ہمیں سب دراصل
 مع مرکب غرق آہن تھے۔ لڑائی شروع ہوئی تیروں نے بڑا کشت و خون کیا
 اور فوج نور مہر کی صفیں توڑ دیں ولیمہ کے مارے جانے کی خبر سنکر
 اس کی فوج کا خوف اور ہراس بڑھا کہ اتنے میں ولیمہ سب پر منہ گھوڑے پر

پریشان تھی۔

اڈورڈ مجاہد کے بعد کونسل میں نے ہیڈ کوارٹر پر
 اگودون کو بلا مصافحہ بادشاہ کر دیا اس واسطے کہ اڈگر کو توہین کا سبب
 خرم کے اس قابل تھا کہ اس نے وفادار کے زمانے میں بادشاہ ہوتا۔
 منہ انصافی کی سکافات شاہزادہ اڈگر سے یہ کہی گئی کہ اس سفر کی ریت
 سے دیدی ہیڈ کوارٹر کی تقدیر میں یہ نہ تھا کہ چین سے سلطنت کرے اور
 راجہ بن سے وہ تخت پر بیٹھا تو میں نے اسے کا خوف اس سے لگایا۔
 ولیم ریس نورمنڈی نے برہمہ وصیت اڈورڈ مجاہد سلطنت گلستان
 کا دعویٰ کیا اور لڑائی پر آمادہ ہوا اور تمام نورمنڈی میں لڑائی کا سامان
 ہونے لگا۔

اس آئین میں وہ دشمن انگلستان پر نازل ہوئے جنکا کہیں ہم
 گمان بھی نہ تھا۔ ہارڈرڈ بادشاہ نورمنڈی نے اور ٹوسٹیک
 برادر ہیڈلڈ نے یورک پائے تخت نورمنڈی لڈ لے لیا۔ ہیڈلڈ
 شمال کی جانب چلا گیا اور پل اسٹیمفرد پر جو دریائے ڈرونٹ پر
 دشمن سے دوچار ہوا۔ نورمنڈی کی فوج کے زیرہ داروں نے پل پر حلقہ
 باندھ لیا اور کی برجیان جتنی تھیں اور ان کے سردار پر یہ علم تھا ہی لڑا
 ۔ انگریزی سواروں نے کئی بار فوج مخالف پر دھاوا کیا لیکن کچھ حاصل نہ

اڈ ورسڈ گویہ خون ہوا کہ میرے بعد سلطنت پر ضرور جھگڑا ہو گا اور
 بڑی بڑی خرابیاں ہونگی اس خون کے دفع کرنے کے لیے اوسنے کونسل
 وٹیکنی کے مشورے سے اڈ مینڈ روٹن تن کے بیٹراڈ ورسڈ کو
 ہنگری سے بلوا بھیجا۔ شانزادہ اڈ ورسڈ اپنی بی بی اکتھا اور اڈ گرا
 اور ماسگرہٹ اور کرسٹنا تینوں لڑکوں کو لیکر آیا لیکن تھوڑی ہی دیر
 انگلستان میں داخل ہونے کے مرگیا۔ قریب اسی زمانے کے ہیولڈ کے
 جہاز نوٹرمینڈی کے کنارے کے قریب غرق ہو گئے اور ولیم نے
 اوسے گرفتار کر کے بڑی شدید و غلیظ قسم کی کہ میرے دعوے کی نسبت سلطنت
 انگلستان کو تائید کرنا۔

شاہ اڈ ورسڈ بیٹھ برس کی عمر میں مر گیا اور قبرستان
 ویسٹ منسٹر میں دفن کیا گیا۔ یہ قبرستان بادشاہ موصوف نے
 خود بنوایا تھا اوس مقام پر جہاں بیشتر چٹھس حواری کے نام لکرا جاتا تھا۔
 قریب سو برس بعد اڈ ورسڈ کی وفات کے فرقہ کیتھولک کے لوگوں نے
 اوسے زمرہ اولیائین میں داخل کیا اور چونکہ وہ مذہب کا بہت پابند تھا لہذا اوسکا
 نام اڈ ورسڈ مجاہد ہو گیا۔ اس بادشاہ سے رعایا کو بڑے فائدے ہوئے کہ
 اسنے ایک مجموعہ قوانین تالیف کیا اور جو باتیں کہ اگلے زمانے کے قوانین
 اچھی تھیں وہ سب اوسمیں لکھ دیں اور ٹیکس ڈین کلڈ اوس نے ان میں
 موقوف کر دیا جبکہ تمام رعایا بسبب کمی غلہ و بلاکت مویشی کے نہایت

قریب پہنچے تو بادشاہ کو مدد کی ضرورت مطلق نہ باقی رہی تھی تاہم میں نوٹمنڈی
 مع اپنے سرداروں کے انگلستان میں وارد ہوا اور بادشاہ نے اس کی دعوت کی
 اور یہ بھی لکھا ہے کہ اسے اپنا ولی عہد کیا۔ ولیم نے ہر شخص کو فرانسیسی بان بولتے
 سنا اور دیکھا کہ ڈوڈو اور کینڈی بڑی اور بڑے بڑے شہروں کے
 قلعوں میں نوٹمنڈی فوج کا پہرا ہے اور اس طرح اور بہت سی باتیں نوٹمنڈی لوگوں
 کی قوت کی تکمیل۔

دوسرے برس گوڈون انگلستان میں پھر آیا اور پادری نکا
 رچیس ایسٹنگنڈ کے مشورے سے ایڈورڈ نے اس سے معاملہ کر لیا۔
 گوڈون تھوڑے عرصے کے بعد مر گیا اور اس کی بیٹھھیولڈ کو اس کا عہدہ
 اور ملک ملا۔ جب ایڈورڈ نے دیکھا کہ اس رقیب تازہ ہیولڈ کی قوت
 بڑھتی جاتی ہے تو اسے خوف پیدا ہوا اور انگلستان مشرقی کی ریاست جو پتیر
 ہیولڈ سے متعلق تھی انگلستان کو دیدی پس ہیولڈ لڑنے پر آمادہ ہوا اور
 انگلستان کو ویلیس میں نکال دیا لیکن آخر کو اس نے اپنی ریاست پھر لے لی۔
 ہیرلڈ کا بھائی ٹوسٹیک نورٹھمبرلڈ کا رئیس مقرر ہوا اور خود ہیولڈ
 ویلیس کے لوگوں پر غالب آیا اس سے اس کا اقتدار و اختیار اور بڑھ گیا۔ ہیولڈ کا
 خوف ویلیس کے لوگوں پر ایسا غالب ہوا کہ انہوں نے اس کا یہ حکم قبول کر لیا کہ
 جو شخص ویلیس کے باشندوں میں سے خندق کے آگے بڑھے گا اس کا دھنسا دیا جائے گا۔

(یعنی امراء نور مہن) وہ نظر عنایت خاص رکھتا تھا اور انہیں عہدہ کاجلیہ سے ممتاز کیا۔ بادشاہ کے دربار میں فرانسیسی زبان اور وضع جاری تھی اور وکیل معاملات کے کاغذات اور پادری خطبے نور مہن فرانسیسی نہیں لکھتے تھے۔

جب امراء انگلستان نے چال دیکھا تو وہ ناراض ہوئے اور گوڈون نے نساوین تقدیم کی۔ شاہ اڈو و سڈ نے گوڈون کی بیٹی اڈتہ سے شادی کی تھی اور اس کے بیٹوں کو مغرر عہدے دیے تھے لیکن اس سرکش امیر نے رشتہ قرابت کو قطع کیا اور بادشاہ کے احکامات کو فراموش کیا اور اس کی حکومت سے انکار کیا۔ شہر ڈو و سڈ میں جو گوڈون کی حفاظت میں تھا بادشاہ کے بہنوئی گوڈوٹیس رئیس نور مہنڈی کے نوکرین میں اور اس شہر کے لوگوں میں بڑا سنگمائے شدید ہوا۔ بادشاہ نے گوڈون کو حکم دیا کہ ڈو و سڈ کے سرکشوں کو نہروے اوسنے یہ حکم نہ مانا اور لڑائی پر آمادہ ہوا مگر جنگ میں تاخیر ہوئی تا اینکه نسل اعظم امور متنازع فیہ کا فیصلہ کرے۔ اس آئین گوڈون کی فوج نے اوسکا ساتھ چھوڑ دیا پس اوسنے ناچار ہو کر نور مہنڈی میں پناہ لی۔ ملکہ اڈتہ کی جاگیر ضبط کر کے خانقاہ دھڑ وکیل میں اوسے قید کیا یہ خانقاہ ضلع ھمپ شائر میں تھی اور اس کی سردار خود بادشاہ کی بہن تھی۔

جوہن یہ نساو شروع ہوا شاہ اڈو و سڈ نے ولیکم رئیس نور مہنڈی سے مدد مانگی لیکن جب رئیس نور مہنڈی کے جہاز انگلستان

باب چہارم

بادشاہان سکسن کی سلطنت انگلستان میں دوبارہ ہوئی۔

از سنہ ۴۱ ع تا سنہ ۴۴ ع۔ ہجری ۲۵ سال۔ و بادشاہ

سنہ جلوس
اڈورڈ ملقب بہ مجاہد (پیر اڈورڈ)..... سنہ ۴۱ ع

ہیولڈ ثانی..... (پیر امرل گوڈون)..... سنہ ۴۴ ع

بوقت وفات شاہ ہادڈی کینیوٹ اڈورڈ پیر اڈورڈ
و برادر اخیانی ہادڈی کینیوٹ انگلستان میں تھا اور خاص کر گوڈون
کے زور سے اسنو وہاں کی سلطنت پائی اگرچہ شاہ اڈورڈ روٹین تن کا بیٹا
جیتا تھا اور اسکا دعویٰ نسبت سلطنت انگلستان کو اور کو دعویٰ پر مقدم تھا لکن
خاندان سکسن کرد و بار بادشاہ ہونی کی خوشی میں لوگ حقدار کو بھول گئے۔
اڈورڈ سیر عیا ایسی خوش تھی کہ جو چیزیں بادشاہان سابق فریخلا کی تھیں وہ سب
پھیر دین کیونکہ بادشاہ ایسا مفلس تھا کہ اتنی رعایت اسکی ضرورت تھی علاوہ برین جتنا روپیہ
اسکی عبادات مان ایمان جمع کیا تھا وہ سب اڈورڈ فریخلا کر لیا اس سے اسکا مایہ
قلیل کشید ہو گیا۔ بادشاہ کا سن بوقت جلوس چالیس برس کا تھا بیش برس وہ تیس نور
کے دربار میں رہا تھا پس یہ کچھ تعجب کی بات نہیں ہے کہ اپنی لڑکپن کے دستون پر

کدلی عیب و غریب ساتھ اس بادشاہ کے عہد میں نہیں ہوا۔
 ہمارے کے بادشاہوں میں سے یہ انجمنستان کا آخری بادشاہ ہے۔
 ماہ ہمارے کی گینڈیوٹ ایک ڈیڑھ امیر کی شادی کے سامان میں
 مشغول تھا کہ یکایک مر گیا اور وہ پچیس سال میں وفات ہوا۔

سلاطین معاصرین

سنہ جلوس

اسکاٹ لند

سنہ ۱۰۲۴ء

ڈنگن اول

سنہ ۱۰۲۰ء

میکبہ

فرانس

سنہ ۱۰۲۱ء

ہنری اول

فوج کثیر کے خوف سے اس قصہ عظیم سے باز آیا۔ اس ماجرے کے تھوڑے عرصے کے بعد شاہِ ہراوی ایمانے اڈورڈ کے چھوٹے بھائی آلفرڈ کو کوئمرہند میں خط لکھ بھیجا جس کے سبب سے وہ انگلستان میں چلا آیا اور مقامِ اکلای میں ہیولڈ کے افسروں نے اس کی آنکھیں نکلوا ڈالیں اور اس جنازے اُسے قتل کیا۔ ایما ڈر کر بالڈون میں فلینڈس میں پاس بھاگ گئی۔ شاہ ہیولڈ نے آلفرڈ میں انتقال کیا اور ونچسٹر میں دفن ہوا۔

ہارڈی کینیوٹ (یعنی کینیوٹ زور آور) بہت سے جنگی جہاز لیکر انگلستان کو آتا تھا کہ راہ میں اوسے ہیولڈ کے مرنے کی خبر ملی۔ جب وہ انگلستان میں داخل ہوا تو لوگوں نے فوراً اس کی بادشاہت قبول کر لی لیکن پشیر جو اوسے محصول زیادہ مقرر کیے تو رعایا ناراض ہوئی۔ اس بادشاہ بڑی نامردی کی بات کی کہ ہیولڈ کی نعش سے انتقام لیا اور اوسے قبر سے کھود کر نکال لیا اور سر جاکر کے دریاے ٹیمس میں اوسے پھینکوا دیا۔ بالڈون رئیس فلینڈس میں کی نسبت پیشہ ہوا کہ یہ شاہِ ہراوی آلفرڈ کے خون ناحق میں شریک تھا اور بادشاہ کو اوس سے نفرت ہو گئی مگر اوس کے ہمسر امیرون نے اوسے بیجویم ہونے کی قسم کھائی اور وہ اپنے عہدے پر بحال ہوا۔ بالڈون نے شاہ ہارڈی کینیوٹ کو یہ پیام صلح ایک جہاز نذر دیا جس کے دوسو سین سو نے کے پتر لگے ہوئے تھے اور اوس میں اسی جوان سونے اور چاندی کے زیور

صرف کے واسطے روپیہ عطا کیا اور گرجے بنوائے اور روپیہ دیکر اون لوگوں کی معاف
 کے واسطے دعا کروائی جنہیں اوسنے قتل کیا تھا اور حاجیوں کا لباس پہنکر عصا تھامیں
 لیے ہوئے پوپ کی زیارت کو روم میں گیا اور اوس سے یہ حکم حاصل کیا کہ محصول
 کثیر جو مسافروں سے لیا جاتا ہو انگریز حاجیوں کو معاف کر دیا جائے۔ اسی بات
 نے عیسائی مذہب ڈیٹھ مارک میں رائج کیا۔ اوسنے شیٹھ سبکی میں انتقال کیا
 اور ونچسٹون دفن ہوا۔ پہلی بی بی سے اوسے دو بیٹے تھے سوین اور
 ہیولڈ اور دوسری بی بی ایما سے جو پشتر شاہ اٹھارہ کی زوجہ تھی ایک
 بیٹا تھا اور ایک بیٹی بیٹے کا نام ہارڈی کینیوٹ تھا۔ سوین کو نو فرسٹ
 کی ریاست ملی ہیولڈ نے انگلستان لے لیا ہارڈی کینیوٹ نے چار باج
 ڈیٹھ مارک ہی پر قناعت کی۔

کینیوٹ کی وصیت یہ تھی کہ انگلستان کی سلطنت ہارڈی کینیوٹ
 کو ملے لیکن ہیولڈ نے جب کالب سبک روٹھا انگلستان پر بلا تاخیر قبضہ کر لیا
 کونسل وٹن اگسفرڈ میں جمع ہوئی اور انگلستان کو دو نوں شاہزادوں
 تقسیم کر دیا ہیولڈ کو لنڈن اور اضلاع شمالی دریائے ٹیمس دیے اور
 ہارڈی کینیوٹ کو ضلع جنوبی دریائے مذکور دیا لیکن اوسنے ڈیٹھ مارک
 ہی میں اوقات ضایع کی اور اپنے حق کی پیروی اپنی مان ایما اور گوڈون
 ریس و سیکس پر چھوڑ دی۔ قریب اس زمانے کے اڈورڈ پسر اٹھارہ
 سو تھمپٹن میں وارد ہوا اور سلطنت انگلستان کا دعویٰ کیا لیکن دشمن کی

اوسنے ڈیٹیس سپاہیوں کو موقوف کر دیا اور بہت سا انعام دیکرا و غنیمت اوسکے ملک میں بھجوا دیا تاکہ سکسن لوگ بوجہ غصب کر لینے ملک کے اوس سے ناراض نہوں۔ فقط تین ہزار آدمی اوسنے اپنی اردلی کے واسطے رہنے دیئے اور اوسکی نسبت آئین سخت کا پابند رہنا چنانچہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ بادشاہ نے شدت غصب میں ایک سپاہی کو جان سے مار ڈالا بعد اوسکے اوسنے اپنا تاج اور عمامے سلطانی اہل فوج کے سامنے رکھ دیا اور کہا کہ میرے جرم کی مجھے سزا دے سب چکے ہو رہے تو اوسنے اپنے اوپر خود جہانہ کیا کی مقدار جہانہ قانونی سے نو حصے زیادہ تھی۔ پھر ایک مرتبہ وہ سوتھ پھٹن کے بندرگاہ میں بیٹھا تھا کہ اوسکے مصاحبوں نے کچھ خوشامد کی باتیں کیں بادشاہ نے ان خوشامدیوں کے خفیہ کرنے کو اپنی کرسی کنار دریا رکھ دی اور موجوں کی طرف خطاب کر کے کہا کہ بھرجاؤ لیکن جب دیکھا کہ پانی کرسی کے گرد جوش مار رہا ہے تو اوس نے حق خوشامدیوں کو بہت ملامت کی کہ تم ایک ضعیف دنیا کے بادشاہ کو اس سلطان جلیل الشان سے مشابہت دیتے ہو جو تمام عالم کا حاکم ہے۔ ایسی ایسی باتوں سے اوسے کینیوٹ عظیم کا خطاب حاصل ہوا۔

علاوہ انجلیستان کے نورومی سوڈن اور ڈینمارک بھی اس بادشاہ کے محکوم تھے اور کہتے ہیں کہ میکلمہ شاہ اسکات لینڈ سے بھی اوسنے اپنی اطاعت بزور قبول کروائی۔ آخر عمر میں اس بادشاہ نے اوس زمانے کے طریقے کے موافق زہد و تقویٰ اختیار کیا۔ اوسنے خانقاہیں

باب سوم

حکومت بادشاہان ڈیپٹارٹمنٹ وراثتستان

از سنہ ۱۸۴۱ء تا سنہ ۱۸۵۷ء - ہجری ۱۲۴۲ سال - بادشاہ

بادشاہان ڈیپٹارٹمنٹ سنہ ۱۸۴۱ء
 گینیوٹ (پسر سوین) سنہ ۱۸۴۱ء
 ہیولڈ (پسر) سنہ ۱۸۴۱ء
 ہامرڈی گینیوٹ (برادر اخیانی) سنہ ۱۸۴۱-۱۸۴۹ء

شاہ ادمنڈ کے بعد انگلستان کی سلطنت گینیوٹ کو ملے۔
 اس بادشاہ کو پہلے اسکی فکر ہوئی کہ اپنے ہمسرین کو دفع کرے۔ انہوں نے
 کے تین بیٹے زندہ تھے یعنی ادوہی ادوہی اور الفریڈ۔ ادوہی
 کو تو گینیوٹ نے مردا والا ادوہی اور الفریڈ نے فوہر ہندی میں
 پناہ لی اور انکی مان ایٹما نے شاہ گینیوٹ سے شادی کر لی۔ ادمنڈ
 رینین تن کے چھوٹے چھوٹے لڑکے سوویڈن میں بچوا دیے اور وہاں سے
 وینھن کنگدنی میں لے گئے جہاں ادمنڈ جان مر گیا۔ گینیوٹ نے
 پہلے تو انگلستان کے چار حصے کر کے چار افسروں کے سپرد کر دیے لیکن پھر
 نئے فریب و دغا سے خائف ہوا اور سارا ملک اپنے تحت حکومت کر لیا۔

جمازون کا قتل کیا جائے۔ اس مصالحہ کے ایک مہینے کے بعد اڈ فینڈ مر گیا اور کینیوٹ تمام انگلستان کا بادشاہ ہو گیا۔ اس بادشاہ کے مرنا سبب تحقیق نہیں۔ اسے دو بیٹے چھوڑے اڈ وٹرڈ اور اڈ فینڈ فقط

سلاطین معاصرین

فرانس سنہ ۱۱۱۱ء
چارلس پین سنہ ۱۱۱۲ء
لوی اول سنہ ۱۱۱۳ء
چارلس بالڈ (گنہام) سنہ ۱۱۱۴ء
لوی دوم سنہ ۱۱۱۵ء
لوی سوم سنہ ۱۱۱۶ء
چارلس فیٹ (فریب) سنہ ۱۱۱۷ء
پھارلس سمپل (سادہ لوح) سنہ ۱۱۱۸ء
سراؤل سنہ ۱۱۱۹ء
لوی چہارم سنہ ۱۱۲۰ء
کوٹنیر سنہ ۱۱۲۱ء
لوی پنجم سنہ ۱۱۲۲ء
ہیو کیٹ سنہ ۱۱۲۳ء
سراؤل اول سنہ ۱۱۲۴ء

سگس کی طرف سے اس کے پاس بطور یہ خیال کے تھے ان کی ناکین اور کان
 ساتھ کٹاؤ لے۔ اب جو اٹھلہڑ کی فتح ہوئی تو اس نے بھی ڈینس کو گونگو
 کرنا شروع کیا اس سبب ڈینس نے انگلستان پر پھر حملے کیے اور اٹھلہڑ
 کا دشمن قومی کینیوٹ پھر آیا اور شہر سنڈل^ٹ میں جو اس زمانے میں
 بندرگاہ تھے مقام کیا۔ کینیوٹ رعایا کو قتل کرتا ہوا اور مکانات جلاتا ہوا
 پائے تخت کی طرف جاتا تھا کہ اس آئین اٹھلہڑ مر گیا اور اس کا بیٹا
 بادشاہ ہوا۔ شاہ اٹھلہڑ نے دو شاویان کی تحقین ملی زوجہ اس کی الفیل
 تھی اس سے تین بیٹے تھے اڈ منڈ اڈ وھی اٹھلہڑ دوسری
 زوجہ ایما دختر ہجارت^ٹ رئیس نوہر منڈ^ٹ تھی اس سے دو بیٹے تھے
 اڈ ورت^ٹ اور اڈ فرڈ^ٹ۔

اڈ منڈ ملقب بہ روین تن سات سمیٹے تک اپنے باپ کی
 سلطنت کے واسطے بڑی بہادری سے لڑا۔ اس آئین ڈینس نے
 سرداری کینیوٹ لندن پر دوبارہ کیا لیکن کامیاب نہ ہوئے۔
 آخر الامران دونو بادشاہوں نے جزیرہ اولنی^ٹ میں جو دریائے سین^ٹ
 میں واقع تھا ملاقات کی اور بعضے کہتے ہیں کہ دونوں حریف اسپین لڑے بھی
 بعد اس کے مصالحو کر لیا اور انگلستان کو تقسیم کر لیا سگس کو گون ڈینس
 کے جنوبی صوبے لیے اور ڈینس نے صوبجات شمالی پر دخل کر لیا اور
 مین یہ عہد ہوا کہ ڈین کلڈ ٹیکس دونوں کے ملک سے لیا جائے لیکن اس سے
 ڈینس

اور مصیبت ڈینس کے نخب و غارت سے اور زیادہ ہو گئی۔ بادشاہ نے
 جسکا لقب کامل تھا اس بلا کے دفع کرنے کے واسطے غارت گردن کو روپیہ دنیا
 منظور کیا اور سو پادریوں کے ہر فرقے کے لوگوں پر جنکے پاس کیتھولک زمین
 تھی ٹیکس مقرر کیا اس ٹیکس کو ڈین گیلڈ کہتے ہیں۔ اس بیودہ تدبیر کا نتیجہ ہوا
 کہ وزوان دریا کے کنارے کے ول ٹڈی کے مانند انگلستان پر گرے۔ پہلے ہی
 ٹیکس لانے اور اس ملک میں جاری ہوا۔ غرض شاہ اٹھلہ کی شکستیں ہوتی تھیں
 اور اپنی بیوقوفی سے اس نے یہ حرکت مجبوزمانہ کی کہ تمام قوم ڈچس کو قتل کر ڈالا
 ۔ یہ خونریزی ۱۴۔ نومبر کو ۱۸۰۲ء میں سینٹ براٹیس کے عرس کے
 دن واقع ہوئی۔ ڈچس اس کے بادشاہ سوئین نے جو یہ حال برہنہ
 کہ میری بہن گنہگار ابھی رہی تھی تو اس کی آتش غضب افروختہ ہوئی اور مع
 نفع انگلستان پر چڑھ آیا اور کسی بار حملہ کیا اور اپنی بہن کے خون کا سخت
 انتقام لیا۔ سوئین نے اس سفر اور وینچسٹر کو مغلوب کر لیا اور اس کے
 نام کا ڈھنڈورا بارتلہ میں بٹ گیا اور تھوڑے عرصے کے بعد لنڈن میں بھی
 اس کی دوہائی ہو گئی۔ اٹھلہ بھاگ کے جزیرہ وائٹ میں چھا اور وہاں
 اپنی دوسری بی بی ایما کے ایک نوٹ منڈی میں بھاگ گیا۔ تین
 بعد اس جیسے کے سوئین شہر گینسبورا واقع نسل لنکن میں مگر گیا اور
 فتح کیا اور اس نے اپنی بیٹی گینیوٹ کو دے گیا۔ لیکن ٹیکس لوگوں نے
 شاہ اٹھلہ کو مجبور کیا اور اس کی طرف سے ایسے لڑے کہ گینیوٹ
 بہت دن کو مجبور ہو کر سرجیب واپس سے جانے لگا تو تمام شدید

جس کا نام گینسبورا ہے

میں کہ اس نے ڈنلیس کو اختیار دیا کہ جو قانون چاہیں اپنے واسطے پسند کریں
 نے اس نے اس کی قوت توڑ دی اس طرح سے کہ ریاست نو سو سال پہلے کی کہ اپنے دو
 ماحجون تقسیم کر دیا اور وٹلیس کی رعایا کو اختیار دیا کہ ہر سال خراج کے عوض
 اپنے اپنے سر بھٹیروں کے سرکار میں داخل کیا کریں اس تدبیر سے یہ فائدہ ہوا کہ
 برس میں اس ملک کے جنگل بھٹیروں سے خالی ہو گئے۔ اسی بادشاہ کے
 سے جتنے وزن اور پیانے انگلستان میں تھے ان کی ایک مقدار میں مقرر
 ہو گئی۔ اڈورڈ نے دو بیٹے چھوڑے اڈورڈ اور اس کی بیٹی بی بی الفلیڈ
 سے تھا اور اٹھارویں دوسری بی بی الفریڈ اسے تھا۔

اڈورڈ کے بعد اس کے بیٹوں میں سلطنت پر جھگڑا ہوا اور ڈنلیس
 اسقف کے زور سے اڈورڈ ہی بادشاہ ہوا اور اسی بادشاہ نے اس کی
 جان لی۔ ہنوز اس کی سلطنت کو چار برس ہی نہ گزرے تھے کہ ایک شخص نے اسے
 گمارامی اور سوت وہ گھوڑے پر سوار شربت پی رہا تھا اور قلعہ کو سرف و اتع
 شلع ڈورسٹ میں تھا جان اس کی سبیل بی بی الفریڈ ارہتی تھی وہ چاہتی تھی
 کہ سلطنت میرے بیٹے کو ہو جائے۔ بادشاہ کے اس طرح مارے جانے سے اس کا لقب
 اڈورڈ شہید ہو گیا۔

اڈورڈ کے مارے جانے سے اٹھارویں کو سلطنت تو مل گئی
 لیکن رعایا کی خوشنودی نہ حاصل ہوئی۔ قحط و وبا سے تمام ملک پر بیت چھائی

موسیٰ شاہ اڈورڈ شہید

نرکتا تھا۔ اسکے عہد میں ڈنسلین آسٹف نے جاہا کہ اہل کلیسا کا سیاست ملک میں
اختیار کئی ہو جائے مگر بادشاہ نے یہ امر گوارا کیا لہذا ڈنسلین اور سکاٹسمن ہو گیا۔
الکوا شاہزادی کے باب میں بادشاہ اور آسٹف موصوف میں کچھ جھگڑا ہوا اور آسٹف
شہر بدر کیا گیا۔ شاہزادی ایولنڈ میں بھجوا دی گئی تھی تاکہ اس سے اور بادشاہ
مفارت ہو جائے جب وہ وہاں سے پھری تو آؤڈ و آسٹف کنڈربری نے
بڑی سیرجی سے اسے قتل کر ڈالا۔ فرہسیا اور نور تھمپریا کے لوگوں نے
بلوٹھ کیا اور بادشاہ کے بھائی اڈکن کو اپنا بادشاہ بنایا۔ اڈوئی نے بھجوری
بلاد جنوبی ٹیمس پر قناعت کی اور تھوڑے عرصے کے بعد انتقال کیا۔ بعض
کہتے ہیں کہ ملک کے غم میں مر گیا۔

اڈوئی کے بعد اڈکن کو کونسل وٹن نے بادشاہ کیا۔ اس بادشاہ کو
مصلح اس واسطے کہتے ہیں کہ اسکے وقت میں انگلستان کو دشمن بیرونی و اندرونی
سے کچھ گزند نہیں پہنچا۔ یہ بادشاہ تھا تو ذرا آدمی مگر دل کا بڑا قوی تھا۔ تمام
انگلستان اور اس سے متعلق خبریں اس کے مطیع تھے اور اس کا معمول تھا کہ ہر سال
ملک کا دورہ کرتا تھا چنانچہ ایک مرتبہ آٹھ شاہزادوں نے اس کی کشتی دریا ڈیچی
میں شہر چٹنٹون تک کھینچی۔ اس بادشاہ نے پادریوں سے بڑے سلوک کیے
خصوصاً ڈنسلین سے بڑا احسان کیا کہ جب وہ فرہسیا کا بادشاہ تھا جب ڈنسلین
کو اپنے ملک میں بھجرا لیا تھا اب اسے کنڈربری کا آسٹف کر دیا۔ شاہ اڈکن
لوگ یہ الزام دیتے ہیں کہ اس نے نور تھمپریا کے ڈینس لوگوں سے رعایت کی

اتھلسٹن کے بعد اڈ منڈ اڈ وٹھ کھان کا بیٹا تخت نشین
 اس بادشاہ نے الگوا سے شادی کی اور دو بیٹے چھوڑے ایک کا نام
 ڈوی ڈوی دوسرے کا نام اڈ گرتھا۔ پہلے تو اڈ گرتھا کو سبب ضرور سال کے
 سلطنت نہ ملی مگر پھر وہ بادشاہ ہوا اور ڈویس لوگوں کو ان پانچ شہروں سے
 مال دیا کہ مدت سے یہ اون کے قبضہ میں تھے۔ ڈویس۔ لیسٹو۔ ٹوٹنگھم
 سٹمفراڈ۔ لیکن۔ جب اس بادشاہ کا کمال خراج ہوا تو ایک شخص لیوٹ
 نے جسے چھ برس پیشتر اسے چوری کی عثت میں اپنے ملک سے نکلوا دیا تھا
 سے ایک کٹار ماری کہ یہ مر گیا اور سوت بادشاہ کچلے پیچ واقع ضلع گلو سٹو
 میں تھا اور خاصہ کھاتا تھا۔

اڈ گرتھا کے بعد کونسل وٹنگھم نے اڈ منڈ کے بھائی اڈ وٹھ کو
 بادشاہ کیا۔ یہ بادشاہ مرض شدید میں مبتلا تھا جس کے سبب سے اس کا دل مسیم
 ورنو ضعیف ہو گئے تھے اور کاروبار سلطنت اس کے وزیر کرتے تھے جن میں ٹوٹنگھم
 اور ڈنسٹن بادشاہ کے بڑے منہ چڑھے تھے۔ ٹوٹنگھم پہلے تو صدر القدر تھا
 بعد اوسکے خاتقاہ کو آئی لٹ کا سردار ہوا اور ڈنسٹن خاتقاہ کلسٹن
 کا سردار تھا۔ شاہ اڈ وٹھ نے وٹچسٹر میں وفات کی۔

اڈ وٹھ کے بعد اڈوی لقب بہ خوشہ و تخت نشین ہوا۔
 یہ بادشاہ بہت ہی ذلیل اور بری باتوں کا عادی تھا اور اپنے مرتبہ شاہی کا کچھ نہ

شاہ الفرد نے فیرونگڈن ضلع بڑک شیڈمین انتقال کیا
اور ونچسٹون میں دفن ہوا۔

دکن شاہ الفرد اعظم سکندر

الفرد کے بعد اوسکا بیٹا اڈو ورتھ ملقب بہ کلان تخت نشین
ہوا۔ پہلے اسی پادشاہ نے شاہ انگلستان کا لقب اختیار کیا اگرچہ اس کے باپ
الفرد اعظم نے وصیت نامہ میں اپنا نام الفرد شاہ اقوام مغربی سکت
لکھا تھا۔ اڈو ورتھ کے چچا اوجائی اتھلوالد نے بڑی کوشش کی کہ سلطنت
چھین لی مگر شکست کھائی اور مارا گیا۔ مشہور ہے کہ اسی بادشاہ نے مدرسہ علی
کیمریج قائم کیا تھا اگرچہ قریب تین سے برس پیشتر اوسی مقام پر پیپٹون
شاہ انگلستان مشرقی نے ایک مدرسہ مقرر کیا تھا۔ اس بادشاہ نے بہت سے
بیٹے اور بیٹیاں مجبورین۔

شاہ اڈو ورتھ کا بیٹا اتھلسٹن کہ ولد حلال نہ تھا اوسکا
جانشین ہوا۔ اس بادشاہ کے عہد میں بڑا واقعہ یہ ہوا کہ اتھلسٹن لند
اور ڈینیما رکی کے لوگوں نے سازش کی وہ کھل گئی۔ اس بادشاہ نے
کتاب مقدسہ سادویہ کا ترجمہ انگلو سکسن زبان میں کروایا اور ہر گرجے میں
ایک نسخہ اوسکا رکھوا دیا اور تجارت کی ترغیب دی اس طرح سے کہ جن سوداگروں نے
تین سو روپے میں اپنے جہازوں پر کیے انھیں تھین کا خطاب غایت کیا۔
اوسنے گلو سٹون میں انتقال کیا۔

دکن شاہ انگلستان

اسی بادشاہ نے مدرسہ عالیہ آکسفورڈ مقرر کیا اور ایک قانون جاری کیا کہ امر اپنے لڑکوں کو تعلیم دین اور ہر روز کے تین جزر قرار دیے ایک جزر وقت میں کاروبار سلطنت کرتا تھا ایک مین مطالعہ کتب اور عبادت کرتا تھا اور ایک سونے اور کھانے اور تفریح کے لیے مخصوص رکھتا تھا اور ان اوقات کی مقدار معلوم کرنے کے واسطے اس نے کچھ شمعین ایجاد کی تھیں کہ وہ ٹینٹ مین ایک انج جلتی تھیں۔

لیکن ہم جانتے ہیں کہ ایجاد و اجراء تو ان میں علی سے الفرد خطاب اعظم کا زیادہ مستحق ہوا۔ اس نے ایک مجموعہ قوانین تالیف کیا اور ان میں خاص خاص احکام شاہ اتھلیوٹ اور آفا کے درج کیے اور یہ قوانین اسے ایسی سختی اور انصاف کے ساتھ جاری کیے کہ جرم کا عدم ہو گیا اور تحقیق سے معلوم ہوا کہ اصول قانون جدید انگریزی اسی بادشاہ عاقل سے ماخوذ ہوئے ہیں ان اصول میں بہتر اور عمدہ تریہ قاعدہ ہے کہ مقدرات کی تحقیقات اور تفصیل جو رہی یعنی نجات کرتی ہے یہ قانون حقوق شخصی کا بڑا حافظ ہے۔

الفرد نے تمام ملک کو ضلعوں پر تقسیم کیا اور ہر ضلع میں چھلے مقرر کیے اور ہر چھلے کے دوئل و شل چھلے قرار دیے پس اس نظم و نسق کے سبب سے اس کی حکومت تمام ملک پر خوب جمی رہی اور اس کا رعب و خوف اس قدر غالب تھا کہ نیشل مشہور کہ اگر الفرد کے وقت میں سونے کا زیور سڑک پر لٹکا دیتے تو کسی کو اس کے چھونے تک کی جرات نہوتی۔

اوپرین کچھ ملک ساحل مشرقی پر غایت کیا جو دریائے ٹیمس سے دریائے ٹویڈ تک تھا اور اسے ڈین کا یعنی ڈین کا ملک کہتے تھے۔

ڈین کا علاقہ

ڈینس لوگ بسر داری ہیٹسٹنگس ۳۳۳ جازیکھ ساحل کینٹ پر وارد ہوئے اور تین برس تک ملک جنوبی کو تاخت و تاراج کیا لیکن آفرڈ کی طباعی اور عقلمندی سے سب مشکلین حل ہو گئیں اور پھر اسی کی فتح ہوئی۔ باقی ماندہ عہدِ آفرڈ مین امن امان رہی۔

آخر عمر میں شاہِ آفرڈ اون تدبیرون کے انجام دینے میں مشغول رہا جو اس نے رفاہِ خلایق کے واسطے جوانی کے عالم بلا و مصیبت میں کی تھیں۔ چنانچہ اس نے بڑے مستحکم قلعے دریا سے دور اور ساحل دریا پر بنوائے کہ وہاں سے دشمن کا مقابلہ اچھی طرح ہو سکتا تھا اور فوج بندی کا ایک ضابطہ مقرر کیا اور اس کے بموجب جو لوگ سپاہ گری کے قابل تھے ان کے تین فرقے کیے ایک فرقہ سپاہ کو شہر میں حفاظت کے واسطے رکھا باقی رہے دو فرقے ان میں ہر ایک باری باری لڑائی اور کھیتی کے کام میں مصروف رہتا تھا۔ اس بادشاہ نے خود تحصیل علم کر کے اور تعلیم کے قاعدے مقرر کر کے علم کی ترغیب و ترقی کی اور اس کی دربار میں بڑے مغز و ممتاز عالم جمع تھے اور خود اس نے کئی کتابیں تصنیف کیں ان میں عمدہ کتابیں یہ ہیں۔

ترجمہ حکایات تہمان حکیم و زبانِ سلسلی تاریخ کلیسا سکسنی تصنیف پوری ہوئی ہے

جس خبر سے مین بادشاہ چھپا تھا اور سکا نام اٹھلنی تھا اور وہ بہت مرگوتا تھا اور دریاے پٹوٹ اور ٹون کے درمیان مین واقع تھا۔ اس خبر سے مین بادشاہ کبھی نہیں تک پڑا رہا اور اسکے صاحب کبھی کبھی اس کے دیکھنے کو وہاں جاتے تھے اور جنگ عظیم پر آمادہ تھے اور خفیہ فوج جمع کر رہے تھے۔

جب الفرد نے سنا کہ ڈیون کے رئیس نے ڈینس کے لشکر شب خون مارا اور انکے سپہ سالار آٹا کو شکست دی تو اس نے چاہا کہ کیا لگی دشمن پر حملہ کرے۔ ریائیے کا بھیس بد لکر وہ ڈینس کے لشکر میں چلا گیا اور اس خوب صورتی سے ریاب بجا یا کہ لوگ بہت خوش ہوئے اور کہنے اسے مرد کا اور وہ سپہ سالار کے خیمہ میں چلا گیا اور وہاں کئی روز تک خوب دعوتیں کھائیں اس اثنا میں اس نے دیکھا کہ ڈینس غافل ہیں اور انکے آپس کے مباحثہ میں جو تدبیریں اور خون نے کی تھیں وہ بھی اس نے سن لیں یہ سب دیکھ بھال کر چپکے سے وہاں سے کھسک گیا اور سلاوڈ کے جنگل میں اپنے دوستوں کو طلب کیا اور خون نے بخوشی بادشاہ کا حکم قبول کیا۔ غرض سکسن اور ڈینس کی فوجوں میں پائین کوہ اٹھلنی یون صانع سمر ہٹ میں مقابلہ ہوا اور الفرد نے فتح پائی اور فوج مخالف کا محاصرہ کر لیا اور ایسا لڑا کہ چودہ ہی دن میں گتھم نے عاجز ہو کر شہر و ط چند الفرد کی اطاعت قبول کر لی۔ گتھم اور اکثر لوگ اس کے ہمراہیوں میں سے ہیں۔

شکت کھائی اور دشمن سے معاملہ کر لیا اور غنوں نے بادشاہ سے مبلغ ظہیر
میکروسکس کو توجہ پڑوایا مگر صہسیا اور نور تھہریا میں بہ
وغارت اور قتل واقع ٹبری میرجی سے شروع کیا۔

ملک جنوبی دریائے ٹیمس کئی سال سے الفرد کے قبضہ میں تھا
اس عرصے میں اوسنے بہت سے جنگی جہاز تیار کیے جو ڈینس کے مقابلہ میں
بہت کام آئے۔ ایک زمانے تک الفرد کا اقبال یا وررہا لیکن اب ایک
بلا اوپر پھری نازل ہوئی۔ وہ بلا یہ تھی کہ ڈینس کا ایک سردار گتھہ
نامے جو نفع گلو سٹو میں مقیم تھا شب کے وقت چین کھم سے چڑھ آیا
چین کھم بادشاہ کی سیر کا مقام تھا اور دیائے اون پر واقع تھا اور
اوس زمانے میں بادشاہ وہیں رہتا تھا جب الفرد نے دیکھا کہ دشمن آہو چکا
تو جیس بد لکھ بھاگا اور سور کے گلہ میں چھپا اور اوس کے زنا کو ڈینس کی
فوج نے متفرق و پریشان کر دیا۔ اس بادشاہ کے روپوش ہونیکا عجیب قصہ
لکھا ہے اور اس ماجرے کی تصویر بھی یہی ہے اور نظم بھی کیا ہے۔
وہ حکایت یہ ہے کہ جبکہ گھر میں بادشاہ نے پناہ لی تھی وہ ایک غریب آدمی
اوسکی بی بی نے ایک دن بادشاہ سے کہا کہ تم فرار روٹی دیکھتے رہو کہ جل
بادشاہ ایسا متروک تھا کہ اوسے کچھ خبر نہ رہی اور روٹی جل گئی جب اوس
نے یہ دیکھا تو بادشاہ کو بہت برا بھلا کہا اور بے کتے میں مارا بھی اور کھنہ
اوسکی ادبٹ اپٹ کرنے میں تو یہ مجبوری اور کھانے کے وقت جالاک

ڈینس لوگون نے قریب ایک شہر کے مارڈالاجو سبب اس حادثہ کے
بروجی سینٹ اڈ منڈس یعنی فرار اڈ منڈ ولی مشہور ہو گیا۔

اڈ منڈ کے بعد الفرڈ ملقب بہ عظیم بادشاہ ہوا۔ یہ بادشاہ
سلطنت کا وارث نہ تھا اس واسطے کہ اسکا بھتیجا جیتا تھا اگرچہ بہت ضعیف السن تھا
لیکن چونکہ اس زمانے میں خوف بہت تھا لہذا وائسکس کے امیرون نے
سلطنت الفرڈ کو دیدی کہ وہ اسکی خاغت کی زیادہ قابلیت رکھتا تھا۔
بوقت جلوس شاہ الفرڈ کا سن بائیس برس کا تھا اور تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ اسکی
شادی السوتھا سے ہوئی تھی جو ہر سیا کے ایک رئیس کی بیٹی تھی۔
اگرچہ یہ بادشاہ ایک مرض باطنی میں مبتلا تھا جسکے سبب سے جو ٹیکل برس میں
اوسے کسی آن چپن نہیں ملا مگر اوسکے قوے ضعیف نہوئے تھے اگرچہ ایسے ایسے
انقلاب دیکھے تھے اور ایسی ایسی صعوبتیں اوٹھائی تھیں۔ کہتے ہیں کہ پہلے اس بادشاہ
علم کا شوق اسکی ماں اوسپر گمانے دلایا کہ اوسکے پاس ایک یوان شعرا و سلسلے کا
بہت عمدہ مظلوم صغیر تھا اور اوسکے بیٹے اوس کتاب پر بہت رنجب تھے پس اوسنے
کہا کہ تم میں سے جو اسے پہلے پڑھے اوسکا یہ مال ہے۔ یہ انعام الفرڈ نے
پایا اور اوسبوقت سے اوسے تحصیل علم کا شوق ہوا۔

ڈینس لوگون سے خوف و خطر روز بروز زیادہ ہوتا گیا آخر الامر
اوسے اور الفرڈ سے ولسن واقع ولسن شیزمین لڑائی ہوئی اور الفرڈ

فون ہوا۔

اتھلبالڈ نے اپنی سوتیلی ماں جُودِ تِل سے شادی کر لی
لیکن ونچسٹر کے اسقف کے سمجھانے سے اوسے چھوڑ دیا اور وہ اپنے باپ
باس علی گئی کہ وہ بادشاہ تھا اور اوسنے اوسے قید کیا مگر وہ بالڈ وِن ایس
فرانسیسی کے ساتھ قید خانے سے بھاگ گئی اور بعد چند مدت کے بالڈ وِن کو
فلینڈرس کی ریاست ملی۔ یہ شانہادی شاہ وِلیئم منصور کی زوجہ کے
بہرگون مین سے تھی۔

شاہ اتھلبورٹ کا عہد فقط اس واسطے مشہور ہے کہ ڈینیماک
کے لوگ جنہرہ تھنیٹ پر چڑھ آئے۔ اس عہد کا خاتمہ ۱۶۶۷ء عین ہوا۔

شاہ اتھلبورٹ اول پر ڈینیس لوگون نے بڑا یورش کیا اور
بہت سی لڑائیاں اوس سے کریں انہیں دو لڑائیاں بڑی ہوئیں ایک اسٹون
مین اور ایک قرائٹ مین۔ قرائٹ مین کی لڑائی مین بادشاہ کو زخم کاری لگا۔
یہ شخص کو انگلستان مین اسٹول یعنی امیر کا خطاب عنایت ہوا وہ شانہ
الفرڈ تھا کہ اوس کے بھائی شاہ اتھلبورٹ نے یہ خطاب اوسے دیا تھا۔
بادشاہ کے عہد مین انگلستان مین بڑا قحط پڑا اور بعد اوس کے وبا آئی جس
انسان و حیوان دونوں ہلاک ہوئے۔ اِد منڈل شاہزادہ انگلستان

ڈینس لوگون نے قریب ایک شہر کے مارٹوالا جو سبب اس حادثہ کے
برچی سینٹ اڈ منڈس یعنی مار اڈ منڈ ولی مشہور ہو گیا۔

اڈ منڈ کے بعد الفرڈ ملقب بہ اعظم بادشاہ ہوا۔ یہ بادشاہ
سلطنت کا وارث نہ تھا اس واسطے کہ اسکا بھتیجا جیتا تھا اگرچہ بہت ضعیف السن تھا
لیکن چونکہ اس زمانے میں خوف بہت تھا لہذا وائسکس کے امیرون نے
سلطنت الفرڈ کو ویدی کہ وہ اسکی حفاظت کی زیادہ قابلیت رکھتا تھا۔
بوقت جلوس شاہ الفرڈ کا سن بائیس برس کا تھا اور تھوڑا عرصہ ہوا تھا کہ اسکی
شادی السوتھا سے ہوئی تھی جو ہر سیا کے ایک رئیس کی بیٹی تھی۔
اگرچہ یہ بادشاہ ایک مرض باطنی میں مبتلا تھا جسکے سبب سے چوبیس برس میں
اوسے کسی آن چین نہیں ملا مگر اوسکے قوے ضعیف نہ ہوئے تھے اگرچہ ایسے ایسے
انقلاب دیکھے تھے اور ایسی ایسی صعوبتیں اٹھانی تھیں۔ کہتے ہیں کہ پہلے اس بادشاہ
علم کا شوق اسکی ماں اوسبڈرگانے دلایا کہ اوسکے پاس ایک یوان شعرا و سلسلے کا
بہت عمدہ مٹلا و مرصع تھا اور اوسکے بیٹے اوس کتاب پر بہت رنجب تھے پس اوسنے
کہا کہ تم میں سے جو اسے پہلے پڑھے اوسکا یہ مال ہے۔ یہ انعام الفرڈ نے
پایا اور اوسبوقت سے اوسے تحصیل علم کا شوق ہوا۔

ڈینس لوگون سے خوف و خطر روز بروز زیادہ ہوتا گیا آخر الامر
اوسے اور الفرڈ سے ولسن واقع ولسن شینر میں لڑائی ہوئی اور الفرڈ

فون ہوا۔

اتھلبالد نے اپنی سوتیلی ماں جُودِ تہ سے شادی کر لی
لیکن وینچسٹن کے اسقف کے سمجھانے سے اسے چھوڑ دیا اور وہ اپنے باپ
باس علی گئی کہ وہ باوشاہ تھا اور اس نے اسے قید کیا مگر وہ بالڈ وین اسے
فرانسیسی کے ساتھ قید خانے سے بھاگ گئی اور بعد چند مدت کے بالڈ وین کو
فلینڈرس کی ریاست ملی۔ یہ شاہزادی شاہ ولیم منصور کی زوجہ کے
بہرگون میں سے تھی۔

شاہ اتھلبوٹ کا عہد فقط اس واسطے مشہور ہے کہ ڈینیما رک
کے لوگ جینیہ تھنٹ پر چڑھ آئے۔ اس عہد کا خاتمہ ۱۶۶۶ء میں ہوا۔

شاہ اتھلبوٹ اول پر ڈینیس لوگون نے بڑا یورش کیا اور
بہت سی لڑائیاں اس سے گرین انہین و ولزائیاں بڑی ہوئیں ایک اسٹین
مین اور ایک مٹن مین۔ مٹن کی لڑائی میں باوشاہ کو زخم کاری لگا۔
یہ جس شخص کو انگلستان میں آرمال یعنی امیر کا خطاب عنایت ہوا وہ شاہزادہ
الفرد تھا کہ اس کے بھائی شاہ اتھلبوٹ نے یہ خطاب اسے دیا تھا۔ اس
بادشاہ کے عہد میں انگلستان میں بڑا قحط پڑا اور بعد اس کے وبا آئی جس
انسان و حیوان دونوں ہلاک ہوئے۔ اڈمنڈ شاہزادہ انگلستان

سکسن لوگون سے قرابت رکھتے تھے اور اوسے قبیلہ اسکٹس ٹیوٹا سے تھے مگر یہ سکسن لوگون سے بہت عداوت رکھتے تھے اور کہتے تھے کہ یہ وڈن اور ٹھوس کے دین سے منحرف ہو گئے ہیں۔ پہلے یہ ڈینس لوگ شہر ٹین موتہ میں آئے اور ایک مدت تک نہب و غارت میں مشغول رہے یہاں تک کہ شاہ اگبرٹ نے اونھیں صوبہ کورنوال میں کوہ ہلینگسڈ وٹ پر شکست دی اور دوسرے سال وہ خود مر گیا۔

اگبرٹ کا جانشین اوسکاٹراٹیا اٹھلولف ہوا جو پیشتر اس تھا۔ اس بادشاہ کو پہلی بی بی اوسبرگ سے جو اوسکی ساتی اسلاک کی بیٹی تھی چار بیٹے تھے یہ چاروں شانہ دارے باری باری بادشاہ ہوئے۔ آخر عمر میں شاہ اٹھلولف مع اپنے چھوٹے بیٹے اٹھلولف کے بقصد زیارت روم گیا اگرچہ اٹھلولف پیشتر بھی وہاں گیا تھا۔ اٹھلولف کی دوسری زوجہ دختر جارسلس بالڈ شاہ وائس تھی جب اس شانہ دارے کی شادی ہوئی تو یہ بارہ سال کی تھی۔ اٹھلولف کے عہد میں پوپ نے رعایاے انگلستان پر اس شخص سے ٹیکس جاری کیا کہ روم میں انگریزی مدرسہ قائم کرے اس ٹیکس کا نام پیپس ٹیکس ہے۔ اسی بادشاہ کے عہد میں یہ رسم بھی جاری ہو کہ ہر شخص اپنے مال کا دسواں حصہ باورپون کی نذر کرے اور ہر چار شنبہ اس بات کے لیے مخصوص کیا گیا کہ ڈینس لوگون سے حفاظت کے لیے دعا کی جائے۔ اٹھلولف نے اسٹینبرج واقع ضلع اسٹکس میں انتقال کیا اور اسٹیننگ واقع سٹکس میں

۹۴۱ (برادر)	اڈمڈ اول
۹۴۶ (برادر)	اڈمڈ سڈ
۹۵۵ (برادرزادہ)	اڈمڈ وی
۹۵۹ (برادر)	اڈمڈ گٹر
۹۷۵ (سپر)	اڈمڈ شہید
۹۷۸ (برادر اخیانی)	اڈمڈ درم لقب کابل

بادشاہ صدی یازوہم عیسوی

اڈمڈ دوم لقب بہ روین تن ۱۰۱۷ء

شاہ اگبوت نے وینچسٹر میں تاج پہنا۔ یہ شہر اس زمانے میں انگلستان کا پایہ تخت تھا۔ اس بادشاہ نے ایسے ایسے ہم سر کے بنے ثابت ہوئے کہ وہ شجاع و صابر و جری و مستقل مزاج تھا۔ اسے اگبوت (یعنی تیز چشم) اس واسطے کہتے تھے کہ اسکی نگاہ تیز تھی اور نیم وحشی قوموں کا دستور ہے کہ اکثر صورت پر لقب رکھتے ہیں۔ اس بادشاہ کے عہد میں ڈینیال کے لوگوں نے اہل انگلستان کی ایذا رسانی شروع کی۔ مثل قوم سلکین کے یہ لوگ جہنمی کے جنگیوں سے آئے تھے اور شاہ چارلمین سے شکست کھا کر ان ملک میں پے گئے تھے جسے اب ڈینیال کہتے ہیں۔ اگرچہ یہ ڈینیال

کیا گیا اور جب یہ شہر انگلستان کا دارالہند ہے۔ بعد چند مدت کے سیٹیوٹ
 اسٹیکس نے بھی دین جی قبول کیا اور اس نے اپالو ویبی کا مندر جو ویسیٹ
 میں تھا کھدوا ڈالا اور پٹھانوں حواری کے نام کا ایک گرجا بنوایا جس میں بڑا مندر
 اور ڈیانا دیوی کا مندر بھی کھدوا ڈالا اور اس کی جگہ پر ایک درگر چا پولا
 کے نام کا تعمیر کیا۔ اس زمانہ میں اڈون بڑا قوی اور نامی بادشاہ تھا اور
 دریائے فوجمڑے سے ٹھہس تک برابر تھی۔ اس بادشاہ نے فوجمڑے
 کنارے پر ایک شہر بنایا جو اب تک اوسیکے نام سے مشہور ہے اور اڈون
 کی گڑھی کہلاتا ہے۔ بعد عیسائی ہونے کے اس بادشاہ نے تمام روستا
 اور اون سے تبدیل مذہب سکے وجوہ بیان کیے اوسکے سرداروں نے اور
 اور قدیم دیوتاؤں کی پرستش قطعاً ترک کر دی اور اون کے بڑے مجسمے کو
 میں سبقت کی اور ایک بت کی طرف کہ بعد کفار میں لعب تھا جی
 تینتیس برس قبل اگسٹائن کے انگلستان میں آنیکے ایک رامب کا
 بارہ فیثون کے اسکاتلنڈ میں وارد ہوا تھا اور جزیرہ ایو
 مدرسہ قائم کیا تھا اوسکے تابعین کو کلدیو یعنی خدا پرست کہتے
 اسکاتلنڈ میں عدسے مقرر کیے اور انگلنڈ تک پہنچے

اڈون شاہ فوجمڑے کا جانشین اڈو

انحال بنا گیا تھا وہاں سے وہ جزیرہ ایونا میں پہونچا اور
 جب وہاں سے مراجعت کی تو جزیرہ ایونا

یہ بنوایا جیسے یہ خمیرہ جزیرہ مقدس کہلاتا ہے۔ فرقہ کلّیٰ پڑی یعنی
 یونین کے عقائد و اعمال کلا و قاطبہ کلیا سے روم کے منافی و مخالف تھے لہذا
 گنائین کے مقلد کلّیٰ پڑی کے سدراہ ہوئے اور چاہا کہ تمام انگلستان کو امور
 دینی میں یوپ کا مطیع کر دیں۔ آخر الامر تابعین یوپ غالب آئے چنانچہ اکثر
 ممالک بہ اعمال و عبادات دین عجمی انگلستان میں راہبین روم نے رائج
 کیے لفظ ہنسٹوڈ (پیر) کہ اصل رومی میں یہ لفظ ہو ذیستہ اور کچھ تھا اور
 ہنسٹل (شمع) کہ اصل میں یہ لفظ کینڈیلہ تھا اور پیر (پچ) (وعظ کرنا)
 یہاں یہ لفظ پریڈ کارہی تھا۔

آخر الامر یہ سات ریاستیں گھٹ کر تین رہ گئیں یعنی نور تھمپریا
 اور ویشکس۔ نور تھمپریا کو تھوڑے ہی عرصہ میں بادشاہ
 مغلوب کر لیا۔ ان بادشاہوں میں سے ایک بادشاہ آقا جسکا
 بیٹا تھا اس قابل ہو کہ کچھ حال سکا لکھا جائے۔ اس بادشاہ نے ہندوگان
 کو مغلوب کیا اور انھیں کے پہاڑوں میں اور بھین قید کیا اس طرح سے کہ
 ایک دیوار بنوادی اور اس کے اوپر ایک خندق کھدوا دی۔ ۳۱ دیوار
 آفاس ڈائک کہتے ہیں اور یہ وریا ڈی سے ملے ہوئے
 بادشاہ نے بہت سالک ویشکس بھی مغلوب کیا اور اگرچہ
 یہاں لکین اسنے کلیا سے عجمی سے بڑے سلوک کیے اور اسکے محلات
 میں بیٹوں سے مملو ہوتا ہے کہ یہ کچھ

کیا گیا اور جیسے یہ شہر انگلستان کا داراللمدہ ہے۔ بعد چند مدت کے سیبوت شاہ
 استیکس نے بھی دین جی قبول کیا اور اس نے اپالو وینی کا مندر جو وکیست
 میں تھا کھدوا ڈالا اور پطرس حواری کے نام کا ایک گرجا بنوایا جس میں بڑا منبرہ
 اور ڈیانا دیوی کا مندر بھی کھدوا ڈالا اور اس کی جگہ پر ایک درگرجا پولوس
 کے نام کا تعمیر کیا۔ اس زمانہ میں اڈون بڑا قوی اور نامی بادشاہ تھا اور اس
 دریا سے فوج تہہ سے ٹھہس تک برابر تھی۔ اس بادشاہ نے فوج تہہ کے جن
 کنارے پر ایک شہر بنایا جو اب تک اوسیک کے نام سے مشہور ہے اور اڈون اب بھی
 کی گڑھی کہلاتا ہے۔ بعد عیسائی ہونے کے اس بادشاہ نے تمام روسا رقوم کو
 اور اسے تبدیل مذہب کے وجہ بیان کیے اوسکے سرداروں نے اوسکا تہہ
 اور قدیم دیوتاؤں کی پرستش قطعاً ترک کر دی اور اوسکے بڑے جوتہ کو کھنی نے
 میں سبقت کی اور ایک بت کی طرف کہ معبد کفار میں نصب تھا برجی کھینچ مار
 تینیس برس قبل اگسٹائین کے انگلستان میں آنیکے ایک راہب کو بلایا
 بارہ رفیقوں کے اسکاٹ لینڈ میں وارد ہوا تھا اور جزیرہ ایوننا میں
 مدرسہ قائم کیا تھا اوسکے تابعین کو کلڈیز یعنی خدا پرست کہتے تھے انھوں
 اسکاٹ لینڈ میں عدسے مقرر کیے اور انگلنڈ تک پہنچ گئے

اڈون شاہ نوں تھمڈیا کا جانشین اوسوگڈ
 انحال دیا گیا تھا وہاں سے وہ جزیرہ ایوننا میں پہنچا اور وہاں

زمانہ قوم سکسن و انگلستان

از ۱۸۱۰ء تا ۱۸۶۶ء ہجری ۱۲۵۶ سال

باب اول

ہفت ریاستہائے سکسن

از ۱۸۱۰ء تا ۱۸۶۶ء ہجری ۱۲۵۶ سال

رومیوں کے زمانے میں انگلستان کے لوگ محفوظ و مامون رہے لیکن جب
 ان کی حکومت جاتی رہی تو ان کا حال بھرستیم ہو گیا۔ پلٹ اور اسکاتلینڈ
 انگلستان کی سرحد کی دیوار میں توڑ کر اندر گھس آئے اور شمالی ملک خت و لائی
 اور ڈینی مارک اور جرمنی کے درمیان دریا جھین رومیوں کے جنگی جہاز
 نہ روک سکے تھے مشرقی اور شمالی ملک پر چڑھ آئے اور ہلکے ہلکے پیلوں پر
 دیہات و قصبہ کو بے رحمی سے جلائے ہوئے دریائوں کو طے کر گئے اس پر غرور
 اہل انگلستان میں اسپین مجاڑا بڑا ہوا تھا اور ستارہ عین میں رومی فریق کا
 سردار آمبروؤ شیس تھا اور انگریزی فریق کا سردار وٹسٹر تھا۔
 انگلستان کے چھوٹے چھوٹے صوبوں نے کچھ کوشش کی کہ اسپین اتفاق کریں
 اور ایک شخص کو اپنا بادشاہ بنا کر اس کا نام پینڈ سرگن رکھا مگر اس عہدہ پر
 ایسے لڑایاں ہوئیں کہ اور بھی خرابی ہوئی۔
 وٹسٹر نے درمیان دریا دو ماہ کی کہ وہ اپنے تین سپاہیان البحر تھے
 ان کو کبوتر چم و مرغ زبا تھے اور ان کے بال لہجہ لہجہ زرد تھے اور ان کی

شاق تھے اور کلھاڑی اور بچھی اور گزیہ اون کے ہتھیار تھے اور اون کا بڑا بیوتا
 اودون تھا اور اون کا بہشت و لہا کا تھا۔ ان ٹیروں کی انگلستان میں
 بسنے کی حکایت محض وایت غیر معتبر ہے اگرچہ او میں بعض باتیں سمجھی ہیں
 وہ قصہ یہ ہے کہ جو ٹس کے دو سرداروں کو جب نام ہنگسٹ اور
 ہو رہا تھا وٹسٹجھن نے اپنے فریق کی حفاظت کے واسطے نوکر رکھا
 اور یہ دو نو سردار ایسٹلین جو ضلع کینٹ میں تھہریٹ کے کنارے پر
 واقع تھا وار ہوئے اور وٹسٹجھن کے دشمنوں کو شکست دی اور اس کے
 وہ سردار خود وٹسٹجھن سے منحرف ہو گئے اور کینٹ پر اپنا قبضہ کر لیا اور
 اپنی قوم کے لوگوں کو بلا کر اوپر غنیمت تقسیم کر دی۔ ایک اور حکایت کہ او کی
 اصل بھی انگلستان سے ہے یہ ہے کہ وٹسٹجھن ہنگسٹ کی بیٹی کو دینا
 پر عاشق ہوا اس سبب سے اس نے ضلع کینٹ جو ٹس لوگوں کو دے ڈالا۔
 اس ماجرے کے بعد سو برس تک یہ کیفیت رہی کہ دریائے الٹ اور سہاگ کے
 بائیں کے لکوں سے گروہ کے گروہ ٹیروں کے انگلستان کے جنوبی اور مشرقی
 کناروں پر آپا کیے اور وہاں کے لوگوں کو مغرب اور شمال کی جانب نکال دیا اور
 جتنا ملک کہ بہت تھا اوپر قبضہ کر لیا۔ یہ ٹیروں میں قوموں کے تھے جو ٹس
 انگلستان سے۔

پس سات ریاستیں جنہیں ہفت ریاستہائے ہند کہتے ہیں

کہتے ہیں اس طرح سے قائم ہوئیں۔

۱۔ مینو ہندوگان جٹانڈ

کے منی مقدس جزیرہ میں بیان کے لوگوں نے اہل ویلیس سے رسم و رواج کی اور اس جزیرے میں قدیم قبائل سیلٹ رہتے تھے جنہیں رسوم ندیب ڈراڈ بڑی مدت تک اپنی ہیئت اصلی پر جاری رہے

رومیوں کی تعلیم سے اہل انگلستان نے زراعت و تجارت وغیرہ میں ترقی کی اور سڑکوں پر کنگر کھائے اس سبب سے وہاں کی آمد و رفت سہل ہو گئی۔ ان سڑکوں کو اسٹوپیٹا کہتے تھے جس سے انگریزی لفظ اسٹوپیٹ بمعنی سڑک نکلا ہے۔ رومیوں ہی نے وہاں تجارت کی بنیاد ڈالی اور جو چیزیں وہاں پیدا ہوتی تھیں انھیں روم اور تعلقات روم میں بجا کر بڑے نفع سے بیچتے تھے۔ جو چیزیں اوس ممالک انگلستان سے روم وغیرہ میں تجارت کے واسطے جاتی تھیں ان میں عمدہ چمڑے، تھیں غلہ، پنیر، چونا، کھریا، صدف، موتی، انگلستان کے مویشی اور کتوں اور گھوڑوں کی بھی بڑی قدر تھی اور سیسا اور لوہا باقراط وہاں سے اور ملکوں میں جاتا تھا۔ تھوڑی ہی مدت بعد قیصر روم کے زمانہ کے ایک قسم کا سونے کا سکہ انگلستان میں رائج ہوا اور کچھ سکہ اوس زمانے کے ایسے سکے ہیں جنہر مویشی کی شکلیں میلوک ہیں اور وہ رومی روپیہ کے مشابہ ہیں۔ چونکہ رومی لڑائی میں اکثر مشغول رہتے تھے لہذا جو الفاظ ان کی زبان سے انگریزی زبان میں آئے تھے اور اب تک متعل ہیں اونسے معلوم ہوتا ہے کہ اس جزیرے میں وہ لوگ مثل فوج کے رہے اور انھیں غلبہ اور تسلط را چنانچہ جن شہروں میں وہ لوگ رہے وہاں انھیں اور بہت مضبوط اور محکم تھیں اور انھیں لاطینی زبان میں کیسٹرا کہتے تھے۔ یہ لفظ اب تک اس حال مختلفہ ان شہروں کے ناموں میں موجود ہے

لیسٹرو۔ ونچسٹرو۔ لیسٹرو۔ ڈونکسٹرو۔ ایک اور لفظ لاطینی
 کو دنیا کی اصل لفظ لینکن اور کوٹچسٹرو میں موجود ہے اور اگرچہ شہر باتھ
 روحانی نام نہیں باقی رہا تاہم یہ شہر رومیون کے زمانے میں حمامون کے واسطے مشہور
 رہا۔ امرنیدرون اور پتھر کی تصویروں سے ثابت ہوا جو اس زمانے کی بنی
 دی اب اس شہر (باتھ) میں نکلی ہیں۔

تواریخ ضروریہ زمانہ رومیان در انگلستان

۵۵ قبل حضرت مسیح۔ روم جولیسی قیصر در انگلستان۔

۶۳ء۔ راجت رومیان در انگلستان بعد کلاڈ لیس قیصر۔

۶۷ء۔ وفات شانہادی بوڈسیا۔

۶۸ء۔ ابتداء حکومت اگرکولا۔

۶۹ء۔ بنائے دیوار ہائے اگرکولا۔

۶۹ء۔ جنگ کوہ گرینیٹس۔

۷۰ء۔ ہائے دیوار آڈمرین۔

۷۸ء۔ بنائے دیوار انٹونائین۔

۸۰ء۔ وفات سوکرکس در شہر یوراک۔

۸۸ء۔ غورسری انگلستان۔

۹۰ء۔ غورسلطنت رومیان در انگلستان۔

۹۵ء۔ شہادت سینٹ آلبینج۔

۱۰۰ء۔ رومیون سے انگلستان کو چھوڑ دیا۔

۱۰۱ء۔

کے کنارے کو اسکند نیویا کے ڈاکوؤں سے پکائیں اور وہ خود انگلستان کا
حاکم بن بیٹھا اور اپنے استحقاق حکومت کا دعویٰ سلاطینِ روم سے زبردستی
قبول کروایا۔ برٹن لوگونین سے ایک شخص الگسٹن نامے نے حاکمِ روم کو
شہرِ یورک میں کٹارے مار ڈالا اور تختِ سلطنت انگلستان پر قبضہ کر لیا لیکن
تین برس کے بعد وہ خود بھی کانسٹینٹین شلیس کلوٹس تیسرے لڑائی میں
مار گیا اور رومیوں کی سلطنت انگلستان میں پھر قائم ہو گئی۔ اس تیسرے
برٹن کی ایک شاہزادی ہیلینا نامے سے شادی کر لی اور اس سے
ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد چند روز کے قسطنطینِ اعظم کے نام سے مشہور ہوا
یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب شائستہ قومیں غیر شائستہ قوموں کو مغلوب کرتی ہیں
تو جو فائدے آخر کار قوم مغلوب کو حاصل ہوتے ہیں وہ ان نقصانوں سے ہمراہ
بڑھ جاتے ہیں جو انہیں اول میں ہوئے تھے چنانچہ پہلے چند سال جو رومیوں
کی حکومت انگلستان میں رہی تو اودسکی مثال ایسی ہے جیسے صنع کاذب قبل طلوع
آفتاب۔ اول صدی عیسوی کے آخرین مذہب عیسائی انگلستان میں رائج ہوا
جیسے کہتے ہیں کہ پطرس یا پوٹوگوس حواری نے یہ دین وہاں رائج کیا تھا
ڈیالکٹیشن تیسرے عہد میں برٹن لوگون نے صلیبِ عیسیٰ کے لیے
بڑی بڑی ظلم و ستم سے اور پہلے جو شخص حضرت مسیح کی راہ میں شہید ہوا وہ سینٹ الین
تھا اور جس شہر میں یہ بزرگ شہید ہوئے تھے وہ ہرٹ فرڈ شہر میں ہے
اور اس کا نام انہیں شہید کے نام پر سینٹ الین رکھا گیا ہے۔
قسطنطین اعظم شہرِ یورک میں پیدا ہوا تھا اودسکی ولادت سے

ستمان کی قدر و منزلت بڑھ گئی اور اوسنے دین جی کے وعظ و تلقین میں
 یون کی بڑھتی تائید کی پس اسے بڑھ کے کسی قوم کو کیا نعمت ملے گی جبرائیل
 یون کو فاتیحین روم سے ملی کہ اونسکے عہد حکومت میں اونھوں نے حضرت
 عیسیٰ کو پہچانا اور انکی صلیب مقدس پر ایمان لائے۔

آخر الامر گو تہ اور اؤر شمالی قوموں نے ایسے شدید اور متواتر حملے
 کیے کہ رومیوں نے اپنی فوج انگلستان سے درخواست کر کے ممالک متوسطہ روم کی
 حفاظت کے واسطے بھیج دی اور بوٹن لوگوں کو اپنے لشکر میں بھرتی کر کے گالی و
 دیگر ممالک پر حملے کرنے کو بھیجا تھوڑے ہی عرصہ کے بعد اؤر ٹورکس بادشاہ نے
 مصلحت جانکر انہی سلطنت کے حدود گھما دیے اور اہل بوٹن کو اپنی حکومت سے آزاد کر دیا
 اور سب علامات سلطنت روم کے اوس ملک سے موقوف کر دیئے۔

اسکاٹ لینڈ اور ایو لینڈ کے اس زمانہ کا حال
 ہم خوب نہیں بیان کر سکتے۔ رومیوں کے بنائے ہوئے حمام اور قلعوں کے
 آثار و علامات جو اب تک بوگھدہ ہیڈ اور امرڈخ میں ڈنبلین کو قریب
 اور اور مقامات پر باقی ہیں اور نسو صاف ثابت ہوتا ہے کہ وہ لوگ شمال کی جانب
 خلیج مورمری تک پہنچ گئے تھے لیکن دریائے فورٹھ کے شمال کی سمت
 کے جنگل ایسے گھنے تھے کہ فوج وہاں بقاعدہ نہ ٹر سکتی تھی پس ان کے وحشی لوگوں نے
 انوں روم کو فتح دینی نہ حاصل ہوئی۔ رومیوں کے زمانہ کے آخر میں جس زمانہ
 اسکنی اور شٹلینڈ اور اضلاع شمالی اسکند نیویا کے لوگوں نے
 چین لیے تھے چنانچہ انکی نسل سے لوگ اب تک رہاں موجود ہیں۔ ایو لینڈ

کنارے کو اسکند نیویا کے ڈاکوؤں سے بچائیں اور وہ خود انگلستان کا
 کم بن بیٹھا اور اپنے استحقاق حکومت کا دعویٰ سلاطین روم سے زیر دستی
 کر دیا۔ بوٹن لوگوں میں سے ایک شخص الکلیسن نامے نے حاکم مرمرو
 شہر یورک میں کٹار سے مار ڈالا اور تخت سلطنت انگلستان پر قبضہ کر لیا
 نین برس کے بعد وہ خود بھی کانستین شلیس کلوہس قیصر سے لڑائی
 مار گیا اور رومیوں کی سلطنت انگلستان میں پھر قائم ہو گئی۔ اس قیصر نے
 بوٹن کی ایک شاہزادی ہیلینا نامے سے شادی کر لی اور اس سے
 ایک لڑکا پیدا ہوا جو بعد چند روز کے قسطنطین اعظم کے نام سے مشہور ہوا
 یہ قاعدہ کلیہ ہے کہ جب شائستہ تو میں غیر شائستہ قوموں کو مغلوب کرتی ہیں
 تو جو فائدے آخر کار قوم مغلوب کو حاصل ہوتے ہیں وہ ان نقصانوں سے بڑا
 بڑا جاتے ہیں جو انھیں اول میں ہوئے تھے چنانچہ پہلے چند سال جو رومیوں
 کی حکومت انگلستان میں رہی تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے صنم کا زب قبل طلوع
 آفتاب۔ اول صدی عیسوی کے آخرین مذہب عیسائی انگلستان میں رائج ہوا
 یعنی کہتے ہیں کہ پطرس یا پولوس جواری نے یہ دین وہاں رائج کیا تھا
 دیا کلیشائیں قیصر کے عہد میں بوٹن لوگوں نے صلیب سی کے لئے
 بڑی بڑی ظلم و ستم سے اور پہلے جو شخص حضرت مسیح کی راہ میں شہید ہوا وہ سینٹ الیز
 تھا اور جس شہر میں یہ بزرگ شہید ہوئے تھے وہ ہرک فرڈ شہر میں ہے
 اور اس کا نام انھیں شہید کے نام پر سینٹ الیز رکھا گیا ہے۔
 قسطنطین اعظم شہر یورک میں پیدا ہوا تھا اس کی ولادت سے

یہ شہر سینٹ الیز

دی پر ایک دریائے سوئمن پر اور ایک دریائے ٹیمس پر۔
 ۳۔ بروٹینیا سکنتا۔ اس صوبے میں ملک ویلس اور دریائے
 ٹیمس وڈی کے مغرب کی طرف کا ملک داخل تھا۔
 ۴۔ میکسیمیا سنرا کیسیس۔ اس صوبے کی حد جنوبی نیچ وائچ
 اور دریائے ڈی بھی اور حد شمالی آڈر مین کی دیوار واقع دریا ٹائین تھی۔
 ۵۔ والنشیا۔ اس صوبے میں وہ ملک داخل تھا جو آڈر مین اور
 انٹونائن کی دیواروں کے درمیان میں واقع تھا۔
 ۶۔ وسپیشیا نایا کیلیڈ و نیا۔ اس صوبے میں تمام ملک
 شمالی دیوار انٹونائن داخل تھا۔
 ان صوبوں میں سے چار صوبے تور و میون نے بالکل مغلوب کر لیے تھے اور پانچویں
 صوبے کو کچھ اگر گولانے فتح کیا تھا کچھ آرمیکس نے اور کچھ تھوٹو ویش
 نے۔ یہ شخص واکن ٹین قیصر کے عہد میں ہوا تھا اور اسے پانچویں صوبے کا
 نام والنشیا اپنے بادشاہ کے نام پر رکھا تھا۔ چھٹی صوبے میں سے فوج روم
 زر تو گئی تھی لیکن کبھی اسے فتح نہیں نصیب ہوئی۔

یہ اچھی طرح نہیں معلوم کہ رومیوں کے زمانے کے سالہائے آخری میں
 نمان کی کیا کیفیت تھی یہ معلوم ہے کہ بارہ برس تک اوسے خبریرے کے لوگ خود مگر
 یسٹین اور میکسیمین بادشاہ نے کاراٹینس کو اس ملک کا رئیس مقرر کیا
 ن کے کنارے پر واقع ہے۔ اس شخص نے بہت سے جہاز اکٹھا کر کے روانہ کیے کہ انگلستان

یہ اچھی طرح نہیں معلوم کہ رومیوں کے زمانے کے سالہائے آخری میں

وہ لوگ بالکل وحشی تھے اور ان کے ہتھیار یہ تھے کہ ایک خنجر اور ایک بڑی سی تلوار کریم
 لوسہ کی بنجیر میں لگی رہتی تھی اور ایک برنجی اوسکے ایک طرف ایک گھنٹہ لگا رہتا تھا
 اور حفاظت کے واسطے ایک بے ڈول چمڑے کی ڈال اوسکے پاس رہتی تھی۔ فوج روم
 کی شجاعت اور ہنرمندی اور خوش انتظامی سے ان وحشیوں کا کچھ بس نہ چل سکا اور
 سیوسر مس کیلیڈ و نیا کے جنگلوں کو طے کر گیا اور سابق میں جو لوٹ مار اٹھونے
 کی تھی اوسکی نمرائے سخت اوتھین دی اور اڈسین کی دیوار سے چند قدم کے فاصلے پر
 ایک مضبوط دیوار پتھر کی بنوائی کہ اوسکی حفاظت کو دس ہزار آدمی درکار تھے۔ ہنوز
 سیوسر مس جنوب کی طرف نہ پھرنے پایا تھا کہ کیلیڈ و نیا کے لوگوں نے پھر ناکیا
 پھر وہ شمال کی جانب پھر کہ ان مفسدون کو زیر کرے اور اس آسمان میں شہر پورے
 مریا جسے اوس زمانے میں آبو کر کہہ کتے تھے۔ سیوسر مس قیصر کی بیٹی کیوگلا نے
 جستہ ملک کہ اوسکے باپ کی بنوائی ہوئی دیوار کے شمال کی جانب تھا وہ سب
 کیلیڈ و نیا کے لوگوں کو ویدیا۔

دوائے نگار انگلستان

رومیوں نے انگلستان کو چھ صوبوں میں تقسیم کیا تھا جنکے نام ذیل میں قوم ہیں
 ۱۔ بریٹینیا پر ایما۔ اس صوبے میں تمام بلاد جنوبی گلوستر و ٹیس
 داخل تھے۔
 ۲۔ فلیویا سنرا کینسیس۔ اس صوبے میں وسط کے ضلع داخل تھے
 اور یہ ایک مربع میں واقع تھے جکا ایک راویہ خلیج و آئس پر تھا ایک

جب بادشاہ آچکا تو رومیوں کی فوج دریائے گور کے پار اترتی اور ضلع استکس تک پہنچ گئی اور وہاں ایک بستی بسائی اور اس کا نام کھیلو رکھا۔ یہ لوگ وہ تھے جو اب اس بستی کا نام کوٹھکس اور مالڈن ہے۔ وہ پیشین گوئی تھیں کہ اس بستی سے زیادہ لڑا جب کہین اوسے چھکپ ٹھیل اور خیرہ وایت کی قوموں نے فتح نصیب ہوئی۔

پلا شیس کی جگہ پر اوسٹوٹریس اسکیپیو کا مہاراجہ تھا۔ انھوں نے ان مقرر ہوا اور چو لوگ قوم بوٹن سے رومیوں کی سرحد میں رہتے تھے اور ان کے ہتھیار چھین لیے۔ اوسکی اس حرکت سے اوس ملک کے لوگ بہتر اور قوم سیلیوٹریس نے جو ویلیس کے جنوب میں رہتی تھی اوسے میں پیش قدمی کی اور اوس کا مہاراجہ کیوٹکس نو برس برابر رومیوں سے لڑا کیا آخر الامر رومی بوٹن کی گروہوں میں گھس گئے اور کیوٹکس کی فوج کو شکست دی۔ یہ امر نہی سوتیلی مان کا ڈٹھمنڈا واپس بھاگ گیا کہ وہ قوم بوٹن کی شاہزادی تھی اوسے دشمن کے حوالے کر دیا اور رومیوں نے اوسے روم کی بازاروں میں تشہیر کیا اور اوسے قتل کا حکم دیا لیکن جب اوسے قتل کرنے کے حضور میں لائے تو اوسے اسی جرأت و جوانمردی ظاہر کی کہ اوس کا گناہ معاف ہو گیا۔

بگڈسیا بھی قوم بوٹن کی سرحد پر تھی۔ یہ عورت نڈو و تھیر کے نام سے قوم الیمین کی شاہزادی تھی۔ یہ قوم ضلع نور فاکٹ اور صفاکٹ میں رہتی تھی۔ اس شاہزادی نے رومیوں سے ایسی دولتیں اور خیرات

دریاؤں کی آٹر میں خوب لڑا آخر قیصر دشمن کے لٹ کر کو رہ گیا ہوا ٹیمس کے پار اتر گیا اور فوج مخالف تک پہنچ گیا کہ اوسنے گئے جنگلوں اور فریب آمیز ترائیوں میں مورچے باندھے تھے۔ تھوڑی دیر تک تو فوج بوٹن کا افسر لڑا اس امید سے کہ کینٹ کی قوموں کے سردار رومیون کا کمپوے لین گے اور اوسکے جواز جلا دینگے لیکن جب اوسنے یہ سنا کہ یہ کوشش اوسکی کارگر نہوئی تو قیصر سے مصالحہ کر لیا اور چند شخص پر غمال دیے اور کچھ خرچ سالانہ مقرر کر دیے قیصر نکال کو بھگ گیا۔

کلاڈیس قیصر کے وقت تک رومیون نے انگلستان پر دوبارہ حملہ نہیں کیا۔ اگستس شہنشاہ اول روم نے اوس ملک پر حملہ کرنے کی تدبیر کی تھی لیکن اوسکی تعمیل نہوئی۔ کیملنگیولا قیصر حماقت شعار اپنی فوج کال کے کنارے تک لے گیا اور انگلستان کے مقابل تک پہنچ گیا اور اپنی فوج والوں کو بوٹن کے پہاڑوں کی جھلک دور سے دکھلا کر حکم کیا کہ اپنے خودوں میں یہاں کی سپیان بھرتو تاکہ معلوم ہو کہ ہنر مند کو فتح کر لیا اور یہ وہاں کی غنیمت ہے۔ جب قیصر مذکور روم کو بھرا تو فتح کی خوشی میں جشن کیا۔

پلاشیس اور سپیشین نے کہ کلاڈیس قیصر کے نائب تھے بعد سنت لڑائی کے بوٹن پر کچھ دخل پایا۔ پلاشیس نے تمام اسباب ضروری لڑائی کا کال سے مہیا کر کے بوٹن لوگوں کو ٹیمس کے اوس پار بگادیا لیکن وہ آگے نہ بڑھ سکا یہاں تک کہ پادشاہ روم اور فوج لیکر خود اوسکی مدد کو آیا۔

بادشاہ آچکا تورومیون کی فوج دریائے کور کے پار اوتری اور ضلع اسکس کی
 پہنچ گئی اور وہاں ایک بستی بسائی اور اسکا نام کیمیلوڈ یونم رکھا اب
 بستی کا نام کوٹسٹور اور مالڈن ہے۔ وہ پشیشائین پشیش اور
 سے زیادہ لڑا جب کہیں اسے چھپ ٹیڈ اور خبریہ وایت کی قوموں پر

فتح نصیب ہوئی۔

پلا شیس کی جگہ پر اوسٹوٹس اسکیکوڈو کا دار
 انگلستان مقرر ہوا اور چو لوگ قوم بوٹن سے رومیون کی سرحد میں رہتے تھے
 ان کے ہتھیار چھین لیے۔ اسکی اس حرکت سے اس ملک کے لوگ برہم
 اور قوم سلیوٹس نے جو ویلیس کے جنوب میں رہتی تھی بلوے میں شیشی
 کی اور اوسکا سردار کیوگٹکس نو برس برابر رومیون سے لڑا کیا آخر الامر رومی
 بوٹن کی گڑھیوں میں گھس گئے اور کیوگٹکس کی فوج کو شکست دی۔
 یہ افسر اپنی سوتیلی ماں کا دلہنڈا واپس بھاگ گیا کہ وہ قوم ہوگٹس
 کی شانہ رومی تھی اوسنے اسے دشمن کے حوالے کر دیا اور رومیون نے اسے
 روم کی بازاروں میں تشہیر کیا اور اسے قتل کا حکم دیا لیکن جب اسے قبضہ
 کے حضور میں لائے تو اسنے اسی جرات و جوانمردی ظاہر کی کہ اسکا گناہ
 معاف ہو گیا۔

کوڈسیا بھی قوم بوٹن کی سردار تھی۔ یہ عورت نیدر وڈ
 زمانے میں قوم ایپیٹنی کی شانہ رومی تھی۔ یہ قوم ضلع نوس فاکٹ
 سفاکٹ میں رہتی تھی۔ اس شانہ رومی نے رومیون سے ایسی ولتین اور

دریاؤں کی آڑ میں خوب لڑا آخر قیصر دشمن کے لشکر کو ریتا ہوا ٹیمس کے پار اتر گیا اور فوج مخالفت تک پہنچ گیا کہ اوسنے گھنے جنگلوں اور فریب آمیز ترائیوں میں مورچے باندھے تھے۔ تھوڑی دیر تک تو فوج بوٹن کا افسر بڑا اس امید سے کہ کینٹ کی قوموں کے سردار رومیوں کا کپولے لین گے اور اونسکے جہاز جلا دیں گے لیکن جب اوسنے یہ سنا کہ یہ کوشش ادنیٰ کارگر نہوئی تو قیصر سے مصالحہ کر لیا اور چند شخص پر غمال دیے اور کچھ خراج سالانہ مقرر کر دیا پس قیصر نکال کو پھر گیا۔

کلاڈیس قیصر کے وقت تک رومیوں نے انگلستان پر دوبارہ حملہ نہیں کیا۔ اگسٹس شہنشاہ اول روم نے اوس ملک پر حملہ کرنے کی تدبیر کی تھی لیکن اوسکی تعمیل نہو سکی۔ کینڈیگیولا قیصر حماقت شمار اپنی فوج کال کے کنارے تک لے گیا اور انگلستان کے مقابل تک پہنچ گیا اور اپنی فوج والوں کو بوٹن کے پہاڑوں کی جھلک دور سے دکھلا کر حکم کیا کہ اپنے خود مین یہاں کی سپہیان بھرو تاکہ معلوم ہو کہ جتنے سمندر کو فتح کر لیا اور یہ وہاں کی غنیمت ہے۔ جب قیصر مذکور روم کو پھرا تو فتح کی خوشی میں جشن کیا۔

پلاشیس اور وسپیشین نے کہ کلاڈیس قیصر کے نائب تھے بعد سخت لڑائی کے بوٹن پر کچھ دخل پایا۔ پلاشیس نے تمام سباب ضروری لڑائی کا کال سے مہیا کر کے بوٹن لوگوں کو ٹیمس کے اوس پار بگاریا لیکن وہ آگے نہ بڑھ سکا یہاں تک کہ پادشاہ روم اور فوج لیکر خود اوسکی مدد کو آیا۔

بھی تھی کہ وہ ان بیش بہا موتی بکثرت نکلتے تھے اور فلزات کے بڑے بڑے سوا
تھے۔ پہلے قیصر نے چند گال کے سودا گروں کو جمع کیا لیکن انھوں نے
کوئی کام کی بات نہ بتائی۔ تب اس نے ایک افسر کو ایک جنگی جہاز لیکر انگلستان
کے معائنہ کے واسطے بھیجا بعد ازاں کے مشہور قبطی ساحل اوسنے اسٹی جہاز جنین
دوستے بارہ ہزار آدمی کے تھے ہمراہ لیکر آب زائے دودھ سے جسے لاطینی میں
فیراٹم اوسینی کہتے ہیں عبور کیا اور جب انگلستان میں پہنچا تو دیکھا کہ کینٹ
کے بلند اور سفید کناروں پر ہڈیوں لوگوں کے گروہ کے گروہ آبادہ خاک پیچھے
اور قیصر کو جہاز سے اتر کے مقام کرنے میں بڑی مشکل پڑی لیکن دسویں و سترہ
نشان بردار آگے بڑھا اور رومیوں کے قواعد کام آئے۔ چاروں کے بعد ایسا
شدید طوفان آیا کہ قیصر کے جہاز پر نشان ہو گئے لیکن اس نے اپنے شکستہ جہاز کو
بچھوڑ کر لیا اور مصلحت وقت گال کو مراجعت کی اور اس آمد و رفت میں
اوسے سترہ دن لگے۔

جب گرمی کی فصل پھرائی تو قیصر رانچ دستے فوج کے
لیکچر جنین تیشل ہزار پیادے اور دس ہزار سوار تھے پھر انگلستان کو فتح کرنے گیا
اور قبط کینٹ میں دریا کے کنارے پر مقام کیا۔ اس اثنا میں انگلستان
کی قوموں نے اپنی فوجیں جمع کر لی تھیں اور اوٹا کمر دار کیٹیوں کا فوج تھا
جسکا ملک ٹیمس دریا پر واقع تھا۔ اس افسر نے داؤدروانگی و ہنر سندی
دی اور کچھ عرصے تک رومیوں کی فوج کو آگے نہ بڑھنے دیا اور درختوں اور

زمانہ سلطنت رومیان و انگلستان

از ۵۰۰ قبل مسیح تا ۴۷۶ ع۔ ہجری ۴۷۶ سال

باب اول

تہذیب و شائستگی اہل انگلستان و شیوع مذہب عیسائی در اہل ملک

جب جولیس قیصر روم گال کی قوموں کو مغلوب کر چکا تو اس نے جاہا کہ

انگلستان کو بھی اپنے ممالک مفتوحہ میں داخل کرے۔ اس نے ایک دستہ فوج کا

سرورای پمپلیس کرسیس خبار و نیٹیک کی حفاظت کے واسطے چھوڑا

یہ چند جزیرے ہیں اور انہیں سے بڑے جزیرے کا نام بیل اپیل ہے۔ قیصر نے

اس دستہ کے سامیون سے وہ راہ دریافت کی جو بڑی مدت سے اندر بڑی ہوئی

سے لوگوں نے مخفی کر رکھی تھی اور اس اد سے گال کے سوداگر انگلستان کو

جاتے تھے۔ علاوہ حرص ناموری کے قیصر کو انگلستان کے فتح کرنے میں طمع

۱۔ یہ خوب یاد رہے کہ انگریزی میں روم سے مراد روم جدید یعنی استنبول نہیں لیتے بلکہ روم قدیم یعنی

اطالیہ مراد لیتے ہیں اسے عربی میں سمر و ما کہتے ہیں اور یہاں بھی سلطنت رومیان سے مقصود سلطنت

روم قدیم یعنی اطالیہ ہے۔ اس کے زمانے میں یہ سلطنت بہت عظیم و وسیع تھی اور تمام ملک اطالیہ اور اسیا

کو چک اور شام اور کردستان وغیرہ اس میں داخل تھا اور یہاں کے بادشاہ قیصر کہلاتے تھے اور اس ملک کا پانچواں

سرمو دریا کے ٹیبو پر واقع ہے اور یہاں کا بادشاہ یوپی ہے اسے سمر و ما کہتے ہیں اور اس ملک کا پانچواں

حضرت عیسیٰ کا خلیفہ جانتے ہیں اور کسی زمانے میں یوپی کو تمام یورپ پر اختیار مابہل تھا اور یہاں کے

اس کے طبع و مقامات تھے لیکن جب سے یہ دین مقرب یعنی مذہب یسوعی شائع ہوا جب سے یورپ کے

روز بروز زائل ہوتی گئی یہاں تک کہ اب فقط وہ اپنے دولت خانے کے ساک میں تفنیل اس اجمال کا اعم

معلوم ہو جائے گی۔ متعلقات اطالیہ میں سمر و ما۔ وٹس۔ جنوا۔ فلورنس۔

یونیورسٹی۔ یہ بہت مشہور شہر ہیں۔ ۱۵ مترم

بند کر کے جلا دیتے ہیں اور اکثر ایسے آدمیوں کی قربانی چڑھاتے ہیں جنکی نسبت چوری یا اور کوئی جرم ثابت ہوتا ہو اس واسطے کہ انکے عقیدے میں یہی کہ مجرموں کی قربانی انکے مجوروں کی درگاہ میں زیادہ تر مقبول ہے اور اگر مجرم نہیں ملتے تو بلا تکلف بیگناہوں کو قربان کر دیتے ہیں بعضے گمان کرتے ہیں کہ ان پتھر کے مسکانات میں جتنا ذکر سابق میں کیا گیا وہ لوگ آدمیوں کو قربان کرتے تھے مگر اغلب یہ ہے کہ یہ عمارتیں قربان گاہیں نہ تھیں بلکہ انکے سرداروں کے روضے تھے۔

دسواں طبقہ بلوط کے درختوں کے نیچے رہا کرتے تھے اور وہیں اپنا پوجا کرتے تھے اور سال میں تین دن عید کرتے تھے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج بویا جاتا ہے ایک عید جب کرتے تھے جبکہ اناج پکتا ہے اور ایک اس دن حبس غلہ کاٹا جاتا ہے علاوہ ان تین عیدوں کے ہر سال اس مہینے کی چھٹی تاریخ جو قریب دسویں ماہ مارچ کے شروع ہوتا تھا انکے یہاں نوروز ہوتا تھا اس عید میں یہ دستور تھا کہ انکے ملاؤں میں سب سے بڑا ملا سونے کی چھری سے بلوط کے درخت پر کیل کاٹ کاٹ کر نیچے پھینکتا تھا اور جب اس مقدس کیل کی ٹہنیاں گرنے لگتی تھیں تو اور ملا اپنی سفید قبائون کے دامن بھیل کر انھیں لپیٹتے تھے۔ ان کے علاوہ تین باتک موجود ہیں خصوصاً انگلستان کے جنوبی صوبوں میں کہ وہاں کے لوگ باتک بھی کی عید میں خوشیاں اورتماشے کرتے ہیں اور جب اناج کاٹا جاتا ہے سبھی ایک عید کرتے ہیں اور وسط گرام کی عید میں شام کو آگ روشن کرتے ہیں اور پھنس (یعنی روز ولادت حضرت مسیح) کو درختوں پر سب سے پہلے کاٹتے ہیں۔ فقط

اور وہ ایک قسم کے اونی کپڑے پہنتے تھے کہ اونین بہت سے زنگ ہوتے تھے اور سونے اور چاندی اور برنج کی بنجیرین پہنتے تھے اور ماتھ اور گردن اور سر میں سونے اور چاندی کے زیور پہنتے تھے اور قیصر روم کہتا ہے کہ یہ لوگ روپیہ کے بدلے سونے اور چاندی وغیرہ کی انگلیٹھیاں اور زیور استعمال کرتے ہیں اور ان کی برچھیاں اور تیرون کے پیکان سنگ چاق اور برنج کے ہوتے تھے اور یہی نفاست و لطافت سے بنے ہوتے تھے کہ ہم لوگ باوجود ایسی ایسی عمدہ کلون کے اون وحشیوں سے اس امر میں بڑہنیں سکتے اور انھوں نے بڑی بڑی عمارتیں پتھرون کو تلے اوپر رکھ کر بنائی تھیں چنانچہ ان بیڈنگلی عمارتوں میں **اَسْتُوْنْ هَلْمْ ضلع وَلِٹْ شِیَوْمِینْ** اور **اَسْتَنْسْ خِزائِرْ اَسْرْ کُنْیْ** میں اب تک بچے ان اگلے زمانے والوں کی یادگار پتھرون میں سے بس یہی چیزیں رہ گئی ہیں جو ہنے بیان کیں اور انھیں سے ان کی کیفیت دریافت ہو سکتی ہے۔

قوم سیلٹ کا مذہب مذہب **ڈس وادِٹھا** اور ان کے ملاؤن کو **ڈس وادِٹس** کہتے تھے اور ان کا بڑا معبد جزیرہ **مُونَا** میں تھا جسے اب انگلشی کہتے ہیں۔ یہ ملا یعنی **ڈس وادِٹس** علاوہ ملاگری کے کبت بھی کہتے تھے اور قانون بھی بناتے تھے اور لوگوں کو تعلیم بھی کرتے تھے اور انہیں اور عوام الناس میں مابہ الامتیار تھا کہ ان کی قبائین لنبی ہوتی تھیں اور وادِٹس بیان بڑی ہوتی تھیں اور انھیں سب اپنی کلی تھا۔ یہ ملا تانسخ ارواح کے قائل تھے اور لوگوں کو ایک خدا کی عبادت تعلیم کرتے تھے لیکن سانپ اور چاند اور سورج اور درخت بلوط کو بھی بہت مانتے تھے اور ان کی قربان گاہیں مردون اور عورتوں کے خون سے رنگین رہتی تھیں چنانچہ قیصر روم لکھتا ہے کہ یہ وحشی ہزار ہا آدمیوں کو بڑے بڑے جھانکڑوں کے پنجروں

یون کا اگلے زمانے کا حال جو لیس قیصر روم ٹاسیٹس مورخ جر
 دیوڈ ورسک سکیولس اور اور مورخین رومی نے کچھ تھوڑا سا کھ
 انکے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ اوس زمانے میں اس ملک میں جنگل اور تر
 بہت تھیں اور فقط چند قطعات زمین جو سمندر کے کنارے ملک گال کے قریب
 نروج تھے اور وسط ملک میں لوگ زراعت مطلق نہ کرتے تھے فقط وہ وہ اور گ
 اوقات بسر کرتے تھے لیکن شمال کے رہنے والوں کو یہ غذائیں بھی نہ پسر آتی تھیں
 وہ یہ مجبوری جنگل درختوں کی جڑ اور پتے کھاتے تھے اور جانوروں کی کھالیں
 پہنتے تھے مگر ان کے دست و پا برہنہ رہتے تھے اور ان اعضا سے برہنہ کہ وہ ایک
 درخت کے رس میں جسے وہ دھڑکتے ہیں نیلا رنگتے تھے۔ یہ لوگ بڑے بہادر
 اور مضبوط اور جفاکش تھے اور فن جنگ بھی کچھ جانتے تھے چنانچہ جو لیس قیصر
 لکھتا ہے کہ یہ لوگ پیدل بھی لڑتے ہیں گھوڑوں پر بھی اور درختوں میں بھی اور
 اب جو کچھ ٹکڑے ہتھیاروں کے اوس زمانے کی لڑائی کے میدانوں سے کھود کر نکالے گئے ہیں
 ان سے معلوم ہوتا ہے کہ جن گاڑیوں پر وہ لوگ لڑتے تھے ان کی دھڑوں میں ہسین
 رہ دیتے تھے اور اگرچہ ان لوگوں کے بہت سے قبیلے علیحدہ علیحدہ تھے
 مگر جب ان کے ملک پر کوئی بلا آتی ہوتی تھی تو سب متفق ہو کر ایک شخص کو اپنا
 راجہ بنا لیتے تھے اور جب وہ متفق ہو جاتے تھے تو ان سے مقابلہ کرتا بہت دشوار
 تھا۔ جو لوگ کہ یون کے جنوب میں رہتے تھے وہ بسبب اسکے کہ ان سے اور
 ان کے لوگوں سے راہ و رسم رہتا تھا بہ نسبت اور لوگوں کے مذہب شائستہ
 سے مراد نہیں ہے ۱۲۔

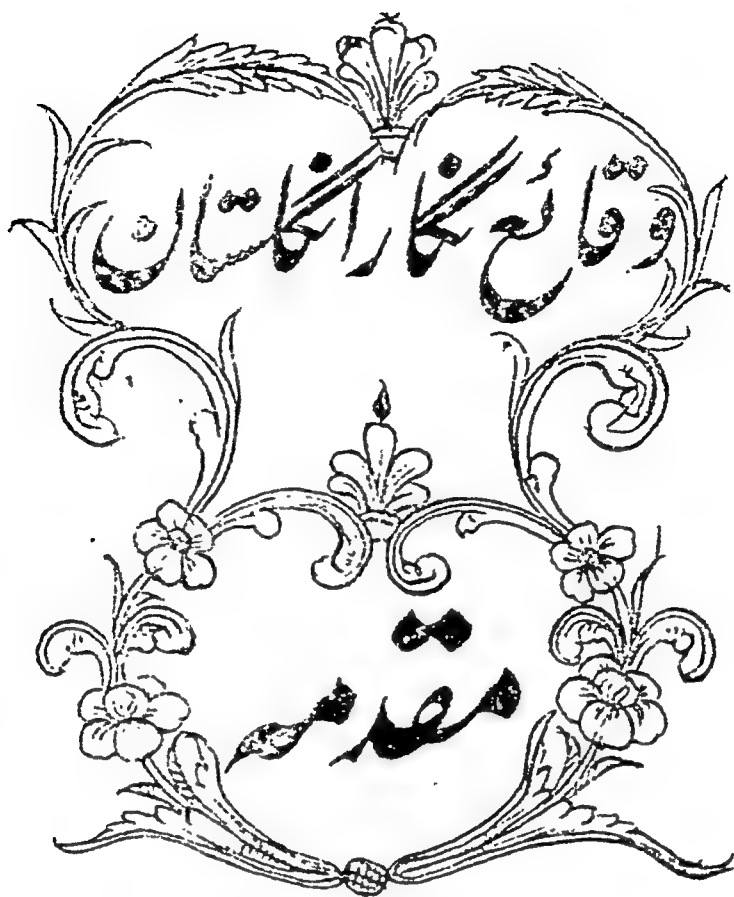
پس واقع ہو کہ قدیم ہندو جزائر بحرِ کائنات کے سیلٹ لوگ تھے اور اب ان جزایروں میں دو قوموں کے لوگ رہتے ہیں کہ انہیں فرق میں ہی یعنی سیلٹ اور گوٹھ۔ ان دو قوموں کی اہل ایک اور قوم عظیم ہے کہ وہ یات بن نوح کی نسل سے تھی۔ قوم سیلٹ کے لوگ ویس کا رنوال جزیرہ میں بلا کوٹھی اسکات لینڈ اور بلا جنوبی مشرقی ایو لینڈ ان مقامات میں رہتے ہیں۔ ان سب ملکوں کے لوگوں کی زبان ایک ہے اگرچہ محاورات میں فرق ہے اور ان کے اوضاع و اطوار اور لباس میں اب تک بہت سی باتیں اگلے زمانہ کی موجود ہیں۔ قوم گوٹھ کے لوگ مقامات مذکورہ سے پست تر اور شاداب ضلع میں رہتے ہیں۔ قوم سیلٹ کے قریب ہی قریب بریتان لوگ ہیں یہ لوگ صوبہ پرتانگ کے رہنے والے ہیں جسے اگلے زمانے میں ان موہر کا کہتے تھے اور وہ فریسی کے انتہائی مغرب میں واقع تھا۔ کئی سے برس پیشتر سمیری کے قبیلہ کے جازان افریقہ اور اسپانیہ کے نوابوں ملکوں سے انڈمان میں آئے تھے اور ان کے آنے کی یہ جگہ کہاں کہ انھوں نے سنا تھا کہ ان جزایروں میں ٹین کے بڑے بڑے معدنیات چاہے ہاؤڈسٹس میں یونانی جسے قریب ساڑھے چار سے برس پیشتر حضرت مسیح پر تاریخ لکھی تھی چند جزائر کا ذکر کرتا ہے اور ان کا نام کیسی ٹریڈینگ ٹین کے جزیرے لکھا ہے جسے یہ گمان کرتے ہیں کہ یہ جزیرے جزائر سیلی ہیں اور ان کے نام میں یونانی ان جزیرہ دن کا حال اور کچھ نہ جانتے تھے سو اس کے کہ یہ موجود ہیں

۱۔ ان بلا کوٹھری میں حاجی لینڈ میں کہتے ہیں ۱۲۔
 ۲۔ ان نوابوں میں افریقہ میں کالینج اور اسپانیہ میں کیڈیز میں قادس

شاید اس قوم میں اور سیلٹینس میں جو یوٹوپ کے شمالی ملکوں میں رہتے
 کچھ مناسبت ہے۔ یہ لوگ (اسکوٹی) اوائل قرن مسیحی میں ایوکلینڈ
 شمال سے یوٹوپ میں آئے تھے لیکن کئی برس کے بعد اسکاٹ لینڈ
 نام سے مشہور ہوا۔ جب رومیوں نے انگلستان پر حملہ کیا تھا اوس زمانہ میں
 کے جنوب کے ہندسے شمال کے لوگوں کو کیوول ڈیون یعنی جنگل کے رہنے والے
 کہتے تھے چنانچہ اسوجہ سے رومیوں نے اسکاٹ لینڈ کا نام کیکیڈ
 رکھا۔ لفظ انگلیڈ کی مشتق منہ میں کچھ شک نہیں ہو سکتا کہ یہ لفظ انگل
 کی دوسری صورت ہے اور انگل لینڈ انگلی سے مشتق ہے کہ یہ اقوام سیلٹ
 میں سے بڑی قوم کا نام تھا۔ چھوٹا جزیرہ یعنی ایوکلینڈ اگلے زمانے میں ایو
 کہلاتا تھا یہ نام سیلٹک لفظ ایر سے نکلا ہے جسکے معنی مغرب ہیں۔ رومی لوگ
 اس جزیرے کو ہائی برینیا اور انسپوکلاسیکرا ابھی کہتے تھے لیکن اب
 اسکاٹ لینڈ اور ایرن مشہور ہے اس نام سے اسکے اسم قدیم کا پتا مل سکتا ہے
 یہ دونو جزیرے یعنی بڑے اعظم اور ایوکلینڈ۔ امریکا و برطانی
 اسٹریلیا۔ کیپ کالونی۔ ہینڈ وستان اور اور بہت سے چھوٹے
 چھوٹے ملک جو زمین کے ہر طبقے میں ہیں ان سب کے مجموع کا نام سلطنت برطانیہ
 ہے۔ اس کتاب کی تالیف سے ہماری یہ غرض ہے کہ وہ سوانح و وقائع لکھیں جو
 نہ قدیم سے اب تک گذرے ہیں اور جنکا عالم قطعی میں ہے اور جنکے سبب اتنے ملک
 م روئے زمین پر منتشر ہیں ایک بادشاہ کے تحت حکومت ہو گئے۔
 ایک قدیم قوم کا نام ہے جو بحر ہندی کے شمال میں رہتی تھی۔

کراچی کا رہنے والا تھا۔ یعنی کہتے ہیں کہ گال لوگوں نے اس جزیرہ کا نام
 البین یعنی سفید جزیرہ رکھا تھا اسوجہ سے کہ اس کے جنوب اور شرق کے کنارے
 گھریا کے پار تھے چنانچہ ہاچی لینڈ کے لوگ اسکات لینڈ کو اب تک
 اسی نام سے پکارتے ہیں لیکن اس کے اے میں گونہ فرق کر دیا ہے اور البائن
 البین کہتے ہیں۔ یہ لفظ (البین) سیلٹک زبان کا ہے اور اس کے معنی سفید
 جزیرہ میں اغلب ہے کہ لفظ البین اور الپ سے نکلا ہے۔ ملک ویلیس کے
 رہنے والے ویلیس کہلاتے ہیں اس واسطے کہ سیلیٹس لوگوں کا قاعدہ تھا کہ
 جن لوگوں کو وہ نہ جانتے تھے انہیں ویلیس کہتے تھے کیا عجیب ہے کہ یہ لفظ
 بلجھنسکرت لفظ سے نکلا ہے جس کے اصل معنی شخص اجنبی یا باشندہ ملک غیر ہیں۔
 ویلیس کو ملک کو یا بھی کہتے تھے مگر بیان کے لوگ ہمیشہ سے اپنی تین سیمری
 کہتے ہیں اس نام سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ قدیم قوم سیمیری سے علاقہ رکھتے ہیں۔
 اسکات لینڈ کا نام ایک قوم کے نام سے مشتق ہے جسے اسکوتی کہتے ہیں۔

۱۔ ٹوایچی ایک بڑا شہر ایشیائی کوکچ میں تھا بیان کے بادشاہ پو آیم کے بیٹے پاریس پر اسٹیڈ ٹاکی
 شانہ اوی ہیلین عاشق ہوئی اور اپنی عشق بینی پاریس کے ساتھ بھاگ گئی۔ اہل اسٹیڈ ٹاکی شانہ اوی
 کے ایک غصہ غیر کے ساتھ بھاگ جانے کو بڑی تنگ اور ذلت سمجھے اور بہت سی فوج بیکر ڈوآچی پر چڑائی کی جس سے
 تھک کر ان ہی آخرت میں بہتر حضرت مسیح کے اسٹیڈ ٹاکی والوں نے اہل ٹوایچی کو شکست دی اور انہیں
 ایک شانہ اوی انیس نام سے اپنے بڑے باپ آپجیز کو اپنی بیٹی پر لا کر بھاگا اور یو سرب کے
 ملکوں میں آوارہ و سرگردان رہا۔ اسکینیس اسی انیس کا بیٹا تھا۔ اس ٹرائی کے مال میں
 شاعر یونانی نے جسے ابواشعرا کہتے ہیں ایک بڑی کتاب نظم کی ہے اس کا نام الیل ہے اور اس کا ترجمہ
 اشعار میں پوپ شاعر نے کیا ہے ۱۲۔ مترجم
 ۱۳۔ یہ فرانسیسی کا قدیم نام ہے ۱۴



واقع ہو کہ جزائر بڑا کٹانیا اقلیم یورپ کے شمال مغرب میں واقع ہیں۔
 ان جزیروں میں سب سے بڑا جزیرہ جسے بڑا کٹانیا اقلیم کہتے ہیں براعظم
 یورپ کے قریب واقع ہے اور چھوٹا جزیرہ جس کا نام ایو کینڈ ہے اس سے
 ہٹ کر مغرب کی طرف بحر اوقیانوس میں واقع ہے۔ بڑا کٹانیا اقلیم کو اگلے زمانہ
 کے لوگ البین اور بریٹنیا یعنی بڑا کٹانیا کہتے تھے۔ اس جزیرے میں
 تین ملک ہیں۔ انگلینڈ۔ ویلس۔ اسکاٹ لینڈ۔
 بریٹن۔ البین۔ ویلس۔ اور اسکاٹ لینڈ ان ناموں کی اصل
 بخوبی معلوم نہیں ہے۔ بعضوں نے یہ گمان کیا ہے کہ لفظ بریٹن۔ بڑا کٹانیا
 کے نام سے نکلا ہے اور بڑا کٹانیا۔ اسکیڈینیہ۔

تاریخ ہے اور اسکے حالات ایسے عجیب و غریب ہیں کہ نہ دیدہ
 بنید اور خاص کر کے امیدواران امتحان کلکتہ یونیورسٹی اور
 طالب علمان مدارس انگلو ورنیکلیو کے واسطے تو یہ تاریخ نعمت
 عظمیٰ ہے کہ اسکے سبب سے اصل تاریخ انگریزی کہ داخل کورس ہے
 پانی ہو جائے گی اور حالات کے یاد کرنے میں بالکل دقت نہ پڑے
 گی۔ اس کتاب کے ترجمہ میں صحت محاورہ اور سلاست عبارت کا
 زیادہ لحاظ کیا گیا ہے نفلی ترجمہ نہیں کیا گیا لہذا اسے تالیف کہنا
 چاہیے ترجمہ نہ سمجھنا چاہیے۔ مترجم چاہتا تھا کہ ایسا ترجمہ کرے کہ یہ
 مطلق نہ محسوس ہو کہ یہ ترجمہ ہے مگر انگریزی ناموں سے اور بعض اصطلاحات
 مخصوصہ سے ناچار ہو گیا کہ ان میں کچھ تغیر و تبدل نہ کر سکا۔ اداء
 مضامین میں حتی الامکان نہایت احتیاط اور کمال تدبیر و تحقیق کی
 گئی ہے اور صحت محاورہ اور توضیح مطلب اور سلاست و تسلیت
 عبارت کا زیادہ تر لحاظ کیا گیا ہے طول و قصر کلام کا چندان لحاظ نہیں
 کیا گیا۔ ظاہر کہین غلطی اور تسامح کا احتمال نہیں ہے لیکن اگر
 بمقتضائے بشریت غلطی ہو گئی ہو تو مؤلف امیدوار عفو اور متر
 اصلاح ہے وَالْحَقُّ عِنْدَ كَسَامِ النَّاسِ مَقْبُولٌ وَمَا
 أَبْرِي نَفْسِي إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ
 رَبِّي وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ صَلَّى اللَّهُ
 عَلَيْهِ وَآلِهِ النَّبِيِّينَ وَصَحْبِهِ الْمُهَذَّبِينَ الرَّاشِدِينَ

ابتداءے خلقت عالم تا ایندم کسی پادشاہ اور کسی حاکم کے
ت میں علم کو یہ رونق اور یہ فروغ نہیں ہوا جو اب یہی وجہ
ہے کہ حق تعالیٰ نے اس قوم کو ایسا سرفراز و ممتاز کیا ہے کہ اب اس
ب کی آنکھ نہ پھی ہے اور سبکی جان نکلتی ہے چاہیں کوئی صاحب بھلا
نہیں چاہیں بُرا مانیں راقم بلا تقیہ عرض کرتا ہے کہ احمد علی اعظم
کہ خدا نے ایسی قوم کو ہم پر حاکم کیا جسے اپنے نفع سے ہمارے فائدے
کا زیادہ خیال ہے جسکے عہد عدالت مہد میں شیر اور بکری ایک گھاٹ
پانی پیتے ہیں جسکی عدالت میں امیر و فقیر حاکم و محکوم شاہ و گدا بوقت
انصاف برابر کھڑے ہوتے ہیں اور جسکی بدولت دولت علم ایسی اور
د فراوان ہے کہ ہر غریب و فقیر کہ وہ کو میسر ہے اب بھی اگر اس مفت کی
دولت کو ہم اپنے ہاتھ سے گنوا دین اور اسے متمتع نہوں تو یہ ہماری
شومی طالع ہو۔ غرض آدم بر سر مطلب۔ یہ بات پر ظاہر ہے کہ
ہندوستانیوں کو حکام وقت کے حالات سے واقف ہونا اور ان کے
عادات و اطوار و اخلاق و طرز معاشرت و عنوان سیاست جاننا اور
اونکے ملک کی تاریخ اور تغیرات قومی اور انقلابات ملکی سے ماہر
بہت ضرور ہے اور اب تک جو ناظرین نے تاریخین ملاحظہ فرما
ہیں وہ ایشیا کی تاریخین ہیں غالب ہے یورپ کی اور خاص کر
انگلستان کی تاریخ نظر اقدس سے نہ گذری ہو خدا سے امید ہے
اس کتاب سے بہت لطف اوٹھائیں گے اس واسطے کہ ایک

وہ اس کتاب سے بخوبی ظاہر ہے مگر یہی لوگ ایسے ہیں کہ کوئی قوم
 اور کوئی فرقہ ان سے آنکھ نہیں ملا سکتا مقابلہ اور ہمسری کرنا تو درکنار
 جب یہ خیال آتا ہے تو کیا عقل حیران ہوتی ہے کہ آخر یہ اوج و رفعت
 اور حشمت و شوکت جو اس قوم کو حاصل ہو گئی اسکا کیا سبب ہو
 کیا یہ لوگ دائرہ بشریت سے خارج ہیں یا انکے قوائے نفسانی و جسمانی
 جمیع افراد انسان سے زیادہ ہیں مگر پھر عقل یہ کہتی ہے کہ یہ کچھ نہیں
 ہے یہ بھی بشر ہیں انکی کامیابی اور سرسبزی کا سبب فقط یہ ہے کہ
 انہیں خدا نے عقل دی ہے اور یہ اسے کام میں لاتے ہیں ہمارا
 طبع عقل کو ضائع و برباد نہیں کرتے ان لوگوں کی تہمت عالی شہ رُو
 اسی میں مصروف رہتی ہے کہ کوئی ایسی بات کیجیے جس سے ہماری قوم
 اور ہمارے ملک کا بھلا ہو ہمیں کچھ نہ ملا نہیں سہی بخلاف ہم لوگوں کو
 کہ نافع شخصی کو منافع قومی پر مقدم جانتے ہیں ہر شخص کو اپنے فائدہ
 سے غرض ہے تمام ملک کی نفع رسانی اور بہبودی کی فکر نہیں مگر
 آفرین خدا آفرین دانا یان فرنگ کو کہ انہیں محض اپنی قوم کی نفع اور
 بہبودی کا خیال نہیں اور قوموں کی بہتری کا اپنی بہتری سے زیادہ
 خیال ہے آپ دیکھیں ایک ادنی سی بات یہ ہے کہ سرکار لاگھاڑ پہ
 ہم لوگوں کی تعلیم میں صرف کر رہی ہے بھلا اسے سرکار کو کیا نفع ہے
 سچ بات یہ ہے کہ اگر ہم ایسے مقام پر ہوتے تو خدا جانے یہ لاگھاڑ پہ
 کہ جبراً و زوراً دیتے رعایا کی تعلیم کیا چیز ہے تاریخ اس بات پر شاہد ہے



بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ مَا لَكَ الْمَلِكِ تُوُوِي الْمَلِكِ مِنْ تَشَاءِ

پاک جانتا ہوں میں تجھے اے خدا کہ تو مالک اے تمام دنیا کا تو دیتا ہو ملک جسے چاہتا ہے

وَتَنْزِعُ الْمَلِكِ مِنْ تَشَاءِ وَلِعِزِّ مِنْ تَشَاءِ وَذِلِّ مِنْ تَشَاءِ

اور تو لے لیتا ہو ملک جسے چاہتا ہے اور تو عزت دیتا ہے جس کو چاہتا ہے اور تو ذلیل کرتا ہو جس کو چاہتا ہے

بِيَدِكَ الْخَيْرُ إِنَّكَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ

سچ ہاتھ تیرے کے ہی نیکی تحقیق تو ہر چیز پر توانا ہے فقط

فی الحقیقت تاسیخ انگلستان کے دیکھنے سے عجب کارخانے قدرت

خدا کے نظر آتے ہیں کہ بشر کی عقل نہیں کام کرتی یہی انگریز جو بالفعل

ثالث دنیا پر قابض ہیں اور صد ہا منزل سے اتنے بڑے سمندر کو طے

کر کے ہم پر آ کے حکومت کرتے ہیں یہی لوگ کہی سے برس پیشتر جیسے تھے

باب سوم - جارج	۲۰۹	زمانه پادشاهان اسوارٹ
چهارم - بقیہ حالات جارج	۲۱۰	باب اول - جیمس اول
شاهیر اہل تصنیف	۲۲۲	دوم - چارلس اول
پنجم - جارج چہارم	۲۲۴	سوم - سلطنت جہووی
شاهیر اہل تصنیف	۲۴۱	چہارم - چارلس دوم
ششم - ولیم چہارم	۲۶۶	پنجم - جیمس دوم
شاهیر اہل تصنیف	۵۰۳	ششم - ولیم سوم و میری دوم
ہفتم - ملکہ این	۵۱۷	ہفتم - ملکہ این
ملکہ عظیمہ و کوثر ناکہ خدا	۵۲۴	ہشتم - طرز معاشرت اہل انگلستان
شاهیر اہل تصنیف	۵۳۲	در زمانہ خاندان اسوارٹ
ہشتم - آئین سلطنت و حکومت انگلستان	۵۳۸	شاهیر اہل تصنیف
تاریخات سوانح عظیمہ	۵۴۸	تاریخات سوانح عظیمہ
شجرہ نسب	۵۵۱	شجرہ نسب
خاتمہ	۵۵۲	زمانہ پادشاهان گولف یا برنولڈ
مالک آباد و ممتلكات و مضافات	۵۶۸	باب اول - جارج اول
سلطنت برطانیہ	۵۹۶	شاهیر اہل تصنیف
		دوم - جارج دوم
		شاهیر اہل تصنیف

۲۵۵	بادشاہان خاندان	۲۵۵	بادشاہان خاندان
۲۵۶	لینگسٹ دیو گراٹ	۲۵۶	لینگسٹ دیو گراٹ
۲۵۷	مشاہیر اہل تصنیف	۲۵۷	مشاہیر اہل تصنیف
۲۵۸	تاریخات سوانح عظیمہ	۲۵۸	تاریخات سوانح عظیمہ
۲۵۹	شجرہ نسب	۲۵۹	شجرہ نسب
۲۶۰	زمانہ بادشاہان یوڈس	۲۶۰	زمانہ بادشاہان یوڈس
۲۶۱	باب اول - ہنری ہشتم	۲۶۱	باب اول - ہنری ہشتم
۲۶۲	دوم - ہنری ہشتم	۲۶۲	دوم - ہنری ہشتم
۲۶۳	سوم - ادورڈ ہشتم	۲۶۳	سوم - ادورڈ ہشتم
۲۶۴	چہارم - ملکہ میری اول	۲۶۴	چہارم - ملکہ میری اول
۲۶۵	پنجم ملکہ الیزبت	۲۶۵	پنجم ملکہ الیزبت
۲۶۶	ششم - حالات اسکات لینڈ	۲۶۶	ششم - حالات اسکات لینڈ
۲۶۷	دائر لند زمانہ بادشاہان یوڈس	۲۶۷	دائر لند زمانہ بادشاہان یوڈس
۲۶۸	ہشتم - سطر معاشرت اہل انگستان	۲۶۸	ہشتم - سطر معاشرت اہل انگستان
۲۶۹	در زمانہ بادشاہان یوڈس	۲۶۹	در زمانہ بادشاہان یوڈس
۲۷۰	مشاہیر اہل تصنیف	۲۷۰	مشاہیر اہل تصنیف
۲۷۱	تاریخات سوانح عظیمہ	۲۷۱	تاریخات سوانح عظیمہ
۲۷۲	شجرہ نسب	۲۷۲	شجرہ نسب

تفصیل مضامینِ قالیچ نگارِ انگلستان

زمانہ رومیان

۱۱۳	باب سوم - شاد نہری اول	۱۲	باب اول سلطنت رومیان در انگلستان
۱۱۴	چهارم - اسٹیون	۲۳	تاریخات سوانح عظیمہ
۱۱۵	پنجم - طرز معاشرت قوم نورمن	۲۴	باب اول ہفت یا ستھام سیکسن
۱۱۶	شاہیر اہل تصنیف	۳۱	دوم - اول پادشاہان سیکسن
۱۱۷	تاریخات سوانح عظیمہ	۳۲	سوم - زمانہ سلطنت پادشاہان سیکسن
۱۱۸	شجرہ نسب	۴۲	چہارم - عہد سلطنت پادشاہان سیکسن
۱۱۹	زمانہ سلاطین پلین بیچٹ	۵۱	پنجم - حالات اسکاتلند و ایرلند
۱۲۰	باب اول ہنری دوم	۵۱	دوم - زمانہ پادشاہان سیکسن
۱۲۱	دوم - سرچارڈ اول	۶۳	ہشتم - طرز معاشرت قوم انگلو سیکسن
۱۲۲	سوم - جان	۷۳	شاہیر اہل تصنیف
۱۲۳	چہارم - ہنری سوم	۷۵	تاریخات سوانح عظیمہ
۱۲۴	پنجم - ادورڈ اول	۷۶	شجرہ نسب سلاطین سیکسن
۱۲۵	ہشتم - ادورڈ دوم	۷۷	زمانہ پادشاہان نورمن
۱۲۶	نہم - ادورڈ سوم	۷۸	باب اول ولیم اول نائب بہ منصور
۱۲۷	ہشتم - سرچارڈ دوم	۸۷	دوم - ولیم دوم

صفحه ۶۵	بادشاهان خاندان	صفحه ۲۰۵	نهم - حالات اسکات لند
۶۸۰	لینکسٹن	۲۰۵	دائر لند در زمانه هفت
۶۸۱	مشا پیر ایل تصنیف	"	بادشاهان پلین لیجنت
"	تاریخات سوانح عظیمه	۲۱۶	دوم - طرز معاشرت اهل انگلستان
۶۸۵	شجره نسب	"	در عهد بادشاهان پلین لیجنت
۶۸۶	زمانه بادشاهان یوڈس	۲۲۴	مشا پیر ایل تصنیف
۶۸۷	باب اول - هنری هفتم	۲۲۶	تاریخات سوانح عظیمه
۶۸۸	" دوم - هنری هشتم	"	شجره نسب
۶۸۹	" سوم - ادوارد ششم	۲۲۹	زمانه بادشاهان خاندان لینکسٹر
۶۹۰	" چهارم - ملکه مری اول	"	باب اول - هنری چهارم
۶۹۱	" پنجم ملکه الیزبیت	۲۳۶	" دوم - هنری پنجم
۶۹۲	" ششم - حالات اسکات لند	۲۴۵	" سوم - هنری ششم
۶۹۳	دائر لند در زمانه بادشاهان یوڈس	۲۵۸	زمانه بادشاهان خاندان یوڈس
۶۹۴	" هفتم - طرز معاشرت اهل انگلستان	۲۵۹	باب اول ادوارد چهارم
۶۹۵	در زمانه بادشاهان یوڈس	۲۶۸	" دوم - ادوارد پنجم
۶۹۶	مشا پیر ایل تصنیف	۲۷۰	" سوم - راجا د سوم
۶۹۷	تاریخات سوانح عظیمه	"	" چهارم - طرز معاشرت
"	شجره نسب	"	اهل انگلستان در زمانه

تفصیل مضامینِ قالیچ نگار انگلستان

زمانہ رو میان

۹۳	باب سوم - شاہِ ہنری اول	۱۴	باب اول سلطنتِ ہریان در انگلستان
۱۰۳	چهارم - اسٹیوون	۲۳	تاریخاتِ سوانِخِ عظیمہ
۱۱۳	پنجم - طرزِ معاشرتِ قومِ نورمن	۲۴	باب اول ہفت یا ستہائی سیکسن
۱۲۴	شاہِ ہیرل تصنیف	۳۱	دوم - اول بادشاہانِ سیکسن
۱۲۸	تاریخاتِ سوانِخِ عظیمہ	۴۴	سوم - زمانہ سلطنتِ بادشاہانِ سیکسن
۱۲۸	شجرہٴ نسب	۵۲	چهارم - حکومتِ بادشاہانِ سیکسن
۱۲۹	زمانہ سلاطینِ پلین ٹینٹ	۵۱	پنجم - حالاتِ اسکاتلند و ایرلند
۱۳۰	باب اول ہنری دوم	۶۲	در زمانہ بادشاہانِ سیکسن
۱۴۱	دوم - سر چارڈ اول	۶۲	ہشتم - طرزِ معاشرتِ قومِ انگلو سیکسن
۱۵۰	سوم - جان	۷۳	شاہِ ہیرل تصنیف
۱۵۹	چهارم - ہنری سوم	۷۵	تاریخاتِ سوانِخِ عظیمہ
۱۶۰	پنجم - اد و رد اول	۷۶	شجرہٴ نسبِ سلاطینِ سیکسن
۱۷۰	ہشتم - اد و رد دوم	۷۶	زمانہ بادشاہانِ نورمن
۱۸۵	ہشتم - اد و رد سوم	۷۶	ان ولیم اول لقب بہ منصور
۱۹۸	ہشتم - سر چارڈ دوم	۸۷	۱۰ ولیم دوم

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ

مَا عَلَّمَنَاكَ إِلَّا تَعْلِيمَ الْحِكْمَةِ

تاریخ دولت جلیہ بنو طایبہ وایالت فنیہ انگلستان

ملقب پر

وقائع نگار انگلستان

سر شہتہ تعلیم اودہ بین کالین صاحب

کی تاریخ انگلستان سے تالیف ہوکر

۱۸۷۳ء عیسوی

مطبع فشی نول کشور واقع لکھنؤ میں چھپی

